

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست عنوانات

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	بقیۃ کتاب الطلاق	
	باب تعلیق الطلاق	
	(طلاق معلق کا بیان)	
۱	طلاق مشروط کا حکم.....	۲۳
۲	”اگر فلاں کام کروں تو بیوی میری طرف سے قطعی آزاد ہے“ کا حکم.....	۲۵
۳	”اگر میں فلاں کام کروں تو میری بیوی کو طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے“ کا حکم.....	۲۶
۴	معاہدہ کی خلاف ورزی پر وقوع طلاق کو معلق کرنا.....	۳۰
۵	طلاق معلق بالشرط.....	۳۱
۶	”اگر تو اب سرائے جائے گی تو طلاق دے دوں گا“ کہنے کا حکم.....	۳۴
۷	”اگر میں حیرنی عورت کی طرف دیکھوں یا نظر کروں تو میری بیوی کو تین طلاق“ کا حکم.....	۳۳

۸	۳۶	منکوحہ اگر کہلائے کہ "میں اس کے پاس جانا نہیں چاہتی تو طلاق ہے"
۹	۳۷	"اگر تم دونوں چھت پر آئی تو دونوں کو تینوں طلاق" کہنے کا حکم
۱۰	۳۸	"اگر فلاں نے میرا روپیہ واپس کرنے میں رکاوٹ ڈال دی تو میری بیوی کو طلاق"
۱۱	۳۹	"اگر میں فلاں سے پہلے شادی کر لوں تو میرے لئے ساری دنیا کی عورتوں کو طلاق ہو" کا حکم
۱۲	۴۰	تعلیق طلاق بالجمال
۱۳	۴۱	تعلیق طلاق کی ایک صورت اور یونہی بند و سہار نیچور کے جواب میں اختلاف
۱۴	۴۲	استثنائے
۱۵	۴۶	خلاف شرط کے طلاق
۱۶	۴۷	"مقررہ شرائط کی خلاف ورزی کروں تو یہ عدم پابندی میری بیوی کے لئے طلاق مقصود ہو"
۱۷	۵۰	کہنے کا حکم
۱۸	۵۱	"اگر اراں بیویاں یا گھر سے نکالوں تو مسافر پر طلاق"
۱۹	۵۲	نکاح میں کی گئی شرط کے خلاف کرنے سے وقوع طلاق اور قسم کا نظارہ
۲۰	۵۳	بدکاری نہ کرنے پر طلاق کو حلق کر کے منغولیت کا ارتکاب
۲۱	۵۴	طلاق حلق میں تعلیق کی خبر سے پہلے اس کا ارتکاب
۲۲	۵۶	خدا ہو کر جانے پر طلاق کو حلق کرنا
۲۳	۵۸	"اگر چٹائی ہے تو طلاق" کا حکم
۲۴	۵۹	"اب اگر روٹی پکے تو طلاق" کا حکم
۲۵	۵۹	"میں بارگیا تو طلاق ہے" کا حکم
۲۶	۶۱	"با اجازت، باپ کے گھر گئی تو طلاق" کا حکم
۲۷	۶۳	"میری بیوی چاند سے زیادہ خوبصورت نہ ہو تو اس کو طلاق" کا حکم
۲۸	۶۵	"کسی ایک کے چھوڑنے سے دونوں ہی چھوٹ جائیں گی" سے طلاق کا حکم
۲۹	۶۵	ایک بیوی کی طلاق کو دوسری بیوی کی طلاق پر حلق کرنا
۳۰	۶۶	ایک رکالہ جس میں طلاق نہ ہو کر نہیں

۵۰	الکلیح فضولی اور کلمہ کی قسم اور ہشتی زبیر کے ایک مسئلہ کی وضاحت	۹۶
۵۱	محبوب سے بے وفائی پر قسم، طلاق کا حکم (کلمہ کی ایک صورت)	۹۸
۵۲	کلمہ کی قسم اور اس کا عمل	۹۸
۵۳	کلمہ کی قسم کا عمل	۱۰۰
۵۴	”اگر کسی عورت سے شادی کروں تو اس پر طلاق معلق“ کہنے کا حکم	۱۰۲

فصل فی یمین الطلاق (طلاق کی قسم اٹھانے کا بیان)

۵۵	طلاق یمین	۱۰۵
۵۶	بیوی کو طلاق کی قسم دینا	۱۰۶
۵۷	غیر شادی شدہ کی یمین طلاق کا حکم	۱۰۶
۵۸	یمین فور	۱۰۷
۵۹	ایضاً	۱۰۹
۶۰	مکان میں داخل ہونے کی قسم اور اس سے بچنے کا حیلہ	۱۱۰
۶۱	کیا ارثہ اسے یمین ساتھ ہو جاتی ہے؟	۱۱۱

فصل فی التعلیق بالمشیئة (لفظ انشاء اللہ کے ساتھ طلاق معلق کرنے کا بیان)

۶۲	”طلاق انشاء اللہ“ کا حکم	۱۱۳
۶۳	”تھو تو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی انشاء اللہ“ کہنے کا حکم	۱۱۳
۶۴	طلاق کا لفظ کہہ کر ”انشاء اللہ“ آہستہ کہنا	۱۱۵
۶۵	طلاق کے ساتھ ”انشاء اللہ“ پست آواز سے کہنا اور جبر طلاق نامہ لکھنا اور اس کو سننا نا	۱۱۶

فصل فی المخلص من التعليق

(تعليق طلاق سے بچنے کا بیان)

۱۱۹تعليق طلاق سے بچنے کی صورت	۶۶
۱۱۹شرط طلاق ختم کرنے کی صورت	۶۷
۱۲۱طلاق معلق سے بچنے کا حیلہ	۶۸
۱۲۲طلاق معلق کو منسوخ کرنا	۶۹
۱۲۳کیا شرط معلق کو واپس لیا جاسکتا ہے؟	۷۰
۱۲۵تعليق کے بعد اجازت سے بھی تعليق ختم نہیں ہوتا	۷۱
۱۲۷تعليق کو ختم کرنے کی صورت	۷۲
۱۲۷مغلط کی تعليق کو ختم کرنے کی ترکیب	۷۳
۱۲۹تعليق کو ختم کرنے کی صورت	۷۴
۱۳۲"اگر اپنی مرضی سے برتن لے گئی تو طلاق" کا حل	۷۵
۱۳۳"اگر بغیر ہرچھے" کر شادی کروں تو میری بیوی کو طلاق ہے" کا حل	۷۶

باب التفویض

(طلاق کا اختیار دینے کا بیان)

۱۳۵تفویض طلاق	۷۷
۱۳۶کیا طلاق کی توکیل و تفویض سے شوہر کا حق ختم ہو جاتا ہے؟	۷۸
۱۳۸عورت کو طلاق کا اختیار ہونے کی شرط	۷۹
۱۳۸عورت کو نکاح سے الگ ہونے کا اختیار اسی مجلس تک	۸۰
۱۳۹تعليق تفویض قبل نکاح	۸۱
۱۴۰نکاح سے قبل تحریر کھسوات	۸۲

۸۳	خلاف شرائط کرنے پر زوجہ کو حق طلاق	۱۳۱
۸۴	عقد سے قبل طلاق کا اختیار	۱۳۲
۸۵	کامین نامہ و نفویض طلاق	۱۳۴
۸۶	”تمہاری خواہش ہو تو طلاق طلاق“ کہنے کا حکم	۱۵۰
۸۷	شوہر کی زیادتی سے بچاؤ کے لئے کسی حجرہ پر عالم کے مشورہ سے کامین نامہ	۱۵۲
۸۸	طلاق کا اختیار دوسرے کو دے کر واپس لینا	۱۵۳
۸۹	گھر والہ اور کہنے کی شرط	۱۵۴
۹۰	عورت کو طلاق کا اختیار ہونے کی شرط	۱۵۵
۹۱	لزکی کی خواہش پر طلاق	۱۵۶

باب الفسخ والتفریق

(فسخ اور تفریق نکاح کا بیان)

۹۲	قانونی فسخ نکاح	۱۵۷
۹۳	تفریق عدالت سے نکاح کا اختیار	۱۵۹
۹۴	محض عورت کی خواہش پر تفریق عدالت کا حکم؟	۱۶۰
۹۵	امارت شرعیہ بہار کا فیصلہ	۱۶۱
۹۶	امارت شرعیہ بہار کی بجائے شرعی کمیٹی سے فیصلہ کروانا؟	۱۶۲
۹۷	کیا امارت شرعیہ بہار کا فیصلہ قضائے قاضی ہے؟	۱۶۳
۹۸	عدالتی طلاق	۱۶۴
۹۹	خاتم زوج سے چھٹکارہ بذریعہ پنجابیت	۱۶۶
۱۰۰	کیا بیوی کو بذریعہ عدالت طلاق لینے کا حق ہے؟	۱۶۷
۱۰۱	بیچ کا فیصلہ فسخ نکاح میں	۱۶۸

۱۰۲	طلاق و تفریق میں حج کا فیصلہ	۱۶۹
۱۰۳	عورت ناراض ہو تو کیا قاضی کے یہاں جا کر طلاق دے سکتی ہے؟	۱۷۰
۱۰۴	طلاق کے سلسلہ میں جعلی تاقی کا فیصلہ	۱۷۲
۱۰۵	غیر مسلم عدالت سے فسخ نکاح	۱۷۳
۱۰۶	شوہر سے بیان لئے بغیر شرعی بنچایت کا فیصلہ طلاق	۱۷۴
۱۰۷	شوہر سے نفرت کی صورت میں تفریق کا حکم	۱۷۶
۱۰۸	زوجہ کو شوہر سے سیری نہ ہونے کی صورت میں تفریق کا حکم	۱۷۶
۱۰۹	بنچایت کا شوہر کو دوبارہ اطلاع کے بغیر تفریق	۱۷۷
۱۱۰	شوہر بیوی کا معاملہ برادری کے حوالہ کرنا	۱۷۹
۱۱۱	شوہر کی زبان میں نکست کی وجہ سے مطالبہ آزادی	۱۸۰
۱۱۲	کیا دی کو فسخ نکاح کا حق ہے؟	۱۸۱
۱۱۳	شوہر، بیوی کے درمیان تنازع شہید کا مقدمہ عدالت میں	۱۸۱
۱۱۴	حکم نکاح کس طرح فسخ کرے؟	۱۸۳
۱۱۵	نایاب کا نکاح باپ فسخ نہیں کر سکتا	۱۸۵
۱۱۶	شوہر فاسق ہو جائے تو زوجہ کیا کرے؟	۱۸۶
۱۱۷	کیا زانی شوہر سے طلعہ گی کا اختیار ہے؟	۱۸۷
۱۱۸	شوہر کا اپنے عہد کے خلاف کرنے سے فسخ نکاح	۱۸۸
۱۱۹	بد عمل شوہر سے مطالبہ طلاق	۱۸۹
۱۲۰	خاتم شوہر سے طلاق کا مطالبہ	۱۹۰
۱۲۱	بیوی کی طرف شوہر متوجہ نہ ہو تو کیا کرے؟	۱۹۱
۱۲۲	اپنی بیوی کو دوسرے کے حوالہ کرنے سے نکاح کا حکم	۱۹۲
۱۲۳	شوہر پاکستان چلا گیا، تو عورت کو عدم نفقت کی صورت میں حق فسخ ہے یا نہیں؟	۱۹۳
۱۲۴	شوہر پاکستان چلا گیا، بیوی کیا کرے؟	۱۹۵

۱۲۵	شوہر دوسری جگہ نکاح کر کے رہتا ہے تو یہ بیوی کیا کرے؟	۱۹۶
۱۲۶	بہتنگن سے ناجائز تعلق کی وجہ سے نکاح صحیح نہیں ہوا	۱۹۷
۱۲۷	شوہر کے نامزد ہونے کی حالت میں غیر مرد سے تعلق قائم کرنا	۱۹۸
۱۲۸	بہتنگن کرنے والے شوہر سے طہرہ لگے گی	۲۰۲
۱۲۹	مظلومہ کی گھوڑا صلی	۲۰۳
۱۳۰	حرمیت مصاہرت سے تفریق	۲۰۴
۱۳۱	تین طلاق کے بعد بھی شوہر نہ چھوڑے تو کلمہ کفر ادا کرنے کا حکم، ارثہ ادا کے بعد اس شرط پر	۲۰۵
☆	اسلام قبول کرنا کہ "میرا نکاح دین دار فحش سے ہوا"	۲۰۵
۱۳۲	بہوہ لڑکی اگر اسلام قبول کرے تو شوہر کے نکاح سے نکل جائے گی یا نہیں؟	۲۰۸
۱۳۳	زوجہ بھی کا حکم	۲۰۹
۱۳۳	شوہر نابالغ زوجہ بالغ	۲۰۹

فصل فی زوجۃ المفقود والغائب

(لاپتہ اور غائب شخص کی زوجہ کا بیان)

۱۳۵	زوجہ مفقود	۲۱۱
۱۳۶	ایضاً	۲۱۲
۱۳۷	ایضاً	۲۱۳
۱۳۸	ایضاً	۲۱۵
۱۳۹	زوجہ مفقود الطہر کے لئے سہولت	۲۱۶
۱۴۰	زوجہ مفقود کا حکم	۲۱۷
۱۴۱	ایضاً	۲۱۹
۱۴۲	شوہر دوسرے ملک میں ہو تو صحیح نکاح کرنا	۲۲۰
۱۴۳	زوجہ مفقود کے نکاح کے بعد واپسی مفقود	۲۲۲

۲۲۳	مقتود کی واپسی زوجہ کے نکاح طائی کے بعد.....	۱۴۳
۲۲۵	مقتود کی واپسی نکاح طائی کے بعد.....	۱۴۵
۲۲۸	زوجہ مقتود کا نکاح بغیر قضاے حاجی.....	۱۴۶
۲۲۹	واپسی مقتود.....	۱۴۷
۲۳۱	زوجہ عاتب.....	۱۴۸
۲۳۲	ایضاً.....	۱۴۹
۲۳۳	زوجہ سکون.....	۱۵۰
فصل فی زوجۃ المتعنت (زوجہ معصت کا بیان)		
۲۳۵	زوجہ معصت.....	۱۵۱
۲۳۶	ایضاً.....	۱۵۲
۲۳۸	ایضاً.....	۱۵۳
۲۳۹	ایضاً.....	۱۵۴
۲۴۰	ایضاً.....	۱۵۵
۲۴۱	ایضاً.....	۱۵۶
۲۴۳	ایضاً.....	۱۵۷
۲۴۴	ایضاً.....	۱۵۸
۲۴۷	ایضاً.....	۱۵۹
۲۴۸	ایضاً.....	۱۶۰
۲۴۹	ایضاً.....	۱۶۱
۲۵۱	شوہر نہ نبوی کو بلائے نہ طلاق دے تو وہ کیا کرے؟.....	۱۶۲
۲۵۳	جس عورت کو اس کا شوہر نہ رکھتا ہو، اس کو کسی بندہ کے حوالہ کر دینا.....	۱۶۳

۱۶۳	نقص نہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی	۲۵۵
۱۶۵	بڑا ریعہ و پچا ریت تفریق	۲۵۵
۱۶۶	نقص کے دعویٰ میں یکطرفہ بیان سے قطع کی ڈگری دے کر نکاح صحیح نہ کہ	۲۵۶
۱۶۷	زوجہ کا نقص کہتے روز تک بند رکھنے سے تفریق ہو سکتی ہے؟	۲۵۸
۱۶۸	اتقانام نقص کے باوجود طلاق حاصل کرنا	۲۵۸
فصل فی زوجۃ المجنون والعنین (دیوانہ اور نامرد کی بیوی کا بیان)		
۱۶۹	زوجہ مجنون کا حکم	۲۶۰
۱۷۰	ایضاً	۲۶۲
۱۷۱	ایضاً	۲۶۵
۱۷۲	ایضاً	۲۶۶
۱۷۳	ایضاً	۲۶۷
۱۷۴	زوجہ مجنون اور عنین کا حکم	۲۶۸
۱۷۵	ایضاً	۲۶۹
۱۷۶	زوجہ مجنون، نامرد کی تفریق کی صورت	۲۷۰
۱۷۷	شوہر پاگل ہو گیا تو گھر اب اچھا ہو گیا، اس کی بیوی کا نکاح	۲۷۲
۱۷۸	زوجہ عنین	۲۷۳
۱۷۹	زوجہ مجنون و عنین	۲۷۴
۱۸۰	زوجہ عنین	۲۷۷
۱۸۱	ایضاً	۲۸۰
۱۸۲	زوجہ عنین کے واسطے عدالت کا فیصلہ	۲۸۱
۱۸۳	زوجہ عنین کی درخواست تفریق پر شرعی و پچا ریت کے چند سوالات	۲۸۳

فصل فی زوجۃ المجدوم (جذامی کے نکاح کا بیان)

۲۸۷	زوجہ مجذوم کو خیار تفریق	۱۸۳
۲۸۹	شوہر کو جذام ہو تو خلاصی کی کیا صورت ہے؟	۱۸۵
۲۹۰	زوجہ مفلوج	۱۸۶

باب الشہود فی الطلاق (طلاق میں گواہی کا بیان)

۲۹۳	کیا طلاق کے لئے گواہی ضروری ہے؟	۱۸۷
۲۹۳	طلاق کے بعد شوہر منکر ہو گیا	۱۸۸
۲۹۶	شوہر کا طلاق کے بعد انکار اور گواہ کا گواہی سے انکار	۱۸۹
۲۹۷	بیوی نے طلاق کو سنا، شوہر منکر ہے	۱۹۰
۲۹۸	گواہانِ عنت و معصیت میں تعادل	۱۹۱
۲۹۹	اقرار زوج کے بعد گواہوں کی ضرورت نہیں	۱۹۲
۳۰۰	اقرار طلاق کے بعد گواہ کی ضرورت نہیں	۱۹۳
۳۰۲	اقرار زوج کے بعد گواہوں کی ضرورت	۱۹۳
۳۰۲	طلاق میں بیوی کی شہادت	۱۹۵
۳۰۵	گواہوں کے باوجود شوہر کا طلاق سے انکار	۱۹۶
۳۰۷	طلاق کے گواہوں میں اختلاف	۱۹۷
۳۰۸	جموعے گواہوں سے طلاق کا ثبوت	۱۹۸
۳۱۰	طلاق کا ثبوت گواہوں سے	۱۹۹
۳۱۳	درجائے زوج کا دھوئے طلاق اور گواہی	۲۰۰
۳۱۵	تین طلاق میں زوجین کا اختلاف ہو تو گواہوں کی ضرورت	۲۰۱

باب الظہار والإیلاء

(ظہار اور ایلاء کا بیان)

۳۱۸ ظہار	۲۰۲
۳۱۹ بیوی کو بہن یا بیٹی کہنے سے ظہار	۲۰۳
۳۲۲ بیوی کو بہن کی طرح کہنے کا حکم	۲۰۴
۳۲۳ بیوی کو بہن وغیرہ کہنا	۲۰۵
۳۲۵ بیوی کو بہن کہہ دینا	۲۰۶
۳۲۵ ”اگر بیوی سے صحبت کروں اپنی ماں سے کروں“ کہنے کا حکم	۲۰۷
۳۲۶ بیوی کو بہن کی طرح بھستہ صیغہ مستحب سے	۲۰۸
۳۲۷ بیوی کو ماں کہنے سے طلاق کا حکم	۲۰۹
۳۲۹ بیوی کو ماں کہنا	۲۱۰
۳۲۹ شوہر کو باپ کہنا	۲۱۱
۳۳۰ بیوی کو دادی ماں کہنا	۲۱۲
۳۳۰ ”تو میری ماں ہے اور میں تیری اولاد ہوں“ کہنے کا حکم	۲۱۳
۳۳۳ ”اگر میں قتل کا کام کروں تو اپنی بیوی کو ماں بنالوں“ کہنے کا حکم	۲۱۴
۳۳۳ ایلاء	۲۱۵

باب اللعان والخلع

(لعان اور خلع کا بیان)

۳۳۵ لعان	۲۱۶
۳۳۷ لعان کی تنبیہات	۲۱۷

۳۲۰	بیوی کوڑائیہ کہنا	۲۱۸
۳۲۱	خلع کی تشریح	۲۱۹
۳۲۲	طلاق یا اعوض	۲۲۰
۳۲۳	خلع کے لئے شوہر کی رضامندی ضروری ہے	۲۲۱
۳۲۴	خلع میں شرط	۲۲۲
۳۲۵	قبول خلع کب تک ہے؟	۲۲۳
۳۲۶	خلع سے طلاق	۲۲۴
۳۲۷	روپے کے عوض طلاق	۲۲۵
۳۲۸	میر اور نفقہ کے عوض بیوی کی منظور پر طلاق	۲۲۶
۳۲۹	خلع میں بدل خلع دینے سے بیوی کا نکاح	۲۲۷
۳۳۰	خلع اور اعلان کی ایک صورت	۲۲۸
۳۳۱	تاجینا کے ساتھ نکاح کے بعد خلع	۲۲۹
۳۳۲	محالی میر کی شرط پر طلاق کی صورت	۲۳۰
<h2>باب الرجعة</h2> <h3>(رجعت کا بیان)</h3>		
۳۳۱	رجعت کا ثبوت	۲۳۱
۳۳۲	عورت کو طلاق اور رجعت کا علم ہونا ضروری نہیں	۲۳۲
۳۳۳	طلاق، عدت اور رجعت کی تفصیل	۲۳۳
۳۳۴	”اب ایسا نہیں کروں گا“ کہنے سے رجعت نہیں ہوتی	۲۳۴
۳۳۵	دو طلاق کے بعد رجوع کرنا	۲۳۵
۳۳۶	ایک طلاق کے بعد نکاح کرنے سے دو طلاق کا اختیار ہوتا ہے	۲۳۶

۳۶۹	طلاق کے بعد تجدید النکاح سے کتنی طلاق کا اختیار رہتا ہے؟	۲۳۷
۳۷۱	طلاق کے بعد تجدید النکاح	۲۳۸
۳۷۲	طلاق کے بعد پھر نکاح اور ولادت	۲۳۹
۳۷۳	طلاق مغلطہ کے بعد بغیر عدالہ کے رجوع کرنا	۲۴۰
۳۷۵	سنت کے موافق تین طلاق دینے کے بعد رجعت	۲۴۱
۳۷۶	تین طلاق کے بعد رجعت	۲۴۲
۳۷۷	تین طلاق کے بعد رجعت	۲۴۳

باب العدة والحداد

(عدت اور سوگ کا بیان)

۳۸۱	طلاق قبل الدخول میں عدت ہے یا نہیں؟	۲۴۴
۳۸۲	خلوت فاسدہ کے بعد عدت لازم ہے یا نہیں؟	۲۴۵
۳۸۵	سہ ماہ میں ایک حیض آنے والی عورت اور آئندہ کی عدت	۲۴۶
۳۸۷	مطلقات عینین پر عدت	۲۴۷
۳۸۷	جس کو حیض نہیں آتا اس کی عدت	۲۴۸
۳۸۸	خلع کی عدت	۲۴۹
۳۹۰	عدت شوہر کے مکان میں گزارنا	۲۵۰
۳۹۱	ایضاً	۲۵۱
۳۹۲	تین حیض ساتھ دن میں	۲۵۲
۳۹۳	معتد کو منتقل ہونا	۲۵۳
۳۹۵	بچہ دکانے باپ کے گھر عدت گزارنا	۲۵۴
۳۹۵	ایضاً	۲۵۵

۲۵۶	معتدوہ کو دوسری جگہ منتقل ہونا.....	۳۹۶
۲۵۷	زیدہ شوہر کے ساتھ والد کے یہاں آنی تھی شوہر کا انتقال ہو گیا، عدت کہاں گزارے؟.....	۳۹۷
۲۵۸	عدت میں ووت ڈالنے کے لئے چاہا.....	۳۹۸
۲۵۹	عدت میں شریک نکاح کے لئے لگنا.....	۳۹۹
۲۶۰	بغیر ہمستری کے طلاق کی صورت میں عدت.....	۳۹۹
۲۶۱	حاصل عدت میں نکاح، عین حیض گزرنے سے قبل عمل رہ گیا عدت کس طرح ہوگی؟.....	۴۰۰
۲۶۲	عدت میں شہادت کے لئے عدالت جانا.....	۴۰۱
۲۶۳	عدت میں تحقواہ لینے کے لئے وفتر جانا.....	۴۰۱
۲۶۴	معتدوہ کو عین میں چاہا؟.....	۴۰۲
۲۶۵	عدت میں کن چیزوں کے اہتمام کی ضرورت ہے؟.....	۴۰۳
۲۶۶	عدت کے دوران پر دو سے متعلق چند سوالات.....	۴۰۵
۲۶۷	کیا طوائف کے لئے عدت ہے؟.....	۴۰۷
۲۶۸	عدت وفات، وقت وفات سے ہے یا خبر ملنے کے وقت ہے؟.....	۴۰۸
۲۶۹	عدت کے اندر تیسری طلاق.....	۴۰۸
۲۷۰	وفات شوہر پر ترک زینت.....	۴۰۹
۲۷۱	زیدہ عورت کا زوجہ رہنا.....	۴۱۰
۲۷۲	مطلقہ زوجی پر سوگ.....	۴۱۱
۲۷۳	عدت میں چوڑیوں کا استعمال.....	۴۱۲
۲۷۴	عدت میں چوڑی توڑ دینا.....	۴۱۲
۲۷۵	نومسلمہ کے نکاح کے لئے عدت.....	۴۱۳
۲۷۶	نومسلمہ کا نکاح کے لئے عدت.....	۴۱۳

باب النفقات

(نفقہ کا بیان)

۲۷۰ نان نفقہ کا انتظام شوہر پر لازم ہے	۲۷۷
۲۷۱ عورت کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے یا سوتیلے لڑکے کے ذمہ؟	۲۷۸
۲۷۳ ماں اور بیوی کا نفقہ	۲۷۹
۲۷۴ چار شخص کے واجب نفقہ	۲۸۰
۲۷۵ رخصتی سے قبل نفقہ	۲۸۱
۲۷۶ بغیر شوہر کے خرچے نفقہ کے مطالبہ کا حق نہیں	۲۸۲
۲۷۷ زہد کا نفقہ و سکنی کیا شوہر کے ذمہ ہے؟	۲۸۳
۲۷۸ دو اطلاق کیا شوہر کے ذمہ لازم ہے؟	۲۸۴
۲۷۸ کیا باپ کے گھر رہ کر بھی نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے؟	۲۸۵
۲۷۹ حقوق زوجیت نفقہ وغیرہ دے کر بیوی کو معتد رکھنا	۲۸۶
۲۸۰ کیا میکہ میں رہتے ہوئے بھی نفقہ لازم ہے؟	۲۸۷
۲۸۳ نفقہ مطلقہ	۲۸۸
۲۸۵ دو دفعہ اطلاق کے درمیان برابری اور پتاری کی وجہ سے بیوی کو طلاق دینا	۲۸۹
۲۸۵ عدت طلاق کا نفقہ	۲۹۰
۲۸۶ عدت کے بعد مطلقہ کا نفقہ و سکنی	۲۹۱
۲۸۷ نفقہ مطلقہ	۲۹۲
۲۸۸ ناشزوکا نفقہ اور حق حضانت	۲۹۳
۲۸۹ نافرمان بیوی کی تادیب اور نفقہ	۲۹۴

۲۹۵	بیوی کا علیحدہ مکان کا مطالبہ اور نشوونگی صورت میں نفقہ	۳۳۶
۲۹۶	باشروہ کا نفقہ	۳۳۸
۲۹۷	بیوی سسر میں ساتھ رہنے سے انکار کر دے اس کا نفقہ	۳۳۹
۲۹۸	مستحقہ و اخیر کا نفقہ	۳۵۳
۲۹۹	کیا بڑا اجازت شوہر کے میکہ جانے سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے؟	۳۵۴
۳۰۰	نفقہ بیوی پر نگہ اور اس کا نفقہ	۳۵۴
۳۰۱	گنہگاروں کا نفقہ	۳۵۶
۳۰۲	زوجہ کا تعزیت اور زیارتی	۳۵۷
۳۰۳	بیوہ اور صاحبہ لڑکی کو مکان دینا	۳۵۹
۳۰۴	بیوی کا علیحدہ مکان کے لئے مطالبہ	۳۶۰
۳۰۵	بیوی سے بدگمانی کی بناء پر نفقہ بند کر دینا	۳۶۱
۳۰۶	باشروہ کا نفقہ نہیں	۳۶۲
۳۰۷	باپ کا نفقہ بیٹے پر	۳۶۳
۳۰۸	نفقہ والدہ کا نفقہ	۳۶۴
۳۰۹	طلاق اور بچوں کا نفقہ	۳۶۶
۳۱۰	نابالغ اولاد کا نان و نفقہ	۳۶۷
۳۱۱	بدچلن بیوی کو طلاق میں گئی مہر اور خرچہ کی دو مستحق ہے یا نہیں؟	۳۶۷
۳۱۲	اولاد کو کیا نفقہ دینا لازم ہے؟	۳۶۸
۳۱۳	والدین اور اولاد میں کس کا نفقہ مقدم ہے؟	۳۶۹
۳۱۴	پاگل کی بیوی کا نکاح منسوخ کرا دیا تو نفقہ	۳۶۹
۳۱۵	مستحقہ غیر کو طلاق دلو اگر اس کی کفالت کرنا	۳۷۱

باب الحلالۃ

(حلالہ کا بیان)

۳۱۶	تین طلاق کے بعد حلالہ	۳۷۳
۳۱۷	عورت کو حلالہ کا حکم کیوں ہے؟	۳۷۶
۳۱۸	بغیر شرط کے حلالہ	۳۷۷
۳۱۹	حلالہ میں طلاق کی شرط	۳۷۷
۳۲۰	ظہوت صحیحہ کی تعریف اور حلالہ کی شرط	۳۷۸
۳۲۱	حلالہ میں صحبت شرط ہے	۳۷۹
۳۲۲	نکاح بشرط تحمیل واجرت وقوت و متہ	۳۸۰
۳۲۳	تین طلاق کے بعد عدت کے اندر نکاح طہنی سے حلالہ کا حکم	۳۸۳
۳۲۴	حلالہ کے لئے عدت میں نکاح	۳۸۶
۳۲۵	حلالہ کے لئے صرف نکاح، دو بھی عدت میں	۳۸۸
۳۲۶	حلالہ کے لئے شوہر نکاح پڑھا سکتا ہے	۳۹۰
۳۲۷	نیرودہ کے ذریعہ حلالہ	۳۹۰
۳۲۸	حلالہ کے لئے زوجین کا دخول میں اختلاف	۳۹۱
۳۲۹	حلالہ میں مباشرت کا اقرار پھر انکار	۳۹۳
۳۳۰	زوج ثانی باہم مادون اثبات ہے	۳۹۴
۳۳۱	غیر مدخولہ کو تین طلاق کے بعد حلالہ کی ضرورت	۳۹۵
۳۳۲	مراعاتی سے حلالہ	۳۹۷
۳۳۳	حلالہ بذریعہ مراعاتی	۳۹۸
۳۳۴	نابالغ کے ذریعہ حلالہ	۵۰۱

۵۰۱	ارتداد سے حلالہ ساقط نہیں ہوتا.....	۳۳۵
۵۰۲	مطلقہ شامہ سے بغیر حلالہ کے نکاح.....	۳۳۶
۵۰۶	تین طلاق کے بعد توبہ سے حلالہ نہیں ہوتا.....	۳۳۷
۵۰۷	تین طلاق کے بعد نکاح کے لئے حلالہ ضروری ہے.....	۳۳۸
۵۰۸	اجرت دے کر حلالہ کرانا.....	۳۳۹
۵۰۹	نکاح بشرط تعلیم.....	۳۴۰
۵۱۳	نکاح منیت تعلیم.....	۳۴۱
۵۱۵	طلاق کی نیت سے نکاح.....	۳۴۲
۵۱۶	حلالہ کے بعد میاں بیوی کا نکاح جب کہ حلالہ کے گواہ منحصر ہوں.....	۳۴۳
۵۱۷	حلالہ کی صورت.....	۳۴۴
۵۱۸	مطلقہ شامہ کا نکاح بغیر حلالہ کے.....	۳۴۵
۵۱۹	تین حلالہ کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح میں رکنا.....	۳۴۶
۵۲۱	بیوی کو تیسری طلاق میں شہہ ہونے کی صورت میں نکاح میں رکنا.....	۳۴۷
باب ثبوت النسب		
(ثبوت نسب کا بیان)		
۵۲۳	اقل مدت حمل.....	۳۴۸
۵۲۴	چھ ماہ بچہ کے نسب کا ثبوت.....	۳۴۹
۵۲۷	نکاح سے چھ ماہ بعد پیدا ہونے والے بچہ کا نسب.....	۳۵۰
۵۲۹	نکاح کے چھ دن بعد جو بچی پیدا ہو اس کا نسب.....	۳۵۱
۵۲۹	سات آٹھ ماہ گذرنے پر پیدا شدہ بچہ کا نسب.....	۳۵۲
۵۳۰	دس برس کی جدائی پر بچہ کا نسب.....	۳۵۳

۳۵۳	عزال کے بعد پیدا شدہ بچہ کا بت نسب ہے.....	۵۳۲
۳۵۵	نس بندی کے بعد پیدا شدہ بچہ کا بت نسب ہے.....	۵۳۲
۳۵۶	حمل سوکھ کر ڈیڑھ سال بعد بچہ پیدا ہوا.....	۵۳۲
۳۵۷	نا جائز حمل کسی کی طرف منسوب ہو؟.....	۵۳۳
۳۵۸	حاملہ مفردہ سے پیدا شدہ بچی کی کس کی ہے؟.....	۵۳۳
۳۵۹	لکاح فاسد میں ثبوت نسب.....	۵۳۵
۳۶۰	لکاح فاسد میں ثبوت عدت و نسب.....	۵۴۰
۳۶۱	بنتی سے لکاح اور اس سے پیدا شدہ اولاد کا ثبوت نسب.....	۵۳۲
۳۶۲	بغیر لکاح کے عورت رکھنے سے اس کی اولاد کا بت نسب نہیں.....	۵۳۳
۳۶۳	ولد الزنا کا نسب.....	۵۳۳
۳۶۴	اولاد زنا میں ثبوت نسب.....	۵۳۵
۳۶۵	حرامی لڑکے سے اپنی لڑکی کو منسوب کرنا.....	۵۳۷
۳۶۶	مشترکہ لونڈی سے پیدا شدہ بچہ کا نسب اور جاریہ و زانیہ و منکوحہ کا فرق.....	۵۳۷
۳۶۷	نومسلمہ کا لکاح یا عدت اور اس میں ثبوت نسب.....	۵۵۰
۳۶۸	جو عورت غیر مسلم سے حاملہ ہو جائے اس کا حکم.....	۵۵۲
۳۶۹	تہلیل نسب.....	۵۵۳
۳۷۰	نسب چرنا.....	۵۵۵
۳۷۱	ایضاً.....	۵۵۶
۳۷۲	بچہ کو باپ کہنا.....	۵۵۷
۳۷۳	کسی بزرگ کی طرف اپنا نسب منسوب کرنا.....	۵۵۷
۳۷۴	کسی پیغمبر یا کسی بزرگ کی طرف اپنا نسب منسوب کرنا.....	۵۵۸
۳۷۵	کلمات و مساوات اور شرائط نسبی.....	۵۶۰
۳۷۶	اصلی اور نقلی انصاری میں فرق.....	۵۶۳

۳۷۷ ستوں کا اپنے آپ کو عہد ہی کرنا ۵۶۳

۳۷۸ نام کے ساتھ "صدقہ" لکھنا ۵۶۳

باب الحضانة

(پرورش کا بیان)

۳۷۹ حق حضانہ کس کو اور کب تک ہے؟ ۵۶۶

۳۸۰ مطلقہ کو حق حضانہ کب تک ہے؟ ۵۶۷

۳۸۱ حق حضانہ ۵۶۹

۳۸۲ مدت حضانہ شیعہ مذہب میں ۵۷۰

۳۸۳ بچے کے گزشتہ ایام کا خرچ شوہر سے وصول کرنا اور حق حضانہ ۵۷۲

۳۸۴ نانا کا پرورش میں خرچ کردہ روپیہ بچے کے باپ سے مطالبہ کرنے کا حق ۵۷۵

۳۸۵ بعد بلوغ حق پرورش وادی وغیرہ کو ہے یا خال کو؟ ۵۷۶

۳۸۶ بیوہ کی مرضی کے خلاف چچا کا نابالغ بچوں کو اپنی کفالت میں لینا ۵۷۷

باب المتفرقات

۳۸۷ زوجہ و بیٹ کا حکم ۵۷۸

۳۸۸ بائند کا نکاح جبراً، بچہ طلاق اور بچہ طلاق سے نکاح ۵۷۹

۳۸۹ طلاق کے بعد نکاح ثانی ہو جانے پر بھی مطلقہ کو اپنے گھر رکھنا ۵۸۰

۳۹۰ تین طلاق کے بعد ساتھ رہنا ۵۸۱

۳۹۱ تین طلاق کے بعد مطلقہ کے ساتھ رہنا ۵۸۲

۳۹۲ تین طلاق کے بعد شوہر کے گھر رہنا ۵۸۳

۳۹۳ طلاق کے بعد پندرہ سال تک ہمسری کرنا رہا ۵۸۵

۵۸۵	پوری تدبیر و تفہیم کے بعد طلاق	۳۹۳
۵۸۷	بدچلن عورت کو طلاق	۳۹۵
۵۸۸	جو عورت شوہر کو والدین کی بے عزتی پر مجبور کرے، اس کو طلاق	۳۹۶
۵۸۹	پہلی بار طلاق اور دھوکہ والی صورت میں تفریق	۳۹۷
۵۹۱	تفریق سے فرچہ شادی کا مطالبہ	۳۹۸
۵۹۱	طلاق کے مغلطہ اور رجعی ہونے میں اختلاف	۳۹۹
۵۹۳	خوہشورت لڑکی کا لالچ دے کر طلاق دلوانا	۴۰۰
۵۹۳	حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کثرت سے طلاق دینا	۴۰۱
۵۹۵	انکاح بیاہ طلاق اور طلاق باہجہ	۴۰۲
۵۹۸	بیوی کہتی ہے کہ "طلاق دے دئی تو عمر تہ جوں کوی کی"	۴۰۳
۵۹۹	نوسوالات اور ان کے جوابات	۴۰۴
۶۰۱	عورت کا اغوا کرنا اور روپیہ لے کر اس کو طلاق دینا	۴۰۵
۶۰۳	بیوی کو طلاق اس کی بہن سے نکاح کی مصلحت سے	۴۰۶

کتاب الرضاع

(رضاعت کا بیان)

۶۰۵	حرمت رضاعت کا ثبوت	۴۰۷
۶۰۷	ثبوت رضاعت بہانہ	۴۰۸
۶۰۸	رضاعت کی جنت	۴۰۹
۶۰۹	کمزور بچے کا دودھ کب چھڑایا جائے؟	۴۱۰
۶۱۰	حرمت رضاعت کے ثبوت کے لئے شہادت کے شرائط	۴۱۱
۶۱۳	بہن رضاعت کا حکم	۴۱۲

۶۱۵	ثبوت رضاعت میں اختلاف	۳۱۳
۶۱۶	بچہ کو غلطی سے دودھ پلانے پر بھی رضاعت کا حکم	۳۱۴
۶۱۷	بچہ کے منہ میں پستان دینے سے حکم رضاعت	۳۱۵
۶۱۸	پستان بچہ کے منہ میں دینے سے ثبوت حرمت کب ہوگا؟	۳۱۶
۶۱۹	محض چھاتی بچہ کے منہ میں دینے سے حرمت رضاعت کا حکم	۳۱۷
۶۲۰	جس عورت کا دودھ بچہ کو پلایا جائے اس کے اثرات بچہ میں آتے ہیں یا نہیں؟	۳۱۸
۶۲۱	بغیر اجازت شوہر کسی کے بچہ کو دودھ پلانا	۳۱۹
۶۲۱	بچہ کے کمر ورنہ ہونے کی صورت میں ڈھائی سال دودھ پلانے کی گنجائش	۳۲۰
۶۲۲	بچہ کے منہ کی دال وغیرہ	۳۲۱
۶۲۳	کا فرد عورت سے رضاعت کا حکم	۳۲۲
۶۲۳	بہوی کا دودھ پینے سے نکاح پر اثر	۳۲۳
۶۲۳	بہوی کا پستان منہ میں لینے سے نکاح پر فرق نہیں پڑتا	۳۲۴
۶۲۵	سات سال سے لیمن منقطع ہونے کے بعد حرمت رضاعت کا حکم	۳۲۵
۶۲۶	نکاح اور تولد کے بعد حرمت رضاعت کا حکم ہوا	۳۲۶
۶۲۷	مال کا بچہ کو دودھ پلانا مخالف اگر اہم نہیں	۳۲۷

بقیۃ کتاب الطلاق

باب تعلیق الطلاق

(طلاق معلق کا بیان)

طلاق شرع کا قسم

سیراق (۱۲۵): "فیرکیم ابوہ العبد، من عدہ المستفاد کہ ایک شخص نے مسکونہ زلی کو جو مدھنوں پر ہے۔ وہیں طرہ جاکہ "جو رات میرے سے راتھ کر کے گھرتی تو وہی بی میرے پر حلاق ہے" کو گھومت گھومنے کے بعد یہی توہی میں خرابے نہیں خاموش رہتی اور خوندنے پر بات کہی کہ تو اپنے جنس کے پاس چونکہ دوسرے قلب میں تھے چا کر دیکھ لے کہ اس کی کیا حالت ہے۔ یہاں صورت خاص میں طلاق یعنی بڑا جاتی ہے یا نہیں؟

نیز کچھ انہوں نے لکھا ہے کہ بعد یہ شخص اپنی بیوی کو مارا تو کہتا ہے کہ "اگر میں نے نہ کہہ کر تو لے لی (جو کہ میں نے اپنے لڑکے ہیں) کٹائی خالی تو تیرے پر حلاق ہے" اب یہی ہے کہ اس پر چونکہ یہ کہہ لکھ حلاق نہ ہو لڑکوں اس بات پر قصد ہو لے، کانہوں میں اور بچہ تھکے کا کہیں لے تو تھک کر کہے کہ "تو میں نے اپنے لڑکوں کی کٹائی تو تو میرے پر حلاق ہے" یہاں پہلے اسے اعتقاد پر بات ہونی کہ مشرور ہو چکا ہو اور اس صورت میں بھی ساقی نے وہاں تو ایسا نہ ہو، ہوا تو اس میں عورت پر حلقہ کا قیل پڑیں؟

الحجاب حاداً و مصلوباً

کریکھی شہلا کے پاس ہلے کوڑی لہا تو اب فوراً وہی شہلا کے پاس چلے دھڑلہ

اقرار ہے (۱) تو صورت مسئلہ میں دورجی طلاق واقع ہوگئیں بشرطیکہ دوسری شرط عدت کے اندر پائی گئی ہو (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

”اگر قضا کا کام کروں تو بیوی میری طرف سے قطعی آزاد ہے“ کا حکم

سوال (۱۶۸۲): محمد علی نے اپنی لڑکی امغزی کا نکاح ضمیر احمد سے کر دیا، بعد میں جھگڑا ہوا، طرح طرح کے واقعات پیدا ہوئے جو خلاف شرع تھے، اس کے بعد ضمیر احمد نے صلح کرنا چاہی اور اس نے یہ کہا کہ ”اگر میں مسماۃ کو رہ کر و کوسہار پور اپنے عزیزوں کے پاس لیجانا چاہوں تو مسماۃ کو رہ میری طرف سے قطعی آزاد ہے اور اپنا نکاح ثانی جہاں چاہے کرے۔“ اس کے بعد وہ عزیز پور و لڑکی کے باپ کے گھر سے بیمار ہو کر سہارنپور چلا گیا، بعد میں چند عزیزوں کے ہمراہ آکر لڑکی کو رہ دیتی لیجانا چاہا لڑکی نے انکار کیا، اس نے بہت مارا اور ناک کاٹنے کا ارادہ کیا، چاقو ناک پر رکھ دیا۔ مقدمہ ہوا، ضمیر احمد اور اس کے عزیزوں کو رہ دیا گئی۔ تو کیا لڑکی آزاد ہے اور اپنا نکاح ثانی کر سکتی ہے؟

محمد ولی دیوبندی، پنیالہ روڑکی، سہارنپور۔

الجواب حامداً و مصلیاً:

اگر واقعی ضمیر احمد نے یہی الفاظ کہے ہیں جو سوال میں مذکور ہیں اور اس کے بعد اس نے اپنی شرط کے خلاف جھگڑا کیا ہے تو شرعاً امغزی کو اختیار ہے کہ عدت طلاق گزار کر اپنا نکاح دوسری جگہ کرے (۳)۔ اگر عینہ یہ

(۱) ”وإذا أضافه إلى الشرط، وقع عقب الشرط اتفاقاً، مثل أن يقول لامرأته: إن دخلت الدار فانت طالق“ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۲۰/۱، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق، رشیدیہ)

(وكذا فی الهدایہ: ۳۸۵/۲، کتاب الطلاق، باب الأیمان فی الطلاق، مکتبہ شریکۃ علمیہ)

(وكذا فی البحر الرائق: ۵/۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، رشیدیہ)

(۲) ”وتسحل البیمن بعد وجود الشرط مطلقاً، لكن إن وجد فی المملک طلق وتعتق، وإلا لا“ (الدر المختار)، ”أطلق المملک فشمس ما إذا وجد فی العدة، والمراد وجود تمامه فی المملک

لاحمیہ“ (رد المحتار: ۳۵۵/۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، سعید)

(۳) ”وإذا أضافه إلى الشرط، وقع عقب الشرط اتفاقاً، مثل أن يقول لامرأته: إن دخلت الدار فانت“

اشعارِ فطریہ کے علاوہ دوسرے اشعار کے جیسے ذرا غلطی سے لکھے گئے ہیں، ان کے ساتھ ساتھ ان کے اصل اشعار بھی لکھے گئے ہیں۔

مرکز تعمیر و بحالہ جیسی کئی ایسی ادارے ہیں جن کے متعلق درج ذیل مقام پر معلومات فراہم کی جاسکتی ہیں۔ ۵۲۸۔

مفتی محمد امجد علی خان صاحب مدظلہ العالی، صاحب دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند، ۹۰ شعبان ۱۳۵۰ھ۔

”انگرمیں فدا کا مکروں تو میری بیوی کو طلاق سے، طلاق سے، طلاق سے، طلاق سے“ کا حکم

مسئلہ [۶۳]: زید بنی الدون کے کتب سے دوا بن کے مکان کی مرستہ دار راجا، اسی طرح،

میں نے کہا: ہاں، اس کی وجہ سے یہ سب ممکن ہے۔

مرمت کے کام پر کھڑے لوگوں تو میری بھانجی ادا اتر رہے تھے۔ ق سے علاقہ میں تھے اور اس کے کھٹے سے اس کی بوٹ

کتاب پر ایک طرح سے تہذیب قلمی، ادبی تخلیق قلمی ہے۔ علامت کی تہذیبی اور علمی

6. *Conclusions*

کی کہنے کے بعد جب میں بات دہرائے تو رکھے ہاتھ میں زمر میں زمر مت کا ہاتھ لگا کر کہنے لگا۔

وہی کہہ کر مجھے قہقہے لگے، اس خیال کے ماحول میں میں نے قہقہہ مرنے لگا۔ اگلے صبح صبح کے اپنے عہد نہیں لیا تھا۔

بعد اسی وقت کہ بے تھار و وزیر کی لڑائی میں آتا تھا، ڈوٹین، ورنر، کوان کی مرست لے لے ایا، ہاتھ نیس۔

نظائر کہنے کے یہ ایک طرح کی قسم تھی، اگر کفار اور زمرہ کوئی مومن کا گھر بھی آگ لگا دیا تو ان کے لئے

ہدایہ مستورہ خجندیہ

اب اطمینان کے لیے جناب سے اختلاف رائے کا اصرار ہے کہ اس صورت میں معافی تو واقع نہیں ہونی؟

صانق: النباوى الحاشكرية ١٠٠٠: الفصل الثالث فى معنى الطلاق: وشيخه،

و كذا الى الجهد به " ٣٨٥. ما ب (أشهر في الطب) (ق. خير محمد شلمه غلبان،

الكتاب هو تيسير الحسابات، ١ + ١، باب التعليل، (الكتاب العلمي، بيروت)

١٠٠ "بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ" لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ عَلَى مَا نَحْنُ بِالْمُحْسِنِينَ

۱- ذاك لا يثبت على عرف العرب، استبعد له في الفلألق: ١١٢ المحدث: ٢٩٩٠٢ كتاب -

نظائر، باب، نكبات، ميمبر

اگر خدا خواستہ واقع ہوئی تو آپ یا صورت ہے جس سے دوسرے خیال ہو جائے؟ نیز یہ تحریر مردانہ کے عقلی بھائی کے ساتھ طلاق ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر یہ بات تحقیق ہو جائے کہ نکاح نہیں ہوتا تو الحمد للہ مرقومہ باتوں کا جواب ملے گا ارشاد ہو۔ بیوقوف و خرد۔

والمحمد انوار الحق۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

صریح الفاظ سے طلاق بلا نیّت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ مہر سحہ مائتہ یستعمل لإقیہ کتلفہ^۱ وائت فائتہ و مضطہ، وقع بها واحدہ روح عبد و ابن بی خلافہا لیس یو غیثاً، ۱۰۷، در مختار مختصر: ۲/۶۶۳ (۱)۔

تو یہ طلاق کے لیے نہ وجہ کا حاضر ہونا، یا اس کو خطاب کرنا، یا اس کی طرف اشارہ نہ یا ضروری نہیں بلکہ اتفاقہ مذکورہ فی السوال سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسے کہ اشارہ اور خطاب سے واقع ہو جاتی ہے، کیونکہ اصل مشہورہ یہی طرف طلاق کو متضاف کرنا ہے، وہاں سب صورتوں میں حاصل ہے: "فانک: انکر کہ الإضافة)، فی السعدیۃ، قیاب الشرط، والخطاب من الإضافة المعنویۃ، وکذا الإضافة حی: مدہ ضائق، وکذا حب: امر لئی ضائق، وزیب ضائق، ضحطای: ۲/۶۱۲ (۲)۔

تو یہ طلاق کے لئے دلچسپی ضروری نہیں، اتفاقہ مذکورہ جس صورت سے بھی ادا کیے جائیں گے طلاق واقع ہو جائے گی: "یفی ضلاق کی: روح إدا کان بالعدا عاقلاً، سو کان حراً أو عبداً، ضائعاً أو مکبراً،

(۱) (الموا المختار: ۳/۴۷۰، ۴۵۰، کتاب الطلاق، باب النضریح، معبد)

(۲) وکذا فی تبیین الخلاف: ۳/۳۹، باب الطلاق، دار النکف العنصیۃ بیروت)

و کذا فی الفتاوی الشافعیۃ خانہ: ۳/۲۰۳، فصل لہما یرجع الی صریح الطلاق، إدارة القرآن کراچی)

(۳) (حاشیۃ الفتح عطاری: ۲/۱۱۴، کتاب الطلاق، باب النضریح، دار المعرفۃ بیروت)

"ولا یسفرہ کون الإضافة صریحاً فی کلامہ لدی لیسر لولفان طابق، فقل لہ: من عنک؟ لیسان امرائی، طلقت امرأته لأن العادة أن من له امرأة إنما یحلف بطلاقها، لا بطلاق غیرها"

(رد المحتار: ۳/۴۸۶، مطلب: من یوش، معبد)

و کذا فی البحر الرائق: ۳/۳۳، باب المطلق، وشافعیہ)

الجواب حامداً ومصلیاً:

صورت مسئلہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۸/۸/۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، ۱۹/۹/۸۸ھ۔

طلاق معلق بالشرط

سوال [۲۲۸۵]: ایک شخص کی عورت مطلقہ رہی ہے، بعد ازاں اس نے دوسری طلاق معلق بشرط

دی، بشرط پوری ہونے کے بعد ہی تیسری معلق بشرط طلاق کی قسم کھائی۔ دوسری طلاق کے دو چار دن کے بعد بشرط پوری ہوئی۔ آیا قبل ختم ہونے عدت طلاق کا فی طلاق ثالث پڑ جائیگی یا نہیں؟ پہلی اور دوسری طلاق میں رجوع صرف لفظاً کیا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

عدت ختم ہونے سے پہلے ہی تیسری طلاق بھی واقع ہوئی (۲)، رجوع تو لا کیا ہو یا نفعاً سب کا ایک ہی

حکم ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد غفرلہ، عفا اللہ عنہ، معین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۳/۳/۵۸ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم، ۴/۳/۵۸ھ۔

(۱) "قال فی البحر: ثم اعلم أن ظاهر المتن يقتضي أنه لو علق طلاقها بعدم وصول نفيها شهراً، ثم ادعى الوصول وأنكرت، فالقول قوله في عدم وقوع الطلاق، وقولها في عدم وصول الحال". (الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب اختلاف الزوجين في وجود الشرط: ۳۵۶/۳، سعید)

"وإذا أضافه إلى الشرط، وقع عقب الشرط اتفاقاً، مثل أن يقول لامرأته: إن دخلت المدافأنت

طالق". (الهداية: ۳۸۵/۲، باب المين في الطلاق، شرکت علمیہ)

(وكذا في الفتاوى العالمكبرى: ۳۲۰/۱، الفصل الثالث في تعليق الطلاق، وشيخه)

(۲) "الصريح يلحق الصريح والبان بشرط العدة". (الدر المختار: ۳۰۹/۳، باب الكتابات، سعید)

(وكذا في تبين الحقائق: ۸۳/۳، باب الكتابات في الطلاق، دار الكتب العلمية بيروت)

ہذا استدعا عرض ہے کہ اگر شرع میں گنجائش ہو تو فی سبیل اللہ غور فرما کر مومنوں کو یاد دلاؤ۔

زخرف مرغوب الحی محمد کمال مسجد، بنہرہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

صورتِ مسئلہ میں طلاقِ مطلقہ واقع ہوئی، اب نہ رجعت کا اختیار باقی رہا نہ دوبارہ نکاح کی گنجائش رہی، جب تک کہ طلاق نہ ہو جائے کوئی جواز ہی صورت نہیں۔ اول مرتبہ جب یہ کہا کہ ”اگر اب تو سرائے جاؤ گے تو طلاق دیدوں گا“ یہ تو وعدہ خلافی تھا، محض سرائے جانے سے طلاق نہ پڑتی (۱) جب تک کہ عدالتِ طلاق نہ دیتا، لیکن جب بندہ کے پاس کے ساتھ یہ کہا ”اگر سرائے آئی تو طلاق ہے“ اس سے طلاق ہوئی، پھر ایک سال میں ”طلاق، طلاق“ چھ سات مرتبہ جب کہا، ”اگر اس کو بھی سرائے جانے پر مجب کیا جائے تو سرائے جانے سے تحقیق شرط کی بناء پر مطلقہ ہو گئی۔ اور اگر اس چھ سات مرتبہ والے طلاق کو سرائے جانے پر مجب نہیں کیا، بلکہ اس سے فی الحال طلاق دینے سے قیود تھا تو اسی وقت مطلقہ ہو گئی، سرائے جانے کے تصور کی بھی ضرورت نہیں۔

”رد مصنفہ النبی بشرط وقوع عقیب التضرع من أجل الامتناع۔ یہ حدیث سنداً فاسد ضعیف ہے۔“ (۱) ۲۰۶/۳۰۶ (۲) ”تکبیر۔ مطلقہ خلافی، وقوع النکاح، جمع۔“ (رد المحتار: ۲۰۶-۲۵۶)۔ نقد و تدریس: محمد علی اعظم۔

(۱) ”وعدہ طلاق سے طلاق تک ہوئی“ بعد خلاف قولہ ظہری، تکفیر۔ فقالت انک طالق، او انک اطلق نفسی، لا یقع۔ لامه وعدہ، جو وعدہ، ”العم المختار“، ”بعد از قولہ اطلق نفسی، لا یمکن جعلہ [عبارت] عن طلاق فائتہ، لانہ ایما بقوم بالسنن، فلو جز لغایہ الامران فی زمن واحد، وهو محال۔“ (رد المحتار: باب تعلیق الطلاق: ۳۱۹/۳، مسجد)

(۲) ”کذا فی الفتاویٰ العالیہ کبریہ“، ۳۹۳/۱، کتاب الطلاق، الفصل السابع: الطلاق بالانکاظ الفارسیہ، رشیدیہ،

روکہ فی البحر الرائق، باب تلوع الطلاق: ۵۳۵/۳، شیبہ:

(۳) ”الہدایہ“، ۳۹۵/۲، باب الإیمان فی الطلاق، دکنہ شریکۃ عجمیہ منشا:

”وکذا فی الفتاویٰ العالیہ کبریہ“، ۳۲۰/۱، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق، رشیدیہ:

”وکذا فی البحر الرائق“، ۵۱۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، رشیدیہ:

(۴) ”المر المحتار“، ۲۹۳/۳، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر النکاح، رشیدیہ:

حررہ العہد محمودیہ عقرب۔

حلاق غصہ میں بھی واقع ہو جاتی ہے بلکہ عامۃً غصہ ہی میں ہی جاتی ہے، ورنہ کسی میں کون طلاق دیا کرتا ہے؟ (۱) فقط۔

حررہ العہد محمودیہ عقرب میں مفتی مدد سے مظاہر علوم بہار پور۔

جواب صحیح ہے، مگر ذرا جو ب کی صفوں میں سائل کو غور کی ضرورت ہے، حوالہ سے یہ بات واضح نہیں ہوتی کہ ایک سال میں "طلاق طلاق" چھ سات مرتبہ جو کہ ہے، یہ شرط کے ساتھ ذکر کیا یا بلا شرط کے؟ اور منہ و کے عزیزوں نے جو حلاق بھی وہ غور بھی یا کسی عالم سے روایت کیا تھا اور کون سے الفاظ سے نبیوں نے حلاق بھی تھی، اگر وہ بارہ تحقیق کی ضرورت ہو تو بہتر یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند ہی میں مکرر تحقیق کر لیا جائے اور سب واقعہ بیان کر دیا جائے۔ فقط۔

سعید احمد غفرلہ، مفتی مظاہر علوم بہار پور، ۲۶/ بنارہ ۱۲/ دلی ۶۹ھ۔

"مگر میں تیری عورت کی طرف دیکھوں یا نظر کر دوں تو میری بیوی کو تین طلاق" کا کلمہ

سوال (۶۲۸۷): "یہ نے خبر کو کہا کہ "تو اگر میری عورت کو دیکھے تو تیری عورت کو طلاق" تو اس وقت علم ہے کہ کہ "اگر میں تیری عورت کی طرف دیکھوں یا نظر کر دوں یا بات کر دوں تو میری عورت کو تین طلاق" تو اس صورت حال میں کہ عمر راستہ میں کھڑا تھا، یا راستے کے اندر حیرت میں بیٹھا تھا تو عمر کی نظر تیرہ کی بیوی پر پڑتی تو طلاق دو گئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کتنی؟ اور حلاق کی قسم تھا: کیا ہے؟ حالانکہ غصہ میں بغیر سوچے تم کھاتی ہے جبہ

= (و کذا فی الفتاویٰ النافذہ ۳/ ۷۷، فصل فیما یرجع الی صریح الطلاق، إدارة النواہن کراچی)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی حاکم، ۳۵۴، کتاب الطلاق، رشیدیہ)

(۱) "عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مرفوعاً: "لا طلاق ولا عتاق فی إغلاق"، والعمراء (سلاطین) العتصاف الذی یحصل بہ الذہن وروال العقل، فان قلبل العصب لا یعلو الطلاق عنہ إلا نادراً" (بخاری السنن، ۱۵۶۱، ۱۵۷۰، باب عدم صحة طلاق النسی الخ، إدارة القرآن کراچی)

"وبقع طلاق من غضب، خلافاً لابن القیم" ورد الصحیح، ۲۳۴، مطلب فی طلاق

المندوحش، سعید

عمر کا ارادہ تھا کہ یہ بڑے کی عورت کو نیچے اور اچانک نظر پڑ گئی۔ امام صاحب اور امام شافعی کا مذہب کیا ہے؟ طلاق پڑتی ہے تو کیا حکم ہے، اور مغلطہ پڑتی ہے تو کیا حکم ہے؟

الجواب جملہً و مفصلاً:

عمر نے اگر قصد از پد کی عورت کو نہیں دیکھا بلکہ بقصد اس پر نظر پڑی اور اس نے فوراً نظر ہٹائی تو اس کی بیوی پر کوئی طلاق نہیں ہوئی (۱)۔ اگر قصد اس کو دیکھا ہے تو طلاق، مغلطہ ہوگئی (۲)۔ اب بغیر طلاق کے تعلق زوجیت قائم کرنا درست نہیں (۳) طلاق کی قسم کا یہی حکم ہے کہ شرط پائے جانے کے بعد طلاق ہو جاتی ہے، مگر ہوا یا خدا مند سب کا ایک عیا حکم ہے، دل سے نیت ہو یا نہ ہو، اس سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ یہیں فرق کا دوسرا حال ہے (۴)، کہب فقہ حنفی و اصول فقہ میں اسی طرح مذکور ہے۔ فقط اللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ الاحمد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۶/۱/۸۸ھ۔

الجواب صحیح: دیوبند محمد نظام الدین عفی عنہ، ۱۶/۱/۸۸ھ۔

(۱) "ولو قال لها: إن كشفت وجهك علي غير محرم فانت طالق، هو آهاهيو المحرم عن غير قصد فان سدرت في الكن، فاطلع عليها رجل، لا يثبت." (المعذون العائز حالية، ۳/۶، کتاب الايمان، الفصل الثاني عشر في الحلف على الأفعال، إدارة القرآن كراچی)

(۲) وكذا في الفتاوى النوازية بهنش الفتاوى العالمةكية: ۳/۳۵، الفصل الرابع والعشرون في الرؤية، وشبهه (۳) "واذا أضافه إلى الشرط، وقع عقاب الشرط انتقذاً، مثل أن يقول لأمرأته: إن دخلت لدار فانت طالق." (الفتاوى العالمةكية: ۱/۳۶، الفصل الثالث في تعلیق الطلاق، وشبهه)

(۴) وكذا في الهداية: ۳/۳۸۵، باب الايمان في الطلاق، شركة علمية)

(۵) وكذا في البحر الرائق: ۵/۵۱۳، باب التعلين، وشبهه)

(۶) قال الله تعالى: ﴿فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره﴾ (سورة البقرة: ۲۳۰)

"وإن كان الطلاق لثلاث في الحرة وثنتين في الأمة، لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً، ويدخل بها ثم يطلقها أو يموت عنها." (الفتاوى العالمةكية: ۱/۳۷۳، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة، وشبهه)

(۷) وكذا في الهداية: ۳/۳۹۹، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة، شركة علمية)

(۸) وكذا في النوايا مختار: ۳/۳۰۹، ۳/۳۱۰، كتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلق في الخلد على المساءة، سعيد)

(۹) "وشرط للمحس في قوله، إن حرجت مطلقاً طالق، أو إن حرجت عبدك فليدعي حراً، لعريد =

دوسرے لئے خلاق دے۔ دو دو ہمیشہ کیسے ہو جاتی ہے (۱)۔ لیکن خلاق پہلے شرط کو یک دن کے ساتھ مخصوص کر رکھتا ہے۔ فقہ والہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والہ عبدہ وود غفرلہ، دار الخیر، ج ۲۳، ط ۱۳۹۷ھ۔

”اگر نکاح میں میرا روپیہ واپس کرنے میں رکاوٹ ڈال دئی تو میری بیوی کو خلاق“

سوال (۲۷۹۰): خالہ نے ابوکر کے پاس پانچ سو روپے بیروانات رکھوائے۔ پچھلے سے ابوکر کا قرضدار ہے، دوسرے دنوں نے خالہ کو پوچھا کہ ابوکر تم کو روپیہ ابھلی نہیں دیا، خالہ نے خیر چاہی کہ ”ابوکر نے میرا روپیہ واپس کرنے میں رکاوٹ پیدا کی اور میرے کاروبار کرنے کیسے روپیہ واپس نہیں دے تو ابوکر کی خالہ نہ دیکھیں تو میرے نکاح میں ہے کسی کو قسطنطینی“ اور یا نہ طبع امر یہ ہے کہ خلاق تک واقع ہوئی؟ ابوکر روپیہ دینے سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ میں تمہارے قرض میں رقم بھراؤں تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟ اگر خالہ کو ابوکر رقم واپس کرے تو کیا خلاق واقع نہ ہوئی؟ اگر پانچ سو روپے میں سے پانچ سو روپے واپس کر دیں، کچھ باقی رہی تو کیا خلیہ بھی خلاق واقع ہو جائے گی؟

والہ الذیہ ۳۹۵ م کتاب الطلاق، باب الاہتمام فی الطلاق، مکتبہ شریکۃ عسبہ:

و کتاب فی البدوی الحد المکبر: ۳۲۰ م کتاب الخلاق، باب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث فی تعین الطلاق بکلمۃ ”ان“ و ”ذو غیر ہذا“ و شبلہ:

و کتاب فی الحد المصارع و الحد المعاصر: ۵۵۱ م کتاب الطلاق، باب التعلیل، معین:

”ا حلف لا یفعل کذا“ مرکہ علی الار: لا یرفع بقسطنطینی معصراً مکتواً۔ و البکوة فی الغفر: ۲۰۰ م الحد المعاصر و الحد المعاصر: ۵۴۳ م کتاب الاہتمام، باب البس فی الضرب و الفل، مضط حلف لا یفعل کذا، مرکہ علی الار: معین:

و کتاب فی فسخ النکاح: ۴۰۵ م کتاب الاہتمام، باب البس فی تعاضل المرءہ، معین، معرفہ: مصطفی الدینی الحنفی مصر:

و کتاب فی بیس الحنفی: ۵۴۳ م کتاب الاہتمام، باب البس فی العرب و الفل و غیر ذلک، دار الخیر، بیروت:

الجواب جامعاً ومصلیاً:

اگر بوبکر نے وہ امانت والا روپیہ واپس نہیں کیا، بلکہ خالد کے حلیہ کرنے پر کاروبار میں رکاوٹ ڈالی تو اسے کچھ روپیہ روک کر، خواہ کل روک کر، اور اس روپیے کو اپنے قرض میں بھرا کر لیا تو حسب تعلیق خالد کی بیوی (بوبکر کی خالہ زاد بہن) پر طلاق مطلقہ واقع ہوگی۔ "وإذا اصابه إني الشرط، وقع عقب الشرط انقضاءه"۔ عالمگیری: ۱/۲۰۶ (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر العبد محمد غفرلہ دارالعلوم، بریلو۔

”اگر میں فلاں سے پہلے شادی کر لوں تو میرے لئے ساری دنیا کی عورتوں کو طلاق ہو“ کا حکم مسئلہ [۱۲۹۱]۔ اگر کوئی شخص یوں حلف کرے کہ ”اگر میں فلاں سے پہلے شادی کروں تو میرے لئے ساری دنیا کی عورتوں کو طلاق ہو“ اگرچہ فحشاء و منکر ہو، جس پر اپنی شادی کو مستحق کیا ہے وہ مکمل شادی سے انتقال کر جائے تو اس کو شادی کرنا ناجائز ہو گا یا نہیں؟

الجواب جامعاً ومصلیاً:

صورت مسئلہ میں توانفاق مذکورہ کہتے وقت قائل کے نکاح میں کوئی عورت موجود نہیں، اگر کسی کے نکاح میں کوئی عورت موجود ہو اور وہ یہ کہے کہ تمام ایش دنیا کی عورتوں کو طلاق تب بھی اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی، لہٰذا یہ کہہ داس کی نیت کرے ”الوفاء: بساء اهل الدنيا، اه“۔ عالمگیری: ۱/۲۵۷ (۲)۔ ہاں

(۱) (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۲۰۶، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ: ”إني وإذا غیرهما“۔ رشیدیہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۱۰۰-۱۰۱، کتاب الطلاق، باب التعلیق، دار الکتاب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی الہدایہ: ۳/۳۸۵، باب الایمان فی الطلاق، مکتبہ حرکت علمیہ ملتان)

(۲) (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۵۷، کتاب النافی، الفصل الأول فی الطلاق الصریح، رشیدیہ)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی خان: ۳/۲۴۱، کتاب الطلاق، رشیدیہ)

(و کذا فی التتاریخ الذاری خانہ: ۳/۴۸۳، ینفع الطلاق بالإصلاح إلی بعض المرافة إدارة القرن کرچی)

”ولقال: کن امرأة أنزل جیسا سالم أنروح فاطمة، فهي طالق، فهات طاعة أو غبت، فترج

غیرها، حلفت هي الغيبة ولا تطلق في الموت“۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۱۹، الفصل الثاني فی تعلیق

الطلاق، رشیدیہ)

انہوں طرح کہے: ”کرکڑیاں ٹھہرے سے پیسے میں شوقی کر دیں تو جس عورت سے بھی شادی کریں تو اس کو حلال ہے۔
یہ جو خود سے ایک نکاح میں آئے اس کو حلال ہے۔ پھر عورت دینی بوجے کی اور اس ٹھہرے سے پیسے شادی
کرنا درست نہیں ہوگا۔“ لفظ ”خداوند“ تو حلالی اہم۔

حررہ عبدالحق متکلی علی حفظہ، محکم مفتی، مدرسہ دارالعلوم دیوبند۔

اجراپ سبکی، سعید احمد نقوی، سبکی، عبدالمصطفیٰ، ۲۹، ربیع الاول ۱۳۶۰ھ۔

تعلیق خلاق پانچواں

سوال [۷۲۹۶]: زید نے اپنی منکوحہ بندہ کو کسی اجائی دول بھٹی کی بیوی سے منع فرما دیا کہ

جو چیز تمہیں امانت دیا ہوں تمہیں اس سے روکنا کی ضرورت ہے، مگر تمہیں روکی تو میں تمہاری حالت کو خراب
کر دوں گا، اس کا بندہ نے کچھ جواب نہیں دیا، اور اپنی کو گود میں لے کر لڑکے پاس کھڑی رہی، اسی اثنا میں زید
نے منکوحہ باندہ پر زبرداری کی۔

”مخبر امر عرب بندہ نے زید کو امانت کی چیز کے متعلق کہا اور نہیں، کچھ نہیں کہا تو زید نے بے امانت
ہو کر کہہ کہ ”اے بندہ! امانت کی چیز کو حق سے منہ نہیں دے تو تمہارے حلال ہے۔“ مگر بندہ اس پر نہ ٹکے نہیں ہوئی،
یہ آخر زید نے بندہ کو گود میں لے کر گھر سے نکال دیا۔ کچھ ہی دیر بعد بندہ نے چند اشکام کے ساتھ جواب دیا کہ
”امانت کی چیز گھر ہی کے صوف میں خفیج ہوئی ہے، لیکن یہ بات زید کو زرا بھی معلوم نہیں ہوئی، بلکہ دوسرے
در معلوم ہوئی کہ بندہ نے امانت کی چیز ہر سے ہی صوف میں خفیج کی ہے جس کا یقین میں زید کو ہو چکا،
مگر چونکہ میں نے اس بندہ کا کوئی بھی مولوی سے نہ بتائی پوچھا آیا کہ زید نے بندہ کو ایسے اللہ کے کہ ”جریمہ بھگوان
چال نہیں روکی تو تم پتہ نہ ملتا“ یہ کہنے کے بعد بندہ نے اس ان پوچھ نہیں کیا۔ اس پر مولوی صاحب نے

۱: ”انہی اضافہ اسی الشرط، وضع عقب الشرط اتفاقاً“، الفتاویٰ المالک، ۲، المصنف، المصنف

۲۰۲۰، رشیدیہ

”و سوالی، مکمل امر و النہی، فی ضائع فتاویٰ سبکی، جلد ۱، الفتاویٰ، ۱، کتاب

۵۰۵، کتاب الفتاویٰ، الأساس، ۱، إدارة القرآن، کراچی

۱۰ کذا فی الموالحہ، ۳۳۵، باب التعلیق، سعید

جواب دیا کہ طلاق ہو چکی۔

نہ جواب کے تحت ہندو کے درمیان لوگ گاؤں کے پانچ آدمیوں کو بلا کر چارست ہندو کے حقوق کا مطالبہ کیا جس میں ایک نے طلاق ہوجانے کا یقین کیا جب سے حقوق کا تصفیہ کرنا پڑا، مگر ہندو نے برابر چوبیس تک جواب دیا کہ اہانت کی چیز یعنی دھان کا پتال تیار کئے تھے جو کہ مزدوروں کو بنا کر اسی وقت دھان کا پتال پتال تیار کیا تھا وہ اہانت میں صرف ہو چکا ہے۔ بعد اس کے بھی نوکرزید کو ان لوگوں سے علم دیا اور ان لوگوں کے سامنے ہندو نے پتھر دیا وہی بعد کھائے، صرف میں صرف دینے کا اثر لیا تھا اب زید کو یقین ہوا کہ یہ اہانت والی شے دھار سے ہی، صرف میں صرف ہوئی ہے۔ اس صورت میں ہندو کا کہنا صحیح ہے اور میرا توئی غلط ہے۔ مزید برآں ہندو کو تیسرا، چارم، چھٹا، سب سے صبر نہ کریں گے کہ صورت نہ کر رہے ہیں ہندو کو طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ہندو کے بھائی نے مولوی صاحب کے سامنے با تمام سوائی پیش کیا، اس کا جواب وہی ہے جو دینی صاحب نے دیا۔ اگر سوائی پر دائر پیش کیا جاتا ہے تو یہ تحریر میں ہے تو وہ جواب نہ دیتا، صورت و تعدد کا جواب یہ ہے کہ زید نے کسی شرط پر طلاق کو معین کیا ہے جس کا پورا کرنا ممکن نہیں، لہذا یہ تحقیق ہی صحیح نہیں بلکہ اس صورت میں کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، نکاح بدستور قائم ہے۔ یہی تحریریں بجز ثانی، ثالثہ کی، اخیرہ میں موجود ہیں (۱)۔ ملاحظہ فرمائیے۔

حرر: العبد محمد وغفرلہ، در اعظم ہوا ہندو۔

تعلیق طلاق کی ایک صورت اور پو ہندو سہا زید اور کے جواب میں اختلاف

استفتاء: (۲۴۹۳)۔ مذکور ذیل استفتاء پو ہندو سہا زید اور کے یہ لکھا تھا: دونوں جو بڑے ہیں

۱۔ "وہو قولہ ان دخل العمل فیہ الخیاط ذات طلاق، لا یقع الطلاق لأن مخرجہ من تحقیق الخفی تحت علقہ امر محال" والندوی العالم المکرمہ (۱/۳۶۱) الفصل ثالث فی تعلیق الطلاق بحکمۃ "ان واد غیرہما" (رشیدیہ)

روکدافی رد المحتار: ۳۴۳، باب التعلیق، مطلب: لا یحت تعلیق طلاق بالتعلیق، (رشیدیہ)

روکدافی المعرر الرافق: ۶۲۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، (رشیدیہ)

اختلاف ہے، سوال: مع جواب ہر دو دونوں، ممبر روانہ ہیں، بحوالہ تحریر فرمائیے کہ آپ کا جواب ٹھیک ہے یا دوسرا؟ اس مرتبہ نقل آقرآنہ مد بھی روانہ ہے۔

استفتاء (۱۶۱۴): کیا حکم دیتے ہیں علمائے شریعت اس مسئلہ میں کہ میں نے آپ اقرار نامہ بچوں کے سامنے تحریر کیا تھا کہ "جو رقم میرے پاس ہے عرصہ پندرہ روز کے اندر اپنے بیچ برادران کے سامنے عبد القادر پندرہ سو روپے کو روانہ کر، اس کا، اگر کوئی مقررہ یعنی دو ہفتہ کے اندر نہ دوں تو میری عورت عقد سے خارج ہو کر، طلّقہ بھی ہوئے۔" میں حسب اعداد وہ رقم زچہ وغیرہ لے کر پچہ روز مضانی میں اور بچوں کو طلب کیا، لیکن کوئی بیچ بچہ روز برادری کے گھر فریغ دوست محمد جمع نہیں ہوئے، اس لئے دو رقم لے کر وہاں آیا، کیونکہ وعدہ تھا کہ بیچ کے سامنے عبد القادر کو دوں گا۔

میں جب حسب وعدہ پچہ روز مضانی گیا تھا تو بیچ کے جمع کرنے کے موقع پر بعض لوگوں کے دریافت کرنے پر یہ کہہ دیا تھا کہ میں کچھ نہیں لایا اور بعض سے کہا تھا کہ لایا ہوں مگر بچہ دو آدمیوں کے (جو بیچ کے افراد ہیں) کو کئی جمع نہیں ہوا۔ اسکی حالت میں میری عورت شرعاً طلق ہوئی یا نہیں؟

جواب از سہارنپور

الجواب حامداً ومصلحاً:

جب کہ مدت مذکورہ میں رقمیں وہی ترشرہ کے موافق علاقہ، قلع ہوئی، بعض رقم لے کر جانے اور بیچوں کو تلاش کرنے سے اقرار نامہ پر عمل نہیں ہوں، مگر رقم حسب قراءہ احوال کروئی جاتی تو تعلق واقع نہ ہوتا: "إذا انفقه إلى بشرط، وقع غضب بشرطه، النسخ"۔ (مبادیہ: ۱)۔ "لأنك والله سبحانه وتعالى أعلم۔"

۴۔ رد العبد محمود، کتاب النکاح، ج ۱، ص ۳۸۵/۳۸۶۔

(۱) (مبادیہ: ۴، ۳۸۵، باب الايمان في الطلاق - مكتبة شرعية علمية)

(۲) كذا في الفتاوى الناصية، ج ۱، ص ۲۰۶، الفصل الثالث في تعلیق الطلاق، (شعبہ)

(۳) كذا في تبیین الحقائق، ۱۰۹:۳ - باب التعلیق، دار الكتب العلمية بیروت

سید احمد ابن السحر، النج، درمختار، من الشیخی فی قوله: (وعداء النج) "انی وان شرط
 التحت فيه عداء، وهو عداء لأداء، والمحرر وهو الخلف، انی واداء التحت لی حلفه لیتمن
 السداد ایہ مع مکن شرط امر مستحباً، عداء، فحلفه ہذا بالادائی، وان شرط امر مستحب، ان
 فہا بہ مازاء، اوبعد من یعرضہ، اور بت عربیاً لہ، ووجود لہ، قال ذلت لیس بأبعد من
 السداد، اہ (۱)۔

دیکھئے اس مسئلہ کے رائے کی نے یہ کہ "میں آج اپنا قرض ضرور ادا کروں گا، اور ادا نہ کروں تو شفا یوی
 پر طلاق ہے" یہاں تو شرط طلاق کو عدم، انے قرض پر معلق کیا ہے جو کہ شرط عدلی ہے، پھر وہ نہ کہہ گا کہ یونکہ وہ یہ
 موجود نہیں تھا، اور کہیں سے قرض بھی نہیں نہ رہا تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اس لئے کہ مکمل نہ پائی ہے۔ اور شرط
 نہ سے بھڑکی اور بری ہے یہ جیسے اگر کوئی قسم کھائے کہ میں آج آسمان کو سرور، تمہاراں گا، اگر تمہاراں لگا یا تو شفا
 یوی پر مطلق ہے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، یونکہ نہ وہ بھی موجود ہے اور آسمان بھی۔ بچوں کو بھی کرنے رقم نہ کر
 گا، اگر نہ اس قدر شرط نہیں جیسے کہ آسمان کو، تمہاراں گا۔ ہاں اگر مکمل نہ فوت ہو جائے تو قسم ہی باطل ہو جاتی ہے،
 شرط ضروری یا نفوذ کا اشتغال مدت معینہ سے قبل ہو جائے، چنانچہ شرطی میں ہے۔

"ولا یرد عداء قبل: (۱) بہ مستعد عدم التحت من قوله فی "سبح: حلف: یسبح فلا ینہ
 عداء، واما أحدہما قبل: مصی العداء، أو فداء، فہذا أو کما، ثم یسبح، النج، ان عدم التحت فہ
 انطلاق، یسبب یحرم التحال، کما یوسف ما فی الکوز، فہن شرط ایہ، عداء مستحباً، عداء
 و عداء، بخلاف من السداد، فإنه مکن عدلاً، وین استحل عداء، النج (۲)۔

کلی: فوت ہونے کا ایک اور جزئیہ کھایا ہے، "و کذا لایرد ما فی الحائض: ان لہ آسمان ہذا
 البر عبد الیہ، فأنکحہ غیر ذل الغریب، لا یحل، ذلہ من عروج مسئلہ نکاح، کما صرح بہ
 (۱) والدر المختار مع رد المحتار، ۳۸۳/۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مقب: الاصل ان شرط
 التحت ان کان عدماً و عدواً، یجب، سجد

(۲) رد المحتار، ۳۸۳/۳، باب التعلیق، الاصل ان شرط التحت ان کان عدماً و عدواً، یجب، سجد

[illegible]

اب دیکھو بدوہدہ اسی خواب کو بھیج دیجئے امیر کو جواب آئے اس سے دم کو مٹھا فرمائیے۔ حواریات سب نقل کر دیجئے تاکہ مستطابان جو بد ملاحتہ فرمائیں۔ فقہ داندہ اٹھم۔
عمرہ سعید احمد خدیو مفتی مقام علوم ساریہ رومہ رابع ثانی ۱۲۱۱ھ۔ ۵۷۔

خلاف شرط کرنے سے طلاق

مسئلہ نمبر ۱۲۱۵: مسیحی زیر نے مسماۃ بیلہ سے تعلقہ ۳۳ فروری کو عقد لیا اور کئی نکاح منہ وادراس کے والد کے اصرار سے فیفا قرار دے لکھا جس میں اچھے نکاحات ہیں، انہوں نے دھم دے کر جب تکھی اور جتنے بھی مندرجہ بالا غیر استے یا غیرے میں نکاح دھم دے کر کرنی اور مجھے مقررہ اس خلاف ورزی کو چھ ماہ نذر چاہیں تو مستحکم زچہ سے مسماۃ بیلہ کے والد اُنہوں کو دے دے مگر اعزہ مسماۃ مذکورہ میں سے تین عزیز سنی رائے سے مسماۃ بیلہ کو اختیار ہو گا کہ وہ اپنے نکاح پر ایک طلاق رجعی دے دے اور یہ اختیار اس کو دائمی ہو گا کہ کسی رضایا سکوت سے نکاح نہ ہوگا، تاہم قرار دے مسماۃ مذکورہ بالا بعد مقدمہ رخصت ہو کر زیر کے گھر آئی اور دستور کے مطابق تین روز تک بخوشی و شادمانی رہی، پھر اپنے باپ کے پہلے گئی، اس طرح وہ برآتی رہی۔

بدھ متی سے عقد کے ایڑہ ۱۰۰ بعد ۱۰۰ سے چار گئے جو شخص شرم جو گنایا گیا جس کا طلاق نہیں کر دیا گیا اور کبھی بعد کے باپ کے گھر ۱۰۰ رہے۔ تقریباً ۱۰۰ سال تک یہی حکم رہا اور یہ اقوام کی پوری پابندی کرتا رہا، اسی اثنا میں ہندو اور اس کی والدہ و جیہ کا سامنا یا جاننا نہ ہو سکا۔ جاتی رہی۔ آخر میں والد ہندو بدھ متی طلاق اپنے گھر لے آیا، مزید کہ تو اس بدھ متی کے لئے باپ اور والدہ ہندو، کبھی ہو جانے کے بعد رخصت کرنے کا وعدہ کر رہا، پتا چلا کہ یہ بدھ متی رخصت کرنے سے نہ صرف انکار کر رہا ہو کہ کبھی بدھ رخصت نہیں کر رہا ہے، اس کا طلاق ہو رہا۔

اقرارنامہ میں ایک دفعہ اختلاف باہمی کی صورت میں دس روپیہ یا ہزار وکلیفہ دینے کی تھی، اس وقت چونکہ باہمی اختلاف ہو گیا تھا۔ اس لئے زید نے اس کی پوری پابندی کی ہے، دس روپیہ، ہزار کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر بھیجیں شروع کیا، مگر مساقہ بندہ اور اس کے والد نے لینے سے انکار کیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد مساقہ بندہ اور اس کے والد نے زید کو نوکس، یا کہ تم اپنی تحریر کردہ اقرارنامہ پر پکا ہتھکس، لہذا ہم دونوں باپ اور بیٹی نے متفقہ طور پر حسب تحریر اقرارنامہ چھ ماہ گزرنے کے بعد چند گواہوں کی موجودگی میں طلاق رجعی واقع کر لی اور حسب فیزی طلاق و مشقی مساحان عدت بھی پوری کر لی اور عدت چوٹی ہونے کے بعد بروئے نفوی طلاق بائن ہوئی، اب ہمیں شرعاً قانوناً اختیار ہے کہ ہم جہاں چاہیں شادی کر لیں۔

نیز وہیں میر و غیرہ کا مطالبہ کیا، باہم جو داس کے زید کے اعزاء سے طلاق دلانے کے لئے مجبور نہ ہے، اعزاء کے اس قول پر کہ جب طلاق واقع کر لی ہے تو اب پھر طلاق لینے کی کیا ضرورت ہے؟ والد بندہ کہتا ہے کہ وہی اصل طلاق تو ہوتی نہیں جب تک زید خود اپنی زبان سے نہ کہے، اصل طلاق واقع نہ ہوگی۔ صورت مذکورہ کے ملاحظہ کرنے کے بعد علمائے دین سے چند امور دریافت طلب ہیں۔

- ۱۔ صورت مذکورہ میں بندہ اپنے اہم زوجہ زید طلاق رجعی واقع کر سکتی ہے یا نہیں؟
- ۲۔ اگر باغرض طلاق واقع کر سکتی ہے تو طلاق رجعی ہوگی یا نہیں؟
- ۳۔ اس کو طلاق رجعی واقع کر کے بلا طلاق زید عدت پوری کر لی چاہئے یا اطلاع کر کے؟
- ۴۔ اگر بلا اطلاع عدت پوری کرے تو طلاق بائن ہوگی، یا اطلاع کے بعد عدت پوری کرے تو طلاق بائن ہوگی؟

۵۔ طلاق بائن ہونے کی صورت میں بندہ کے ساتھ دو بارہ وقفہ کے لئے طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس سے پیشتر مشفق و مرتبہ اس واقعہ کا سوال آچکا ہے، محمد صمن خان صاحب کے نام سے ایک مرتبہ اقرارنامہ کی نقل بھی آئی تھی۔ آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر نے دس روپیہ یا ہزار بذریعہ منی آرڈر بھیجا جس کو لینے سے زوجہ اور اس کے والد نے انکار کیا، نیز بندہ کا مطالبہ شوہر کے مفاد پر پیش ہوتا رہا اور

شادی کے بعد جب ہندو رخصت ہو کر شوہر کے مکان پر آئی تو دستور کے مطابق تین روز تک شادی و ایشاد مانی رہی۔
 بغیر وہ وغیرہ، مگر احمد حسن خان صاحب کے سوال میں تحریر تھا کہ شوہر کی بے وفائی و عداوت سے بڑھتی گئی، یہاں تک کہ
 وہ یقین میں ایک مرتبہ بھی بھستری کی فوط نکس آئی اور شوہر نے پیاری سے وقت سے فرج دینا بند کر دیا، نہ وہ کسی
 طرف سے باز، نہ فرج نہ نکاح کیا، نہ شوہر نے فرج نہیں دیا اور طرح طرح کے طعن و تشنیع کر کے دل زاری
 کی حتیٰ کہ جواب یہ دیا: "وہ غیرہ" اب واللہ! وہ کتنا سواں بچہ ہے اور کتنا غلط؟

اس لئے بہت صورت یہ ہے کہ فریقین متفق ہو کر بھی صحیح اللہ تحریر میں اور ہر مغربی و محض کر کے یقین
 ناکہ موافق شرع جواب حاصل ہو سکے، اور نہ ہر سوال کے ذاتی جواب تحریر ہوگا، بعضی کو غم غیب نہیں ہوتا کہ مسائل
 کے سوال میں صحیح و غلط سبب یا شرط اور ایسی صورت میں امدادی نازل کے مرتبہ آتی رہتی ہے۔

ایک دفعہ ۱۳۱۳ھ بمطابق ۱۹۰۱ء کو جواب نمبر ۲۵۱، دوسری مرتبہ ۱۰۱۰ھ بمطابق ۱۹۰۱ء کو جواب
 نمبر ۲۸۳، تیسری مرتبہ ۱۳۱۴ھ بمطابق ۱۹۰۱ء کو جواب نمبر ۲۲۳ میں اس کے جواب ہے۔ اب اس کے سوال کے مطابق
 جواب تحریر ہیں

۱۔ اگر خلاف شرط یا تو زوجہ و طلاق واقع کرنے کا اختیار حسب ارادہ مردہ حاصل ہے (۱)۔

۲۔ اگر بھستری یا خلوت صحیح ہو چکی ہے اب واقع کرنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی اور نہ پابند

ہوگی (۲)۔

(۱) "رد المحتار علیٰ المشرط، موقع غیب الشرط اتفاقاً"، الفتاویٰ العالمیہ المکریہ: ۲۰۱، کتاب

الطلاق، باب تعلیق، رشیدیہ؛

او کذا فی الہدایہ: ۳۸۵/۲، باب: لأیمان فی الطلاق، مشکوٰۃ غنیہ؛

او کذا فی تبیین الفقہاء: ۱۰۹/۳، باب: تعلیق، دار الکتب العلمیہ بیروت؛

(۲) "رد المحتار علیٰ الطلاق" (بوصف از حد أو حبل عطف أو غیرہ نحو): "نک طلاق و احدہ و واحدہ"

نسب طلاق، جمالی، خلیف، مات بالذلولی ابی عفا: "المرآۃ الخیر مع رد المحتار" ۲۸۱/۳، طلاق غیر

المعقول بہ، سعید؛

او کذا فی بدیع الصنائع: ۲۹۸/۳، فصل فیما یوجع ابی المرآۃ، دار الکتب العلمیہ بیروت؛

او کذا فی تبیین الفقہاء: ۱۰۳، فصل فی الطلاق قبل الذحول، دار الکتب العلمیہ بیروت؛

”مقررہ شرائط کی خلاف ورزی کر دی تو یہ عدم پابندی میری بیوی کے لئے طلاق مقصود ہو“

کہنے کا حکم

سوال (۱۲۰۱): مسماۃ زریب النساء کا نکاح انوار الحق کے ساتھ ہوا لیکن شوہر کی بدظنی و بدظنی کی بنا پر تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ بعض حضرات نے صلح کرادی اور ایب انامپ پر یہ بھی لکھوا دیا کہ ”اگر میں ان شرطوں کی خلاف ورزی کر دی تو یہ عدم پابندی میری طرف سے زب النساء کیلئے طلاق مقصود ہو“۔ سوال یہ ہے کیا اقرارنامہ شراٹہ کی عدم پابندی بھی حسب تحریر طلاق بھی جائے گی یا انوار الحق سے طلاق لینی پڑے گی؟ اور اگر عدم پابندی سے طلاق بائن پڑ گئی تو عورت اپنے عقد طہنی کر سکتی ہے؟

الجواب جامعاً و مفصلاً:

یہ اقرارنامہ درحقیقت طلاق و شرائط کی عدم پابندی پر مبنی کرنا ہے۔ بقاعدہ پابندی شرائط پر حسب اقرارنامہ طلاق واقع ہو جائے گی (۱)۔ مزید مطالبہ کی حاجت نہیں ہوگی، جبکہ سرخ طلاق کو کسی اور صفت تشدید وغیرہ سے متوکرن نہیں کیا تو طلاق رجعی ہوگی، اور اسی وقت سے عدت لازم ہوگی (۲) اور شوہر کو اعتدال عدت

ترجمہ: (الفتاویٰ العالمیہ: ۱/۳۷۰، الباب السادس فی الرجعة، رشیدیہ)

(و کذا فی الہدایہ: ۳/۲۹۳، باب الرجعة، مکتبہ شرکتہ علمیہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۱۶۹، باب الرجعة، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۱) ”وإذا أضاف إلى الشرط، وقع غيب الشرط، فافاً، مثل أن يقول لامرأته: إن دخلت الدار فانت طالق“ (الفتاویٰ العالمیہ: ۱/۳۲۰، الفصل الثالث فی تعلیل الطلاق، رشیدیہ)

(۲) ”و کذا فی الہدایہ: ۲/۳۸۵، باب الأیمان فی الطلاق، شرکتہ علمیہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۱۰۹، باب لتعلیل، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(۳) ”و ابتدء العدة فی الطلاق والموت عقبہما، لإطلاق النفس“ (مجمع الأنہو: ۱/۳۹۹، باب العدة، دارالرحیہ، التراث العربی بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمیہ: ۱/۵۳۰، الباب الثالث عشر فی العدة، رشیدیہ)

سے پہلے پہلے ہی ردعت حاصل ہوگا (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبدہ محمد عفریہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۳/۱۳۸۹ھ۔

۱۱۔ اگر مردوں بیٹیوں یا گھر سے نکالوں تو مسماۃ پر سہ طلاق

۱۱۔ مستفہد [۶۲۵]: مسکنی نے فرمایا ہے کہ ”بھئی اپنی زوجہ کو جس مردوں کا اور اگر مردوں بیٹیوں یا گھر سے نکالوں تو مسماۃ پر سہ طلاق شرعی حرام ہوگی۔“ اس واقعہ سے نکاح کرنے کا مجاز ہوگا یا نہیں؟ مسکنی نے فرمایا کہ اگر وہ یہ بھی کہہ دے کہ اسے اپنی زوجہ کو مار پیٹ کر اسے اپنی گھر سے نکال دیا، اس واقعہ کو تمہیں ماہ گزر گئے۔ اب یہ نکاح شرعاً ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب حاملاً ومصلیاً:

اگر واقعہ اس طرح ہے تو طلاق معتقد واقع ہوئی، مسماۃ کو چاہیے کہ جس روز سے شوہر نے مار پیٹ کر اس کو گھر سے نکال دیا ہے اس روز سے عدت بھی چلی گزر کر دوسری جگہ یا قاعدہ اپنا نکاح طائی کرے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبدہ محمد عفریہ، دارالعلوم دیوبند، ۳۰/۱۰/۱۳۸۵ھ۔

الجواب صحیح: ہندو محمد نظام الدین عفری، دارالعلوم دیوبند، ۳۰/۱۰/۱۳۸۵ھ۔

(۱) ”لمن طلق امرأته ما دون الثلاث بصریح الطلاق ولم يصفه بضر من الشدة“ فله أن يراجع

وإن ثبت المرأة عن رجوعه: (مجمع الأنهر: ۳۳۲/۱، باب الرجعة، تأرايحاء التراث العربی بیروت)

(وکنذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۷۰، اثبات التماس فی الرجعة، فصل فیما یحل بہ المطلقہ، وخبیہ)

وکنذا فی النادر خبیہ: ۳/۵۹۷، مسائل الرجعة، إدارة القرآن کراچی،

(۲) ”وإذا كسفه إلى شرط، وقع غيب اسطرط“ (الهدایہ: ۳/۸۵۰، کتاب الطلاق، باب الاثمان فی

الطلاق، شركة علمیه ملتان)

(وکنذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۷۰، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق، وخبیہ)

(وکنذا فی تبیین التحفائق: ۱/۹۶۳، باب التعلیق، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(وکنذا فی البحر الرائق: ۳/۵۲، باب التعلیق، رشیدیہ)

تکاح میں کی گئی شرط کے خلاف نہ کرنے سے وقوعِ حلق اور قسم کا کفارہ

سوال (۲۶۱): زیہ نے عمر کی بیوی سے طلاق کر لی تھی پھر نکاح کیا ہے

- زیہ نے عمر سے وقت نکاح پر سرِ مجلس قرآن مجید پڑھا تھا جس سے لڑکھٹیم حلی اور نکاح "انحراف" میں
 سے اہل بیوہ تک میں تھا۔ اے عمر میں ہی رہوں گا اور اس شرابا پھر عدل کی صورت میں میری بیوی پر طلاق
 ہے اور میری بیوی بھوکا رہے گی۔ اگر کہیں کہیں اس پر واد میں ہو یہ پوچھنا توں بقا اور آئین مجلس کی
 موجودگی میں زیہ نے قرآن مجید اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہا ہے۔

۲۔ ہماری شرابا پڑ "اس میں کوئی بددینائی، ضلالت و پیروی، غیر و نہیں کروں گا، نہ کسی بددینائی، خیانت
 میں ہوتا اور نہ اس کو میری بیوی پر حلق"۔ یہ اعلان بھی قرآن مجید و تھ میں رکھ کر ہر سرِ مجلس کیا ہے۔ فی الواقعہ
 سال یہ ہے کہ زیہ اپنی بیوی کو حالت عدم حرم میں اس کے والدین کے تحریر و تہذیب کرنا اپنے تحریر و تہذیب
 عمر کے گھر سے مختلف شیعہ مختلف اوقات میں پوچھ رہی تھی۔ جس پر اس نے حلق کے کئی شہادیں۔ ایسی صورت میں
 زیہ نے اس کی بیوی کو نام دہلی یا نہیں والا زیہ کی جانب سے کیا ہے بیوی پر حلق دہلی یا نہیں؟

انجواب جامعہ اومصنفاً:

نہ نہ نے انہماق قبول ہونے سے پہلے نہ کی رقت کی یہ قسم کھانی تھی کہ وہ شرابا پڑی کروں گا،
 اور نہ کرنے کی صورت میں میری بیوی پر حلق اور بھوکا رہے گا۔ پھر شرابا کے خلاف کیا ہے تو نہ وہی حرم دہلی ہے
 میں طلاق پڑی ہے (۱) اور نہ نکاح ہو ہے قسم کے خلاف نہ کرنے سے قسم کا کفارہ والا نکاح۔ یعنی اس میں
 کوئی دشمنی نہ لگا ہے پس اپنے تحریر و تہذیب اس حالات میں کرنا جاری ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہ ہے

۱۔ رحل حال ہی خطبہ کذا، صغیرہ طلق، و یجب کہ امر افرار و امر افرار نہ نکاح۔ لا بحث فی مسئلہ

بوتن فی دسری حلق علی خامش الہدیہ ۱۰۱، ۵۔ ۵۔ تعقیب مسائل طلاق و طلاق و طلاق و طلاق

روایت فی الطلاق السریة، کتاب الطلاق، جامع الفتاویٰ العالیہ، ۲۵۰، ۲۵۱، کتاب (۱) بعد

الذات فی المقصرات، ونبیہ

۱) کذا فی السیوطی ص ۳۳، ۸۔ اجروہ الحدیث، کتاب الطلاق، باب من الطلاق، مکہ

ہیں کر رہے تھے، لیکن اگر وہ ہمارے حکم کے خلاف نہیں بھی قدم ہر کے تو اس کا انجام بہت برا ہوگا، اس لئے آپ کو خبردار کر رہے ہیں کہ حد میں آپ یہ نہ کہیں کہ پہلے کیوں نہ کیا۔ فیہ اس خط کو دیکھتے ہی آپ اپنی بیوی سے کہہ دیں گے، میں پر بھی رو نہیں دے گی، لیکن تو اس کے ذمہ دار آپ اور آپ کی بیوی، کوئی ذمہ داری ہستی نہیں دے گی، اگر اپنی بیوی سے جانا چاہتی ہے، یا آپ لوگ زبردستی نکاح اور روہیلی ہستی جائے گی تو طلاق ہو جائے گی نہ تفصیل کے ساتھ صاف صاف الفاظ میں جواب دیا جائے۔

ذکر خط ۱۸/۳۱۸ اے، کو کہہ کر ہے اور مرسل ایہ کو ۱۸/۳۱۸ روز کے بعد خط ملتا ہے، اس کے درمیان انٹرمیٹ میں وہ روہیلی باغی ہے۔ ان باتوں کو سامنے رکھ کر جواب دیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اس خط میں شوہر نے بیوی کے روہیلی ہستی جانے پر خلاق کو قصق کہہ ہے اور مرسل ایہ کو اور اس کی اطلاع کا ذکر دیا ہے کہ وہ بیوی کو خبردار کرے، مگر خط متوب الہ کو ملے، اور بیوی کو خبر ہونے سے پہلے ہی وہ روہیلی ہستی جا چکی تھی، اس لئے کوئی خلاق نہیں ہوئی (۱)۔ متوب الہ کے خبردار کرنے پر جائے گی تو طلاق ہو جائے گی۔

اگر یہ کہا جائے کہ خط میں خبردار کرنے کا ذکر تو ضرور ہے مگر جس جملے سے شرط جزا کو ذکر کیا ہے، اس میں یہ نہیں بلکہ اس سے پہلے ہے اور ایک ہی خط میں، جتنے امور مذکور آؤں اور شوہر کا مقصد بھی ہو، لیکن چونکہ لیکن کا ذکر الفاظ پر ہوتا ہے کہ غرض پر (۲) اس لئے شرط جزا پر نظر کرتے ہوئے طلاق کا حکم ہوگا تو بہت

۱: "ولو كتب عسى وجه الرسالة والخطاب كان يكتب. بالطلاق إذا ما كان كتابي هذا فانت طالق، طلعت بوصول الكتاب، جوهرًا، والشرع المختار." "ولو وصل إلى أبيها فعزفه ولم يدفعه إليها، فإن كان منصرفاً في جميع أمورهما، فوجس إليه في بلدها، وقع، وإلا لم يكن كدلك، فلا مالم يصل إليها" (رد المحتار، ۴/۳۶۶، كتاب الطلاق، مطلب في الطلاق بالكتابة، معيد)

۲: "وكذا في الفتاوى العاتكية ۱/۳۷۸، الفصل السادس في الطلاق بالكتابة، وشيخه:

وكان في البحر الرائق: ۳/۳۳۳، كتاب الطلاق، وشيخه)

۳: "أنا يمان مبنية على اللفظ لا على الأثر" (الدر المختار، ۳/۳۳۳، باب البعير في المذلول

والخروج والمكسب، شيخه، معيد)

کے بعد یہ شخص اپنی بیوی مذکورہ کو کہتا ہے کہ ”تو میں نے نہ کسی حرکت کے ساتھ (جو میں نے اپنے بڑے کے پاس) کوئی کھانا ہے تو میری طرف سے طلاق ہے۔“ اب بیوی نے اس پر یہ کہا کہ آپ لفظ طلاق نہ بولا کریں۔ اس بات پر بعد دو گھنٹوں کے بعد وہ بڑے کے پاس پہنچے اور بڑے نے چھ تو کہہ کر ان کو میرے اپنے بڑے کی کھانا کھا دیا تو وہ یہ کہہ کر طلاق نہ کیا۔

الذی باعث استقامتہ بات ہوئی نہ شرعاً بھی پایا گیا، دونوں صورتوں میں بھی کھانا کھا کر آیا ان مذکورہ دونوں صورتوں میں صورت پر کھانا کھا لیا۔
الحجواب حامداً ومصلیاً:

المرکبہ شرعاً کے پے جانے کا یہی کوثر ہے اور اس کی شرط کے پے جانے کا شریک کوثر ہے تو صورت مسئلہ میں اور بھی طلاق نہیں واقع ہو سکتی (بشرطیکہ وہ شرعاً عدت کے اندر رہا ہو) (۲)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

برہ الدہم محمود شاکر علی عطا اللہ علیہ، حسن مفتی مدرسہ نظام العلوم بہار پور۔

الحجوب سید سعید احمد خٹک، مفتی مدرسہ نظام العلوم بہار پور، ۲۳/۴/۱۴۲۸ھ۔

صحیح، جلد ۱ صفحہ ۲۲۴/۲۲۵ھ۔

(۱) ”وإذا انفصل إلى الشرط، وقع عقيب الشرط اتفاقاً، مثل أن يفوت لأمراته أن دخلت الدار فانت طالق“ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۶۰/۱، کتاب الزناح، الفصل الثالث فی تعلق الصلای، ونبذہ، (وکتا فی الہدایۃ: ۳۸۵/۱، باب لا یمن فی الخلاق، شرکت علمہ)۔

(وکتا فی الفتاویٰ لہذا جانیہ: ۵۰۳/۳، الفصل السابع عشر فی لا یمن بانطلاق، إدارة القرآن کراچی)۔
(۲) ”التصريح بنحقق التصريح ويلحق بالان شرط العدة“ والدر المختار، ”اقوله بشرط العدة“ هذا الشرط لا بد منه في جميع صور الخلق، (رد المحتار: ۳۰۶/۳، باب النکاحات، مطلب التصريح، شرح التصريح ولبانی، معہ)۔

(وکتا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۷۷/۱، کتاب النکاح، الفصل الخامس فی الکتابات، ونبذہ)۔
”وتمنع لیمن بعد وجود الشرط مطلقاً، لأن إن وحده فی الملک خلقت وعق، ولا لا“ (الدر المختار، ”الطلق الملک، فصل من ما:“ وحده فی العدة، والبراد وجوده منه فی الملک، ولاحقه“ (رد المحتار: ۳۵۵/۳، باب التعلق، معہ)۔

”اگر چوں ہے تو طلاق“ کا حکم

سوال (۶۳۰۶): میں اپنی عید السلام آئے روز کا واقعہ ہے کہ میرے بڑے بھائی سے اور مجھ سے جھگڑا ہو رہا تھا۔ مجھ سے کہے دوران میرے بڑے بھائی نے میری بیوی کو کہا کہ طبعیت خراب ہونے کا بہانہ کرتی ہے، پر اوست ہوتا ہے تو کھا کھا کر رہی ہے اس بات پر میں نے ان کی بیوی کو کہا کہ وہ چوں ہے اس کے جواب میں میرے بڑے بھائی نے میری بیوی کو چوں کہا۔ میری بیوی نے کہا کہ میں نے ناشتہ کھل کیا تھا، بچوں کو کھا کھا کر رکھی تھی۔ اس پر میری والدہ نے کہا کہ ارے اچھا اس پر میں نے کہا کہ ”اس تمہاری بات مان لی، چوں ہے تو طلاق طلاق، تھیں طلاق“ میری والدہ کہتی ہیں کہ ارے اچھا اس کہنے سے میری مراد یہ تھی کہ وہ چوں ہے، میں نے تو صرف جھگڑا ختم کرانے کے لئے کہا کہ ”تھیں“ چوں تھی اور نہ وہ چوں ہے“ (۱)۔

الجواب جامعاً ومصلیاً:

اگر عید السلام کی بیوی چوں ہے تو اس پر تھیں طلاق ہوگی، اور نہ کوئی طلاق نہیں ہوگی (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العید محمودیہ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۵/۱۳۵۵ھ۔

”اب اگر روئی پکائے تو طلاق“ کا حکم

سوال (۶۳۰۷): میرے اپنی زوجہ کو رمضان میں روئی پکائے کو کہا، چونکہ وہ روزہ دار نہیں تھا اس پر زوجہ نے کہا کہ میں ہرگز روئی نہیں پکائوں گی۔ اس جملے کو سن کر شوہر نے کہا ”اب اگر روئی پکائے گی تو تجھ پر تھیں طلاق“ مذکورہ صورت میں اگر زوجہ روئی پکائے گی تو طلاق واقع ہوتی یا نہیں؟

(۱) ”چوں“ جملہ ”اگر چوں“ کہتے ہیں۔ ”نہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ”امراة قالت لزوجها: يا كوسج، فطلق. ان كنت كوسجاً فانت طالق، وازاد به التعليق، فالعقد انه ان كانت لحيث خفيفة غير معمله طلاق، والا فلا، لانه هو الكوسج، ولاصح انه ان كانت لحيث خفيفة فهو كوسج“ (الخصاوي المعالم الكبرى، كتاب الطلاق، الفصل الثالث في تعليق الطلاق بكلمة ”ان واذا“ وغيرهما: ۳۳۶، ۳۳۷، وشيخہ)

(۲) کدھی فتاویٰ قاضی خان علی حامض الفتاویٰ العلامیہ: ۲۰۹، ۲۱۰، باب التصق، وشيخہ)

الجواب حامداً ومصياً:

اگر بندہ نے اس وقت روٹی نہیں بنائی، بلکہ شام کو روٹی بنائی، انتظار کے وقت تو اس سے بھری ہوئی پروٹی طلاق واقع نہیں ہوگی، نکاح بدستور قائم ہے اور ہمیشہ اس کو روٹی پکا کر کھانا بھی درست ہے، کیونکہ شوہر نے یہ کہا تھا کہ ”اب اگر تو روٹی بنائے گی تو تجھ پر تیوں طلاق“ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت دن کے کھانے کیلئے وقت انتظار سے پہلے روٹی بنائے گی تو تجھے طلاق ہے، اب روٹی شام کو بنائی، طلاق کی شرط نہیں، روٹی (۱)۔ اگر اس وقت جب شوہر نے کہا تھا جب عی روٹی بنائی تو طلاق مغلطہ واقع ہوگی، اب بغیر عذر کے دوبارہ نکاح بھی کافی نہیں، ہمارا! حلالہ کے بعد اگر دوبارہ نکاح کرے گا تو پھر روٹی بنانے سے کوئی طلاق نہیں ہوگی، کیونکہ شرط ختم ہو چکی (۲)۔ فقہ: لہ تعالیٰ علم۔

نظارۃ الحدیث محمد رفیع، دارالعلوم لاہور، ۱۳۹۹ھ/۵/۶۔

”میں بارگیا تو طلاق ہے“ کا حکم

س۔ ۱۳۰۲: دو شخص آپس میں کسی معاملہ میں بحث کرتے ہیں اور باریت میں دوسرے میں دنوں شرط لگاتے ہیں کہ ”میں بارگیا تو اپنی بیوی کو طلاق دے دوں گا“ دوسرا بھی یہی کہتا ہے۔ اب اگر ان میں

(۱) ”وشرط لیسعت فی قولہ ان خرجت مثلاً فان طلق، لو ان ضربت عبدک بعدی حر۔ لیسعت البحر وخرج۔ فسلط فوراً، لان قصہ المتع عن ذلک لفعیل عرفا، ومدار الايمان عليه“

زالمر المختار، ۳۰/۳، ۷۲۳۔ کتاب الايمان، باب البیعت فی الذحول والخرج والمکثر والایمان

والکتاب وعبر ذلک، مطلب فی بیعت العود، سعید

وکتاھی البحر الرائق، ۵۲۹/۳، کتاب الايمان، باب البیعت فی الذحول والخرج، وشدیدہ

(وکتاھی النہر العالی، ۶۲۰، کتاب الايمان، باب البیعت فی الذحول والخرج، وشدیدہ)

(۲) ”لو حلف لا ینخرج امرأۃ إلا باذنه، فخرجت بعد انقضاء العدة، لم یحس، وسقط لیسعت سالینوۃ، حتی لو تروا جہالتاً، فمخرجت بلا اذن، لم یحس“، رد المحتار، ۳۵۳/۳، باب التعلیق،

مطلب: زوال الملک، لا یبطل ایہین، سعید

وکتاھی البحر الرائق، ۳۳۵، باب التعلیق، رشیدیہ

وکتاھی فتح القدیر، ۱۲۵۶، باب الايمان فی الطلاق، مصطفیٰ المبین الحلبي مصر

سے جو ہر جائے س کی بیوی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ طلاق کیسے یہ لحاظ رکھتی ہیں کہ نہیں؟ اور اگر یہ کہے کہ
 "میں ہار گیا تو طلاق ہے" کیا اس صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی؟ کیا کسی مسلمان کو کوئی شرط
 لگانا جائز ہے، یا شرطیں نافذ نہیں ہوتی؟ اس قسمی شرط لگانے والے پر عار کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

پہلی صورت میں طلاق کی کسی اثر شرط لگانے والے اور ہر جائے سے واقع نہیں ہوتی کہ یہ وعدہ طلاق ہے
 نہ کہ ایقان طلاق (۱)۔ دوسری صورت میں ہر جائے سے طلاق واقع ہو جائے گی "ہذا اطلاقاً بالی۔ برہان
 دفعہ تنقیہ۔ لصفحة ۱۸۰ عدد ۱۶۰۔"

تیسری شرط لگانا شرعاً درست نہیں، طلاق کہیں نہیں، کتن طلاق، یا کتاب ہے، یا ہم اگر دیے تو واقع
 ہو جاتی ہے۔ تو یہ مستفاد لازم ہے (۲)۔ لکھار دیہ کچھ نہیں۔ فقہاء و علماء ہر کتاب و کتاب الطلاق
 حررہ و جدید محمود، فقہاء و دارالعلوم دیوبند۔
 الجواب صحیح: بندہ نظام احمد بن علی ع۔

(۱) "قولہ: طلقی نمسک، فمما ثبت بان طلق أو أسأ طلق نفسی، لم یفعل، لأنه وعد جوهرة"
 رائس المختار، "بخلاف قولہا: طلق نفسی، لا یسکن جعلہ: جہراً عن طلاق قائم، لأنه إضا بقوم
 سائنسان، فلو حار: أقام به الأثران فی زمن وحد، وهو محال"۔ (رد المحتار ۳/۹۳، باب تہیض
 الطلاق، معبد)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۸۰، کتاب الطلاق، الفصل السابع فی الطلاق بالایضا العامیہ، رشیدیہ)

(و کذا فی البحر الرائق ۵/۵۱۳، کتاب الطلاق، باب تہیض الطلاق، رشیدیہ)

(۲) والہادیہ: ۳۸۵/۲، باب الایمان فی الطلاق، شرکت علمہ دہان،

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۲۰، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ "و" وغیرہ، رشیدیہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق ۱/۱۰۹، کتاب الطلاق، باب التعلیق، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(۳) "رد ہب جسامہر العلماء من القابض ومن بعدہم، منہم الأوزعی والصحفی والقرنی وأبو سعیدہ

وأصبغہ والشافعی وأصبغہ وأحمد وأصبغہ وإسحاق وأبو یزید وأبو عیادہ وآخرون کثیرون علی

من: طلق امرأه ثلاثاً، وقعن، ولكه بائنه"۔ (عبد القاری ۳/۳۳۰، کتاب الطلاق، باب من

أجاز طلاق الثلاث، مطبع ابن بیروت)

”بلا اجازت، باپ کے گھر میں تو طلاق“ کا حکم

سوال ۱۶۳۵: میری عورت تقریباً چار مرتبہ میری بلا اجازت، رائے دشواری کے اپنے مکان یعنی کانپور سے کھنکھیلی جا چکی ہے، ہر مرتبہ وہ پندرہ سو کے بعد میرے ہمراہ جہرا ان کے والدین کہہ سن کے سمجھ یا کرتے ہیں اور ہر مرتبہ میری بلا اجازت جملہ سامان بھی اپنے مراد لے جاتی ہیں، اس مرتبہ پھر میری عورت بغیر مجھ سے کچھ معہجوں اور جملہ سامان کے پوشیدہ طور پر اپنے مکان چلی گئیں۔ لہذا ایسی حالت میں عورت کا شوہر سے نکاح باقی رہا نہیں؟ اور میرا ذکر اس کے اوپر واجب ہو گیا نہیں؟

میں نے ان کو کھلی ہی مرتبہ متعدد مردوں اور عورتوں کے رویہ و خوب اچھی طرح سمجھا دیا تھا کہ ”اگر آئندہ تم نے میری اجازت کے بغیر مکان سے قدم نکالا تو تم طلاق کی موجب ہو گئی“ لیکن اس قدر سمجھانے کے بعد بھی ان کا یہ جانا چلتی مرتبہ ہے، اس مرتبہ مجھے ہوئے۔ دو دو سوئے عورت کی عمر تقریباً ۳۴ سال ہے، چار شادی ہوئیں، اپنے شوہر نے بھی انہیں وجوہات کی بنا پر دوسرے عینہ میں طلاق دی تھی، دو شوہروں کا انتقال ہو گیا، چوتھا میں ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مہر توقیعہ واجب ہے، بوقت عقد نکاح جو وقت اس کی اور شکی کا مقرر ہو چکا ہے اس وقت پر ادا کرنا ضروری ہے، اگر وقت کا تقرر نہیں ہوا ہے تو جو طریقہ آپ کے خاندان میں جاری ہے اس طریقہ کے موافق ادا کرنا لازم ہے، اگر زوج معاف کر دے تو معاف ہو جائے گا اور اگر نہ وقت کا تقرر ہوا، نہ عورت نے معاف کیا نہ خاندان میں ادا کرنے کا رواج ہے تو ایسی صورت میں بھی اس کا ادا کرنا ضروری ہو گا (۱)۔ یا معاف

(۱) (و کذا فی فنیح القدیر: ۳/۱۹۶، کتاب الطلاق، باب طلاق النساء، مصطفیٰ البابی انجلی مصر)

(و کذا فی المبسوط للسرحدی: ۶/۶، کتاب الطلاق، مکتبہ حبیبیہ)

(۲) ”وینکد عند وطنی أو خلوة صحت من الزوج أو من أحد أهله وأهلان المهر وجب بنفس العقد لكن مع إجماع من سخطه بردت أو نقیلت: ابہ أو تنصفه بطلاقها قبل الدخول، وإسما بقا کد لزوج نساء بالوطء ونحوه“ (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۰۳/۳، باب المهر، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۳۰۳، کتاب النکاح، الباب السابع فی المهر، الفصل الثانی فیما یناکد بہ المهر، رشیدیہ)

کرمیہ، ۱۰۱۱ھ تک۔ نامس کریم جس سے قطع طلاق منکبرہ جس قدر غرضتہ اخیر آپ کی ہدایت سے آپ کے دیوان پر نہیں، بشی اس مرسد کا نقشہ آپ پر درخشاں (۱)۔

یہ لفظ "تم طلاق" دو باب ہوئی "انہما" سے یہ مراد ہے کہ انہما سے تم پر طلاق واقع ہو جائے گی یعنی آپ نے ان سے یہ قدر نہ مانے پر طلاق کو حلق کیا اور حلق کیلئے باہر کے کوثر، انہما پر آپ کو خائف شرط کرنے کی ناپسند طلاق دینی واقع ہوئی (۲) یعنی یہاں سے کہ جب تکلی مریدہ یعنی قیید طلاق ہوئی جس کا قصہ یہ کہ عدت میں حلق کے اندر اندر عدت درست ہے حتیٰ کہ طلاق نہیں لے سکتی اور پھر وہاں غوم ہو کر کی غرن روز شمار کر لیں، یہ بات ہمارے (۳) اور کوثر غیر عدت کے عدت ضرر ہونے کو حلق کی شدت اندکی سے قلع درست ہے (۴)۔ اور یہ مراد ہے کہ تم طلاق کی وہ جب ہوئی (۱)۔ "وَسَطَ السُّفْهَاءُ بِقَدَمِهَا عَدَّتْ" اُنِ اِنْ حُرِّجَتْ مِنْ سَفْهَةٍ وَادَّخِرَتْ "والمدور لمعتار" ۱۰۱۳۔ باب السُّفْهَاءُ، بعد

"وَمَا يَدَاكُنِ الْأَمْسَاحُ سِرِّجَ حَيْثُ كَانَ" وَلَا هَا سِرِّجٌ وَلَا تَارُ الْمَهْرُ مِنْ حِلٍّ، أَوْ هُنَا مِنْهُ، وَلَا هُنَا مِنْهُ، وَإِنْ سَرِبَ، وَلَا خُفَّةٌ لِحَدَّثِي نَعْرِدَ اَلْمَرْأَةِ سِرْلَهُ" (الفتاویٰ العالمگیریہ ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹،

[illegible]

تفاتیسی طور پر ان اٹھ کماں میں مدنی کی تفسیر میں سے نمبر ۱۵۳ (۲) پر فتویٰ صادر کیا گیا ہے۔

تاریخ: ۱۳۹۷/۰۴/۰۳

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۲۵

الجواب: نعم، إذا لم يفرق بينه وبين غيره.

دار النشر: الكبر للتراث، مطبع (الطبع) ١٤٣٢ هـ، دار الكتب العلمية، بيروت.

۱۰۔ ”اے محمدی! تمہاری طرف سے جو کچھ کہنا اور سنا کرنا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ تمہاری طرف سے جو کچھ کہنا اور سنا کرنا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ تمہاری طرف سے جو کچھ کہنا اور سنا کرنا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔“

ان کا یہ جملہ وہی ہے جو قرآن مجید میں لکھا ہے کہ: "وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّكُمْ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ" (اور جو تم چاہو، مگر اللہ چاہے، تم اس کے پاس لوٹے جاؤ گے)۔

تو کہ آپ نے فرمایا کہ وہاں کوئی ہے تو یہ کہہ پڑے ہرگز نہ جوت سے قطع بخار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بہت بات

انہوں نے سب سے پہلے ان لوگوں کو دیکھا جو اپنے آپ کو "میں" کہتے تھے۔

تعلیمی اہلیہ۔ اور جی سسر کی عمر ۳۳ تا ۳۷ سال ہے۔ وہ چار بچوں میں چھٹی ہے۔ کراچی میں تعلیم کی کئی تعلیمات کی کوششیں ہیں۔ ان کے اہل خانہ میں

۱۲۔ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جو آدمی اپنے آپ کو دیکھتا ہے، وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔

نہ چھوڑیں گا۔ یہ ساری باتیں اس کی ہونے لگیں۔ اس نے کہا کہ وہ لوگ جو اس کے ساتھ تھے، ان کے ساتھ ہی رہے گا۔

سورہ = سورہ کہف کی آیت ۱۱۰ میں فرمایا ہے کہ: ﴿لَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِينَ وَلَا الْاٰخِرِينَ﴾

تدفیق با صحت پر مشتمل باقی رہنے والوں پر عمل کرنا اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے

یہ سب باتیں کہیں سے کہیں نہ آئیں گی۔ اب اس کے لئے مجھے توجہ دینا پڑے گا۔

کی نام سے جہاز کی حالت کو جاننے کے لیے ایک ایسا آلہ جو ہر وقت ہوا کی رفتار اور اونچائی کی

کتاب: *تاریخ و تمدن ایران* (نویسنده: دکتر علی شریعتی)

”کسی ایک کے چھوڑنے سے دونوں ہی چھوٹ جائیں گی“ سے طلاق کا حکم

سوال (۱۶۰۸): میں نے پہلی بیوی کے نوتے دوتے اس کی چچا زاد بہن سے دوسرا نکاح

کیا۔ نکاح ثانی کے وقت پہلی بیوی کے والد صاحب نے مجھ سے کہا کہ میری بیٹی اور میری بیٹی کی دونوں میں سے کسی ایک کو چھوڑ دو گے تو کیا ہوگا تب جوہاں میں نے کہا تھا۔ ”میں قرآن اور مذاہن قسم کہ کر کہتا ہوں کہ کسی ایک کو چھوڑنے سے دونوں ہی چھوٹ جائیں گی۔“ کچھ دن کے بعد میرا کام نکاح نہ کرنے اور پانچ ہفتہ نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے میں نے غصہ بکرا رکھی دوسری بیوی کو ”ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن“ دے دی۔ اب سوال یہ ہے کہ صورت نہ کر دے میں دوسری دونوں بیویوں پر طلاق پڑے گی یا صرف ثانی ہی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

دوسری بیوی کو تو صاف طلاق دے دی ہے مگر پہلی پر بھی طلاق ہوئی بشرطیکہ پہلی بیوی کے والد صاحب سے بعد کا جواب دوسرے نکاح کے بعد دیا ہو یعنی یہ جملہ ”کسی ایک کے چھوڑنے سے دونوں ہی چھوٹ جائیں گی“ دوسرے نکاح کے بعد کہنا ہو۔ ”وإذا طلق الرجل امرأته بالشرط، وقع غيب الطلاق، لا“۔
حدیث: (۱۳۶۹/۲)۔ فقط والله أعلم۔

حررہ اہد محمود غفرلہ، دارالعلوم دہلوی، ۱۶/۶/۹۸ھ۔

ایک بیوی کی طلاق کو دوسری بیوی کی طلاق پر معلق کرنا

سوال (۱۶۰۹): عمر نے دوسری شادی اس شرط پر کی ”اگر دوسری بیوی (تجھ) کو طلاق دے تو پہلی

بیوی کو طلاق مغلط ہو جائے گی۔“ اس کے بعد عمر نے دوسری بیوی کو طلاق مغلط دیدی۔ تو اس صورت میں پہلی بیوی کو کوئی طلاق ہوگی جب کہ پہلی بیوی کی ابھی تک رخصتی بھی نہیں ہوئی، فیرہ ثولہ ہے، فقط۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر دوسری شادی کی اور اس دوسری بیوی سے یہ کہا کہ ”اگر تجھ کو طلاق دے تو میری پہلی بیوی پر طلاق

۱ (۱۵۱۵۳۵۳) باب الأیمان فی الطلاق، مکتبہ شریعت علیہ ملتان (۱۵۱۵۳۵۳)

(۱) کتاب فی النکاح، المجلد ۱، ۲۲۰/۱، الفصل الثالث فی تعلیل الطلاق، وحید بہ (۱۵۱۵۳۵۳)

۲ (۱۵۱۵۳۵۳) فی تبیین الحقائق، ۱۰۹/۳، باب الثلث۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت (۱۵۱۵۳۵۳)

مطلق ہو جائے۔" اس کے بعد دوسری بیوی کو طلاق مطلقہ دینا تو اس سے پہلے پہلی پر بھی طلاق مطلقہ ہو گئی۔ اگرچہ اس سے ثلوت کی ثبوت نہ آئی ہو (۱)۔ غیرہ خوں بہا کو اگر تین طلاق تین اغلا کے ساتھ دی جائے تو وہ پہلے سے طلاق سے بائن ہو جاتی ہے، پھر دوسری اور تیسری طلاق مقبوضہ ہوتی ہے، لیکن تین طلاق بہت لفظ دی جیسا کہ صورت مسنونہ میں طلاق مطلقہ بصورت تعلیق دی گئی ہے تو طلاق مطلقہ ہو جائے گی (۲)۔ فقہ وائے احوال ام۔

۲۔ رد المحتار جلد ۱ صفحہ ۱۰۸۸

لجوب صحیح بندہ محمد نظام الدین، ۱۴/۱۱/۹۸ھ

ایک مکالمہ جس میں طلاق مذکور نہیں

سوالی (۱۹/۱۳۰۰): زیر کی بیوی نے زید کو نماز پڑھنے کیسے کہا تو زید نے کہا "میں کل سے نماز پڑھوں گا اور رُکُل سے نو رُکُنیں پڑھوں گا تو عام بالکل چھوٹ جائے گا" تو پھر زید کی بیوی نے کہا کہ جب کام چھوٹ جائے گا تو آپ اپنے حرم اور شہ اپنے گھر۔ تو اس کے بعد زید نے پھر کہا کہ میں نے قبلہ وقت نماز پڑھنے کو کہا ہے، ایک وقت پڑھوں گا تو جب کل یا تو زید نے نہ فجر پڑھی، نہ ظہر، نہ عصر، نہ مغرب، صرف عشاء کی نماز پڑھی تھی۔

ایک روز کی بات یہ بھی ہے کہ ایک روز زید پھلی کا شکار کرنے جا رہا تھا تو اس کی بیوی نے کہا کہ پھلی نہیں ملے گی۔ اس پر زید نے کہا "اگر پھلی مل جائے گی تو سمجھوں گا"۔ کچھ گویاں سننے پر اور رُکُنیں مل گئیں تو سمجھوں گا کہ

۱۔ "وإذا أضافه إلى الشرط وقع سقوط الشرط انتفاءً، مثل أن يقول لامرأته إن دخمت لدار فلانت طالق" (الفتاویٰ لعالمگیریہ: ۲۰/۳، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق، شیعہ)

وگناہی اہدایہ: ۳۶۵/۳، باب لا ینص فی الطلاق، ممکنہ نہ کہت علیہ

و کذا فی بیب الحقائق: ۱۰۹/۳، باب لا ینص فی الطلاق، دار الکتب العلمیہ بیروت

۲۔ "قال ثم وحده عمو المدحول: بيا: أنت طالق ثلاثاً، ونحن، ویر لری، ماتت بالأولی، ولذا لم نفع

الغائب"، (المرآۃ المحتر: ۳۸۶/۳، طلاق غیر النصف حول بہا، سعید)

و گناہی الفتاویٰ لعالمگیریہ: ۳۱/۳، الفصل الرابع فی الطلاق قبل المدحول، شیعہ

و کذا فی مدافع المدافع: ۲۹۸/۳، فصل فیما یصح فی المداف، دار الکتب العلمیہ بیروت

جناح نہ کرنے پر حلاق کو معطل کرنے

سوال ۱۰۱۲۱: زید نے رات کو اپنی بیوی سے جناح نہ کرنا چاہا، کہہ کر کہ بیوی نے شوہر سے کہا کہ میں یہ کام نہیں کروں گی۔ زید سے کہا کہ ”جسب تو یہ کام نہیں کریں تو میں نے جسے طلاق دے دی“ اور یہ اتفاقاً زید نے نہ ہاتھ لگائی، دیکھ کر کہ اس کے بعد قریب ۹ ماہ نہ کرنے پر وہ عورت نہاں بیٹنے تیار ہو گئی، پھر جناح لیا اور ان کے یہاں پہنچ بھی یہ اس اور ریاضت حسب امر یہ ہے کہ کیا نہ کر دیا بصورت میں طلاق واقع ہو گئی؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

ترجمہ: اگر زید کا مقصد یہ تھا کہ میں اس وقت یہ کام نہیں کروں گی (اس وقت کوئی ضرر ہوگا) اس پر شوہر نے اس بات سے انکار کیا اور مقصد یہ تھا کہ اس وقت نہیں کرے گی تو جسے طلاق دے دی اور تمہیں دھوکہ دیا تو اس وقت طلاق منقطع ہو گئی (۱)۔ اگر زید کا مقصد یہ تھا کہ میں تمہیں یہ کام نہیں کروں گی اور شوہر نے بھی یہی کہا کہ اگر تمہیں نہیں کرے گی تو جسے طلاق دے گا پھر ۹ ماہ نہ کر دیا تو اسے طلاق نہیں ہوئی۔ اگر شوہر اس کی خواہش نہ آئی تو عمر کے خیر وقت میں طلاق ہوئی (۲)۔ (۱) زاد المصنوع فی الشرع، دفع عقوبت الشرع، ۲۰۰۔

۱۔ بشرط التحصن فی قولہ ان خرجت ملاقاة طلاق، اور صورت عبدک لعبدی حر، نعمیہ الخروج ونسب۔ فصلہ فی الزنا لان الفساد المنع عن ذلك المفعول عرفاً، وماذا لا یعمل علیہ۔
۲۔ الدر المختار مع رد المحتار ۱/۳۰۱، ۲۰۲، کتاب الایمان، باب الجس فی الذہن حول والخروج والکسب والایمان والکوکب وغیر ذلك، مطلب فی بیان الصور، ص ۱۰۰۔

۳۔ کذا فی البحر الرائق ۵/۶۱۳ کتاب الایمان، باب النبی فی الذہن حول والخروج، وشبہہ

۴۔ کذا فی البحر الرائق ۳/۳۰۲، کتاب الایمان، باب النبی فی الذہن حول والخروج، وشبہہ

۵۔ ”والو حلف لیفعلن، یسرف، لان النکرة فی الایمان نکت، وانما احد هو المتفق ولوقبلہ وقت فمصر فی المنع، حتی ان یحیی الامکان، والا فان وقع الثابت بسوئہ او فترت المصل بظلم یمتن“

۶۔ الدر المختار ۳/۸۳۳، ۸۳۴، باب النبی فی البیع والمراء والصود والقضایہ وغیرہا، بعد

”عمر انی مرسى الأشعرى رضى الله تعالى عنه قال: ثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم في

دهم من الأشعرين استحله فلان: ”والله لا أحملكم، ما عدى ما أحملكم“ ثم أرسل: يا محمد، ۳

الفتاویٰ العالمیہ: ۱/۴۹۰ (۶)۔ اظہار اللہ تعالیٰ اعظم۔

ترجمہ: احمد محمد وغیرہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۳ھ۔

تین طلاق کی تعیین

استفتاء (۶۳۰۱)۔ محمد بن محمد بن یحییٰ بن عمر دراز نے عداوت تھی، اس عداوت کا داران نوگوں کو چکھنا ضروری، ان کی بیوی بندہ پر قبضہ کیا اور محمد نعیم بندہ کو برہنہ کیا کہ تم ان لوگوں کے یہاں مت جایا کرو، محمد بندہ اپنے شوہر کی ایک ٹہنی سنہی تھی۔ اس طے میں کئی دفعہ ریہیت کی تھی، محمد یہ اپنے ٹھن سے باز نہیں آتی تھی۔ یہ عورت کی ذات اس مرحلہ پر سمجھتی تھی کہ اس کا مشرک ہوگا، اتفاقاً تیس ۲۹ شعبان کو بندہ ضیہ کے یہاں سے جو محمد نعیم کا بھائی ہوتا ہے کچھ چاول لادتی تھی، محمد نعیم نے اس سے پوچھا کہ یہ چاول تم کہاں سے لائی، اس کا جواب بندہ نے کچھ ٹھن دیا، محمد نعیم نے سکوت اختیار کیا تھا، پھر بعد میں پتہ چلا کہ چاول ضیہ کے یہاں سے لایا گیا تھا۔

اس بعد دل تھم کی سزا یہ دی گئی کہ رات کا کھانا بندہ کو کھانے نہیں دیا گیا، صبح تیم رمضان ہوتا ہے، گھر کا کام کان بدستور کر رہی تھی، محمد بن عمر دراز نے امت مسلمہ کا جوئی تھا مخالفت میں کچھ اور باتیں جاری تھا جس کی خبر محمد نعیم کو پاگھر نہیں تھی۔ بعد نماز ظہر محمد نعیم نے اپنی بیوی سے کہا تیار کر کہ گھر اعلان کی ایک ٹھن لائی، کچھ کی مورقوں سے کھلوایا، محمد بن عمر نے ایک ٹھن لائی۔ آخر کار اتفاقاً کا وقت ہوا، محمد نعیم کہیں سے گھر آیا

- نسى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمدينه. فرجته، قلنا: يا رسول الله اتيناك مستحملك، فحلفت أن لا نخلعنا، ثم حملنا فقلنا، أو عرفنا أنك ميت يدينك، قال: "انطلقوا، فمنا حنكنا الله، يسى، والله، إنشاء الله لا أحلف على عينى، فأرى غير هذا سحر منها، إلا آيت الذى هو، ونحلها". (إعلاء السنن، كتاب الأيمان، باب: إن حلف لا يفعل كذا حدث بعده مرقاً، ولو حلف ليفعل كذا فعله مرقاً فى العسر وفى العينة: ۱/۳۶۳، إدارة القرآن كراچی)

(و کذا فی فتح الباری: ۱/۱۵۰، کتاب الأیمان والدور، باب: لا نخلعوا، ما بینکم، قدیمی)

(۱) الفتاویٰ العالمیہ: ۱/۲۶۰۔ النعلیہ الثالث فی تعلق الطلاق، (مبادیہ)

(و کذا فی الہدایہ: ۳/۳۸۵، باب الأیمان فی الطلاق، ممکنہ شرکت علمیہ سلطان)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۱/۱۰۹، باب التعلیق، دار الکتب العلمیہ بیروت)

تو معلوم ہوا کہ ابھی تک کھانا نہیں تیار کیا گیا ہے، اس معاملہ کو دیکھ کر بہت صدمہ ہوا، بندہ کو سخت سست مہینے کے خلاؤ و زو کوپ کے لئے تیار ہو گیا۔

اس پر ان کے بیانی کرامت علی نے پکڑ کر کہا کہ تم کو کھانا کیڑا دینے کی قوت و وسعت نہیں تو شام کو مار پیٹ کر کھانے آئے ہو اور مجھ سے دینے کرامت علی نے بندہ سے کہا کہ تم میرے یہاں چل آؤ، میں تم کو ٹیکے، دوا، نچا دوں گا اور قہر مجھے کے لوگوں کو نہ کر محمد نعیم کو زلیل و رسوا کریں گے، اتنا جملہ کہنے کے بعد بندہ کرامت علی کے یہاں چلی گئی۔

محمد نعیم نے کرامت علی سے باہر ہو کر کہا: ”یا تم ان کو سیکے ہو پھانسی دو گے؟“ جواب دیا کہ ہاں ہاں ہو پھانسی دیں گے، لڑن پر محمد نعیم نے دو بار وہاں سے کہا کہ ”تم بندہ کو رکھ لو گے، میں محمد نعیم نے فوراً یہ بدیا“ ”طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا“۔ اس کے بعد کرامت علی نے تمام مجھے میں یہ مشہور کر دیا کہ میرے بھائی نے اپنی بیوی کو طلاق دیا، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ کرامت علی نے بندہ کو نہ دیکھتے ہوئے چھاپا اور نہ اپنے پاس ہی رکھا بلکہ ان کے بھائی کو خبر دیکر فوراً ہی بندہ کو ان کے حوالہ کر دیا، فرمایا کہ اس صورت میں طلاق ہوتی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کونسی ہوگی؟ بیوا تو بڑا درد۔

الجواب حامداً و مؤصلاً؛

صورت مسئلہ میں شرعاً طلاق مغلطہ واقع ہوئی اگرچہ شوہر کے کلام میں طلاق کی نسبت نہجی کی جانب امراتہ موجود نہیں، مگر پہلے سے نہجی کا تذکرہ ہے، نیز شوہر اپنی نہجی کو طلاق دیا کرتا ہے:

”وینا بدہ منافی البحر: لو فاق: امرأة طالق إن قال: فطلقت امرأته ثلاثاً، قال: ثم أعتن امرأتی، یہ صدق، یہ: یفهم منه أنه یؤتم یکن ذلك، تطلق امرأته؛ لأن العادة أن من نه امرأته یسما یحلف مطلقاً لا یطلق غیرها، فقولہ: إني حللت بالطلاق، یصرف إلیها ما لم یرد غیرہ؛ لأنه محتملہ کلامہ، اھ: ۳، رد المحتار: ۲/۶۷۶ (۱)۔“

(۱) رد المحتار: ۳/۲۳۸، کتاب الطلاق، مطلب: من بوش، بقع یہ الرجعی، سعید،

(۲) کذا فی الفتاویٰ العالیہ المکبرۃ: ۱/۳۵۸، الفصل الاول فی الطلاق الصریح، و شہید،

و کذا فی فتاویٰ قاضی خان: ۱/۲۶۵، کتاب الطلاق، و شہید،

اور تجھ نے بوقہ حلاق کو مصیبتیں دیں۔ کس بات پر کہ کرامت علی اس کی نہ ہو اور کسے چکا اپنی طاقت
دیتے کہاں کے رکھتے نہ وہ۔ اور اقرار کیا مطلق کیا ہے یعنی یہ کہا جائے کہ آخر تم جہود و کفار تو تمہیں ہمیشہ کہتے
ایہ کہہ دو کہ یعنی حقائق یہ وہ۔ چنانچہ کرامت علی نے اس کے جواب میں دوسرا واقعہ ذکر کیا۔ اس نے بعد
بلاشبہ تمہیں یہ حقائق دیئے ہیں بعد سلفہ یعنی کرامت علی نے اس واقعہ کو چار آئینوں کی آفتاب کی ذمہ داری خود اس
پر لے۔ انظر الى هذا

[illegible]

جواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، = عشر: ۶۱۔

نہیں کہہ سکتے تھے۔

طریق مغلطہ نہ رہے ساتھ

سورۃ الاحقاف: ۱۳۔ ایک عورت اپنے شام کے پاس پہنچ کر میسر بننے کے بعد اپنے گھر پہنچی تو اسے قریب آئندہ دیکھا تو وہ کہہ پھر اپنے شوہر کے پاس گئی۔ قریب تھا، وہ بعد ہی پہنچا، دو بچہ پیدا کرنے کے بعد نکاح کرنے پر وہ امان کے ساتھ گھر گئی کہ یہ بچہ حرام ہے۔ اس کے ان دونوں بچوں کو یقین نہیں ہوا، اس حان کے بعد اس کے شوہر نے غصہ میں یہ کہہ کر انہیں بیوی لے کر چھوڑا کہ کائنات میں اس آئینہ طلاق کی تائید نہ ہوتی ہے۔
شروع عورت پہلے اسی مقام پر پہنچی کہ اس نے

الجواب حامداً ومسانداً:

اگر کائنات پر مبنی ہو تو کائنات کے لیے جو کچھ پیدا ہوا وہ ضرورت کے لیے ہے۔ اس کو کائنات پر مبنی کہتے ہیں۔ اگر کائنات پر مبنی ہو تو کائنات کے لیے جو کچھ پیدا ہوا وہ ضرورت کے لیے ہے۔ اس کو کائنات پر مبنی کہتے ہیں۔ اگر کائنات پر مبنی ہو تو کائنات کے لیے جو کچھ پیدا ہوا وہ ضرورت کے لیے ہے۔ اس کو کائنات پر مبنی کہتے ہیں۔

7. الحجة القويّة بخبر الواحد، العلم من رواية واحد لا يثبت به الأحكام الشرعية.

والأكثر مدّة تحلّل سنّان، وأقلّها سنة أو نحوها. والدرج الصّحويّ من ١ إلى ٥ حسب العادة. نفس
في شوب الدّبيب ودهيد

إذ كذا في الفتاوى العظام كبرية ٢٢٩٠١ أبواب الخافض عن طرف العبد، ومبيحة!

ادکلامی مجموعہ لاہور ۱۹۷۷ء۔ باب ثبوت النسخ، دار احیاء التراث العربی حرات:

١٠٠) الخصال: لم آت: أبت طائفة من طائفة بني هاشم، ولم يعلقه بالنسب، بل كمنه مدحونه، فقلت: لا، =

”بیوی میکہ چلی جائے تو تین طلاق“ کا حکم

سبب (۱) (۲) (۳): زیر کاسرہ والوں سے آئے ہیں، مختار بتا تھا، ایک مرتبہ یہ کہ بیوی نہ پہن سیکہ تھی تو اس کے ماں باپ نے زیر کو بہت پریشان کیا، نتیجے میں حین حوالہ لرتے رہے۔ تب مجبور ہو کر زیر نے کہا: ”اُسر سے ظلم کے بغیر یہ بیوی میکہ چلی جائے تو میری بیوی کو تین طلاق ہو جائے گی“۔ چار ماہ بعد بیوی کی ماں نے کسی سے لڑائی کی، اس لئے زیر کی بیوی اپنی ماں کی وجہ سے میکہ کی طرف بڑھ گئی، جب وہ میکہ کے نزدیک پہنچی تو بیوی کی ماں اور بیوی نے میکہ کے اندر لانے کی کوشش کی اور کوشش پوری ہوئی، بیوی میکہ کے اندر داخل ہو گئی۔ بیوی بتاتی ہے کہ میں میکہ خود نہیں گئی، بلکہ مجھے میکہ کے اندر لایا گیا، اس اپنا ہوش کھو چکی تھی اور سمجھ نہ رہا، بعد سبب (۱) (۲) (۳) سے کہ ہم صورت میں طلاق ہو گئی یا نہیں؟

الجواب جامعاً ومصلیاً:

آمریوں اپنے بیروں سے چس نہ میکہ گئی ہو، اس کو اٹھ کر زبردستی اندر داخل نہیں کیا، یہ تو اس پر طلاق مطلقہ ہوئی (۱)۔ شریعت کے مکان پر ہی عدت میں چس لڑا، نہ کہ چس چلی جائے، زمانہ عدت میں شوہر سے پردہ کرتے ہوئے تعلق نہ رکھے (۲)۔ فقط (اند قول) علم۔
زیر العہد محمود غفرلہ، دار العلوم، یو پی، ۱۹۸۴ء، ۹۰ء۔

۱۔ (الفتاویٰ المدعیہ: ۳۵۵/۱، الباب الثانی فی بیقاع الطلاق، الفصل الأول، رسالہ:)

(و کذا فی اندر المختار: ۹۳/۳، باب طلاق غیر المدخول بہ، سجد)

و کذا فی الفتاویٰ المکارح: ۳۸۸/۳، فروع آخری تکرار الفلانی وایضاً العدد، إشارة القرائن کراچی،

(۱): (وذا اضفہ الی الشرط، وقع غلب الشرط، ان یقول لامرأته: ان دخلت الدار فانت

طالق“، (الفتاویٰ المدعیہ: ۳۵۵/۱، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق، رسالہ)

و کذا فی الہدیہ: ۳۸۵/۲، باب لا یمان فی الطلاق، مکتبہ شریعت عینیہ ملتان)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۱۰۹۰/۲، باب التعلیق، دار الکتب المعصیہ بیروت)

(۲): (وذا طلقها ثلاثاً او اضعف سنة، ویس له ثلاث واحد، یعنی له ان يجعل ینہ وینہا جماعاً، سنہ

لا تفع الحلیۃ ینہ وینہ“، (الفتاویٰ المدعیہ: ۵۳۵/۱، لباب الرابع فی العدد، رسالہ)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی حید علی ہاشمی الہدیہ: ۵۵۳/۱، فصل صیاحرہ علی المعتدہ، رسالہ)

۳۔۔۔ اگر طلاق مغلط ہو جائے گی تو پھر بغیر طلاق کے اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں ہوگا (۱)۔ فقہ

و اللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۶/۱۰/۱۳۹۰ھ۔

الجواب صحیح: بندہ انعام الدین علیٰ عنہ دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۱۰/۱۳۹۰ھ۔

”اگر تو نہیں آئے گی تو تجھ کو ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق“ کا حکم

سوالی [۲۳۱۶]: زید نے ایک عورت سے شادی کی، عرصہ تک اتحاد و اتفاق رہا، پھر جھگڑا ہو گیا۔

ایک روز زید نے عرصہ میں کہا کہ ”تم میرے پاس نہیں آؤ گی“ اس طرح تین مرتبہ بلایا تو زید اس کے جواب میں کہتی ہے کہ جب تک جھگڑے کا فیصلہ نہیں ہوگا میں آپ کے پاس نہیں آؤ گی۔ تو زید نے کہا کہ ”اگر تو نہیں آئے گی تو تجھ کو ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق“ عورت چم، وہ کی حاملہ ہے۔ اگر زید اس کو پھر نکاح میں لا چاہے تو کیا صورت ہو گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ابھی طلاق نہیں ہوئی، کیونکہ زید نے طلاق کو شرط پر معلق کیا ہے، تجھیز طلاق نہیں ہوئی، ابھی تحقق شرط سے پہلے طلاق کا حکم نہیں ہوگا۔ اور جس شرط پر تعلیق کی ہے اس کے لئے قید نہیں لگائی کہ اگر نکاح اس وقت تک نہیں آئے گی تو تجھ کو ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، بلکہ مطلق رکھا ہے۔ اگر پہلی جھگڑے کا فیصلہ ہونے سے پہلے ہی آ جاوے تو حسب سابق نکاح میں رہے گی، بدیہ نکاح کی ضرورت نہیں ہو گی:

”إِذَا أَهَذَا إِلَى الْمَشْرُطَةِ، وَفَعَّ عَقِيبَ الْمَشْرُطَةِ، مِثْلُ أَنْ يَقُولَ لِامْرَأَتِهِ: إِنْ دَخَلْتَ الْبَيْتَ

(۱) قال الله تعالى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا طَلَقْتُمْ نِسَاءَكُمْ فَمِمَّا سَكَتَ بِكُمْ مَعْرُوفٌ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ... فَإِنْ عَقَلْتُمْهَا فَلَا تَحِلُّ

لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَخْرُجَ رَوْحاً غَيْرَ هَذِهِ الْآيَةِ (مسورة البقرة: ۲۲۹، ۲۳۰)

”وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة، وثنتين في الأمة، لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره وتكاحاً

صحيحاً، ويدخل بها، ثم يطلقها أو يموت عنها“۔ الفتاویٰ العالمگیریہ ۳/۷۳، باب الرجعة، فصل

فیما تحل به المطلقة، رشیدیہ

(وکذا فی الہدایة: ۳/۳۹۹، باب الرجعة، فصل فیما تحل به المطلقة، مکتبہ شرکت علیہ)

فتاویٰ حنفیہ، ہذا لاغی "۱۵" جلد، ص ۱۶۳-۱۶۴۔ فقہ دارالافتاء علیہ السلام
 حرر و تصدیق و تخریر، المعلوم، یوم ۲۲/۴/۱۴۰۵ھ۔

"اگر مکان نہ جلاؤں تو طلاق مغلظہ" کا حکم

سوال ۱۰۳۱: زید نے اپنے بھائی کے ساتھ بھڑا کر کے جا کر قمار خانہ پر سے روٹن کی چھت سے
 پٹی جھانک رہا تھا۔ لیکن چھت سے سارے لوہے (پونے) پڑ گئے۔ چھت کے انگریز مالدار نے قمار خانہ کی میں
 اس مکان کو جلا دیا۔ گاڑی پر تھیں۔ ان نے کہا میں جلاؤں گا، جس نے کہا قسم خدا کی میں جلاؤں گا۔
 پھر وہ دو بار دہانے کا ہنڈی میں خیاں سے میں نے کہا "قسم خدا کی تو جتنی بار جلاؤں گا تو میں جلاؤں گا، اگر
 جلاؤں گا میری موت پر طلاق مغلظہ، جب جب شادی کروں گا تب تب طلاق مغلظہ۔"

اب اس پر ہے کہ اگر جلاؤں "یہ شرط ہے" تو میری موت پر طلاق مغلظہ کے "جواب" تو یہ
 شرط کے بعد طلاق پڑے گی۔ شرح وقف، ۶/۸۱۲، کتاب الطلاق، باب (إطلاق العتق) میں ہے،
 "وقد بان له أطلقك فانت حلت بدفع في آخر حياته" (۶۰۲)۔

یہ مسئلہ اس مسئلہ کے ساتھ چسپاں ہو رہا ہے: "اگر میری موت پر ہے کہ زید اگر اپنا مکان بج
 ڈالے یا کسی کو بچہ کر دے تو اس سے نجات ہو سکتی ہے یا نہیں؟" زید کے بھائی نے اب تک گھر نہیں
 بنایا، لیکن ارادہ ہے اور زید اس سے نجات حاصل کرنے کے خیال میں ہے۔ شرط جو صورت میں ہو جواب
 غایت فرمائی۔

۱: (الہدایہ، کتاب الطلاق، باب الأیمان فی الطلاق، ۳/۲۵۱، مکتبہ شرکت علمہ دہلی)

۲: کتاب فی الفروع المختار مع رد المحتار، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ۳/۲۵۲، معید

۳: کتاب فی الفروع المختار، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ۳/۲۵۲، معید

۴: (۲۰۱، رشیدیہ)

۵: (۲۰۱، فی الدار المصنوعہ فی آخر عمرہ، شرح الوفا، ۶/۸۱۲، کتاب الطلاق، باب (إطلاق العتق)

الطلاق، معید)

کو غائب کر دیا۔

عمر نے پھر اپنی طرف سے بڑھ کر بھیجا صرف تحقیق کرنے کیلئے (تھا رکھ کر نہیں) تاکہ ان سے معلوم کر کے آئے۔ بہت کچھ بات ہوئے کہ بعد زید اور اس کے شرکاء نے حلیہ کہا کہ "اگر ہندہ ہمارے ہم میں ہو، یا کہیں نئی ہو تو ہماری عورتوں کو تین تین حلاق"۔ پھر بڑھنے بھی عمر کی طرف سے کہا کہ "اگر" عمر تم سے اس معاملہ میں آئندہ کچھ کہے تو میری بیوی کا بھی تین حلاق"۔ اب عمر زید اور اس کے شرکاء سے اپنی مشکوک ہندہ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ کہ عمر کے اپنے اس معاملہ میں بات کرنے سے عمر کی عورت کو حلاق تو نہ پڑ جائے گی؟ اگر پڑے گی تو کوئی ہاتھ یا منہ؟

حسوت: یہ ہندہ نہ تو زید کی لڑکی ہے اور نہ اس کے شرکاء میں سے کسی کی ہے، بلکہ باہر کیس سے زید لے کر آیا تھا۔ اب خدا جانے کہ یہ زید ہندہ کو اس کے والدین کی رضامندی سے لے کر آیا تھا یا بغیر رضامندی کے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

شر ہندہ نا باغضی اور اس کا کوئی ولی نکاح کرنے والوں میں نہیں تھا، تو شرعاً یہ نکاح ولی کی اجازت پر موقوف تھا (۱)۔ جب تک ولی اجازت نہ دے اس کو عمر کے پاس بھیجنا اور عمر کا حسوت میں جانچ کرنا کہ یہ بالذات ہے یا باغضی درست نہیں تھا، بلکہ یہ معصیت کا ارتکاب ہو، تو یہ دو استغفار لازم ہے۔ اگر ہندہ کے کوئی ولی نہیں تو یہ نکاح انہیں بیکار ہوا، شرعاً اس کا کوئی اعتبار نہیں (۲)۔ ہندہ بالکل اشی ہے عمر کے حق میں، اگر اس کو لانے

(۱) "ولی روح المصغیر أو الصغیرة بعد الأولیاء۔ فإن کان الأقرب حاضراً وهو من أهل الولایة، فوقع مکاح الأعداء علی إجازته" (الفتاویٰ العالیہ ص ۳۸۵/۲، الباب الرابع فی الولایة، رشیدیہ)

(۲) کذا فی الفتاویٰ اہلنا رحمۃ اللہ علیہ ۳۳/۳، الفصل الحادی عشر فی معرفۃ الأولیاء، إدرہ القرآن، کراچی، (۲) کذا فی الدر المختار مع رد المحتار ۱/۳۷۷، باب الولی، سعید)

(۳) "الأصل عندنا أن المصغیر یتوقف علی إجازة، إذا کان لہا مجیز حالۃ بعقد حازت، وإن لم یکن تطلق" (فتح القدیر ۳۰۸/۳، فصل فی الوکالة بالککاح وعبرہا، مصطفیٰ الدینی الحنفی مصر)

(۴) کذا فی رد المحتار ۴۸۷/۳، باب الکفاء، مطلب فی التکیل والمصولی فی الککاح، سعید)

(۵) کذا فی الشہر الطائی ۶۲۲/۳، کتاب الککاح، باب الأولیاء، والاکفاء، فصل فی الوکالة، رشیدیہ

کا داد و نہ کر۔ اگر زیادہ تر کے شراب کے علم میں ہوا، ان کی معرفت عقد نکاح بھی سب سے ان کی زوجہ پر
پر ملاقی خلاف واقع ہوئی۔ اب اس سے معاملہ میں کوئی تفتیش و تطبیق نہ کر سکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان
پانچوں طرق و فقہاء نے ان کی (۱)۔ فقہاء داد و نہ کر۔

ترجمہ العبد محمد و مفتی محمد، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۵ھ

”اگر دوسری شادی کروں تو زوجہ کا یہ کو حرق و مغلطہ“ سے تیسری زوجی کو طلاق نہیں ہوگی
سوال [۱۳۱۹]: ایک شخص اپنی زوجہ دہلی کی موجودگی میں اپنی بیوی کو طلاق کر دیتا ہے۔
”مردم زندہ کی دوسری شادی نہ کر سکا، اگر نہ کرے تو گویا یہ طلاق و مغلطہ اور نہ ہوگی پھر زوجہ اپنی
موجودگی میں دوسری شادی کرتا ہے۔ تو اپنی صورت میں یا اگر اس کے خلاف ورتی ہو، زوجہ کا یہ حرق
مغلطہ واقع ہوگی یا نہیں؟“
الجواب: صحاح و معتصبات

زیر دلیل ہے کہ نکاح میں ہے، البتہ زوجہ کا یہ حرق کرتے ہی تمام دلیلیں اور کتب پر نہیں (۱)،
ہاں، اگرچہ فقہاء نے دلیلیں اور وجوہ غائبہ اپنے اہل میں لکھا ہے تو یہ کہتا ہے کہ اس قسم کی سب سے دلیلیں نہیں
ہوگی (۲)۔ فقہاء و فقہاء کی اہم۔

ترجمہ و تفسیر، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ

انوار فتحی، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ

۱۔ ”انوار فتحی، شرط و غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۰ھ“
انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ

۲۔ ”انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ“

۳۔ ”انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ“

۴۔ ”انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ“
۵۔ ”انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ“
۶۔ ”انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ“

۷۔ ”انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ“

۸۔ ”انوار فتحی، غائبہ شرط و غائبہ، دار العلوم، لاہور، ۱۳۹۱ھ“

”حج سے پہلے اگر ہمسری کی تو بیوی کو طلاق کا حکم

سوال ۱۰۳۲۰ | ایک شخص نے شادی سے پہلے یہ قسم کھائی کہ ”جب تک حج نہ کرلوں گا اس وقت تک شادی نہ کروں گا“ لیکن اس نے کچھ عرصے کے بعد شادی کر لی تو بیوی نے قسم کھائی کہ ”جب تک میں حج نہ کروں تو جب تک میں ہمسری نہ کروں گا“ اگر اس نے ہمسری کر لی تو اس بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہمسری سے طلاق ہو جائے گی جبکہ حج کرنے کی مالی قوت نہیں ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

حج سے پہلے شادی کرنے سے قسم کا کفارہ لازم ہو گیا، پھر شادی کے بعد حج کرنے سے پہلے ہمسری کرنے سے قسم کا کفارہ بھی لازم ہو گا (۱)۔ اور ایک طلاق رجعی واقع ہوئے کی (۲) جس میں مدت تک ماہواری قرار دینے سے پہلے رجعت کا حق حاصل رہے گا (۳)۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس غریبوں کو روزہ وقت شرم

۳۔ سحلت البیسر والنتہ، لأبہا لا تقصی العیور والکفر، موجود الفعل مرقة فی الشرط واجت البیسر، فلا یحق الحبت بعدہ، الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۲۵۱، الساب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الأول فی انفاذ الشرط، رشیدیہ:

روکذا فی: الہدایہ: ۴/۳۵۵، ۴۸۹، کتاب الطلاق، باب الأیمان فی الطلاق، شرکت علمیہ ملتان

روکذا فی: شجر المائر: ۱۶۲، ۲۲، کتاب الطلاق، باب التعلیق، رشیدیہ

۱، ”والمسئدة ما یختلف علی أمر فی المستقل أن یفعلہ أو لا یفعلہ، وإذا حث فی ذلک، لزومہ الکفارة“، الہدایہ: ۸/۴، کتاب الأیمان، شرکت علمیہ ملتان

روکذا فی الذوالمختار مع ذوالمختار: ۵۰۸۳، کتاب الأیمان، سعید

روکذا فی حلاصۃ الفتاویٰ: ۱۴۳/۲، کتب الإنسان، الفصل الأول فی المفدۃ، امجد اکیڈمی لاہور

(۲) ”وإذا أصافہ إلى الشرط، وقع عیب الشرط، مثل أن یقول لا مرأۃ: إن دخلت الدار فاست طلق“

الہدایہ: ۴/۳۵۵، باب الأیمان فی الطلاق، شرکت علمیہ ملتان

روکذا فی ذوالمختار مع ذوالمختار: ۳/۳۵۵، باب التعلیق، سعید

روکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۰۰، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق بکلمۃ إن وإذا، رشیدیہ

۳: ”وإذا طلق الرجل امرأۃ مطلقاً رجوعاً أو نطقت، فله أن یراجعها فی عدتها، وضمن ذلک =

یہ کچھ نکلائے، پھر اسے امراتی استطاعت نہ ہوتی تھی روزے مسلسل رکھے (۱)۔ شادی کر لینے اور ایسا دھرم
بہتری کر لینے سے قسم ختم ہوگئی (۲)۔ امر جی کرنے کی مافی استطاعت نہیں ہے تو پریشان ہونے کی ضرورت
نہیں، اللہ پاک جب استطاعت دے اسے اسے دالتے ہیج کرے اور تو خدا کی قسم نہ کھائے نہ نکلائے واللہ تعالیٰ اعلم۔

7۔ رد العبد نحو ذہبہ، دارالعلوم دہلی، ج ۱۳، ص ۹۰، ۱۳۹ھ۔

نکاح پر طلاق کو مطلق کرنا

سوال ۱۳۲۱: ایک شخص نے اپنی بیوی کو یہ کہا: "میں تجھے کو اتنا چاہتا ہوں کہ تیری دوسری عورت

- أولم تره " (الفردى العالم كبرية: ١٠٠، الباب السادس في الرجعة، كتاب الطلاق، وشهد به)

(و: كذا في الهدية: ٢٠٩٢/٢، كتاب الطلاق، باب امر جعة، شركت علمیه بغداد)

(و كذا في السحر والرقى: ٣/ ١٤٣، كتاب الطلاق، باب الرجعة، رشيديه)

[illegible]

”كفارة اليمين عنق رقعة، يعرض فيها مانجرى في القهار. وإن شاء كسى عشرة مساكين كل واحد ثوباً قمازاً، وأداءه ما يحوز به المصروف. وإن شاء أطعم عشرة مساكين كالإطعام في كفارة انظهار. فإن لم يجد على أحد الأنبياء، اشترى صاع ثلثة أيام متتابعات“. (الهداية ٣: ٨١: ٤، كتاب الأيمان، باب ما يكون يميناً وما لا يكون يميناً، شركت عسبه ملتان)

وكذا في الفتاوى العالمية: ٣: ٩٠. كتاب الأيمان، الفصل الثاني في الكفارة، رحمه الله.

٣٠) ألقى هذه الألفاظ إذ أوجد الشرط، اتصلت وانثيت الميم - لأنها غير مقطعية للصوت، والتكرار ألقى، ليس وجود الفعل مرة يتم الشرط وإبقاء الميم بدونها، الهداية ٣: ٨٢، باب الأبدن في المطلق، ثم ركت علمية متان

الركعة في الفجر المختار مع رد المحتار ٣٥٢٠٣ باب شغل، مضرب، ما يكون في حكمه الشوط. صعيد

د کداوی البحر الرانی ۲۶۲ کتاب الطلاق . باب التعلیق . (۱) غیبیہ |

’جب تک مکان نہیں ہنالوں گا، تب تک میری بیوی کو تین طلاق دے دینے کا حکم

سوال (۱۳۲۲): خاندان کی ترکیب سنی سے زیادہ کی شادی ہوئی، زیادہ سے ایک بچی بھی پیدا ہوئی۔ خاندان نے اپنے والدین کو مکان بنانے کے لئے کچھ زمین دی تھی، جس کی بیع، کھد و انرا میں بھی خبر و اپنا کھانا۔ پھر خاندان نے زیادہ کو خان بنانے سے روک دیا۔ زیادہ نے غصہ میں "تیرہ کپہہ" جب تک اس زمین پر میں۔ کان نہیں بنائیں۔ کتاب تک میری طرف سے میری بیوی سنی کو تین طلاق"۔ صورت گذر و میں اس کی طلاق و قیہ زوجی "اور زیادہ کو سنی کے رکھنے کی نہ صورت ہے؟

الحجوب حامداً ومصلياً:

زیر کا یہ کہنا کہ "جب تک کہ اس زمین پر مکان نہیں بنائوں گا تب تک میری طرف سے مسلمین کو طلاق" اس کا حاصل یہ ہے کہ نہ پرانی ذبیحہ کو اپنے آپ کو طلاق سے حرام قرار دیتا ہے اور حرامت ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ مکان بنانے تک کے لئے ہے۔

اس میں دو باتیں ہیں: ایک ہے خلعِ خلافت سے حرمت، دوسری بات ہے اس کی تحدید و تمییز۔ سو پہلی بات کا اس کو اختیار ہے کہ وہ اپنی بیوی کو تین خلافت سے حرام کرنے، دوسری بات اس کو شرعاً اختیار نہیں یعنی اس حرمت کی تحدید و تمییز وہ اپنی طرف سے نہیں کر سکتا، کیونکہ اس کی تحدید و تمییز قرآن ہی کا ہے، وہ یہ ہے کہ تین خلافت سے جو حرمت دینی ہے وہ حاکمِ ملک و حاکمِ راجی ہے بغیر حاکمِ ملکہ و غیر نہیں ہوتی۔ لہذا صورتِ مسئلہ میں خلعِ خلافت، قطعِ موکفی اور سلطان بننے سے قطع نہیں ہوتی، بغیر حاکم کے وہ عورت اید کے ساتھ جائز نہیں ہو سکتی۔

أما إذا تعافى المصاب في مرض من الأمراض فله العودة إلى العمل، ولا تحل له مرة بعد مرة.

وہی ہے جس نے ان کو اپنا

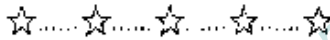
- علّقوا: الفتاوى العالمكيرية: (١٠٣٢)، الفصل الثالث في تعليق الطائفة (شيددهم)

(وكان في الهداية: ٢٨٥: ٢٨٦ باب الأيمان في إطلاقه، ومبديه)

(وكذا في نبيي المحفاتي: ٤١٣ - ١ - باب التعليق، دار الكتب العلمية بيروت)

١٤ : سورة الفرقان : ٢٩ ، ٣٠ .

”وہنکاح جیسے سماعتی حالات میں تعاضد و جمعہ کے مجموعہ (مختلفہ جہات) کی ثالثیات
 حتیٰ پہنچا عید نکاح و تفسی عبارتہ“ (درمختصر محقق لا)۔ اقطار اللہ تعالیٰ علیہم۔
 حررہ الصمد محمود فقیر۔ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔
 جواب صحیح ہے سید مہدی حسن فقیر، ۱۳۸۵ھ۔
 جواب صحیح بخاری، ۱۳۸۵ھ۔



”عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلاً خلق امرأته للنا، فتزوجت، فطلق، فسئل النبی صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ”تحل للأول؟“ قال: ”لا“، حتی بذوق عسلین کما ذاق الأول“۔ (صحيح البخاري۔
 کتاب الطلاق، باب من أجاز طلاق الثالث: ۹۹۱، قديمی)
 ”اذا كان المعلق فلاناً في الحرة أو ثنتين في الأمة، لم تحل له حذك نكح روحاً غيره بکاحاً
 صحيحاً، وإذا حل بهما، لم يطلقه أو يموت عبداً، ولا أصل فيه قوله تعالیٰ: ”فلا تحل له من بعد حتى
 نكح روحاً غيره“۔ (المبراد الطلقة الثالثة“۔ الهدایة، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۳۹۹، مکتبہ
 شریعہ عسبہ ملتان)

(۱) ورد المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۳۹۹، ۴۰۰، سعید

قال العلامة المرحوم راجعہ اللہ تعالیٰ: ”اذا كان الطلاق باناً دون الثالث، فله أن يتزوجها
 في العدة وبعد انقضائها، لأن حل المحلّة نفي: لأن رواله محلل بالطلقة الثالثة“۔ (الهدایة، کتاب
 الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما حل به المطلقة: ۳۹۵، ۴۰۰، مکتبہ شریعہ علمية بیروت)

فصل فی التعلیق بکلمۃ کَلَّمَا

(کلمہ کَلَّمَا کے ساتھ طلاق دینے کا بیان)

کَلَّمَا کی قسم

سوال [۶۳۴۵]: مثلاً زید نے مع ادیا، لکڑی، دھڑکائی یا ت پر جہر اُکھا ہے کہ دونوں کو آپس میں باقیامِ مدرسہ منٹگو کرنے سے منع کیا جاتا ہے اور اگر ایک تمکین چٹا کیا، اتفاقاً دوسرے سے پاس اُتر مہمان ہو گیا تو اس صورت میں علیٰ حالہ منٹگو کر سکتے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر خدا بخوہستہ تہ دونوں میں سے کوئی بیمار ہو گیا اور ماضین نے بیمار داری کی اجازت دی تو بول سکتے ہیں اور جہر و عمر و کہا ہے کہ تم دونوں عدم منٹگو پر حلف کھا سکتے ہو یا نہیں، اگر کھا سکتے ہو غلط "کَلَّمَا" کے ساتھ حلف کھا لو اور یوں کہو کہ "میں نے غلاں کیساتھ باقیامِ مدرسہ قولاً و تحریراً منٹگو کی تو جتنی عورتوں سے نکاح کروں گا، مطلقہ ہو جائیں گی" اور جہر اور عمر نے مجبوراً تسلیم کر لیا اور ایک نے الفاظ قدورہ زبان سے سنا دیئے دوسرے نے کہا کہ مجھے یہ الفاظ تو یاد نہیں رہتے ہیں لکھ دو، اور اسے پرچہ دیکھ کر بتا دیا۔

تو تفصیل دار بحوالہ کتب و نسخہ تحریر فرمائی جائے علو ضمن کے درمیان آپس میں قرض ہے تو اس کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی اور اگر محض فین اور غیر علو ضمن شریک ہو کر کھا لیا یا لکھا دیں اور ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھا لکھا نہیں ایک پیالہ سے تو حادث ہوں گے یا نہیں، نیز اس قسم کی حلف دینے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً و مصلحاً:

صورتِ مسئلہ میں اگر باقیامِ مدرسہ کر اور عمر کسی قسم کی بھی منٹگو کریں گے تو حادث ہو جائیں گے، خواہ قولاً و منٹگو کریں خواہ تحریراً حتیٰ کہ اگر ایک مثلاً بکری جس میں موجود تھا اور عمر نے آنکر اسلام تسلیم کیا تب بھی حادث

ہو جائیں گے (۱) اس طرح اگر تحریرت کی یا اور کوئی بات کی۔ جو کچھ قریش کا معطلہ قبیلے میں ہے اس کے متعلق جبر کرنے والوں سے کہیں کہ وہ کوئی انتظام کریں یہ کوئی اور شخص و مولیٰ کر کے دینے یا شریک ہو کر بغیر مشائے کھانے پکانے اور ساتھ کھانے سے حائضہ نہ ہوگا (۲)۔ لای فیسیب رفعت علی السلام لاسنی لدی کذا، اگر کشکو کریں گے تو حائضہ ہو جائیں گے۔ اور جو نکاح کریں گے طاقی ہو جائے گی (۳)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر مرد اور عورت نے قول سے نہیں بلکہ فعل سے اجازت دی تو اس طرح کہ ہر زوجہ کے حوالہ کر دیا تو پھر میں حلف کیا ہے سے طریق واقع نہ ہوئی، اگر کشکو کر کے سے پہلے نکاح کرنا یا تب طلاق نہ ہوئی، ورنہ اس صورت میں خواہ خود نکاح کر لے خواہ کوئی دوسرا کرے خواہ رضوی کرے:

فان للعامة الکفری: "ان کلم فلاماً فکفری امرأۃ، یزوی سہا مہی طلق، مہو مہی التزویج

(۱) اگر قریش کشکو کریں گے تو نہ نہیں ہوں گے۔ "واعلم ان السلام لا یسکون الا باللسان، فلا یسکون الا بلفظ ولا بالکتابۃ۔ ... لو حلف لا یجدلہ لا یحلف الا بلفظ، وکذا لا یسکون علی المشافہۃ والسمیاء، کتاب، الأیمان، باب الیمن فی الاکل والشرب والنس والکلام: ۵۵۹۱۴۔ (شہیدہ)
(۲) کذا فی الفتاویٰ البرازیۃ علی هامش الفتاویٰ العالمگیریۃ، کتاب، الأیمان، الفصل الثامن فی الکلام، ۲۸۷۱۳۔ (شہیدہ)

(۳) کذا فی خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الأیمان، الفصل التاسع، الجنس الأول، ۱۳۳۱۲۔ امجد اکیدمی لاہور)

(۲) "لو صلح علی جماعۃ ہو فیہم، حنف" (منشی الأمیر، ۵۶۶/۱، دار احیاء التراث العربی بیروت)
"لو حلف لا یسکون فلان، فمر علی فرد وهو فیہم فسلم علیہم، حنف"۔ (خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الأیمان، الفصل التاسع، الجنس الأول، ۱۳۳۱۲۔ امجد اکیدمی لاہور)

(۳) کذا فی الفتاویٰ البرازیۃ علی هامش الفتاویٰ العالمگیریۃ، کتاب الأیمان، الفصل الثامن فی الکلام، ۲۸۷۱۳۔ (شہیدہ)

(۴) "لو حلف لا یسکون ولا لہ، فسلی وفردہا لم یسح أو هلل، ثم یحلف استعانة، الفتاویٰ القاریۃ، کتاب الأیمان، الفصل الثامن فی الحلف علی الأقوال، نوع منہ فی الکلام: ۳۵۷۴، إدارة القرآن کراچی

ایضاً

سوال (۱۶۳۷): زید نے جمہولی قسم کھائی اور پھر یہ کہا کہ "اگر میں اس قسم میں مجبوراً ہوں تو جب جب میں نکاح کروں میری بیوی کو تین طلاق"۔ اب اگر زید نکاح کر چاہتا ہے تو اس کیلئے کوئی شخص شری ہے یا نہیں؟ بعض علماء نکاح فضولی سے اس کے لئے نکاح صحیح ہو جانے کو کہتے ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں۔ اور شریعت مطہرہ کا اس میں جو بھی قلم جو جس سے نکاح کے بعد طلاق واقع نہ ہو اس کو بیان فرادیں۔ اگر نکاح فضولی سے اس کا نکاح صحیح ہو جائے تو ایسا طریقہ تفصیل سے بیان فرمائیں جس میں شری قباح نہ ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر کسی شخص نے اس طرح کہا کہ: "اگر میں فلاں کام کروں تو جب جب میں نکاح کروں میری بیوی پر تین طلاق" تو اس کیلئے اس قسم سے بچنے کیلئے تدبیر یہ ہے کہ کوئی شخص جو کہ حالات سے واقف ہو وہ جس عورت سے اس کا نکاح حاسب سمجھے کثیبت فضولی نکاح کر دے، مثلاً: اس عورت سے کہے کہ میں نے تمہارا نکاح اتنے مہر پر فلاں شخص سے کر دیا، وہ عورت جواب میں کہے کہ میں نے اس کو قبول کیا اور یہ ایجاب و قبول کم از کم دو گواہوں کے ساتھ ہو۔ پھر یہ فضولی اس قسم کھانے والے سے آکر کہے کہ میں نے فلاں عورت سے تمہارا نکاح کر دیا ہے، اتنا مہر لاؤ، دو زبان سے کچھ نہ کہے بلکہ گل یا جڑ و مہر دیدے۔ پھر وہ مہر عورت کے پاس پہنچا دے۔ اس طرح اس نکاح فضولی کی یہ جائزہ لگی ہوئی جس سے نکاح درست ہو گیا اور قسم بھی نہیں ٹوٹی اور اس عورت پر طلاق بھی واقع نہیں ہوئی۔

"انفسی حسبہا، فی جمیع الکفایہ ادا وجہ القسم ط، انتہت البین، إلا فی کلماء، فإنہا تسبی فیہا بعد الثلاث ما لم تدحل علی صیغۃ التزوج، ندخلہا علی سبب المثلث، فلو قال: کلما تزجت امرأۃ ففی طالق، نطق کل زوج ولو بعد زوج آخر، والحیث فیہ عقد الفضولی، وکثیبتہ عقد الفضولی، یزوجه فضولی، فأجاز بالفعل بأن ساقی الشعر ونحوہ لا ینال قول، فلا یطلق،

= بالصّدق، فإن الصّدق یمدّ الی البیہ ... وایاکم والکذب فإن الکذب یمدّ الی الفجور، وإن الفجور یمدّ الی السار، وما یرال البیہ یکذب ویتموی الکذب حتی یکذب عبد اللہ کذباً" (جامع الترمذی، ۱۶۲، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی الصّدق والکذب، صحیح)

۱۵۔ "مجملہ الأنهر المختصر" ۱/۱۸۱، ۱/۲۱۹ (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ماہ: اچھنڈ غفرانہ، روزانہ علوم اسلام، ۳۰/۳/۱۴۰۶ھ۔

"کلمہ ترویج" کا حکم

سوال [۲۳۰۹]: ایک شخص طلاق اٹھا، ہے اس کو اس کے کہ جب تک اس کو وہی جب میری عورت کی طلاق" اور وہ غیر شادی شدہ ہے، پھر شادی کرے۔ تو اس کی عورت کو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اس قسم کے طلاق کا کیا حکم ہے؟ مفصل تحریر فرمائیے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس طلاق کا حکم وہ ہے کہ جب وہ نکاح کرے یا نکاح اس کی عورت پر طلاق ہو جائے گی۔

توبہ کا کتب محل: ای تبطل نكاح إذا وجد الشرط مرة أو لاف مرة، فانه سحر هذا ثلاثاً، فلا يسمع إن سكتها بعد زوج آخر، وإذا دخلت "كتب" على الزوج، سحر كتاباً ترو حثك فأتت كتاباً لسخنها على سبب العلماء، وهو غير متناه، "در مختار" ۲/۱۷۷، ۲۔ فقط واللہ اعلم۔

ترجمہ العبد محمود رگنگونی، عفا اللہ عنہ، مفتی محمد سرمد مظاہر علوم۔

الجواب صحیح، سعید احمد شکر، مفتی محمد سرمد مظاہر علوم، راجہ۔

صحیح عبدالملیک غفرلہ، ۲/۱۷۳ھ۔

۱۶۔ مجمع الأنهر ۱/۱۸۱، ۱/۲۱۹، باب الطلاق، دار احیاء التراث العربی بیروت،

روکنا فی الفتاویٰ العالمیکبرۃ: ۱/۱۴۰، الفصل الثانی فی تعلیق الطلاق، رشیدیہ،

روکنا فی القدر المختار مع رد المحتار: ۱/۱۴۰، باب الیسین فی القسرب والقتل وعید لک، مطلب،

حلف: لا یتزوج فزوجہ قصر لی، سعید،

۲، المر المختار: ۳/۲۲۱، باب لتعلیق، سعید،

روکنا فی الفتاویٰ العالمیکبرۃ: ۱/۱۴۰، الفصل الأول فی ألقاظ الشرط، رشیدیہ،

روکنا فی الفتاویٰ الشافعیہ: ۳/۵۰۵، الأیمان بالطلاق، نوع آخر فی تعلیق طلاق امرأته یعلیها،

ادارة القرآن کریمی،

۶۔ اگر باطل ہے تو اس کا حلف ہی معتبر نہیں ہوگا، نہ اس کی پابندی لازم ہوگی، مگر یہ کاس کی مصیحت کے خلاف اور نقصان دہ امور پر حلف لیا جس سے ظلم ہے (۱)، اگر خلاف شرع کسی بات پر جراحہم کی ہے تو اس خلاف شرع کی پابندی ناجائز ہے۔

۷۔ ایک قسم کا کفار یہ ہے کہ جس بھوکوں کو روزانہ بیت بھر کر کھانا کھلاتے، وہ اس غریبوں کو کچھ دینا چاہتے، یا اس غریبوں کو ہر ایک کو ایک صدقہ فطری کی مقدار نہ یا اس کی قیمت دے، اگر اس کی قدرت نہ ہو تو ایک قسم کے عوض میں شہن روزے مسلسل رکھے اور طلاق والے حلف میں یہ صورت نہ سہی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کا نکاح کرے اور وہ کافر ہاں سے کچھ نہ کہے، نہ ہی اس نکاح کو قبول کرے، نہ کرے۔ بہت نہیں سنا اس کار کی اجازت دے۔ مگر صریح کہ نبی کا میر تقی میر اور کرے، اس سے نکاح صحیح ہو جائے گا اور طلاق واقع نہ ہوگی:

”وحي (فی الکفرۃ) أحد ثبتہ انہ لای قدر عتق رقبة، یجوز فیہا ما یجوز فی النکاح، لو کفارة عشرۃ مساکین، أو بضع مہم، مؤلف: نعم یقبل علی أحد عدد الأشیاء المکفارة صاع ثلثة أیام متتابعات، وإن اختار الطعام فہم علی یربعین، طعام تملیک، و طعام إباحة، طعام الفمائیة، أن بعضی عشرۃ مساکین کمل صحیح نصف صاع من حصة أوز من أوز سوطی أو صاعاً من الشعب، کما فی صدقة المظفر، و طعام الإباحة اکثان مشعنان عدداً وعشاً أو عتدا، أو أو عشرة أی، أو عتدا وسحور، و طعام مستحب أن یکون غداً أو عشاء بخیر وادام، و یعتبر الإشباع دون مقدار الطعام، اه“۔
 حنابلہ ملخصاً: ۶/۲، ۲۶۔

(۱) ”المسلمون من صلات موعداً أو مکرهه“ (مفہم التقدير، ۵۵۲، ۵۵۱، رقم الحديث، ۹۲۰۶، مکتہ نزار مطبعی اہواز، مکتہ المکرمہ)

(۲) الفتاویٰ العالمیہ، ۱۳، ۱۴، ۱۵، کتاب الأیمان، ایجاب الثانی فیما یکون مہم، ودلا یکون بیہما، الفصل الثانی فی الکفرۃ، و شلہ

(و کذا فی تبیین التحقیق، ۳۰، ۳۱، ۳۲، کتاب الأیمان، دار لکب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی الدار المختار مع رد المحتار، ۵۵۳، ۵۵۴، کتاب الأیمان، سعید)

قال الله تعالى: ﴿لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ آتٍ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ، وَلَكِنْ بَأْسَ بَعْدِ قَدَمِ الْأَيْمَانِ، فَكْفَارُهُ: طعام عشرة مساکین من أوسط ما تطعمون أهلبكم أو كسوتهم، أو تحرير رقبة، فمن لم يجد =

”دعای الایز (ج) والحمد للہ ربّی ربّ العزّی، یجبرہ بالعلیّ، اه“، اشیاء، عربی:

حررہ العبد المذنب محمد تقی نقشبندی۔ مغلین مشقی، رسمہ مقام علوم مبارک پور، ۱۳۵۵ھ۔

سید عبد الصمد، صاحب، انجمن، سید احمد نوری۔

تکلفات فنی و اور تعلیم کی قسم اور ہشتی زبور کے ایک مسئلہ کی وضاحت

سوال (۱۳۳۰): میری نہایت جس بڑی سے غنے پائی ہے، میں نے اس بزرگ کا نام لے کر یہ کیا کہ

”عالیہ کو نکاح کے بعد عین طلاق“۔ میں نے اتفاقاً جان بوجھ کر نہیں کہا، جیسا کہ ایسے ہی باتوں میں سہوہ ویاہول انیوگہ

میں اس کے اسٹائل سے واقف نہ تھا۔ اس پر ایک صاحب نے عجیب سے کہہ کر آپ کے نگار کرتے ہی تھیں

طلاق جو حاصل ہوئی۔ اور اس کے بعد میں نے ہمیشہ زیوارہ دیکھا، کسی شراب پر طلاق دینے سے پہلے میں نہیں

لکھنے کے لئے اگر زمین غلام بن جائے تو ہاتھ پاؤں کی بات نہیں اور یہ منصف ہوئی۔ اس کے بعد مولانا کا تھانوی رحمہ اللہ نے

مسئلہ لکھنؤ اس طرح شروع کیا۔

مسئلہ: نکاح ہوتے ہی جب اس پر طلاق پڑ گئی تو اس نے اس محرم

سے پھر نکاح کر لیا تو اسے اس دوسرے شکار کرنے سے طلاق نہ پڑے گی۔

١٤٠- ثلاثة ايام. ذلك كذا في ايدينا نحن اياها سلتهم. والمائدة: ١٤١.

١٨٩، الأسماء والصفات، ص ٣٤٨، ٣٤٩، الفن الخامس، الجزء، قديمي.

وكتبه في شهر المحرم سنة ١٢٦٣ هـ، كتب الأيمان، باب التمس في الضرب والقتل وغير

فَتَنكِ، مطلب، حلف: لَا تَدْعُنِي إِلَىٰ مَا لَا يَحِلُّ لِي بِهِ شَيْءٌ سَعِيدٌ

اوكد: هي الفنون العائلكية: ١٩٠١. الفصل الثالث في تعذيب اعطاف (رشيدية)

و: كذا في مجمع الزبير: ٥٤٥١. كتاب الإيمان، باب البمين في الجوع والنسأ، والتزوج وغير ذلك،

دنيا حياء الكائنات الهوي بيورت

الحملة فيه تنقذ القوم لي. وكيفية عقد المقصود لي أن يزرجه ضروري. فأجاز بالفتن بأن يعث

المهبط، ونحوه لا يتفقون، ولا تطلق، بخلاف ما اورد كل واحد، لان نقل العمار قايضه، (ومجموعه الانهر، كتاب

الطاهر، باب الفهم، ١٣: ٦٠، مكتبة غفرية؛

محبوب سے بے وفائی پر قسم طلاق کا حکم (کلمہ کی ایک صورت)

سوال (۱۶۳۱): ۱۔ صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی سے محبت کرتا ہے، اگرچہ بہت میں آخر قسم بطلاق کھالیتا ہے کہ ”میں کبھی تجھ سے بے وفائی نہیں کروں گا، اگر کروں تو جب بھی میں نکاح کروں میری بیوی کو طلاق ہے۔“ اب اگر کسی بھوری کی وجہ سے اس کا محبوب اس سے ناراض ہو جاتا ہے، مگر یہ شخص قسم کھانے والا ہمیشہ اس کی طرف سے خوش رہتا ہے اور جب سابق اس کے ساتھ ٹیوٹو کاری پر آمادہ رہتا ہے، مگر اس کا محبوب اس سے ناراض رہتا ہے تو آیا طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ اگر قسم کھانے والا بے وفائی نہیں کرتا، چاہے اس کا محبوب ناراض ہو تو نکاح کرنے سے اس کی بیوی پر طلاق نہیں ہوگی (۱)۔ نقد وانہذا علم۔

امام: المحرر محمد رفیع، دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۳/۱۴۰۰ھ۔

کلمہ کی قسم اور اس کا عمل

سوال (۱۶۳۲): فرید نے اپنی زبان سے صرف یہ ادا کیا ہے کہ ”میں نے کلمہ کی قسم کھائی ہے“ اور اس کی نیت میں یہ ہے: ”میں جب جب کسی عورت سے نکاح کروں گا تو اس کو طلاق ہے۔“ اور قسم کو زید سے

— (انظر استخاراً)، ”اقولہ: بلفعل، کلمت المہر أو بعضہ“، (۲) (المختار: ۸۳۶/۲، باب البین فی النضر و الفتن و غیر ذلک، سعید)

و کذا فی المحرر الراسی، ۶۳۰/۳، باب البین فی النضر و الفتن، رشیدیہ،

و کذا فی المہر الخانی، ۶۲۱/۳، باب البین فی النضر و الفتن، احمد ذیہ ملتان)

(۱) پند: یہ دعویٰ کرنے کی صورت میں شرعی طور پر جائز ہے، بشرطہ کے اقرار، کہ جسے تحقق شرط ضروری ہے ”وإذا احصاه إلى الشرط، وقع عقبة الشرط اتفاقاً“، (الفتاویٰ العالمگیریہ، ۱۰۲۲/۱، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث فی تعلیق طلاق، رشیدیہ)

و کذا فی الہدایۃ، ۳۸۵/۲، باب البین فی الطلاق، شوکت علیہ ملتان)

و کذا فی تبیین الحقائق، ۱۰۹/۳، باب التعلیق، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

”تجربہ“ لاجسوخ، فروجہ قصولی و احار۔ غویہ۔ حیات اور نفس لا بحث اور ہستی۔
 حیات: ”ذوق“ و ”نفس“ کیف اسیر و حصہ بن طاش جیل ایچہ وکیل: موصول
 سے شروع اسیر: ”ذوق“ و ”نفس“ جیل ۱۶۳۷۔ واللہ اعلم۔
 ملاوا جہر محمودیہ در اہمہ صوفیہ پندرہ خاتے ۱۳۵۶ھ۔

کھائی قسم پر مبنی

سید ان [۱۳۳۲]: ”زید نے کہا کہ اگر مجھے فلاں عورت یعنی بندہ سے محبت یا عشق ہو تو جب
 جب میں کسی عورت سے شادی کرال تو سے عشق عارف اور عرفی میں بھی آتا“ ”نفس“ و ”روح“ و ”عقل“ و ”قلب“
 سے اس صفت اور حال یہ ہے کہ یہ عورت یعنی زید خیمہ شادی شدہ ہے اس کا اب تک فلاں نہیں ہو ہے زید مانگی
 انکی بندگی کی طرف میں سے بھارتی اور قسطنطنیہ اور یونان لڑا ہوا پھر انکی جیہ تو ان شغل میں کسی عورت سے زید
 فلاں سے کاتو میں طلاق دے کی نہیں؟ اگر میں طلاق واقع ہوئی تو وہ ان عورت کی عقل سے فلاں
 کرنے کے بعد یہ طلاق واقع ہوئی نہیں؟

۲۔ محبت کی کج تریف کیا ہے؟

۳۔ عشق کی تعریف کیا ہے؟

۴۔ انسان کے ہوازی وہی بھی عشق نہ ہوتا پھر زید نے اسے ”عشق“ کی کیا بات کی

تو انکی یہ ضمنی خرائیوں میں بھتا مانو ہے۔ ہاں ہاں ہاں۔

۵۔ اگر اس عورت اور اس عورت کے عارفی وہی تعریف نہیں ہے تو کیا یہ باطل تعریف ہے؟

۶۔ واقعہ یہ کہ میں اس عورت کی تعریف نہ کر رہا ہوں کی اور اس عورت پر حمل کرنے تو یہ زنت ہے؟

۷۔ البیرونی صاحب من و النسخہ ۶۶۰۳۔ باب فیما فی القسیر و القبل و غیر ذلک مطلب حیات

لا جسوخ فروجہ قصولی۔ سعید،

از کذا فی الفتاویٰ العاتکہ فی ۱۶۔ الفصل نہایت ہی عجیب اطلاق مکلفہ۔ زیدید،

از کذا فی الفتاویٰ ذہبی حال علی ہامش الفتاویٰ العاتکہ فی ۱۶۔ کتاب اطلاق۔ باب التعین،

مسئلہ عینی اطلاق بالبروح۔ زیدید،

الجواب حامداً ومصلحاً:

اُردو یہ سی عورت سے محبت کا دئی ہے تو جس جس عورت سے چپ نکاح کرے گا، حلالی مطلق ہو جائے گی (۱)۔ اور اس کے نکاح کی تہ یہ یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی اور شخص، بغیر اس سے دریافت کئے اور بغیر اجازت لئے کسی عورت سے نکاح کر دے اور یہ کی طرف سے زہد کیلئے فضولی بن کر خود ہی ایجاب و قبول کر لے اور یہ کو اعلان کر دے کہ میں نے فلاں عورت سے اس کا تعلق زہد کا نکاح کر دیا، اتنا میری غفلت سے ہے، اس پر زہد زبان سے کچھ نہ کہے اور فاش نہ ہو، اور مطلق ہو، میری غفلت سے تو یہ زہد کی طرف سے اس کی اجازت باطل ہو چکے گی اور نکاح درست ہو جائے گا اور طلاق واقع نہیں ہوگی:

”وَيُوفَى: ثَلَاثَ مَآثِلٍ فَلَا تُبْرَأُ كَيْفَ أَنْ أَحْبَبْتُ ذَلِكَ وَتَمَّ الْقَوْلُ: لَيْسَتْ أَحَدٌ وَهِيَ كَذَابٌ، فَهِيَ أَمْرٌ لَهُ، وَبِسَعَةِ عَمَلٍ مَابِهِ وَبَيْنَ اللَّهِ بَعَالِي مَنْ يَصْطَلِحُ... إلخ. إلخ الْحُكْمُ بِدَارِ عَمَلٍ الظَّاهِرِ، وَهَذَا لِإِخْصَارٍ، شَامِي: ۲/۵۰۴ (۲)۔ ”حلف، لا تزوج، فزوج فضولي، فأجاز، بالغلط، حلف، وبالفعل لا يحنث، وبه بغي، الح: ”در مختار: ”قوله: وبالفعل“ كعت المهر أو معة“، شامي: ۳/۶۳۷ (۳)۔

(۱) ”وفيهاء كميل (نسخ)، أنى فعل (اليمين) بطلان التعلق (إذا جدد الشرط مرة، إلا في كتمان، فإنه يحل بعد الصلابة) لاقتضاءها عموم: لا لعل: ”(المولد: لا لعل كتمان، فإن اليمين تنتهي بوجود الشرط مرة“ (رد المحتار، باب التعلق: ۳/۵۵۴، سعيد)

و: كذا في البحر الرائق، باب التعلق: ۴/۲۶، ۲۷۔ (رشيد)

و: كذا في فتح القدیر، باب الإيمان في الطلاق: ۱۳۳/۴، مصنفی الباس الحلی مصر)

(۲) رد المحتار، کتاب الطلاق، باب التعلق: ۳/۵۵۴، سعيد

و: كذا في البحر الرائق، كتاب الطلاق، باب التعلق: ۴/۲۶، (رشيد)

و: كذا في المحرر الفائق، كتاب الطلاق، باب التعلق: ۳/۵۵۴، (رشيد)

(۳) ”(رد المحتار، مع رد المحتار، باب: اليمين في المصرب والقتل وغيره لك: ۸۳۶/۴، سعيد)

و: كذا في البحر الرائق، كتاب الإيمان، باب اليمين في المصرب والقتل: ۱۶۰/۴، (رشيد)

و: كذا في النهر الفائق، كتاب الإيمان، باب اليمين في المصرب والقتل: ۱۶۱/۳، مكتبة إمدادية، ملتان)

(ب) اگر نکاح منسوب ہے تو آیا مسلمہ وکافی کثیر نکاح؟

(ج) اگر زوجین طلاق سے کسی بات کا اثر طلاق وغیرہ کا ختم ہے تو کیا پھر بھی ایسی شرط نکاح نہ رہے؟

(د) ازید کا ان شہوں پر وحتمہ کرنا کیسا ہے؟

(ه) اسٹخ نے اپنے لئے بعد میں شرط سے نجات کی کیا صورت تھی؟ اسے شہید کیا، وہ اپنی بیوی کی بیعتوں

میں دوسرا نکاح نہیں کر سکا؟

(و) بیعتی شرط کو ہٹا کر کھٹکے والا کیسا ہے؟

الجواب حمد و مصلیاً۔

۱۔ شرطیت کی طرف سے ہر ماہ و حسب ضرورت دہرے اسے التفویض یا شرائطی کرنے کی ہدایت ہے۔ ایسی وجہ چاہیں۔ ان میں شرطی و منسوب کرے (۱)۔ ان کے لئے نکاح ازید سے یہ قرار لینا کو بیعتی کی موجودگی کی میں اور دوسری شرائط کی و اس پر طلاق معتقدہ واقع ہوجانے کی بات نہیں، تاہم وہ جب ازید سے اس کو منظور کر لیں تو یہ شرط لگانا پڑے اور ان میں موجودہ وجہ کی موجودگی میں دوسری شرطی کرے گا تو اس پر طلاق معتقدہ واقع ہوجائے گی (۲)۔

ہذا الاولیٰ دوسرے شخص سے نکاح کر کے ازید کا نکاح نہیں کر سکتے، یہی شرط سے قبل ہے۔ ازید نے ازید کو طلاق کر کے نکاح کرنے سے آپ کو نکاح کرنے کی بات اتنا میں نہیں ہے وہ اس سے ان پر نکاح نہ ہونے سے کچھ نہ کہے، لیکن خاموشی سے وہ نہیں کہے، یہ کہہ کر ان کی فکر جس کے پاس پہنچی دیا جائے گا وہ نکاح بھی ہو جائے گا۔

(۱) قول فقہ مدنی: "فإن نکحہ من غیر أنکح من النساء منی ونکح زوجاً منهن"۔

ونکح من یزوج رجلاً من النحران والامراء، الطحاوی العاصمکیر: ۱۰۱، ۱۰۲، الفقه المربع

المعروف بالحدیث، رشیدیہ،

(۲) "وإذا أصعب لیس المشرطه وقع غلب الشرط الفادمل ان یعول لامرأته من دعت نذر فالت

طالی"۔ الطحاوی العاصمکیر: ۱۰۱، ۱۰۲، الفقه المربع فی تفسیر الطحاوی، رشیدیہ،

(۳) کذا فی الیبدایہ: ۵۵، ۵۶، باب (البدن فی الطلاق، شرکت عمیہ منقول)

(۴) کذا فی الصاوی انشاء حایذ: ۵۰، ۵۱، الفقه المربع فی الیبدایہ، رشیدیہ، (۵) انظر القرون مگر ہی

اور طلاق نہ پڑے گی، مگر زیارۃ استطاعت نہ دے (۱)۔

۲۔ جب تک لڑکی نابالغ ہے تو والدین کا وہی ہے اور لڑکی کو اپنے مہر معائنہ کرنے کا اختیار نہیں، لیکن جبراً سے بھلائی کو مہر معائنہ کرنے کا اختیار ہے، ان میں باپ کی اجازت ضرور نہیں (۲)۔

۳۔ لڑکے کی طرف سے لڑکی پر ظلم و تعدی کا عنصر ہو تو اس قسم کا معاملہ کرنے کی گنجائش ہے، لیکن اس کی بہتر شکل یہ ہے کہ چند افراد پر سوال و کلام سے کہہ کر یہ سب حضرات شوہر کے عزیزوں کی نظر آدین میں اور طلاق کو نہ سب سمجھیں گے تو طلاق دینے کا اختیار بڑا، کیونکہ غلطی سے نہ کرنے میں غلطی بھی ہو سکتی ہے اور آپس میں اختلاف بھی ہو سکتا ہے (۳)۔ لفظ "انہ تو فی ظلم"۔

ترجمہ المہر محمودیہ: اور اعلیٰ علم: یا بندہ تحریر: جب ۳۸۸ھ۔

انجواب صحیح: رد نظام الدین علی غفرہ: دار اعلیٰ علم: یا بندہ تحریر: جب ۳۸۸ھ۔

(۱) "حلف لا یسروع، فلو وجد فصولی فأحاز بالنفل، حنت، وبالعقل لا یحلت، وہ یفی"۔ (الدر المختار) "قولہ: بالعقل، کیث المہر أو بعضہ"۔ رد المختار: ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹،

فصل فی یمین الطلاق

(طلاق کی قسم اٹھانے کا بیان)

طلاق یمین

سوال [۲۳۵]: زید نے اپنی بیوی حمیدہ سے قسم کھا کر کہا کہ ”اگر تم ہماری ملاں نکالیں چیزیں استعمال کروں یا کھاؤں بیویوں تو تم کو کھاتی ہے۔“

دریافت طلب یہ ہے کہ کوئی ایسی صورت ہے کہ حمیدہ کی ملوک اشیا کو زید استعمال کر سکے یا کھائے چئے اور طلاق نہ پڑے؟ زید اپنی قسم پر بہت تادم ہے اور غصہ کی بنا پر اس نے کہا تھا اب اسے کئے پر بچھتر رہا ہے۔
عبدالکریم، بارہا کتنی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جن چیزوں کے حلق قسم کھائی ہے، ان کو کھانے پینے، استعمال کر لے، جس سے ایک طلاق رجعی واقع ہو جائے گی (۱)۔ پھر عدت قسم ہونے سے پہلے طلاق سے رجعت کر لے یعنی یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی طلاق واپس لے لی (۲)۔ اگر جس طلاق کی قسم کھائی ہے تو اس کو دوبارہ ریخت کر لیا جائے۔ نقطہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

(۱) ”إذا أنصافه إلى الشرط، وقبح عقوبت الشرط، فقال: مثل: أن يقول لامرأته: إن دخلت الدار فانت طالق“، (فتاویٰ العالمگیریہ، ۳/۱۰۳، الفصل الثالث فی تعین الطلاق، وشہدہ)

(و کذا فی الہدایۃ: ۳/۵۵، باب الأیمان فی الطلاق، شرکت علمہ ملتان)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۱۰۹، باب التعلیق، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) ”إذا طلق الرجل امرأته تطلقاً رجعیاً أو رجعیاً، فله أن یراجعها فی عدتها، رجعت بذلك أو لم

ترجعت“، (فتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۱۰۱، الباب السادس فی الرجعة، وشہدہ)

(و کذا فی الہدایۃ: ۳/۹۳، کتاب الطلاق، باب الرجعة، شرکت علمہ ملتان)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۱۰۳، باب الرجعة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

بیوی کو طلاق کی قسم دینا

سوال [۱۳۳۹]: زید اور اس کی بیوی میں کافی دنوں سے اختلاف ہے، ایک بار زید نے کہا کہ "اگر تیرا کسی بھی رشتہ دار سے بات کرنے کی تو مجھے طلاق کی قسم"۔ یہ غلط تین قسموں میں سے ہے، پہلی اس کی بیوی پر اپنے رشتہ داروں سے تعلق رکھتی ہے، اس کی بیوی نے پریشان ہو کر کہا کہ اگر تم مجھے نہیں رکھنا تو دو زمین کو باہر بیٹھ کر دے۔ اس پر زید نے کہا دو زمینوں کی کیا ضرورت ہے، میں نے جو کچھ دو کپے ارادہ سے کہا ہے یعنی طلاق کی جو قسم دی ہے۔ ایک مرتبہ بیوی کسی رشتہ دار سے باہر کھانا کھا رہی تھی تو زید نے آکر ہار پیٹ کی، اس پر بیوی نے گھر سے نکھنچا، زید نے برقعہ اٹھا کر دیا کہ برقعہ پہن کر جا، بغیر برقعہ کے کہاں پاتی ہے۔ سو مرتبہ گھر میں رہی و طلاق ہوئی یا نہیں؟ اگر یہی تو رہی یا نہ؟

الجواب حامدکم ومصنیاً:

شوہر کے ان اعتقادات کو طلاق نہیں ہوئی (۱)۔ اگر شوہر کو باہر بیوی کے ساتھ حسن سوگ، ملاقات و محبت کا عائد کرنا ضروری ہے، رویت وغیرہ کا طریقہ نہیں اختیار کرنا چاہیے (۲)۔ بیوی کو بھی لازم ہے کہ شوہر کا احترام، ادب، اطاعت و بھجونی کرتی رہے۔ دونوں میں پر عمل کریں تو بھی طریقہ پر چڑھ آ جاؤگا۔ فلتہ و فتنہ تھن علم۔

ترجمہ: ابو محمد محمد عارف، دارالعلوم دہلی، ۱۵/۳/۱۴۰۵ھ۔

غیر شادی شدہ کی بیہین حلاق کا حکم

سوال [۱۳۴۰]: اگر زید نے یہ قسم کھائی کہ "اگر آج سے میں یہ کام کروں تو جب تم سے"

(۱) "ورکھ فقط محصر من هو ما خص لآلۃ علی معنی الطلاق من صریح لؤکدۃ" واللہ المستعان
والمختار، ۲۳۰۱۳، کتاب الطلاق، سفید

(۲) کذا فی تبیین الحقائق، ۲۰/۳، کتاب الطلاق، دار الکتب المصنوعہ بیروت

(۳) کذا فی الشہر الفاضل، ۳۰/۹، کتاب الطلاق، اعداد و ملحقہ

(۴) "قال اللہ تعالیٰ: جَوَافِیْ نَخَابِیْہِمْ نَسِیْہِمْ، فَعُظُوہُمْ وَاحْذَرُوہُمْ فِی الْمَضَاحِ وَاصْبِرُوہُمْ، لَئِنْ اَطَعْتُمْ لَا تَفْشَرُوْا عَلَیْہِمْ سِیْلًا، اِنَّ اللہَ کَانَ عَلِیْمًا کَبِیْرًا" (البقرہ: ۲۳۰)

ہوئی، کسی پر شہرہ نے خصم سے کہا کہ: "تو تم باپ کے یہاں بھی گئی تو تم کو تینوں عداق"۔ اور پھر آپ دوسرے سے کہنے لگے: "پہنچا کہ" ہاں! اگر باپ کے ذریعہ پر قدم بھی رکھے تو تینوں طلاق"۔ شوہر کا یہاں ہے کہ میرا مطلب اس سے اس وقت تک کے لئے تھا کہ جب تم بھی میرے گھر نہیں جاؤ گی تو اس وقت باپ کے یہاں بھی نہیں جاسکتی ہو، اگر اس وقت بھی جاؤ گی تو تینوں طلاق۔

اب سوال یہ ہے کہ حقیق طلاق جس کی تشریح شوہر کر رہا ہے اس وقت پہلے کا خاص ہوئی یا عام ہوئی کہ جب بھی بیوی باپ سے کلمہ چائے گی، تینوں طلاق واقع ہو جائیں گی؟
الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ یقین فورا کا موقع ہے، اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میرا مقصد یہی تھا کہ "فقد اور غفلت کی وجہ سے میرے مکان سے نکل آئی، نہ پہلے وہاں رہا، وہاں چھوڑ کر وہاں واپس چلنے سے پہلے باپ کے گھر گئی تو تینوں طلاق" تو شوہر کا قول حصر کے ساتھ معتبر ہوگا۔ مگر یہ تو چاہیے کہ پہلے شوہر کے مکان پر آ جائے پھر شوہر کی اجازت سے ورنہ مسند سے حسب موقع والد کے مکان پر جائے، اگر شوہر کے مکان پر جانے سے پہلے والد کے مکان پر پہنچ جائے گی تو طلاق معتد و واقع ہو جائے گی (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ لکھنؤ وغفرلہ، دارالعلوم، لاہور، ۱۷/۱۲/۱۳۹۵ھ۔

ایشان

سوال [۱۳۲۹]: زیہ و عمر میں چند باتوں میں کھیت میں مل چلائے کئے درمیان نمران، بوٹیاں، پیر

۱۰۹ الحنفی، لا تخرج، وإذا جلست ساعة، ثم خرجت، لا بحث، لأن فصد معناه من الخروج لدى نهباته، فكأنه قال: إن خرجت الساعة وهذا إذا لم يكن له بنة، فإن بنة، شيئاً، عمل به، شرباً لالبنة" (رد المحتار، ۴: ۲۶۰، کتاب الأيمان، باب البعير في الدحول والخروج والسكنى، إلخ، مطلب في بيع الغرر، سعد؛

روكده في تبیین المعقولات: ۴: ۵۵۳، کتاب الأيمان، باب البعير، في الدحول والخروج، إمداده ملتان، دار الكتب العلمية، بيروت؛

روكده في لہر الفائق ۳-۴، کتاب الأيمان، باب البعير، في الدحول والخروج، إمداده ملتان

و پ ہے۔ اور توحید کا حقیقی بیانیہ ہے۔ نہ یہ نہ اپنے بیٹے حضرت انس اور نعلیٰ صحت مکان و دربار کے بیٹے کا حکم
اور لیکن ہر چند منہ خاشاکیں میخا رہا، جواب میں صرف: "تاجت رہا کہ" آپ پہلے کہیں، آپ نے فرم بیٹے سے
ناراض ہو کر کہہ "اگر تم نہیں بیٹھے نہ تو تہری مان اطلاق اور تین طلاق"۔ شام کا کچی تھی، آپ سوچ کر ہر کسی
طرف چلا آیا اور بیٹا کچھ تو کھانے کے بعد وہ بھی مکان چلا آیا۔ آپ کا قصہ صرف میں کو سمجھا، اگر خدا سے کھیت
میں۔ ایک مظلوم تھا، نفس خلاق کو ہانک رہا اور دوسرے، کیونکہ میان بیوی میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہے بعد اپنے
میں کہنے پر اس کو بہت نہ امت ہے۔

بہر حال یہ سب کہ آیا خلاق نہ یہ کی بڑی پر واقع ہوئی یا نہیں، اس واقع ہوئی کو کونسی طلاق واقع ہوئی؟
و تین از او بھی قصص رکھتی ہیں صورت ہے۔ "کہ وہ نفس اپنی کو وہ کچھ تھے میں اور ایک اور سے تھی، کچھ کچھ
سے نہت عادت مند ہیں، شرعی قسم پانے کے بعد نہ تھیں کہ مصداق کے حق میں یہ نہیں قرار ہے یا شرعی طلاق
میں نفس و ضمیر خیز اس نے بار بار طلاق دے لی تھی کہ بے بد صرف بیٹے کو قسم دے کر زور و زور سے کہتا رہتا تھا
یا نہ شرعی غلط، اس طرح طلاق پر بیان فرمائیں۔ میں تو عرض ہوں۔
الجواب حامد و مصلیٰ:

بظاہر یہ ممکن ہے، یہ بیشک پہلے میں جلد بیٹے کو قتل کیا تھا، وہ نہیں تھا، آپ کے کہنے کے بعد نہ کچھ
دیروں میں پھر بالیذا طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ طلاق وہاں سے پھرتا رہتا ہے یہ تھی (اگر قتل اللہ تعالیٰ اعظم
تیرا وہ بعد تمہارے غفلت، اور العلوم و پرہیز، کچھ رہنمائی الہیہ کے)۔
الجواب صحیح زندہ عالمی مالدین غفرلہ۔

۱۔ "و من طلق نكته في قوله ان حرجت متذات طلق، او ان حرجت غدا، كلعادي حرجت - الحرج
الحرج والخصب - فله عورة - ان قصده التمتع غير ذلك جعل عرقاً - راجعاً الى المعنى - ان طلاق
مخرج، فحقاً الحرج ان حرجت، فعدت وحلفت - وحرجت بعد ساعة لا بدت - راجعاً الى المعنى
۲۰۱۳ء۔ ۱۰ء۔ کتاب الايمان، مطلب في بعض القور، سعید:

و كذا في صحيح لا يور - ۵۵۵۔ باب النكاح في الدخول والتغريج والابتداء واليسكس، تاريخ
البراب العربي سروب:

و كذا في البحر الرائق ۵۴۹، ۵۴۱۔ کتاب الايمان، باب النكاح في الدخول والتغريج، روضہ:

کیا ارتد ادا سے یحکیم ساقط ہو جاتی ہے؟

سوال [۱۶۴۱]: اگر زید نے اسلام کی حالت میں قسم کھائی کلمہ کے ساتھ یعنی ”بسم بھی میرا نکاح ہو تو طلاق ہو“ اور پھر اس کے بعد میں زید، نعوذ باللہ من ذالک سمرہ ہو جائے اور پھر اسلام لے آئے تو اس قسم کا اعادہ ہوگا جو اس نے قسم اسلام کی حالت میں کھائی تھی، یا اس قسم کا اعادہ نہیں ہوگا؟ برائے کرم عمل و مدلل مع احادیث و فقہ تحریر فرمائیں۔ فقط والسلام۔

محمد نفیس لکھنوی، جعظم دارالعلوم دیوبند، ۲۰ ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس نیت سے مرتد ہونا کہ تعلق باطل ہو جائے نہایت خطرناک ہے، نہیں معلوم کہ ارتد ادا کے بعد اسلام قبول کرنے کی مہلت ملتی ہے یا نہیں، اس سے پہلے ہی وقت موعودہ چاہتا ہے؟ نیز پھر اسلام سے محبت رہے یا نفرت پیدا ہو جائے؟ فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص یہ نیت کرے کہ کل کو مرتد ہو جائے گا، وہ ابھی سے کافر ہو جاتا ہے۔ تصرفات مرتد کے ذیل میں شامی، بحر و غیرہ میں تعلق کے نکلنا نکلان و بقاء یحکیم کے متعلق امام اعظم و صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کا اختلاف نقل کیا ہے۔

کوئی شخص مرتد ہو کر دارالحرب میں چلا جائے اور قاضی اسلام اس کے لحاق کا حکم دے، پھر وہ مسلمان ہو کر دارالاسلام میں لوٹ آئے تو اس کی تعلق بھی غور کر آئے گی جیسے کہ اس کی املاک باقیہ غور کر آئے گی، یہ مسلک صاحبین رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حکم لحاق بخولہ مسوت کے ہے جس کی بنا پر تعلق ساقط ہو چکی ہے، اب اس کے عود الی الاسلام سے تعلق غور نہیں کرے گی:

”وکذا یسقط بلسحافہ مرتداً ہذا الحرب خلافاً لہما۔“ ۱۰۵۔ در مختار۔ (قولہ: وکذا

یسقط: ائی التعلیق (قولہ: خلافاً لہما)۔ ائی الفصاحین عندہما لا یسقط التعلیق؛ لأن روال الملک

لا یسقط۔ ولہ أن بقا تعلیقہ باعتبار قیام اہلیتہ، وبالارتداد ارتفعت العصمة، فلم یبق تعلیقہ لغوات

۱۰۵۔ (وکذا فی مجمع الأنهر: ۵۵۴/۱، باب البین فی الدخول والخروج والتسکین، دار البیضاء التراث

العربی بیروت)

فصل فی التعلیق بالمشیئة

(لفظ انشاء اللہ کے ساتھ طلاق معلق کرنے کا بیان)

”طلاق انشاء اللہ“ کا حکم

سوال [۶۳۲۶]: مظہر اور اس کی بیوی میں حالات نامازگار ہوئے جس کی وجہ سے بیوی کے والدین نے مظہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا مگر مظہر تیار نہ ہوا آخر میں مجبور ہو کر مظہر نے کہا کہ ”طلاق ویہ دل کا“۔ چنانچہ کچھ دنوں بعد مظہر نے بلائیت و ادا کو طلاق چھوڑا شخص سے کہہ کر کہ ”طلاق انشاء اللہ تعالیٰ طلاق انشاء اللہ طلاق انشاء اللہ“۔ اس واقعہ کے بعد ایک سال تک یہ معاملہ پنچایت میں پڑا رہا جس میں اہل علم اور سربراہ وغیرہ شامل ہوتے رہے اور یہ طے پایا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، چنانچہ اس وقت سے وہ عورت آزاد ہے۔ کیا از روئے شرع یہ ٹھیک ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

ایسا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی۔ دونوں میں نکاح بدستور قائم ہے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعظم۔

حررہ العبد محمد وحشی عتہ ودارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: ہندو محمد نظام الدین عفی عنہ ودارالعلوم دیوبند۔

”تجھ کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی انشاء اللہ“ کہنے کا حکم

سوال [۶۳۲۳]: زید نے اپنی منکوحہ کو تین مرتبہ لفظ طلاق کہا اور آخر میں انشاء اللہ کہہ دیا، آیا اس کی

(۱) ’الاسلطی: قال لہذا نسبت طلاق انشاء اللہ متصلاً‘ (المذاہر المختار: ۳/۶۶۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، سجد)

ذو کذا فی الفتاویٰ العالمیہ: ۱/۳۵۳، الفصل الرابع فی الاستثناء، رشیدیہ

(و کذا فی نیبیر المحتار: ۳/۴۰۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، دار الکتب العلمیہ بیروت)

یہی کو طلاق ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر مزید لے اپنی بیوی کو اس طرح کہا ہے کہ ”میں نے تجھ کو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، اللہ، اللہ“ تو یہاں یہی پرہیز و دوسری طلاق فی الحال واقع ہوگی (۱)۔ عدت ختم ہونے سے پہلے رجعت کا اختیار ہے (۲)۔ ورجعت طریقیں کی رضا مندی سے دوبارہ نکاح کی اجازت ہے، حالانکہ کی ضرورت نہیں (۳)۔ اور تیسری طلاق ابھی واقع نہیں ہوئی، جب اللہ چاہے گا تب واقع ہوگی، اللہ کا پابند شوہر کے طلاق دینے سے معلوم ہوگا، یعنی جب آئندہ طلاق دے تو معلوم ہونا کہ اس وقت اللہ نے چاہا ہے، اس وقت دوسری وقت ہو کر غلط ہو جائے گی، پھر بغیر طلاق کے تجدید نکاح کی بھی مجبوز نہیں ہوگی (۴)۔ فقط واللہ اعلم۔

حرر و فقہ محمد رفیع الدار الاحمدی، د: ۶/۶/۱۴۱۹ھ۔

۱۔ ”الموافق: انت طالق واحدة وثلاث صح (الاستفتاء) بالاجماع، وكدنگ: انت طالق وطلاق وطلاق اشاء، انت، لانه لم يتحلل بينهما كلام لغير“ (الفتاوى العالميكية: ۳۹۰/۱، الفصل الرابع في الاستثناء، وشيخه) وكدالفي تبين المعصية: ۱۳۳/۳، باب التعلیق، دار المكتب العلمية بيروت

۲۔ وكدالفي الاستبراء للعقل المختار: ۱۸۳/۲، فصل: في علق الطلاق على مشيئة الله، مكتبة حقانية پشاور، ۳۔ داخل في الرخص امر انه تطهیر رجعة أو رجعتين، فیه أن یراجعها فی حد نكاح، وصیة بذلك أوله ترضی، الفتاوى العالميكية: ۳۹۱/۲، الفصل السادس في الرجعة وفي ما قبله من المطلقة، وشيخه

۴۔ وكدالفي الهداية: ۳۹۳/۲، باب الرجعة، مكتبة شریعت علمیہ مئین

۵۔ وكدالفي تبين المعصية: ۱۳۹/۳، باب الرجعة، دار المكتب العلمية بيروت

۶۔ قال الله تعالى: ”فإن طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره“ (سورة البقرة: ۲۴۰)

”وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة ونكح في الأمة، لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره“ (سورة البقرة: ۲۴۰) صاحباً، وبعد ذلك، ثم يطلقها أو يموت عنها“ (الفتاوى العالميكية، الباب السادس في الرجعة، فصل: فيما تحل له المطلقة: ۳۹۳/۱، وشيخه)

۷۔ وكدالفي الشواهد الشاذة، حصة: ۲۶/۳، كتاب الطلاق، فتنس الثالث و لعشرون في المسائل المتعلقة بکاح، المحلل، وما يتصل به، إلخ، لمجموعی

۸۔ ”نكح مائة ساضون الثلاث في العدة ويعدها بالإجماع“ (الدر المختار، كتاب الطلاق، باب -

ظاہری کالفظ کہہ کر اسے اللہ آہستہ کہنا

سوال (۳۳۴): تزیل کو چند آدمیوں نے پکڑ کر مار پیٹ کر اس سے ایک تحریریں بنائی کہ کھنڈا
 "میں نے فلاں کی گولی دینا اور فلاں چیز چڑھائی ہے" پیچھا زید سے ڈروں بعد سے کھنڈا دیات یوں سے آخر میں
 کھنڈا کی قسم بھی لیا کہ کھنڈا "میں یہ بیان جھوٹا اور غلط اور قویب جب میں شادی کروں تو میری بیوی بھڑکے ہوئے
 اور پکڑے زید سے عمر میں ہے کہ یہ بات باطل ہے، لیکن اگر قسم سے انکار کرتے تو چاروں طرف سے
 انڈے پڑتے ہیں، لہذا اگر قسم کھانیا قسم کے ساتھ آہستہ سے اللہ راقد کیا۔ دوسرے شخص نے یہ اثر دیکھا
 صاحبہ صرف زید نے اس سے کہ تو روایت طیب امر یہ ہے کہ زید یہ اثر دیکھا کہ "میں نے کھنڈا راقد اور پکڑا
 اور کسی اعتبار سے کھنڈا کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

جب اس نے آہستہ سے جھنڈا راقد کہہ دیا جس کو تو اس نے بھی لیا تو اس سے سختی نہیں ہوئی اس کے
 خلاف کرنے سے سختی نہیں ہوگا۔

"سرفراز تھا۔ اسٹ حلیو: اللہ متعالیٰ مسد جا بحث لایق نحدی اذک یز صہ۔
 بسمعہ، لا یقعہ لا۔ در مختار، ص: ۱۰۹ (۱۰۱)۔ لوم الحائف مکرراً، محضاً، او صاحب اس ایجن
 کو بحث، بحث علی الحیوف علیہ مکرراً، ۱۰۲، در مختار (۲)۔

۴- ترجمہ ۳۰۹، ۳۰۸، سعید،

و کذا فی البدوی العالم کبرہ: ۳۷۴، ۳۷۳، کتاب نظریاتی، اب السناد فی الرجوع، فعل فیما
 تعل به المطفی، و طبعہ

۱: بالذکر، مختار: ۳۷۴، ۳۷۳، باب للعقی، سعید،

و کذا فی البدوی العالم حلیہ: ۳۷۶، ۳۷۵، القس التاسع فی الاستیاء، إدارة القرآن کوچی،

و کذا فی نس الحقائق: ۳۲۰، ۳۲۱، باب العقی، دار الکب سعید سروت،

۲: بالذکر، مختار علی سورہ الأنصار: ۱۶، ۱۷، کتاب الأیمان، سعید،

و کذا فی مثنی الأسحر: ۱۰، ۱۱، کتاب الأیمان، دار: حبه، التراث العربی، سروت،

"کتاب الفلاح وفتنی لمساہ لوطین لمساہ وفتنی مشکہ، حل یصح؟ لا، وایہ لہذہ

المستقلہ، ویفتنی فی یصح، کذا فی مظهریہ، ۱۰۷: ۲۶۹، ۲۷۰، قبل باب مفسرین (۱)۔

اگر زید سے زبانی یہ قسم لی ہوئی اور وہ بلا کراہ کے یہ قسم کھائی ہو اور اس میں آہستہ سے انشاء اللہ گہر دینا سبب بھی نہیں بنی، ذمہ داری زید پر نہ کہ نہ ہوئی۔ لفظ اللہ تعالیٰ غلط۔
جرہ لعلہ محمود غفرلہ، اور العوس، یومہ ۳۴/۴۰، ۹۰ھ۔

طلاق کے ساتھ "انشاء اللہ" پست، "اور اسے کہنا اور جبر اطلاق: نہ مہ لکھنا اور اس کو سننا

سوال ۱۶۳۲: میرے خسر نے مجھے اپنے غریباً کر ظلم شروع کر دیا کہ میری لڑکی کو طلاق دو، بہت مارا پیچا۔ میں نے جان بچانے کیلئے مندرجہ ذیل طلاق نامہ بخلہ زبان میں لکھا اور انشاء اللہ پست زبان سے کہہ دیں۔ پھر رات اور کہا کہ اس کو پڑھو، مجھے مسئلہ معلوم تھا کہ پڑھنے سے طلاق نہ ہوگی، تو میں نے طلاق نامہ پڑھا اور پھر انشاء اللہ پست زبان سے کہہ دیا۔ ہانس کنڈی کے علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ طلاق نہیں ہوئی۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ علی طلاق نہ ہو یہ ہے

ترجمہ: محمد عبد الحلیم عتومیار نے لڑکی کو طلاق نامہ پڑھ دیا، اس میں "ب عبارت اللہ" کو ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، یا اس طلاق (انشاء اللہ) دیا، نہ صحت بدلی اور ہوش یہ طلاق نامہ لکھ دیا، فقہ کی پڑھ کر سنایا اور انشاء اللہ پست زبان سے کہہ دیا۔ اس صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

لفظ "انشاء اللہ" پست زبان سے کہنا بھی غلط ہے، اس کے بعد خلاق نہیں ہوئی (۲)، اگر یہ تاویل نہ کی

۱) رد المحتار ۳/۳۰۳، کتاب الفلاح، سبب ۱۰۷

(۲) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۰۸/۱، الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ، رشیدیہ

(۳) "قال لہا: کنت طالق انشاء اللہ متصلاً"؛ مستوعداً یحییٰ لوفرت محض اذہ ابی فہ

یصح، فیصح انشاء لا صہ" (الرد المحتار ۳/۲۸۶، باب التعلیق، سبب ۱۰۷)

(۴) کذا فی الہدیۃ: ۲/۲۹۰، باب الأیمن فی الطلاق، فصل فی الاستاء، مکتبہ شریکت علمیہ ملتان

(۵) کذا فی لیل الفلاح ۴/۵۰۰، کتاب الطلاق، دب التعلیق، رشیدیہ

بدلتی۔ جب بھی اس شخص سے اقرار اس کو پڑھنے سے طلاق نہ ہوتی۔ کہتے تھے تو اس لئے نہ ہوتی کہ یہ تحریر جو کسوں کی تھی ہے، اگر نہ نکلتا تو سخت معاملہ کیا جاتا۔ اسی تحریر سے طلاق نہ ہوا تو تو یہ نفسی خان، قاضی، مالکی، شافعی وغیرہ میں مذکور ہے (۱)۔ اگر یہ تحریر لکھتے وقت اس نے موجودہ تحریر سے طلاق واقعی نہ ہونے کی یہ مہربانی جو ہے۔ راہکار، جلد ناسمے میں ہے کہ ”اسی صورت میں طلاق نہیں ہوتی“ (۲)۔

اس تحریر کو پڑھنے سے طلاق واقعی نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس پر پڑھنے سے اقرار ملتی، تصدیق ملتی، بلکہ لکھی ہوئے تھے تو اس کو پڑھنا مقصود ہے جیسا کہ فقہ کی کتاب میں پڑھے ”تست طلاق“ یا ”اسر فی سائلو“ تو اس سے طلاق نہیں ہوتی کیونکہ یہ طلاق مقصود نہیں بلکہ نقل مافی الکتاب مقصود ہے۔ صورت مستورہ میں ایسی تحریر کو نقل کرنا نقل کرنا ہے جس سے طلاق واقعی نہیں ہوتی۔

”مصرحہ المستعمل لغة أو عرفاً، لا يحتاج إلى وقوع إقرار به - وهو: أنت طلاق - بشرط أن يستعمل في المحلل، فلم يكرر منه لئلا يهدأ بحضرته، لا يقع فسخاً وديناً، ولا كفاً من التعنتي۔“ (۱) ۳۸۴ (۲)

”فلم يكرر عني أن يركب طلاقاً، بل لا طلاقاً، لأن مقتضى مقصد طلاق العدة - فليدار الحاشية - ولا حاجة فيه - كذا في الحاشية، الخ۔“ (۱) ۳۸۴ (۲)۔

(۱) (سیاقی تحریر میں رقم الحاشیہ ۴۰)

(۲) (مراجع لمصرح، ص: ۲۸ - رقم الحاشیہ ۱)

۳۱۔ ”المراد بالسنفی شرح التعنتی علی هامش مجمع الزہد۔“ (۱) ۳۸۴، باب ینفاز الطلاق، دراجہ، لمرات العربی، بیروت۔

(۲) کہ فی رد المحتار، ۲/۳۵۰۔ کتاب الطلاق، مطلب فی قول احمد بن انصریح محتاج فی وقوعہ دیوہ إلى لبة، معید۔

۳۲۔ ”کتاب الطلاق، باب الطلاق النصیر، وشہادہ“

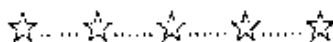
(۳) رد المحتار علی الدر المختار، ۳/۲۳۶۔ کتاب الطلاق، مطلب فی (اکثر، عنی التوکید بالطلاق وسکاح والصدق، معید۔

(۴) فی الفتاویٰ احمدیہ کبریہ، ۳/۹۰۔ متصل السادس فی الطلاق، مالکنا، - منسلک -

فناں فی مسائل شنی فی اسماء الاحرار. و کتابہ: "وضوہ فی الشہوت من الناطق

تحتصر عشر معشر، ۴۰. رد المحتار - ۵/ ۱۷۰ (۱) - فتح والذوالی، نجم۔

۷ رد المحتار، وفقر، دار العلوم دیوبند، ۳/ ۱۵۴، ۹۴ھ۔



www.ahlehaq.org

— (۱) کما فی فذوی فاہی جان عنی ہامش لیبذیہ ۴/ ۱، فصل فی الطلاق یا تکلیف، رشیدیہ

(۲) رد المحتار - ۳/ ۴۷، کتاب النکاح، مسائل شنی، معبد

فصل فی المخلص من التعلیق (تعلیق طلاق سے بچنے کا بیان)

تعلیق طلاق سے بچنے کی صورت

سوال (۶۳۶): زید نے اپنی زوجہ کو حالتِ غصہ میں کہا کہ ”اگر میں تیرے ہاتھ کا کھانا کھاؤں تو تجھ کو تین طلاق“۔ زید نے اپنا زوجہ کے ہاتھ سے ابھی تک کچھ کھایا یا نہیں۔ اب اس کو رکھنے کی اور اس کے ہاتھ سے کھانے پینے کی کیا صورت ہوگی۔
الجواب حامداً ومصلیاً:

اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ آپ طلاق دے کر اس سے بے تعلق ہو جائے، عدتِ حینِ حیض ختم ہو جائے تو اس کے ہاتھ کا کچا ہوا کھانا کھالے، اس سے شرکاً پوری ہو جائے گی اور طلاق نہیں ہوگی، اس کے بعد دوبارہ نکاح کر لے، پھر اس کے ہاتھ کا کھانا کھانے سے کوئی اثر نہ ہوگا، کذا فی رد المحتار (۶)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد عفریہ دارالعلوم دیوبند، ۸/۷/۱۴۲۹ھ۔

شرط طلاق ختم کرنے کی صورت

سوال (۶۳۷): زید کا نکاح ہندو سے ہوئے عرصہ ہو گیا، ایک روز غصہ میں زید نے اپنی بیوی سے یہ جملہ کہا کہ ”اگر تم وہاں جاؤ گی (یعنی اپنے خیمے) تو تم پر طلاق عہ ہوگی“ ایک دو منٹ کے بعد ان کو یاد دلایا کہ

(۱) ”فحيلة من علق الثلاث بد تحول الذوات بظنهما واحدة، ثم بعد العدة تدخلها فتصل البیِّن،

فیکسحها“، (الرد المحتار: ۳/۳۵۵، کتاب الطلاق، باب التعلیق، سعید)

(وکتا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۲۱۰، الفصل الأول فی الفاظ الشرط، رشیدیہ)

(وکتا فی تبیین الحقائق: ۱/۱۸۱، باب التعلیق، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(تین نسل) گزرنے سے پہلے رجعت کرنی یعنی حلاق و پس لے لی یہ تعلیق زوجیت قائم کرنا تو رجعت ہوگی،
 کفار قلم رہا (۱)۔ اگر رجعت نہیں کی بلکہ طہرہ رہا یہاں تک کہ عدت گزر گئی تو اب رجعت کا اختیار نہیں رہا۔
 اب وہ عورت میکہ میں جائے تاکہ شرط پوری ہو جائے در طلاق بھی واقع نہ ہو، اس لئے کہ بعد عدت وہ بیوی
 نہیں رہی کہ اس پر حلاق واقع ہوئی (۲) پھر بیویوں و نکوہوں کے سامنے دوبارہ نکاح کا بیجاب و قہر نہ کر لیں۔
 اب اگر وہ میکہ جائے گی تو حلاق واقع نہیں ہوگی (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام احمد محمد و غیرہ۔ درالعلوم، ج ۲، بند ۳۳/۳، ۱۴۰۶ھ۔

طلاق معلق سے بچنے کا حیلہ

سوان [۲۳۴۸]: ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ اندر یکہ شخصے بعشم احمد، زلف

(۱) "وإذا طلق الرجل امرأته تطلقاً رجعية أو تطلقاً فله أن يراجعها، وحيت بذلك أولم يرضى".

الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۷۰، الباب استادن فی الرجعة، وشہیدہ

(و کذا فی بدائع الصنائع: ۳/۹۶، فصل فی شرائط جواز الرجعة، در المکتب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی البحر الرائق: ۴/۸۳، باب الرجعة، وشہیدہ)

(۲) "شرط صحة الطلاق قيام القيد في المرأة نكاحاً كان أو عدّة، وقيام حل جوار العقد، فإن بعد

ما طلقها واحدة أو اثنين فأنقضت عدتها لم يوطقها، لا يصح طلاق، وإن كان حل جوار العقد لم يملك

القيد قائماً". (الفتاویٰ الشافعیہ: ۳/۱۸۹، کتاب الطلاق، الفصل الثانی فی بیان شرط صحة الطلاق

الح، قدیمی)

"فحيلة من علل الثلاث بدخول الدار أو بطلانها واحدة، ثم بعد اعادة مدخلها، فبحل البصر

فہنکچہ": (الدر المختار: ۳/۳۵۵، باب التعلیق، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۴۱۶، الباب الرابع، الفصل الأول فی ألفاظ الشرح، وشہیدہ)

(۳) "وإن وحده في غير المملوك، اعملت اليمين بأن قال لا امرأته: إن دخلت الدار فأنقضت طلاق، فطلاقه

قبل وجود الشرط ونقضت العدة، ثم دخلت الدار تحل اليمين ولم يقع شيء، كذا في الكافي: (الفتاویٰ

العالمگیریہ: ۳/۶۱۸، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، وشہیدہ)

(و کذا فی الدر المختار: ۳/۳۵۵، کتاب الطلاق، باب التعلیق، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ الشافعیہ: ۳/۵۶۳، باب الإيمان فی الطلاق، بدوۃ القرآن گراچی)

اپنی زوجہ کو اسوں اور خواتین کے حکم کی اجازت دینا چاہتا ہے تو طلاقِ معق کے رفع کی کوئی صورت ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جہاں طلاقوں کو مطلق کیا ہے، تحقق شرط پڑاتی ہے، طلاقیں، قطع ہوتی ہیں، یعنی اگر ایک طلاق کو معق کیا ہے تو ایک ہوگی، دو کو مطلق کیا ہے تو دو ہوں گی، تین کو مطلق کیا ہے تو تین ہوں گی (۱)۔ اگر دونوں میں سے ہر ایک کے حکم پر بعد کا یہ طور پر مطلق کیا ہے تو ہر ایک کے حکم سے ہو جائے گی، اگر دونوں کے حکم پر مجموعی طور پر معق کیا ہے تو دونوں کے حکم سے ہوگی، ایک کے حکم سے نہیں ہوگی (۲)۔ آپ اور دو طلاق کے بعد نہعت کا اختیار دینی رتبہ ہے (۳)۔ تین طلاق کے بعد مفسد ہو جاتی ہے، نہعت کا اختیار دینا ہے نہ بغیر طلاق کے تجدید کار کی، تجدید کار دینا ہے (۴)۔ طلاق کو شرکاً پر مطلق کر دینے کے بعد اس کو منسوخ کرنے کا حق نہیں رہتا۔

(۱) "وإذا اعتد له إلى الشروط، وقع عقب الشرط الطلاق، مثل: ان يقول لامرأته: ان دخلت الدار طالت طائفة" (الفتاویٰ المأکرمہ ۳۸۵/۲، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق، رشیدیہ)
 دو کذا فی الہدایہ: ۳۸۵/۲، کتاب الطلاق، باب الايمان فی الطلاق، ممکنہ شرکت علمیہ ملتان)
 دو کذا فی تبیین الحقائق: ۲/۲۰۵، باب التعلیق، دار الکتب العلمیہ بیروت
 (۲) "انقول: ان دخلت الدار طالت، او کلمتہا فلا تأ، او لیستما هذا الطراب فمالہم یوجد متھما جمیعاً، لا یفیع الطلاق" (الفتاویٰ الشانہ غنیۃ ۳/۵۶۱، الايمان بالطلاق، موقع فی تعلیق الطلاق بالفعلی، اوراق القرآن کراچی)
 دو کذا فی الفتاویٰ المأکرمہ: ۳۲۳/۱، کتاب الطلاق، الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق، رشیدیہ
 دو کذا فی بدیع الصانع: ۳۸۷/۲، فصل بعد، يرجع إلى السراف، دار الکتب العلمیہ بیروت
 (۳) "إذا طلق المرء امرأته نطقاً وجمیعاً، او رجعتین، فله ان یرجعها فی عتھما، وضوت بدلیک، ولم یطرھا" (الفتاویٰ المأکرمہ: ۳۷۰/۲، الباب السادس فی الرجعة، رشیدیہ)
 دو کذا فی الہدایہ: ۳۸۵/۲، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ممکنہ شرکت علمیہ ملتان
 دو کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۲۸۶، کتاب الطلاق، باب الرجعة، دار الکتب العلمیہ بیروت

(۴) "ان كان الطلاق ثلاثاً فی السراف أو اثنتين فی الأمة، لم یحل له حتی یشک رجوعاً غیرہ، ویدخل بها، ثم یطلقہا، أو یموت عتھما" (الفتاویٰ الشانہ غنیۃ ۳/۹۰۳، الفصل الثالث والعشرون فی مسائل -

اُترتیں طلاق کو تکلم پر معلق کیا ہے اور اب تکلم کی ضرورت ہے تو اس کی سبب صورت یہ ہے کہ ایک طلاق متجزیہ ہے اور عدت گزرنے کے بعد تکلم ہو جانے پر وہ بارہ نکاح کر لیا جائے تو تکلم سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ شرط کا تحقق ایسی حالت میں ہوا کہ وہ درجہ کحل طلاق نہیں رہی بلکہ مطلقہ ہو کر انقضائے عدت کے بعد اجنبیہ ثابت ہوئی۔ (کنذ فی البدیع المختار: ۱۶)۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

7۔ العبد محمد بن عثمان دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۵ھ -

کیا شرط معلق کو واپس لیا جاسکتا ہے؟

سوال (۱۳۵۰): احقر نے اپنا زہد کو بوجہ نذرانے کیہ دیا تھا کہ ”کہ تو اپنے ماموں ابراہیم کے مگر مٹی اور ماموں کے سامنے آگئی تو تجھے حلاق ہو جائے گی۔“ اس کے بعد تقریباً ایک ماہ بعد صبح کو مٹی خوشی کہنے لگی کہ آج میں عابد کے گھر جا کر رش کی، لیکن مٹی نے کہا اس کی، میں نے جواب دیا کہ تم ضرور جاؤ، مگر میری والدہ کو ساتھ لے کر جانا، تاجہ مات جا نا۔ اس بات پر بھگت گئی اور یہ کہنے لگی کہ آج میں معاملہ ہی ختم کر دوں گی، میں ماموں ابراہیم کے گھر جا کر معاملہ ختم کر دوں گی۔ یہ سن کر خود احقر نے اپنے بڑے بھائی امیر حسن اور دوسرے بھائی محمد موسیٰ محمد ربیاحی اور العلوم دیوبند کو بلا کر دونوں بھائیوں کے دربار میں اس کی اجازت دیتا ہوں کہ وہ ہرجکد جاسکتی ہے، مجھے کوئی رنج نہ ہوگا، میری جانب سے اجازت ہے، میں اپنے الفاظ و انہیں لیتا ہوں۔

اس کے بعد میرے دونوں بھائی واپس چلے گئے، اور میری بیوی نے ہاتھوں سے چھڑیاں اور کان سے ٹوٹ نکال کر پھینک دیں، اس کے بعد اپنی والدہ کے گھر چلی گئی اور شہر سے رُہی کہ مجھے طلاق دے دی، مجھے طلاق

۴۰ المحفل، إدارة القرآن کراچی،

(وكذا في الفتاوى العالمية: ١/ ٤٣٣، فصل فيما يحل به المثلثة، وشيخه)

(وذكره في الدر المختار: ١٣٠٩، ١٣١١، مكشبات المطب لاق، باب الرجعة سعيد)

١٣١) اى حيلة من خلق الثلاث يد غول الدار أن يطفئها واحدة. ثم بعد العدة عند ختمها. فتسحق اليمين.

وكنّا في التناوي العالمية. انظر: الباب الرابع في الاطلاق بالشرط، رشديه

در کتبہ فی الفتاویٰ الشافعیہ: ۳/۴۳۵، باب الایمان بالطلاق، ادارۃ الفتاویٰ کراچی)

دیگی۔ میں دوکان سے مغرب کے وقت گھر آیا، تمام جگہ شہت من گراؤسواں ہو، اس کے بعد عشاء کی نماز کے بعد چند آدمی میرے بھائی امیر حسن کی بیٹھک میں تشریف لائے۔

۱- جناب قسطنطینی مسعود چوہیدہ صاحب۔ ۲- حضرت مولانا خورشید احمد صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند۔
۳- مولوی محمد فاروق صاحب مالک، عظیم بک ڈپٹی۔ ۴- مولوی مشہود صاحب کتب خانہ والے۔ ۵- مولوی حسن صاحب ایڈیٹر قسطنطینی۔ ۶- جناب محمد افضال صاحب۔

یہ حضرات تحقیق کر کے درمیان حلفہ لے کر تشریف لے چلے گئے۔ میں نے یہاں حلفہ سے کہہ دیا کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ اور جواباً میں نے قیدہ دہا پہلے کہے تھے۔ وہ واپس لے گئے تھے۔ اب ایسی صورت میں مسئلہ سے آپ آگاہ کریں کہ طلاق ہوگئی یا نہیں؟ فقط والسلام۔

سائل: قلیم اختر دیوبندی۔

الجواب حامداً و مؤصلاً:

اگر آپ کی بیوی اپنے ماموں ابراہیم کے گھر گئی اور ماموں کے سامنے آگئی تو آپ کی شرط کے مطابق یہی شرط طلاق واقع ہوگئی (۱) شرط طلاق کو مطلق کر دینے کے بعد شرط کے واپس لینے کا حق نہیں رہتا۔ اگر واعدہ نرائی ہے اور فریقین غائی کا بیان اس کے خلاف ہے تو ممکن ہے علم یحییٰ دوسرا ہو جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حرر و امجد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۱/۱۴۰۰ھ۔

تعلیق کے بعد اجازت سے بھی تعلیق ختم نہیں ہوتی

سوال [۲۳۵۱]: امیر حسن اور اکبر حسن کے سالے عبد الغفور کے درمیان جھگڑا ہوا، بعد انخوار نے اپنے بھائی کو مارا اور اس قدر مارا کہ مار کھانے والے کے بدن پر نشان پڑ گئے۔ لڑکے نے کراہت و ولادت

(۱) "ابنما یصح (ای التعلیق) ہی المسلک کفوہ لم یکرہہ" ابن زرت قانت طاق، أو مضاعفاً لیه کما سکتیک قانت طاق، فرفع بعده، ای يقع الطلاق بعد وجود الشرط، وهو الزبارة فی الأول والکراج فی الثاني ۳، (تبیین الحقائق: ۱۰۹/۳، ۱۱۰، باب التعلیق، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی رد المحتار عمی اندو المختار: ۳/۳۶۳، باب التعلیق، معبد)

(و کذا فی البحر الرائق: ۳/۵، باب التعلیق، رشید مد)

ماہوں کی تکلیف کی تو اکبر حسن اور عبد الغفور کی آپس میں لڑائی ہوئی اور ایسی لڑائی ہوئی کہ ماہ بیت کی نوبت آئی۔
 .. بیت کے دوران اکبر حسن کی بیوی حفیظہ بانو نے اس وقت اپنے بھائی کے حق میں اپنے شوہر اکبر حسن سے
 زبان درازی کی کہ اس وقت اکبر حسن نے اپنی بیوی حفیظہ بانو سے کہا کہ "اگر تم اپنے بھائی عبد الغفور سے یو دلی
 تو میری جانب سے تمیں طلاق ہے۔"

اس واقعہ کو تقریباً ۱۴/۱۳ سال دوٹھے ہیں۔ حفیظہ اپنے بھائی عبد الغفور سے بھی تکلیف بات چیت نہیں
 کرتی ہے۔ اسی قسم میں وہ گھٹتی رہتی ہے۔ اب اکبر حسن اپنی بیوی حفیظہ بانو سے بات کر کے کہ تم اپنے بھائی عبد
 الغفور سے بات چیت کر سکتی ہو اور حفیظہ اپنے بھائی سے بات چیت کرے؟ براہ کرم جواب تحریر فرما۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر اجازت دیدے اور مجھ سے پتہ چلتا ہے کہ اب تک ایسی طلاق، مطلقہ واقع ہو جائے
 گی (۱)۔ طلاق مطلقہ نہ چنے کی ایک صورت ہے وہ یہ کہ اکبر حسن اپنی بیوی کو ایسے طلاق دے کہ نہ ملے رہے،
 جب صبر نہ کر جائے، دھپلا اپنے بھائی سے بات چیت کر لے اس کے بعد اکبر حسن اور حفیظہ بانو کا دوبارہ نکاح
 نہ ہو جائے۔ اس سے شرعاً ختم ہو جائے گی، پھر اگر حفیظہ بانو اپنے بھائی سے بات چیت کرے گی تو کوئی طلاق
 نہیں ہوگی (۲)۔ فقط واللہ۔ علم۔

حررہ عبد المجید وغفرلہ ۳/۶/۹۱ھ

(۱) "وإذا اعتد به إلى الشرط، وقع خفيف بشرط اتفاق، مثل أن يقول لامرأته: إن دخلت الدار فانت
 حائض" (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲۰۱، فصل الثالث فی تعلیق الطلاق، رشیدیہ)

اور کہا: فی تبیین الحقائق، ۱۰۹۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، دار الکتاب العلمیہ بیروت
 (و کذا فی الدر المختار ۳/۳۵۵، باب التعلیق، سعیدی)

و کذا فی الہدایہ: ۳۸۵۲۴، کتاب الطلاق، باب الایمان فی الطلاق، مکتبہ شرکت جمعہ ملتان
 ۱۰۱ "وإن وحده في غير المنكح، فعلت البمين بان قال لامرأته: إن دخلت الدار فانت طالق، فطلقها
 قبل وجود الشرط ومضت بعده، ثم دعت الدار، فنهحل البمين ولم يقع شيء، كذا في الكافي"
 (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۲۰۱، باب الرابع فی المصافی بالشرط، رشیدیہ)

(و کذا فی الدر المختار ۳/۵۵۳، کتاب الطلاق، باب التعلیق، سعیدی)

تعلیق کو ختم کرنے کی صورت

مسئوال (۱۳۵۲): زید نے اپنی بیوی کو طعہ میں کر دیا کہ "اگر تم میری دہیز پر ہوگی تو تم کو تین طلاق" اس وقت سے زید کی بیوی اس کے گھر کی دہیز پر نہیں آئی ہے۔ اگر زید پھر اس کو اپنی بیوی بنا کر رکھے یہ دوسرا گھر کرے، یہاں تو طلاق ہوگی یا نہیں؟ اگر زید اپنے بھائی کے مکان میں رہے اور اپنی بیوی برائے تو طلاق ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

بے خاص صورت سے ہے کہ وہی کو ایک طلاق دیدے۔ پھر دوسری تین جنسی گزار کر شوہر کے مکان پر

آجائے ورنہ بار طلاق کرے۔ (فقہ الفکر المکرم)

ترجمہ عربی و اردو: اگر عہدہ دار طعہ پر رہے، طلاق نہ ہوگا۔

الجواب صحیح بشرط انعام الہی، دارالاحیاء دیوبند، ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء۔

مغلطہ فی تعلیق کو ختم کرنے کی ترکیب

مسئوال (۱۳۵۳): زید نے اپنی بیوی پر شرائط قائم کر "تم پانچ دن عہدہ میں کے بغیر میرے گھر میں داخل نہیں ہو سکتی" اگر اس شرط کو پوری کے بغیر تم گھر میں داخل ہوئی تو تم کو تین طلاق" اس جواب عاب امر یہ ہے کہ یہ کورہ شرط میں زید کے نام پر مکان نہیں ہے، بلکہ ان کے والد مرحوم کے نام ہے۔ اور وراثت شروع نہیں ہوئی ہے۔ اگر زید کی بیوی اس گھر میں داخل ہوگی تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

۱۔ (وکلہ فی الفتاویٰ امتنا، ج ۳، ۵۲۳، باب الایمان بالطلاق، إدارة القرآن کریم)

(۱) "لو حلف لا تخرج امرأته الا بیدہ، فخرجت بعد الطلاق والنفاء العدة، لم یحسب، وبطلت البیعة بالیسویۃ، حتی لو تزوجها ثانیاً، ثم خرجہ بلا إذن، لم یحسب" (رد المحتار، ۳/۵۲۳، باب لتعلیق، مطلب ذوال الملک، سعید)

"فحسبہ من علی الثلاث بدحوال النار ان یطلقہ واحداً، ثم بعد العدة قد حلیها، فیحل الیمن، فیکسبها" (المرآۃ المجتہد، ۳/۵۵۲، باب الطعن، سعید)

وکلہ فی فتاویٰ عالمگیری، ۲/۱۶۱، باب التریع فی الطلاق، غرط، وشنہ

۱۰۔ اور جسے تشبیہ کرنے کے بعد ان کے مابین یہ فرق پڑتا ہے کہ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی تو یہ حقائق مطلق ہو جاتے ہیں؟

۱۱۔ تحقیق کے بعد ان کے مابین یہ فرق پڑتا ہے کہ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۲۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۳۔ اور اس کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۴۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۵۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۶۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۷۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۸۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۱۹۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۲۰۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

۲۱۔ ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی، ان کے بعد ہونی کے لئے نہیں ہوتی؟

تعلق کو ختم کرنے کی صورت

مسئوال (۱۳۵۴: ۱)۔ زید کو کہتا ہے کہ اگر تے مرگے تو میرا حاضر ہے جس پر کسی بات سے ناراض ہے۔ عدالت فصر میں کہتا ہے "اگر میں نے مرگوا انھیں نہ مار لی تو تھکے پر تین طلاق سے عورت حرام ہے" اور پھر جی "تھکے کے دوران میں بکرنے لڑیہ کوئی کہ: عمر تمہارے بارے میں فلاں بات کہتا ہے تو زید نے کہا "میں مرگوا انھیں ماروں گا اور اسے خنزیر بنادوں گا۔ اور نہ مجھ پر تین طلاق سے عورت حرام ہے۔"

جواب۔ خنزیر بنانے سے یہ مطلب نہ تھا کہ اسے انسان سے تبدیل کر کے خنزیر بنائے گا۔ بلکہ یہی وہ کے طور پر کہہ جاتا ہے کہ "نارے کا" پیشے کا "علاقہ میں وہ حضور پر ہی واقعہ پر استعمل ہوتا ہے۔ نیز انھیں مارنے کے لئے وقت کی تحقیق نہیں کی گئی۔

۲۔ زید مرگوا انھوں نے مرے تو طلاق سے کس طرح بڑھ سکتا ہے۔ یا صرف انھیں مارنے سے ہی طلاق واقع ہوتی ہے۔ ورنہ انھیں مارنے کا رکھنا ہے اور موقع نہیں ملتا۔ کیونکہ طلاق میں وقت مہم نہیں رکھتا۔ یہ ہے اور عورتیں عمر یعنی سال و سال بعد انھیں مارے تو پھر اس صورت میں اس وقت طلاق سے پہلے کا یا کوئی اور صورت بھی ہے؟

۳۔ یہاں کے ایسے عالم ہیں وہ فرماتے ہیں کہ زید اپنی بیوی کو طلاق پائی دے، پھر عمر کے ساتھ مصالحت کرنے اور تین چار گزرنے پر از سر نو نکاح کرے تو جائز ہو جاتا ہے۔ اور قسم سے بچ سکتا ہے اور یہ مسئلہ شرح وکایہ میں ہے۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

اور عمر مصالحت نہ بھی کرے اور پائی طلاق دے اسے اور تین چار گزرنے پر پھر نکاح کر لے اور انھیں نہ لکھی مارے تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر زید عمر کو انھیں مارے تو دشمنی پھوٹ پڑے گی، کیونکہ زید عمر دشمن اور میں کسی طریق مستند پر یہی کہتا ہے یا نہیں؟

۱۔ وجود الشرح، وصفت الحلقہ، لم دخلت الدار، تحلل (سین)۔ ولم يقع منی، کذا فی المکلفی۔

(الفتاویٰ العالمہ المکروبہ: ۱/۴۱۶، باب الرابع فی الطلاق بالشروط، (شبیہ)

۲۔ کذا فی اندر المحاضر: ۳/۲۵۵، کتاب الطلاق، باب التعلیق، (سجد)

۳۔ کذا فی الفتاویٰ النازحہ: ۳/۲۳۰، باب الایمان بالطلاق، (ادارۃ القراءات محمدی)

طلاق دے کر از سر نو نکاح کرنے سے قسم باطل نہیں ہوتی، اس لئے کہ زواجِ منک سے تعلق باطل نہیں ہوتی۔ شرعاً و قایہ باب نصف انطلاق میں ہے: "وزواج المنک لا یفسد البیعت" (۱)۔
 یہ طعن حمید بنی عبارت معنی کفر تو یہ وغیرہ میں موجود ہے۔ اس عبارت کی تشریح کرتے ہوئے
 ابن قیمؒ نے لکھا ہے

"لأنه لا یوجد شرطه والجرء دای لغه محذوف فیغنی البیعت و یسبغنی أن یزول المنک
 سبباً لا یفسد البیعت، لیکن من ۵۵ دھنا الرواں سبباً و ۵۵ لایات یان طلقاً بعد البیعت و احذو

= یتالعم لایر ولو صریحاً مافذ لأن الشرط وضع لفسد مؤکم بالمدن مآلة لنادیب و ذهب المشافعی
 و اسر حیصۃ وزفر رحمہم اللہ تعالیٰ: یعنی اگر منک ملے۔ فقد یزول فی بیعتہ۔ بزوح المعانی (سورۃ من۔
 ۳۲: ۲۳-۲۴) دار الفیاء، اشراف انعمی بیروت

(و کذا فی الجامع لأحكام الفرائد للفرطی (سورۃ من: ۳۲) ۱۳۹۰/۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)
 (۱) اخرج ابوقایہ، کتاب انطلاق، باب الخلف بالطلاق: ۱۰۰/۲، مکتبہ المدینہ بیروت

فان الصلۃ لمرعیانی رحمہ اللہ تعالیٰ: "وزواج المنک بعد البیعت لا یفسد" (۲)۔
 الشرط فیفی، والجرء دای لغه محذوف، فی البیعت: "الهدایۃ، کتاب انطلاق، باب الأعداء فی انطلاق:
 ۳۸۶/۲، مکتبہ شریکۃ علمینہ بیروت

"والشرط یصح فی المنک و فی غیر المنک، والجرء لا یصح إلا بالمنک، أو فی آخره أو
 مصافاً إلى المنک، أو إلى آخره، أو إلى سببه، وهذا لأن الشرط امر حسی، فصحة نكاح بوجوده حسیاً،
 وأما الجراء فامر شرعی فصحته إنما تكون بالشروط، التي اعتبرها الشرع للصحة، والشرع اعتبر
 صحة الجراء بشرط أن لا یحقیقاً ما هو المقصود من البیعت، وهو تقوی الخلف علی تعطل
 الشرط والامتناع عنه، لأن العاقل إنما تقوی علی ذلك خوفاً لرواں الجراء، والخوف إنما یحصل
 إذا كان الجراء غالب التزوی عن الشرط، أو متیقن اقتراب عتد الشرط، وعبد انزول عتد الشرط لقیوم
 المنک، أو آخره للحال، وتیقن اقتراب عتد الشرط مآلاً إضافة إلى المنک، أو إلى سبب المنک،
 والمحیط المرعاسی، کتاب الفلک، المصانع عشر فی الأساس فی الفلک: ۳۲/۵، عفتاریہ

وزوال المنک بعد البیعت لا یفسد البیعت، والمنک شرط فروع الطلاق، (مجموع الأمیر۔
 کتاب الطلاق، باب التعلق: ۱۰۰/۲، مکتبہ عفتاریہ کونہ)

تو نہیں ملا نہ سنت حدیث، نہ وجد الشرط، نہ حلت الاہل: مجمع الأہل: ۱/۲۹۱۔

اور سے عدم مصالحت کی شرط نہیں لیا کہ مصالحت سے شرط فتم ہو جائے۔ جس عالم نے یہ مسئلہ شرع و قایہ کے حوالہ سے بتایا ہے، دائرہ ان سے عبارت نقل کر کے بھیجی جاتی تو بہتر تھا۔ فقط واللہ اعلم۔

حرر العبد محمد قنلوہی، معین مفتی مدد سہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۰/۲/۱۴۰۶ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، مظاہر علوم سہارنپور، صحیح عبد الحنفی، ۲۵/شوال، ۱۴۰۶ھ۔

”اگر اپنی مرضی سے برتن لے لینی تو طلاق“ کا عمل

مسوال [۱۶۳۵۵]: زید چار بھائی ہیں، سبھی بھائیوں کا کھانا پینا مشترک ہے، زید اپنی بیوی بیویوں کے ساتھ اور اپنی منزل میں رہتا ہے اور زید کا بھائی نیچے کی منزل میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہتا ہے۔ آپ ان کا بات ہے کہ زید کی بیوی زید کے بھائی کی بیوی سے برتن وغیرہ کے بارے میں جھگڑائی، زید نے قصہ کی حالت میں اپنی بیوی سے کہا ”جو برتن میں تم کو یہ دوں وہی برتن نیچے کی منزل میں سے چکتی ہو، اگر تم اپنی مرضی سے نیچے کی منزل سے لے لینی تو تم کو طلاق“۔ اس کے بعد فوراً ہی اپنی بیوی اور بچے کو لے کر دوسرے گھر میں منتقل ہو گیا، جو پہلے گھر سے بچھوڑ رہا ہے۔ اب اگر زید کا باپ چاروں بیویوں کو ملکہ کر دے اور مشترک تمام بیویوں کو تقسیم کرے تو چاروں بیویوں کو دے۔

اب اگر زید کی بیوی کسی ضرورت کے تحت پہلے والے گھر میں آئے اور ملکہ (۱) لے لے برتن کو اپنی ضرورت کیلئے استعمال کرے تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟ کیونکہ اب تو سبھی بھائی اپنے اپنے گھر میں برتنوں کے مالک ہو گئے۔ زید نے اپنی بیوی کو اس وقت کہہ دیا کہ سب کے سبھی بھائیوں کا کاروبار، کھانا پینا مشترک تھا، اب سبھی بھائی ملکہ دے

(۱) (مجمع الاہل: کتاب الطلاق، باب التعلیق، ۲۲۰۲، مکتبہ غفرلہ کوئٹہ)۔

”بإحدى أحد الشرط، انحلت البیمن، لا بد، غیر مقتضیہ للمعوم و زوال احکام

بعد السبب لا یطلھا، لأنہ لم یوجد الشرط، فبقی العزم، بقی لفظ محملہ، فبقی البیمن، ثم إن وجد الشرط نسى ملکہ، انحلت البیمن، ووقع الطلاق، لأنہ وجد الشرط، وضمحل قابض الحزم، فبرل العزم، ولا یفی البیمن“ (الہدایۃ، کتاب الطلاق، باب الایمان فی الطلاق: ۳۸۶، مکتبہ شریکۃ علمیہ معانی)

اور کہ: ہی المحیط الرحمانی، کتاب الطلاق، الفصل السابع عشر فی الایمان فی الطلاق، ۲۳۴، رشیدیہ،

باب التفویض

(طلاق کا اختیار روئے کا بیان)

تفویض طلاق

سوال (۱۳۵): ایک شخص اپنی الذہب خفی کا نکاح ایک عورت شیعہ مذہب اسماعیلیہ کے ساتھ ہوا اور نکاح نامہ میں اختیار طلاق تفویض دیا گیا، اگر عورت اپنی جانب سے بلا رضا مندی شوہر پر جائے مہر انقب مزین طلاق حسب کرے اور از خود رہ جائے تفویض اپنے کو مطلق تصور کرے تو عورت کو حق حصول زوجہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

تخریر تفویض طلاق کے غائب کرنے سے یہ مقصود تھا جن شرائط پر زوجہ کو حق طلاق دیا گیا ان کا علم ہوا، نیز یہ بھی صاف صاف معلوم ہوا جسے کہ ان شرائط کا تحقق ہوا یا نہیں، تاکہ اس نے وقوع طلاق اور طلب مہر کا حکم معلوم ہو سکے، اس تحریر سے شرائط تفویض کا تو علم ہو گیا، مگر صاف صاف طریقہ سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ جس شرط کی بنا پر زوجہ خود کو مطلق تصور کرتی اور حق مہر کا مطالبہ کرتی ہے وہ شرط یا کی گئی تھی ہے یا نہیں، کیونکہ اس کے متعلق آپ نے لکھ ہے کہ وہ شوہر کی جانب سے متاخر ہے، اس لئے وقوع طلاق و عدم وقوع طلاق کا کوئی قطعی حکم نہیں لکھا جاسکتا۔

جامع التامر ہے کہ حسب تحریر فقہاء "زوجہ کو نہ اخلاق واقع کرنے کا اختیار نہیں ہے، بلکہ شرط تفویض تحقق ہونے پر ہر ایک فریق صحیح متبرکہ کرے اور یہ بیچ فریقین میں مصالحت کی کوشش کریں اور زوجہ کے صحیح مقرر کرنے کے بعد سچے ہاتھ اگر فریقین میں قابل اطمینان مصالحت نہ ہوتی تو زوجہ کو اپنے نوہر طلاق واقع کرنے کا اختیار ہوگا، اس سے جس کو حق نہیں، اگر اس سے سچے طلاق واقع کر لے گی تو وہ شرعاً غیر

معتبر ہوئی" (۱) شرعاً تقویٰ نفس متحقق ہونے کے بعد اگر حسب تفصیل یا درجہ اپنے اوپر طلاق واقع کرے تو حسب
تقریر فقہر و جہد و مطالبہ منہ ذیل طلاق حاصل ہوگا اور زوج کے ذمہ مالی اور اخلاقی واجب ہوئی اور نکاح (۲)۔
فتاویٰ مدینۃ العلمیۃ۔

برہان و بعد فقہر، فقہری عنانہ ج ۱، ص ۶۱۱۔

انجواب مجمع سعید احمد نقوی، مفتی محمد سرمد علی، مہار نور۔ شیخ سعید العقیق۔

کیا طلاق کی توکیل و تقویٰ نفس سے شوہر کا حق ختم ہو جاتا ہے؟

سوال (۱۳۵): "شخص الدین اپنے سر سے نہایت کاغذ کرتے ہوئے کہ مجھ سے وہ جو اپنی
"زنی کا طلاق لے لیں گے وہ شخص الدین سے دوا قبول سے کہہ کہ "میں اپنی بیوی کی طلاق دوسرا نہیں
کرتا ہوں۔" بعد ازاں بعض الدین نے سر کے اڑتے کہا کہ "میں زوج کو نکاح طلاق و طلاق، جن طلاق
اب یہ اب کوئی حق میرا اس پر نہیں ہے۔" تو کیا نفس الدین کے اختیار پر دیکھنے کے بعد یہی دینی طلاق واقع
ہوئی؟ یا دل خیر فرمیں، میں کہہ کر ہوگا، کیونکہ نام سے یہاں اس مسئلہ میں عدم وقوع طلاق و تقویٰ و عیال
گھوسے اور اب یہ دستور کیا بیوی زکوٰۃ کی ضرورت ہے؟

(۱) جہاں مفتی صاحب دہلوی نے کہ جب یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر، میں خود بھی طلاق چھو دو بعد کیا تحریر ہے (جو کہ
سوال میں کہہ کر ہے) کیونکہ اگر چہ وہ تو کہہ دے، وہ صاف کئے انکار کوئی عمل نہیں کرتا۔ بلکہ یہ کہہ دے کہ وہ
سے قطع کیا گیا ہے اس کے جسے کہہ کر میں نے صرف ہو چکے ہیں "فصل بھلا: احمدی، اوامرک بیدک، ہوی
تعمیر طلاق، فقہان تطلق فی مجلس عنہ، ما عالم بولقہ ولا یصل المولت
بالاخر، بل بمصر الوقت، علمت کو لا، (الدر المختار: ۳۱۵، ۳۲۰، باب نفی طلاق الصلح، سعید)
و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۶۰، نفی طلاق، الفصل الاول فی الاعتبار، (شعبہ)

(۲) "المہر بیکہ، یا احد من لفظ الدخول، والخلف والصحة، و موت احد، لروحین، والفتاویٰ
العالمگیریہ: ۴۰۲، انبای نصاب فی المعیہ، فصل ثانی فیما بیکہ بہ المہر والصحة، (شعبہ)
و کذا فی الفتاویٰ لخاصی شہر علی ہامش الہندیہ: ۳۱۶، باب فی ذکر مسائل المعیہ، فصل فی
الحلوف الخ، (شعبہ)

و کذا فی الدر المعین، باب المعیہ: ۳۰، سعید

المجواب حامداً ومصلياً:

کسی دوسرے کو اپنی بیوی کا طلاق سوچ دینا اگر حیثیت کے ساتھ عقیدہ ہو تو یہ تملیک (اقرار) ہے، جس سے زوج نفس طلاق کی ملک سے خارج و محروم نہیں ہو جاتا، اور یہ تقریباً مجلس کے ساتھ عقیدہ رہتی ہے، بعد مجلس منقضی الیہ کا اختیار فتح ہو جاتا ہے (۱)۔ اگر زوج نے حیثیت کے ساتھ عقیدہ نہ کیا ہو تو یہ تو مکمل ہے اور مکمل کو عزلی و مکمل حق باقی رہتا ہے، نیز تو مکمل سے مکمل کا اختیار ختم نہیں ہوتا۔ الغرض صورت مسئلہ میں طلاق منقطع واقع ہوئی، اب بغیر طالعہ کے دوبارہ نکاح کی بھی گنجائش نہیں رہی، فوراً دونوں کو علیحدہ کر دیا جائے اور عورت کو پرہیز کرایا جائے۔

”اجمعوا علی ان قولہ لأحیی: طلق امرأتی توکیداً ولا یستبد بالمجلس، فإن فیدد بالمعشنة أن قال نعم طلق امرأتی إن شئت، فهذا تمليك عند أئمتنا الثلاثة، اهـ۔ بدائع: ۱/۲۲۲ (۲)۔ طلاق مرنان۔ ایسی قولہ نعالی۔ فإن طلقها، فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ (۳)۔ فقط والحدائق المم۔ حرر والحدائق المم، دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۳/۹۰ھ۔

(۱) ”إذا قال لها: طلق نفسك مراء قال: لها إن شئت أو لا، فلها أن تطلق نفسها في ذلك المجلس خاصة، وليس له أن يعزلها. وكذا إذا قال لرجل: طلق امرأتی، وقَرَنَهُ بالمعشنة، فهو كذلك، وإن لم يقرنه بالمعشنة، كان توکیداً، وثم يقتصر على المجلس، ويملك العزل عنه“۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۴۰۳، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تبویع الطلاق، الفصل الثالث فی المعشنة، وشہیدہ) وکذا فی البحر الرائق: ۳/۵۷۲، کتاب الطلاق، فصل فی المعشنة، وشہیدہ)

(۲) وکذا فی الدر المنثور: ۳/۳۳۳، باب الأمر بالبد، فصل فی المعشنة، سعیدہ)

(۳) ”وبدائع الصنائع: ۳/۲۶۶، کتاب الطلاق، فصل فی قولہ: طلق نفسك، ذیل الکتاب للعقبة، بیروت (۳)۔“ (سورة البقرة: ۲۲۹، ۲۳۰)

”وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة وثنتين في الأمة، لم يحل له حتى تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحيحاً، ويدخل بها، ثم يطلقها أو يموت عنها“۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۴۰۳، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیستحل به المطلقة، وشہیدہ)

الجواب حامداً ومصلحاً:

صورتِ مسئلہ میں زوجہ کو اختیار تھا کہ اپنے اوپر طلاق واقع کر لیتی، کیونکہ شوہر نے اپنے شرط کے خلاف عمل کیا ہے، لیکن یہ اختیار دو شرطوں کے ساتھ مشروط تھا، ایک یہ کہ "۱۰۰۰ برابر نان وغذائے خیر نہ بھیجوں" دوسری یہ کہ "چھ ماہ سے زائد بارہا مندری کے پانی نہ پیتی" تو ان دونوں اہلہ اسب و ماہ برابر خرچ نہیں بھیجتی تو اس وقت زوجہ کو طلاق واقع کرنے کا اختیار تھا، جب اس وقت طلاق واقع نہیں کی تو وہ اختیار ساقط ہو گیا۔

اسی طرح جب چھ ماہ تک بارہا مندری کے شوہر نہیں آیا بلکہ باہر رہا تو اس وقت اختیار مصلح تھا، جب زوجہ نے اس وقت اپنے اختیار سے کام نہیں لیا تو وہ بھی ساقط ہو گیا، اب اختیار باقی نہیں رہا، کیونکہ شوہر کی تحریر میں کوئی ایسا عام لفظ نہیں کہ اس نے پیش کیلئے اختیار دے دیا ہو۔ پس بندہ کو اپنے اوپر طلاق واقع اور عزمِ مجددی کرنا اس اقرار نامہ کی رو سے درست نہیں، جب تک کہ شوہر طلاق نہ دے عقبہ یعنی نہیں کر سکتی۔ فقط۔

حررہ عبدود و کتوبی، محسن مفتی مظاہر علوم، ۱۱/ ۱۴۱۱ھ۔

الجواب صحیح، سید امیر غفرانہ مفتی مظاہر علوم بہار نیور، تاریخ اشانی، ۱۱/ ۱۴۱۱ھ۔

صحیح، عبدالحلیم، مدرسہ مظاہر علوم، ۱۲/ تاریخ اشانی، ۱۱/ ۱۴۱۱ھ۔

عقد سے قبل طلاق کا اختیار

سوال ۱۲۱۳: کسی عہد نورانی نے سہ ماہ مریم بی بی سے اس شرط پر نکاح کیا کہ "دو دسری

شاہی نہیں کرے گا جب تک مریم بی بی اس کے نکاح میں رہے گی" اور مریم بی بی نے بھی شکر و تحسین بنا کر فرما دیا ہے میکہ ۱۰۰۰ روپیہ اور دس دھننی کر کے ۱۰۰۰ اسکوں تو زوجیت میں رہنے کا اختیار ہے، بی بی مریم کے سپرد

۱) "قال اختاری النجوم، أو أضرک بعدک هذا الشهر، حیث فی بعیتہما، وإن قال يوماً أو شهراً،

لعمین ساعة تکلم إلى مثلها من الغد وإلى تمام ثلاثين يوماً . ولا یصل المؤقت بالإعراس بل یعنی

الوقت، نعمت اولاً، (المختار مع رد المحتار ۳/ ۳۰۶)، جاب نفی عن الطلاق (مسجد)

وکن فی الفتویٰ العالمة کبریٰ ۱/ ۳۵۰، الفصل الأول فی الإحیاء، (رشیدہ)

مقرر صورت مندرجہ میں مذکور ملک (زوجہ) کی طرف منسوب کیا ہے نہ کہ منسوب (کلیان) کی طرف منسوب کیا ہے۔ بلکہ اخیر کی طرف منسوب کیا ہے، اس لئے کہ یہ اثر ہے جسے کوئی شخص اجیب سے کہے کہ اگر تو خاص کام کرے، یا میں خاص کام کروں تو تجھ کو ملتی ہے اور پھر اس سے کلیان نہ ملے اس لئے بعد ان کام کا مندرجہ زوجہ سے تو اس سے حقائق پیش ہوتی (۱) اسی طرح صورت مندرجہ بھی مل ہے۔ مقررہ

تاریخ: ۱۳۹۰/۰۵/۰۵

کامیاب و ناکامیوں کی مثالیں

سوال نمبر ۱۳۶: اذنیہ کے لیے حکم دے کر بعد ازاں جہنم و جہنم کے اسرار
 اور اس کے اسرار کے لیے اذنیہ کے لیے حکم دے کر بعد ازاں جہنم و جہنم کے اسرار
 دینے کا حکم دے گا کہ اذنیہ کے لیے حکم دے کر بعد ازاں جہنم و جہنم کے اسرار

[illegible]

١٠٠٠ ولا تصح صدقة مطلقاً إلا أن يكون الحائض فائتة أو مقبلة إلى ملكك. والاضافة إلى ما سبق
الملك كالتزوج كذا إضافة إلى الملك، فإن دل لإجابه، إن دخلت الفات فائتة مطلقاً، ثم مكحها،
فصدحت الفات، لم تطلق. القدر في تعاليم كبرى، كتاب مطلق، كتاب نواع في المطلق، بشرط
وجوده، اعتنى المؤلف في بعض الملاحظات، "وإذا عرفت ذلك" ١٠٠٠، ١٠٠٠.

و کذا من شذوذ فی نسخی حال علی شعب الختام ی دوله کبریا کذاب انطوائی ، باب العلیق ، مسند علی بن
الطیاطی زکریا . ۵۰۰ . ۵۰۱ .

١٠٥٠

جاؤں گا“ وغیرہ شرائط لکھی جاتی ہیں۔

اگر ان شرطوں میں سے کسی شرط کے خلاف واقع ہو تو بی بی مذکورہ کو اختیار ہوگا جب چاہے اپنے نکس پر تم طلاق واقع کر کے بعد عدت دوسرا نکاح بیٹھنے میں شرعاً کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہے گا۔ یہ دستور دروارج زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے، گویا یہ تعارف ہو گئے۔ اور شخص مذکور نے بعد روزے چند اپنی زوجہ سے ختم و خداد کر کے زرع وراثت چھین کر کہا کہ خانہ پردی میں چلی جاؤ، اسی وقت عدت ختم ہو کر خانہ پردی میں جا کر بنادلی۔ اس کے بعد عرصہ دراز تک یعنی گیارہ مہینہ تک عورت کو نہ خورد و پوش دیا اور نہ خیر گھر ہوا، عورت نے بار بار طلب خورد و پوش کی ہے، نہ انکار کیا اور نہ ہی دیا۔ وہ عورت چھاپڑی خورد و پوش سے عاجز ہو کر اور مصیبت سے بچنے کے لحاظ سے بار بار خود کسی صالح احمد و محکم حقیقی مسک دانا میاں دیکھے سر پرست آں محلہ مسک ابراہیم میاں بدو بار قاضی سالکانیہ مدظلہ العالی کی (واسخج رہے اس عورت کا والد بھی وفات پا گیا ہے)۔

پس قاضی صاحب قانون شریعت و نور سنت کے اس کے شوہر کو کہا کہ تو دعویٰ زوجہ خود داد لے جاؤ، اس نے انکار کیا، پھر کہا کہ تو وہ جامعہ جدید دیکر لے جاؤ، اس کو بھی انکار کیا۔ پھر قاضی صاحب نے فرمایا اگر نہیں ملے جاؤ گے تو شرعاً وہ مطلق ہو جائے گی۔ اس کو بھی انکار کر کے چلا گیا۔ پس قاضی صاحب نے شرعاً عدالت نامہ مرید کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو تھوڑی سی طلاق کا حکم دیدیا، اس عورت نے حکم حاکم شریعت مذکورہ مخصوص کے سامنے اپنے نکس پر وہ طلاق واقع کی۔

اگر ایسا نہ کیا جائے تو بے کاہن نامہ اور بے صداقت نامہ والی عورتیں خورد و پوش سے عاجز ہو کر کسی اجنبی مرد کے ساتھ چلی جاتی ہیں، یا زنا میں مبتلا ہو جاتی ہیں، جیسا کہ تجربہ شاهد ہے کہ فی زمانہ عوام الناس میں پارسائے فتویٰ اور خوش حقوق العباد بہت سی کم ہے، حالانکہ ضرورت اور مصیبت سے بچنا واجب و لازم ہے۔

در یافت یہ رہا ہے کہ عورت مذکورہ شرعاً حلقہ جوئی یا نہیں اور صداقت و کاہن نامہ پر عمل کرتا شرعاً چوتز ہو گیا نہیں؟ بسوا اللہ العلیٰ شجروا عند اللہ العلیٰ۔

الجواب هو المعوفی للعقدی والصبوب:

نعم و زن مسطورہ مرقوم بالا بہ شرطی مطلق ہوئی، چونکہ عرف اود عادات الناس اگر خلاف شرع نہ ہوں تو اس پر عمل کر کے فتویٰ دینا جائز رہا ہے اور بخلاف شریعت ہواں پر عمل کرنا ممنوع ہے، فتادی قاضی خان

میں ہے۔ انہیں انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

قرآن مجید میں فرماتا ہے: "انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔"

ص ۱۰۲

پھر وہ فرماتا ہے:

"انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔"

انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

ص ۱۰۲: "انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔"

انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

"انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔"

ص ۱۰۲

۱۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۲۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۳۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۴۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۵۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۶۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۷۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۸۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

۹۔ انہی کے جہاد کے لئے اپنی اہل بیت کے لئے لکھا گیا ہے۔

بعدہ تفویض پر احکام التفویض نافذ کرنا شرعاً صحیح نہیں ہے (۱)۔

طلاق کا جنی الفاظ پر ہوتا ہے نہ کہ نیات اور واسعہ پر (۲) و بعدہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی، و بعدہ تفویض سے تفویض بھی صحیح نہیں ہوتی، البتہ اگر زوج نے بوقت نکاح یہ اقرار کیا ہو کہ کاہن نامہ سہید میں جو شرائط درج ہوتی ہیں، و ان شرائط کے خلاف کرنے پر عورت کو اپنے نفس پر طلاق واقع کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ وہ سب شرائط مجھے منظور ہیں، ان شرائط پر میں نکاح کرتا ہوں تو پھر تفویض تحقیق ہو جائے گی۔ جو اقتباس کاہن نامہ کا سوال میں درج ہے اگر یہ بعد نکاح پیش کیا جائے اور زوج اقرار کرے تب تو معتبر ہوگا، اگر قبل از نکاح اقرار کرے تو اس کا اعتبار نہیں کیونکہ اضافت الی انکاح نہیں (۳)۔ فقط۔

حررہ العبد محمد گنگوہی، مفتی محمد غلام سہارنپوری، ۱۸/صفر ۱۲۸۰ھ۔

المجموع الثانی صحیحہ وفقی الجہت الاولیٰ نظر من وجہ شنی، سعید احمد غفرل مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۲۰/صفر ۱۲۸۰ھ۔

(۱) "قولہ: طلقتی نفسک، فقالت: انا طلقی، او انا اطلق نفسی، ثم یقع؛ لانه وعدہ، جوہرۃ" (الندۃ المختار: ۳/۳۱۹، باب تفویض الطلاق، سعید)

(۲) و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۸۳، الفصل السابع فی الطلاق بالفاظہ الفارسیہ، رشیدیہ

(۳) "و کذا لفظ، هو ما جعل دلالة علی معنی الخلاق من صریح أو کنیہ" (الندۃ المختار مع رد المحتار: ۳/۲۳۰، کتاب الطلاق، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۲۸۸، کتاب الطلاق، کتاب الاول، رشیدیہ)

(و کذا فی الفتاویٰ التالذ خانہ: ۳/۲۳۳، کتاب الطلاق، إدارة القرآن کراچی)

(۳) "نکحہا، یعنی ان امرہا بیدھا، صح: "والدو المختار"، "قولہ: صح: مفید: سا: ان: بعدات: العراک: فقالت: زوجت نفسی منك علی ان امری بدي، لما لوبد الزوج، لا نطلق، ولا یبعد الامر به، ها: رد المحتار: ۳/۳۲۹، باب الامر بالید قبل الفصل فی المشیئة، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۹۶، کتاب الحیل، الفصل السابع فی الطلاق، رشیدیہ)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی خان علی ہاشم الہندیہ: ۱/۳۲۹، کتاب النکاح، الفصل فی النکاح علی الشرط، رشیدیہ)

”تمہاری خواہش ہو تو طلاق طلاق“ کہنے کا کلمہ

سوال (۱۰۲۰۰): زید نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش ہو تو میری طرف سے طلاق طلاق“ دوم یہ کہہ کر خواہش ہو گیا۔ اور اس کے بعد زید نے ربیعہ کو کہہ دیا: ”حقاً حقن وہ بعد زید نے خیر کسی بات پر یہی کہا کہ ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش چاہی کروں گا۔ تمہارا چاہیو کہ بڑا ہو جائے۔ اور جو تم چاہتی ہو چاہی کروں گا“۔ اس پر بعد ہونے کو اب اس نے کہا: ”نہا ہے زید نے کہا کہ“ میں نے طلاق دینی“ اس پر بعد وہ فراموش ہو گئی۔ اور اس کو بھول کر اس نے بول دیا: ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش ہو تو میری طرف سے طلاق طلاق“۔ کیا کو آپ کی بات ہے۔

جواب: زید کا غصہ بیان ہے۔ دوم یہ کہہ کر خواہش ہو گئی۔ اور اس کے بعد زید نے ربیعہ کو کہہ دیا: ”حقاً حقن وہ بعد زید نے خیر کسی بات پر یہی کہا کہ ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش چاہی کروں گا۔ تمہارا چاہیو کہ بڑا ہو جائے۔ اور جو تم چاہتی ہو چاہی کروں گا“۔ اس پر بعد ہونے کو اب اس نے کہا: ”نہا ہے زید نے کہا کہ“ میں نے طلاق دینی“ اس پر بعد وہ فراموش ہو گئی۔ اور اس کو بھول کر اس نے بول دیا: ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش ہو تو میری طرف سے طلاق طلاق“۔ کیا کو آپ کی بات ہے۔

الحجۃ، حاملاً ومصلاً:

جواب: زید نے اپنی بیوی کو کہہ دیا: ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش ہو تو میری طرف سے طلاق طلاق“۔ اور اس کے بعد زید نے ربیعہ کو کہہ دیا: ”حقاً حقن وہ بعد زید نے خیر کسی بات پر یہی کہا کہ ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش چاہی کروں گا۔ تمہارا چاہیو کہ بڑا ہو جائے۔ اور جو تم چاہتی ہو چاہی کروں گا“۔ اس پر بعد ہونے کو اب اس نے کہا: ”نہا ہے زید نے کہا کہ“ میں نے طلاق دینی“ اس پر بعد وہ فراموش ہو گئی۔ اور اس کو بھول کر اس نے بول دیا: ”اگر تم چاہتی ہو تو تمہاری خواہش ہو تو میری طرف سے طلاق طلاق“۔ کیا کو آپ کی بات ہے۔

۱. کتبہ حسنہ و مستطیفة و علفیہ و جمع واحد فار جعیہ: الفتاویٰ العالیہ ص ۱۰۲۰۰، باب

الثانی فی بیان الطلاق، الفصل الاول فی بیان الطلاق، تصدیق، و تصدیق.

بغیر جب ٹکڑے کچھ لوگ گھر کے اندر داخل ہوئے اور زیر سے ان کے سامنے کہا کہ "آپ کو گواہ
ہیں، میں نے طلاق دینی طلاق دی"۔ اس میں نہ بیوی کو خطب ہے، نہ بیوی کی خواہش پر یہ طلاق "مطلق" کی گئی
ہے، بلکہ گواہوں کو خطب کر کے بلا تعلق و شرط کے قین مرتبہ یہ طلاق دی ہے اور کچھ دیر ہوئی، اسی مجلس میں بیوی
کو طلاق دی ہے۔ اب اسی پر گواہ بنا کر تمہیں طلاق دی ہے لہذا اس سے طلاق مغلطہ ہوگی (۱)۔

اس پر جب بیوی آگے برہی تو زیر نے یہ کہہ کر رد کیا کہ "آپ کیا ہوتے ہیں" اس کا مفہود یہ کہ خطب یہی
ہے کہ "میں اپنی طرف سے تعلق زوجیت باہل کر چکا اب جو تمہارا مناسب ہے سو ہے، بیوی سے یہ نہیں
کہا کہ "یہ (تمہیں) طلاق تمہاری خواہش پر موقوف تھی، اگر تمہاری خواہش نہیں تو طلاق نہیں" بلکہ یہ کہ "آپ
کیا ہوتے ہیں"۔ جب غلط صریح "طلاق دینی" استعمال کی جائے تو اس میں نیت کی حاجت نہیں ہوتی (۲) اور یہ
طلاق بیوی کے انکار کرنے پر موقوف نہیں رہتی ہے۔ اب بغیر طلاق کے دونوں میں دوبارہ نکاح کی بھی کوئی
صورت نہیں رہی (۳)۔ فقہ و الشریعہ کی اہم۔

حررہ احمد محمود غفرلہ، راہِ علوم، یونیورسٹی، ۱۳۴۳ھ۔

الجواب صحیح، بندہ وکھ سید عین علی عیسیٰ۔

۱۔ (و کذا فی رد المحتار: ۲۴۹/۳، باب الصریح، معبد)

(و کذا فی الفتاویٰ القاریۃ جلد: ۱/۱۶۰، الفصل الرابع لهما یرجع فی صریح الطلاق، إدارة القرائن کراچی)
۱۔ "اننا قال لا مراء: انت طالق و طالق و طالق، ولم یحقق بانشرط، بن کتاب منحولہ، خلقت ثلاثاً"
(الفتاویٰ العلامیہ: ۳۵۵، الباب کتبی فی بیقاع الطلاق، الفصل الأول، رشیدیہ)

(و کذا فی رد المحتار: ۲۴۹/۳، باب طلاق عبر الساجور بہا، معبد)

(و کذا فی الفتاویٰ القاریۃ جلد: ۱/۱۶۰، امواج آخر فی تکرار الطلاق و بیقاع العدد، إدارة القرائن کراچی)
۲۔ "لا یستعمل فیہ الا فی اطلاق، فهو صریح مع بلاقیۃ"، رد المحتار: ۲۴۹/۳، باب الصریح، معبد)
(و کذا فی مجمع الزہر: ۳۸۶/۱، باب بیقاع الطلاق، دار احیاء التراث العربی بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ العلامیہ: ۳۵۰، الباب الناس، الفصل الأول فی الطلاق، الصریح، رشیدیہ)

۳۔ "قال الله تعالى: فان طلقها، فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غیرہ و قد البغرة: ۲۴۰،

و ان كان الطلاق ثلاثاً فی الحر و متین فی لامة، لم تحل له حتى تنكح زوجاً غیرہ و كذا"

شوہر کی زیادتی سے بچاؤ کے لئے کسی تجربہ کار عالم کے مشورہ سے کاٹین نامہ

سوال [۶۲۰]: میں نے اپنی لڑکی کی شادی زیہ سے کر دی تھی، جب لڑکی واپس آئی تو قصہ ہوا کہ اس و حرم طرے سے تعریف دینی گئی، تقریباً پانچ دو تھک اس کے ساتھ ہی مگر کوئی تعلق ازدواجی قائم نہیں کیا، جب لڑکی گھر آئی تو یہ سب باتیں معلوم ہوئیں اور شوہر کے یہاں جانے سے انکار کر دیا، چار مہینے زیادہ کوٹھکھا تو وہ اپنی سسرال کے لئے اور جتنے کراب اچھی طرح رکھوں گا لیکن مجھے اختیار نہیں ہے ایسی صورت میں کیا نکاح کی صورت ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً:

بیکہ شوہر رکھے اور پار کرنے کیلئے آدھ ہے اور گڑبگڑ کو مٹانے کی محافی چاہیے ہے تو جو لمحہ موجود نہ اس کو طلاق دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے، متفرق کی جاسکتی ہے (۱)۔ اگر شوہر غصے پر رضامند ہو جائے، یہ کسی اور لڑکی سے اس کو طلاق دینے پر آمادہ کر لیا جائے (۲)۔ ان کے مکان پر درخست کرنے کیلئے شرم کرنی چاہئے کہ اگر شوہر کے حقوق ادا نہیں کئے (میسرے کی زندگی) تو زہر پر طلاق یا زہر کراپنے اور طلاق واقع کرنے کا اختیار

= صحیحاً، و بدین، ثم بطلبہ، أو بوث عنها: "الفتاویٰ العالمگیریہ"، ۳/۴۱، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما یحل بہ المطلقہ، و ملیدہ،

(و کذا فی بیس الحقائق، ۱۶۳، باب الرجعة، فصل فیما یحل بہ المطلقہ، دار الکتب العلمیہ بیروت) (۱) "مسئله الحاحی فی الحلالی حد نایب" لأخلاق، و أمرو صمد، فلا یمح خطره إلا بالحاجة لنفسه عنه الإسلام، "إن بعض المسامحات عند الله تعالى إهلای"، مجمع الأنهر، ۳/۶۰.

۳۸۱، کتاب الطلاق، بیروت)

(و کذا فی فتح القدیر، ۳/۴۱، ۳/۶۰، کتاب الطلاق، مصطفى البابی المحلی، مصر،

و کذا فی البحر الرائق، ۳/۱۴، کتاب الطلاق، و ملیدہ،

۳۰، حلیہ عند تعالیٰ، فی قول حاکم الألبقاسی حد و د، فلا جناح علیها فیما افطرت به، و البقرة، ۲۴۴ "المسئله إذا وقع من الزوجین اختلاف أن یجتمع تعلیمهما، لیصلحوا بیہما، فیر لم یصلحوا،

جواز الطلاق و الخلع"، رد المحتدر، ۲/۱۱۳، باب الجمع، سعید،

و کذا فی بیس الحقائق، ۱۶۳، کتاب الطلاق، باب الجمع، دار الکتب العلمیہ بیروت)

نصبت ... منہاء علی أن توکیل فی جعل غیرہ، وہذا عامۃ لعمہا، حتی لو فوض إلیہا صلاح فی سرتہا، أو فوض إلیہا صلاح فی روجہا، کما فی کثیرہ، فمطلبت الرجوع مہ لکونہا عدۃ لغيرہا، ولا یقتصر علی المجلس، اہ، بحر: ۳۶۶/۱ (۱)۔ والیست فی الرجوع: ۳۶۳/۲ (۲)۔
فتاویٰ الشریعہ ج ۱ ص ۱۸۷

حرر واعد محمد علی عثمان دار العلوم دیوبند ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء

گھر والا درکنے کی شرط

سوال [۳۶۶]۔ مسکمی یمن کا اپنے خسر مسکمی غلام الدین سے نکاح سے پہلے یہ عہدہ بنوا کر آیا،
تو خسر نے کہا کہ اگر خسر بھی مہی اور اگر مہی نہ فرقی کر کے نکاح جائے تو اس میں منکوحہ طلاق شری سے
حرام ہو جائے گی۔ یہ منکوحہ نکاح سے پہلے تحریر کر لیں، بعد نکاح ہوا تو آج عرصہ گزارا تھا کہ غلام دین سے
تخلف کر کے مہی لائے، اب اس کا یہ بھی کیا ہے؟ یہ عہدہ طلاق سے حرام ہو گیا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جو تحریر بطور سند و کتابت سے پہلے مہی کی اس کے خلاف اثر تصدیق نہیں کرے تب بھی مہی تحریر سے درست
اس کی بنا پر طلاق واقع نہیں ہوگی (۳)۔ فتاویٰ الشریعہ ج ۱ ص ۱۸۷

حرر واعد محمد علی عثمان دار العلوم دیوبند ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء

(۱) از البحر الرائق، ۵۰۶/۳، کتاب الطلاق، فصل فی المصلحة، وسیدہ:

(۲) "وأنعموا علی أن قوله لأجسی طلق امرأتی توکیل، ولا یقتضی للمجلس، وهو فصل التوکیل
بصلاح لأجسی، لأن ثمة التامی والتدبیر للزوج والاختیار، فکان إضفاء الأمر إلیہ توکیلاً
لأتملکاً، والمنصرف عن توکیل هو الذی یصرف لغيرہ، والسرقة عاملة بنفسہا، لأنها بالتطبیق
تصرف لغيرہ عن نفسہا، وكانت مصروفة عن ملک، فاما إذا جسی فإنه عامل لغيرہ، لأن متعده
عبدہ عائذہ ہی غیرہ، فکان مصرفاً عن توکیل وأمر لا عن ملک"، إبداع المصالح: ۲۶۶/۳، فصل فی
قوله، طلق، ملک، دار الکتب العلمیہ بیروت،

(۳) وكذا فی تبیین الحقائق، ۶۸۳، کتاب الطلاق، فصل فی المصلحة، دار الکتب العلمیہ بیروت،

(۴) روضة المملک، مرقومہ، مملک، حد، إن ثبت ثابت طلاق، أو لإضاة إلیہ کما مکتوب کتاب طلاق، ۶۰

نہ کی گئی خواہش پر مطابق

محمّد علی آغا ۱۹۳۸ء۔ زیر سے مٹی دھو کر ہاتھوں کی گھٹنے کی نیت نہیں ہے جو حلقہ سے وہاں رہے۔ یہ بھی تجھے دے دے گا میاں اور زچہ کہ بھی ہے کہ "اگر تو نے جو ہے تو طریق سے کہہ سکتا ہوں"۔ لیکن اگر تو نے حلقہ کے لئے راضہ منہ نہیں ہے حلقہ واقع ہوئی یا نہیں؟ لفظ و اسلئے۔

أُجِبَ ابْنُ حَامِدٍ بِمَنْصُوبٍ.

پھر طریق کامیاب کیوں نہ لگتا ہے بلکہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے۔ قہقہہ ہاتھ دھوئی اور اٹھتا۔

المادة ١٠: يجب توفير التدريب اللازم للموظفين في استخدام التكنولوجيا الحديثة.

باب الفسخ والتفریق

(فتح اور تفریق نکاح کا بیان)

قانونی نکاح

سرائی (۱۹۷۰ء): ۱۔ حاس میں (جدید قانونی) ایکٹ ۱۹۳۹ء منسوخ و تیشیح نکاح کا بندہ و تہن سے لئے جو رمنٹ سے، قاعدہ چانس بھرم ہے اور جس کا نفاذ ہو کر عدالت اپنے دیوانی میں مقدمہ مت منجانب منکوحہ لائے ہوئے راتہ ہو رہے ہیں جبہ والیوں کا قانون کا نسخہ در علم ہوگا۔

۲۔ کیا یہ قانون نکاح، شوہر کی شکایت، خستہ برتہ، تفصیل مندرجہ قانون جو عورت کی طرف سے بصورت دعویٰ، ذوں ثابت ہونے پر عدالت سے عورت نکاح فتح کر لے کر بجا و درست اور صحیح ہے؟

۳۔ کیا یہ قانون شرع کے لحاظ سے درست بنایا گیا ہے؟

۴۔ کیا یہ عورت کی طرف سے بھی اس کی خواہش پر یا خوش گوار کی تعلقات ہونے پر خلک (فسخ) نکاح ہو سکتا ہے؟ جب کہ مسلم ریاست کے یا دیگر ممالک مسلم حکومت میں پہلے سے مکمل در آمد جاری ہے۔

۵۔ کیا دوران مقدمہ نکاح فریقین، مدعیہ اور مدعی حیدہ دونوں آپس میں بصورت تصفیہ یا بھی صفا نامہ ایک تحریر یا معاہدہ پر تمام مدت کو طے کر کے نکاح فسخ ہوئے فیصلہ عدالت کے خود بھی کر سکتے ہیں اور اس یکجائی تحریر تصفیہ کو عدالت میں داخل کر کے تصدیق کر سکتے ہیں۔

۶۔ کیا علاقہ مرادی طرف سے عورت کو زہنی ہے تو وہ تحریری ہوئی پابندی یا زہنی اور آدھیوں کے سامنے عورت کا ان وقت موجود ہونا اسے پانچس یا دہنوں میں سے ایک حدت میں ہوتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً؛

دیہ ہوئی اس کا سودہ دیکھا تھا۔

۴۔ تفصیل مندرجہ قانون تو محفوظ نہیں۔ مگر عدم رائے حقوق، یا نہ کو سخت برتاؤ سے نکال کر شوہر کی شکایت کرے اور حاکم مسلم یا اختیار، افتات کی باقاعدہ تحقیق کر کے عورت کا دعویٰ بھیج ثابت ہونے پر (دب کہ شوہر باوجود انہماشی حاکم ۱۰۱ کے حقوق اور موافقی شرع برتاؤ یا طلاق کے لئے تیار نہ ہو) فسخ ۱۵۸ کر دے تو شرعیاً یہ نکاح صحیح و درست ہے (۱)۔

۳۔ جوں کہ اس کی تفصیل محفوظ نہیں، نہ اس وقت اس کی کوئی کاپی موجود ہے، اس لئے اگر آپ نے یا اس کی کوئی کوئی بتو بھیج دیجئے تاکہ اس کے متعلق تفصیل جواب دیا جاسکے۔
۲۔ اس کا جواب نمبر ۲۰ میں گذر چکا۔

۵۔ اگر شوہر اور بیوی آپس میں قطع کر لیں تو صحیح ہے (۲)۔ حاکم مائتوی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب کہ خود سے نہ کر سکیں۔

۶۔ طلاق زانی بھی واقع ہو جاتی ہے خواہ کسی کے سامنے دے، یا تنہائی میں زانی کہے بلند آواز سے، یا اس قدر آہستہ سے کہ صرف خود سنا سکے عورت موجود ہو یا نہ ہو (۳)۔ طلاق تحریر سے بھی واقع ہو جاتی ہے

(۱) تزوج صحیح ہے مقدمہ قضی اسلام یا سلطان ماکم اور بصورت نہ ہونے حاکم کے برہمت مستحقین کے سامنے پیش کرے۔ مگر جھٹکنے کے بعد شرعی جہاں سے جب عورت کا دعویٰ بھیج ثابت ہو جائے تب باوجود جھٹکے (شوہر) قرئی نہیں رہتا۔ اس کے خاتمہ سے کہا چلا کہ اپنی عورت کے حقوق ادا کر دو و طلاق، اور نہ بھر تفریق کر دے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ خاندان کی عورت پر غلبہ نہ کرے تو تاحاشی یا شرعاً جو ایسے قائم قدم و طلاق واقع کر دے۔ (۱) (۲) تاجہ، ص: ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳

۲۔ کھنکھائی کی خواہش پر جوت جیسے کئی کڑے آٹا اس سے طاق و تھکے نہیں رہ سکتے ہیں وہ سوراخ آپ کی بیوی کی رسم کی (۱) قطعاً اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: احقر اور احقرہ! اللہ اعلم! پروردگار

ہمارے شریعہ پہاڑ کا قیام تک

سوال ۵۵ء ۵۶ء: اگر تم لوگ نکاح کے رہنے والے ہیں اور مردانہ کتب یا قرآن پر ہیں اور یہاں پر عادت شریعہ مدت سے قائم ہے، پھر وہ اس کا شوق بھی نکاح ہی کا ہے۔ عادت شریعہ پر ہیں اپنے شہاد کے خلاف نہیں دلائل کو یا مردانہ قضاء میں وہاں کو طلب کیا یا نہ ضرر فساد سے کتنے نہیں کاغذ سے اور مدت کے بعد مسو کا دوسرے مرد سے نکاح کر دیا یا۔ اب اگر انہوں نے نکاح کے وقت سے نکاح کوئی پر شہاد عام کرتے ہیں کہ باہمی شہاد میں وہاں کی عادت نکاح کی گئی یا کیا۔ اس سے اب وہاں یہ ہے کہ عادت شریعہ پر مرد کا فیصلہ نکاح و نکاح کے لئے دفعہ نکاح کیا یا نہیں؟

الجواب: حاصلاً و مصلاً:

اگر اس باب میں (عادت وغیرہ) تحقیق ہوئے پر تو عادت شریعہ کے تحت نکاح کیا یا ہے تو یہ "متر" ہے اور بعد مدت تک ثابت ہوئی (مرستہ ہے) (۲)۔ یہ دوسرے رالتقاء کے دونوں کی بھی معافی اور دونوں نے اپنا بیان کیا تو

۱۔ مکلف سامعین: الدار المعاصر کتاب النکاح ص ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴

دونوں نے اسی کے فیصلہ پر بھی رضامندی دیدی تو اب شہنشاہ کیا بات ہے۔ لفظ "اندر تعالیٰ علم۔"

حررہ احید محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند، ۲۶/۲/۱۳۸۹ھ۔

الجواب صحیح: سندہ نظام الدین علی بن ابی ابراہیم دار العلوم دیوبند، ۲۷/۲/۱۳۸۹ھ۔

امارت شریعہ بہار کے بجائے شرعی کمیٹی سے فیصلہ کروانا

سوال (۲۰۷): ۵/۲/۱۳۸۹ھ کو ایک اشتکاء کے جواب میں آپ نے لکھا کہ "مذہب شریعہ تم کو یہ امارت شریعہ بہار میں اگر فیصلہ اتنی تاخیر سے ہو کہ اس کے اتھار میں مناسبتوں تو ثبوت پیش کرنے دوسری شرعی کمیٹی کے ذریعہ سے (ایک دوسرے میں) تفریق کر لی جاسکتی ہے۔"

فہم کشیدہ: امارت کے پیش نظر سوال ہے کہ شریعہ دونوں شرط مقتور ہوں یعنی تاخیر ہو اور نہ مناسبت کا خطرہ ہو، یا تاخیر ہو مگر مناسبت کا خطرہ نہ ہو تو شرعی کمیٹی یا پنجایت اس خراج سے منصفہ کا فیصلہ کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس کا فیصلہ شرعاً نافذ ہو سکے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

چونکہ امارت شریعہ بہار میں اس کا نظم ہے اور مقدمات فیصلہ ہوتے ہیں، ان ضرورتوں کا تجربہ اور بصیرت ہے، نیز حکومت میں بھی ان کے فیصلہ کو تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے وہاں کا دستور دیا جاتا ہے، اور جو بھی شرعی پنجایت "الکلیۃ الذی جزا" کے مطابق بنائی جائے اور وہ پوری شرائط کے ساتھ فیصلہ کرے تو وہ معتبر اور نافذ ہوگا۔ لفظ "اندر تعالیٰ علم۔"

حررہ احید محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند۔

کیا امارت شریعہ کا فیصلہ قاضی کا بھی ہے؟

سوال (۲۰۸): ۱۳/۲/۱۳۸۹ھ۔ صوبہ بہار میں امارت شریعہ تم ہے اور امارت شریعہ کے ذریعہ گرامی مختلف ضلع میں مختلف سب ڈویژن میں درالقضاء قاضی اور قاضی مقرر ہے، ان عدالتوں میں فیصلہ کا حق وغیرہ کے لئے خدشہ ہے کہ ان کے کوئی حکومت کے حقوق، اگر وہ عداوت میں تفریق کریں گے۔ اس کے بعد بھی اگر خدشہ کسی صورت پیش نہ آئے تو قاضی شرعاً جو اس کے قائم مقامہ عداوت واقع کرنے سے حیلہ ماحوزہ ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، حکم (زوجہ متعت فی البقیۃ، دارالانشاء، لکھنؤ)۔

[illegible]

۴۔ پہاڑی لوگ شہری کی کیا مشیت ہے اور سب تر مری کی فائز کونہ و عداوت کی اور الشفا قرلی عداوت سے نہیں؟

[illegible]

الاجواب عدد واصل:

ماہیت شریعہ کا صحیح مبحث بہت اہم ہے۔ بہت سے شرعی اور معاشرتی مسائل کا حوالہ ہے، جسے شرع معتمد سے ہی لے کر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ جدید شرعی مسائل سے آگاہ رہیں۔ جلد ہی اپنے اقتداء کا فیصلہ کر لیا کریں۔ جیسا کہ ہمیں معلوم ہے، پانچواں اہل اعراف کے ہیں، فقہی اور ہر دورہ میں ہم اختلافات نے بہت گہروں غوص کے بعد داخل شریعت کی روشنی میں آگاہ کیا ہے اور ان سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ ان کے اصول و آراء میں ایکن یا ایکنی خاص ہے کہ یہ ان کے مخصوص مسائل و مباحثہ کا ماحول ہے۔ یہ بات شریعہ و احکام کی اہم بات کے فیصلہ کرنے اور مسائل میں لانا اور اختیار ہے۔ یہاں بات ہے کہ ان کے فیصلہ پر مملکت اور دنیا میں لائی (میں فیصلہ) جو بھی حکم ہو، ان کی رائے کے خاتمہ و ختم و اختیارات و مشاوت حاصل ہے۔ یہ فیصلہ ان کے فیصلوں کو لے کر ہے۔

ان کے چہ جہات شریعتی ایمانی نکستے شریعتی حقیقت جس میں ہے، انہیں شریعتی حقیقت

تفان کرنا چاہتی ہے اور نہ کاہر کا کار کرنے والا ہے۔ حسب فیصلہ عدالتی لڑائی کے حق میں ہو گیا تو فرضی طور پر کہتا ہے کہ میں انھیں کاہر اور لڑائی کسی قیمت پر جانے کو تیار نہیں اور کبھی ہے کہ مر جائوں گی مگر دباں نہیں چاؤں گی، کیونکہ لڑکے کے اور مٹھروالے کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ عدالت جو فیصلہ دیتی ہے وہ مسلم پر سنگ لا کے مطابق دیتی ہے لڑائی شریعت کے مطابق فیصلہ چاہتی ہے۔ لہذا گذارش ہے کہ مسئلہ کے مطابق جواب عنایت فرمایا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

گورنری کی درخواست پر عدالت نے شوہر کو ہوا کر اس سے طلاق دلاوائی اور شوہر نے اپنی زبان سے خلاق دے دی تو شرط طلاق واقع ہوئی عدالت گذر جانے پر لڑائی کو دوسری جگہ ٹکانے کا حق ہے۔ اگر شوہر کو ہوا کر اس سے طلاق نہیں دلائی، بلکہ لڑائی کی درخواست پر خود فیصلہ عدالتی کی اجازت دے دی جیسا کہ کل فیصلہ ہوتا ہے تو اس سے خلاق طلاق نہیں ہوتی لڑائی کو دوسری جگہ ٹکانے کی اجازت نہیں (۱)۔ بہتر تو یہ ہے کہ پہلی بات کو ختم کر کے باہمی مصالحت اور نیکی بول کر کیا جائے۔ اگر لڑائی کسی ضرر بھی شوہر کے یہاں جانا نہیں چاہتی تو شوہر سے خوشاد کر کے مہر معاف کر کے کچھ اور بچے دے کر غرض عورت کسی بھی طرح طلاق حاصل کر لے، یا شرعی بیعت کے ذریعہ اپنا معاہدہ ساف کرالے۔ اگر شرعی بیعت اچانک اٹا جائے تو کو سامنے رکھا کر اس کے کچھ بونے طریقے پر تفریق کر دے گی تو وہ تفریق بھی مستحکم ہوگی۔ فقہا رحمہم اللہ۔

امامہ والعبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۶/۱۱/۱۳۹۰ھ۔

(۱) سورت تفریق کی یہ ہے کہ عورت اپنا مقدمہ قضی اسلام یا مسلمان مائیں اور ان کے نہ ہونے کی صورت میں جماعت المسلمین کے سامنے پیش کرے اور جس کے پاس پیش کرے وہ معاملہ کی شرعی شدت وغیرہ کے ذریعہ سے پہلی فیصلہ کرے۔ اور اگر عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہو کر وجود و سمت نہ خارج نہیں دیتا تو ان کے معاہدے سے کہا جائے کہ اپنی عورت کے تفریق اور خود طلاق اور تفریق تم تفریق کر لیں گے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ دلائل نہیں صورت پر نہیں لے کرے تو کا قضی یا شرعاً جو اس کے قہر مقام سے طلاق واقع کرے اس میں کسی حدت کے اظہار و مصلحت کی اتفاق بالکلیہ ضرورت نہیں۔ (۲) عیدنا جہاد و تقیم: پچھتہ، تقریر کی صورت اور اس کے شرائط: ص ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱

ظالم زور و قوت سے چھٹکارہ بن کر بیعت پختہ کرتا ہے۔

الاستغناء (۱۰۹-۱۱۳): مسماۃ بقولہ کہ کان محمد شفیق سے ہوا جس کو عمر حدیث میں زور و زبردستی سے لیا گیا اور اس نے اپنے شوہر محبوب علی کے گھر بڑا کر لیا، جب مسماۃ بقول کو معلوم ہوا تو اس نے کہا کہ یہ اشیاء میرے باپ کی ہیں، اس پر محمد شفیق نے بہت ہار اور تال کو زور کی میں زیادہ اتفاق سے، تول نہ دیکھی اور چل گئی۔ اب محمد شفیق محبوب علی اور اس کی بیٹی (بقول) کو جان سے مارنے کے ور ہے ہے۔ اس صورت میں بیعت سے فسخ کا جواز کا مطالبہ درست ہو یا نہیں؟

الجواب جامعاً ومصیباً:

اگر تحریر کردہ واقعہ صریح ہے تو یہ محمد شفیق کا بہت بڑا ظلم ہے، اب اس طرح بھی دیکھا کر خوشی نہ کر کے لڑائی دے کر اس سے اتفاق حاصل کر لی جائے، مریض کر لیا جائے، اس طرح کہ بیوی میرے خلاف کرے اور شوہر اپنے حقوق نہ دیتے، ختم کر دے (۱)۔ اگر اس میں بھی کامیابی نہ ہو تو عدالت مسلم یا اس کی عدم موجودگی میں جرح مسلمین (بیعتیت) جس میں تم از کر ایک معاملہ شریعت میں بھی شریک ہو کر اس کے سامنے مقدمہ پیش کر کے شوہر کے مظالم ثابت کئے جائیں، وہ عدالت میں واقعات شریعت سے عہد و پیمان لے کر دیکھ کر جو یہ ظلم نہیں کرے گا، اگر ظلم کرے تو زمین کو اپنے اوپر طلاق واقع کرنے کا حق حاصل ہوگا (۲)۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ: "وَمَنْ خَفِيَ عَنْهُ أَنْ يَفْعِلَا فَعَدُوٌّ لَهُ" فلا جناح عليهما فيما افترقا به۔ (سورۃ البقرة

۲۰۲۹)

تو ایڈ تفسیر الروحانی و خلافت ان لا یفعلوا حدود اللہ، فلا یأمن بأمن تعدی نفسہ من معنی یحکمها

بہ، (الہدایۃ: ۲۰۲۰)، کتاب الطلاق، باب الخلع، شرکت علیہ ملانہ

۲۔ کذا فی الفیاضی للعالمگیریہ: ۲۸۸، ۱، الباب الثانی فی الخلع وما فی حکمہ، رشیدیہ:

(و کذا فی التذکرۃ لسخاوی: ۳۰۶، ۳، باب الخلع، سعید)

(۳) "ان غیبت حکم سے شوہر و نسوان ایک عیسوی (مغربی) فی ہذا المدة، فامر علیہمک بحدک، یہ

عدالت سمجھا، نسوان محسن الیہا مفسد و زمت شدہ، کان الامر بیدہ"، (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۱۹، ۱)

۱۔ باب الثالث فی تعدی بعض الطلاق الفصل الثانی فی الامر بالبد، رشیدیہ،

اور اس عہدہ پر ان پر شوہر سے کچھ طمانتہ بھی ہے اور زہد کو اس کے حوالہ نہ کیا جائے، اگر شوہر عہدہ پر نہ کرے تو اس سے طلاق دلا دی جائے۔ اگر شوہر نہ عہدہ پر آئے تو طلاق دے تو تفریق کر دی جائے (۱)۔ اس کے بعد عدالت میں جیسی گزرا کر زہد (مسماۃ بنو بنی) کو دوسری جگہ عقد کرنے کا حق حاصل ہوگا (۲) اور زوج محمد شفیع کو کوئی حق باقی نہیں رہے گا۔ لفظ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر العبد محمد مفتی عبد الرحمن اعظمی دہلی۔

الجواب صحیح: زہد محمد شفیع العبد مفتی عبد الرحمن اعظمی دہلی۔

کیا بیوی کو بذریعہ عدالت طلاق لینے کا حق ہے؟

سوال (۱۳۹) : میری شادی ہائیر کے ساتھ ہوئی، ہائیر کے والدین نے جہاں ٹائڈ مار پیچ دی وہاں ہائیر کے اوپر ستر و چار دیوے کا کام سواہل بھی لادیا۔ کچھ عرصہ بعد دونوں میں بوجہ غیر شرعی کشیدگی پیدا ہوئی، اور کشیدگی نے عداوت کا اور عداوت نے مقام عدالت تک پہنچا کر لیا۔ میرا بیٹا زہد ہائیر کو باہر سے طریقہ پر اپنے گھر لاسنے کے لئے مسر ہے، مگر ہائیر تیار نہیں، بلکہ وہ اپنے شوہر کو ٹھہرا دیتا اور کھانا جانتی ہے اور گھر کے لئے آدھ نہیں۔ اس بات پر یاد میں غیر شرعی امور کی وجہ سے اب ہائیر اور اس کے والدین میرے بوجہ یہ طلاق عدالت کو بہت حاصل کرنا چاہتے ہیں، مگر میرا بیٹا زہد ہائیر کو طلاق دینے کیلئے جرح نہ کر رہا ہے۔ تو یہ والدین

(۱) ترجمہ صحیح: وہاں تو لازم ہے کہ کسی طرح خود سے قطع دفعہ وصل کرے، لیکن اگر ہائیر و شوہر کے (خلاصہ کی) کوئی صورت نہ ہو سکے تو پھر صورت اپنا مقدمہ فیصلہ اسلام یا مسلمان حاکم اور صورت نہ ہونے کے نام کے جماعت مسلمین کے سامنے پیش کرے۔ پھر تحقیق کے بعد شرعی فیصلہ سے جب عدالت کو کوئی صحیح ثبوت ہو جائے کہ ہائیر اور عدالت کے شرعی نہیں رہا تو اس کے خود سے کہا جاتا ہے کہ اپنی عدالت کے حقوق اور کردار و اخلاق اور ذریعہ تفریق کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر عدالت کی صورت نہیں لگے تو عدالت میں شرعی جہاں کے ذمہ مقام و طلاق دینے کرے۔ (دفتری لائٹس اور جہت میں، ۳۴، ۳۵، ۳۶)

(۲) آزاد طلعتی الرجل امراته طلاقاً باناً اور جعلاً أو لثماً، أو وقعت العرقہ ببہعہا علی طلاق وہی حرہ میں تحییض۔ ہدایتا فلائفہ آخری، (فتاویٰ العالمگیریہ، ۵۲۶: ۱، الباب الثالث عشر فی العدة، وشدیدہ)

(۳) الفی فی فتاویٰ فاضلی عنی عنی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ، ۵۳۶: ۱، کتاب الطلاق، باب العدة،

وشدیدہ)

(۴) الفی فی بین الحقائق، ۳۸: ۳، باب العدة، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اگر یہ ارادہ ہوتا تو دوسری شادی نہ کرتا، جس نے تو تین مرتبہ آدمی بھیجے کہ لڑکی کو لے جائے، لیکن انکار کر دیا اور گالیاں دیں، اب مقصد بدل لیں اور لڑکی کو ذلیل کرتا ہے۔ اس کے بعد مسماۃ نے تصحیح نکاح کا دعویٰ کیا، تحصیل میں حاکم نے نکاح توڑ دیا جس کی نقل ہمراہ ضلک ہے۔ دو گواہ بھی حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ محمد فضل ملا تھا وہ کہتا تھا کہ مسماۃ ملکی کو بیٹا نہیں چاہتا ہے، نکاح نفیسہ سوچا ہے، غلام سرور سے کہو کہ اس سے شادی کر لے، اب غلام سرور نے شادی نہ کر لی ہے جس کو کوڑا مارا ہو چکے۔ اب محمد فضل مدعی ہے کہ میرا نکاح مسماۃ ملکی سے دستور قائم ہے، کیا اس کا کہنا صحیح ہے اور بیچ صاحب کا فیصلہ صحیح نکاح کے بارے میں نہیں ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

جبکہ مدعی کی درخواست پر شہر کو حاضر عدالت کر کے بیان لیا گیا اور پورے ثبوت و صفاتی کے بعد عدالت کو یہ ثابت ہوا کہ مدعی کا بیان صحیح ہے اور شہر اس کے حقوق ادا نہیں کرتا، اس پر چودھری نقیض کریم صاحب سول جج نے دونوں کے درمیان تفریق کر دی ہے، تو شرعی تفریق معتبر ہے اور مدعی کو نکاح ثانی کا حق حاصل ہے (۱)۔ فقط۔

حرر والعید محمود علی مدد دار العلوم دیوبند ۶/۲/۸۷ھ۔

والجواب صحیح، بندہ محمد غلام الدین مفتی مدد دار العلوم دیوبند ۶/۲/۸۷ھ۔

نوٹ: فیصلہ حاکم کی نقل ساتھ نہیں ہے۔

نکاح و تفریق میں بیچ کا فیصلہ

سوال (۶۳۸۲): ہندوستان کی مسلم ریاستوں کے مسلم اور غیر مسلم بیچ کسی معاملہ میں مظل (بیع نکاح

(۱) ”بہرحال صحیحہ کو اول تو یہ لازم ہے کہ کسی طرح خاوند سے طلاق وغیرہ کرے، لیکن اگر باوجود بیع طلاق کے کوئی صورت نہ مانے، لیکن تو سخت مجہوری کی حالت میں مذہب مالکیہ پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ اور صورت تفریق کی یہ ہے کہ عورت اپنا عقد و فاقہ منقطع کرے اور اس کے ذریعے اس کی صورت میں جو عہد مسلمانین کے سامنے پیش کرے اور جس سے پاس پیش ہو، اس معاملہ کی شرعی شہادت وغیرہ کے ذریعے اس کی پوری تحقیق کرے۔ اور اگر عورت کا صحیح زوجی ثابت ہو کہ باوجود دست کے خراج نہیں دیتا تو اس کے خاوند سے کہا جائے کہ اپنی عورت کے حقوق ادا کر دو، یا طلاق دو، اور نہ تو تفریق کر دیں گے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ خاتم کسی صورت پر عمل نہ کرے تو قاضی یا شرعاً جو اس کے قائم مقام ہو، طلاق واقع کر دے، اس میں کسی نہایت کے اختلاف و مہلت کی باتفاق، لکھ ضرورت نہیں۔“ (حیلہ ہندو جس میں محمد، محمد زہد، صحیح، دارالاشاعت لاہور)

نہ دہی ہے اس سے شادی نہیں کی دست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ: محمد بن غفران، دار العلوم، بورنگہ، ۲۰۱۰ء۔

شوہر سے نفرت کی صورت میں تفریق کا حکم

مسئلہ (۱۶۳۸): بیوی کو اپنے شوہر سے نفرت کی ہو گئی ہے اور وہ کسی طرح اس کے پاس نہ رہنا چاہتا ہے۔ وہ خود بخود چلی ہو جائے تو یہ صحیح ہے مگر شوہر کے پاس رہنا نہیں چاہتی، اور شوہر کسی قیمت پر فسخ یا طلاق کے لئے اسے نہیں ہے۔ تو ایک شکل میں تفریق کی یا سموت نکل سکتی ہے، اگر یہ شریعتاً یا فاضل و فزیرین کا حق ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر شوہر حقوق ادا کرتا ہے تو زبردستی تفریق نہیں کی جاسکتی (۱)، البتہ شوہر کو طلاق پر راضی کیا جائے یا جوش (۲)، یا اگر شوہر کے لئے بھی اطمینان نہ ہو کہ انہوں نے طلاق دے گا (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد المذنب عبدالعلیم بن محمد

زوجہ کو شوہر سے سیربی نہ ہونے کی صورت میں تفریق کا حکم

مسئلہ (۱۶۳۹): زون امراتہ نہیں ہے، تین صورت نکلی ہے مجھے یوں تو سسرال میں بہت تکلیف ہے لیکن سب سے بڑی تکلیف شوہر کی ہے، بیان سے ایسا یہ چہرہ ہے کہ زوجہ کی شوہر پر نفرت نہیں ہوتی کہ اب مجھ سے اور پروا نہ رکھتا ہے جو سب کا، اور میں کسی قیمت پر اس کے پاس نہیں رہ سکتی، اور شوہر تفریق کے لئے راضی

۱۱۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "ابغض الحلال الی اللہ الضلوق"۔ سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۰۲، ابواب الطلاق، قدسی۔

۲۔ بحسنہ امہ الطلاق، بغض امہ حاتم، البیروت، ص ۱۰۲، کتاب الطلاق، وغیرہ۔

۳۔ کتاب فی نفس الحقائق، ص ۲۰۳، کتاب الطلاق، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

۴۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا يَفْقَهُا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْمَا قَبْلَ الْفَتْحِ بِمَا دَرَسْتُمُوهَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ: ۲۲۹﴾

اَوْ لَا تَقْدِرُ عَلَى الْفَرْجِ حَتَّى لَا يَعْلَمَ حُدُودَ اللَّهِ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْمَا قَبْلَ الْفَتْحِ بِمَا دَرَسْتُمُوهَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ: ۲۲۹

مجمع، المجلد ۲، ص ۳۶۳، باب الحج، فی حصة معانی۔

۵۔ کتاب فی نفس الحقائق، ص ۲۰۳، کتاب الطلاق، وغیرہ۔

۱۰ ملازمہ و تدبیریں مسلمانوں کی تکمیلی بنائی جانے لگیں۔ اس میں ہم از ہم ایک معتقد و تجربہ کار مفتی کو بھی شریک کر دیا۔ اس میں لڑکی بولی کرے اور یہ ثابت کرنے کے لیے شواہد نہ آکر رہتا ہے اور نہ ان و فقہاء کے لیے نہ اس حقائق کا راسخ ہے اور دوسرے میں شوہر کے آواز کر کے پر اور نہ ان و فقہاء کے لیے یہ راضی نہ ہونے کی صورت میں طلاق کا سلا بہ کرے۔ شرعی تکلیفی بعد تحقیق شرعی عبوت کے شوہر سے کہے کہ کو اپنی بیوی کے حقوق ادا کرے، آپا کرے، ان و فقہاء کا طلاق ہو، ورنہ شرعی تکلیفی تم دونوں میں بغاوتی کر دے گی، انکروں پر ہم کو کسی وقت کا تسلیم نہ کرے تو شرعی تکلیفی کے لیے چاروں ہذا کہ ان دونوں میں تفریق کا فقہاء کے، و بدعتی حقائق کے حکم میں نہ کرے۔

چنانچہ دارالعلوم اربعہ کا مذکور فتویٰ "ہائے کے بعد بی بی کے سر پر ست جامہ باری نے حسب فقہان کا ارادہ یہ تا پہنچا یہ کہ ایک مہر ان کی تکلیف میں شریعت کرنے سے انکار کر دینے اور بی بیات سے قطع ہو گئے۔ مہر ان بعد حسب نے، سری جماعت مسلمانین کا تم کیا جس میں مولانا کے علاوہ مولانا میرزا سید محمد علی شریک دین، تیس میں مولانا کے علاوہ مولانا شریک دین، تیس نے بی بی شہت میں، اولیہ ان و حکمران کا کہ تم دونوں مزید کے کان پر جاؤ اور مزید سے کہہ دو کہ تم جماعت مسلمانین میں جا کر اپنی زوجہ کے وارث کر دو اور عیسیٰ بی بی کو اس اور انجانان اور جماعت مسلمانین نے بعد از اس کو کہ تم یہ کو آپ جو اعدائے گروں اللہ آپ حضور و ان پر حاضر جماعت کوں، و تو اپنی زوجہ کو راضی کر کے آپا کرنا اپنے اہل خانہ جائیں، و طلاق دینا۔ حسب ان دونوں مہر ان نے مزید کو جماعت مسلمانین کا یہ حکم نہ مانا، تو مزید نے جماعت مسلمانین میں حاضر ہونے اور طلاق لینے سے حجاب انکار کر دیا۔

ان دونوں مہر ان نے وہاں جو کہ جماعت مسلمانین کو لکھا کر دیا، اور دوسری نشست بولی جس میں فقہان کے لئے تاریخ مقرر ہوئی، مزید کو کچھ کوئی اعتراض نہیں دیا، اور حضور و تاریخ فقہان کو احاطہ کر دیا، جس میں کہ مہر ان شریک تھے کسی نا اہل خانہ نہیں دیا، جو امت کی کلی جماعتیں سامنے، جیسے بی بی شہت میں جاریہ مہر ان شریک تھے، اور فقہان نے یہ دیکھا، فقہان کو حکم دیا، ان کے بعد حد طاق مذاکرہ کرنا، و بعد ازاں بی بی کو یہ اور شوہر کافی کے ساتھ رہنے لگی، اور یہ صورت مذکور فتح مکان صحیح ہو گیا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلياً:

انکرا نشست میں ہم از ہم نہیں مجبور ہو رہے، و رجم کے یا اس صانع اچھی کہ تم بی بی کو آپا کر دو

کیا ولی کو فتح نکاح کا حق ہے؟

سوال [۱۳۹۲]: ہندو نے اپنی لڑکی زامہہ کا نکاح بلہ مرضی زید (اپنے شوہر) محمود سے پرہیز کیا اور بعد نکاح نہایت بدخلق اور بد مزاج نکلا۔ لڑکی زامہہ ہنوز بالغہ ہے، اس کی بد مزاجی سے ۴ ماہ اور پریشان حال ہے، صورت حال دونوں میں ایک وجہ باہ کی صورت نظر نہیں آتی ہے، مزید یعنی باپ لڑکی کا من حیث ولی نکاح فتح کر سکتا ہے یا نہیں، یا زید فیہ ربلوغ پر نکاح کے فتح کو موقوف رکھے؟ بہ اوجہ واد۔
الجواب حاملاً ومصلیاً:

باپ کی موجودگی میں ماں کو وہاں فتح نکاح حاصل نہیں، صورت مسئولہ میں یہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف ہے، اگر باپ نے اجازت دیدی، تو جائز ہو گیا، اب نہ خود فتح کر سکتا ہے، نہ اس صورت میں لڑکی کو خیاب ربلوغ حاصل ہوگا، بلکہ یہ نکاح لازم ہو گیا۔ اگر باپ نے اجازت نہیں دی، بلکہ روک دیا تو وہ روک دیا، یعنی شرعیاً یہ نکاح غیر مجرب ہے، فتح کرانے کی ضرورت ہی نہیں، بلکہ دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے:

”فلو زوج الأبعد حال فتمام الأقرب، توقف علی إجلالہ، لا۔“ در مختار: ”قد یکن سکونہ إحصاءاً لنکاح الأبعد، وإن کان حاصراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحاً أو دلالة، تأمل، لا۔“ رد المحتار: ۶/۴۸۶ (۶)۔ فقہ واللہ بحاشائہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمد گشتوی، عفا اللہ عنہ، محقق مدرسہ مظاہر علوم مہانپور، پوچھا۔
الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح عبداللطیف، ۳۶/۴۶۱، محرم ۱۴۱۱ھ۔

شوہر، بیوی کے درمیان تنازع شدید کا مقدمہ عدالت میں

سوال [۱۳۹۳]: مسات خالہہ بالفدہ خنزیر نے خار جائین کر کہ میرا باپ زید میرا عقد کرے۔ جس کی ایک زوجہ موجود ہے۔ کر دیا ہے، اپنی والدہ کی معرفت اپنے باپ سے کہلا یا کہ میرا عقد ایسے شخص سے جس کی آیت بیوی موجود ہے کیا گیا تو میں ہرگز نہ جاؤں گی اور نہ میری رضامندی ہوگی، باپ نے انکار وپ کے ذریعہ۔

۱) (رد المحتار علی الدر المختار: ۸/۱۳، کتاب النکاح، باب الولی، سعید)

(و کذا: فی الفتاویٰ العاتکہ بربطہ: ۲۸۵/۱، الباب الرابع فی الأولیاء، رشیدیہ)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی خان علی ہند فی الفتاویٰ العاتکہ بربطہ: ۳۵۶/۱، کتاب النکاح، فصل فی الأولیاء، رشیدیہ)

سند خالد کو اطمینان دلایا کہ میں اس بکر سے عقد نہیں کر رہا ہوں، جس کی دوسری بیوی موجود ہے بلکہ یہ وہ بیوہ ہے جو نکاح غیر شرعی شدہ ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ عقد کا مقصد اس کی لاعلمی میں بکر سے نکاح نہیں۔

عقد کے بعد بھی خالد نے راجا طرح کیا کہ کچھ کلین اطمینان نہیں ہوتا، میں ہرگز نہ چاہوں گی، میں نے تمہارے سب کے قسم کھا کر اطمینان دلانے سے اجازت نہ دی ہے اس کی داعدہ نے قسم کھا کر اطمینان دلایا کہ تم مطمئن رہو تمہارے والد نے یہ نہیں کیا ہے جیسا تم کو خیال ہو رہا ہے۔ بالآخر مایوس ہو کر وہ گھر کے کتبے سے رخصت ہو گئی۔

اس نے خاوند خانہ سے اپنے عقد کے حقیق اپنے والدین سے یہ شرط بھی کر لی تھی کہ مجھ سے جو ایک ملازمت حرکت ہوئی ہے عقد سے پہلے اس کا اظہار میں سے میرا عقد کیا جائے لازمی ہونا تاکہ وہ مجھ کو اطمینان دے سکے، لیکن اس کے خلاف کرے۔ یہ بات ظاہر نہیں کی گئی۔

برود صاحب کے متعلقین نے خالد کو برودوں سے اطمینان حاصل کر رکھی تھی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خالد اور بکر میں ابتدا ہی سے تنازعہ ہوا، خالد وہاں پہنچنے سے پہلے ہی کہتا تھا کہ بکر کی زوجیت میں رہنا منکوح نہیں اور نہ خواہش میں نے رضامندی ظاہر کی ہے، بلکہ شرط سے ساتھ سب کے کتبے سے قرار کیا تھا۔ بکر نے کہا میں حوائف کچھ کر رہا ہوں۔ کیونکہ مجھ کو اس کی ملازمت حرکت سے علم نہیں کی گئی۔

وہ جو ایک خانہ کے والد کو بکر کی پہلی زوجہ نے یہ کہہ کر ہر طرح اطمینان دلایا تھا کہ میں ہر طرح سے بہاء کروں گی اور خالد کو اپنی بہن سمجھوں گی اور یہی طرح یہاں گئی، میں خود یہ عقد اس لئے کر رہی ہوں کہ میرے اول نہیں ہے، لیکن بعد میں ثابت ہوا کہ بکر کی زوجہ اول کی یہ وہاں باتیں بنیاد سازی اور غلط تھیں، کیونکہ اس کی ایک دختر دس سال متولدہ ہے اور اس نے اپنے خاوند سے قسم کھا کر یہ عہد کر لیا تھا کہ تم پانچ سال میرے کہنے پر چلو گے اپنا بچہ نہ کرے ابتدا ہی سے وہ بڑا دشمن بن گیا، جس سے یہی بیوی خوش رہے اور خالد کو یہ طرح وار بیت الخیر دینی تکلیف پہنچانا اور اپنے بھائی کا کام ہر الجنا شروع کیا، جس سے یہی بیوی خوش رہے۔ بے ادب کسی سے بات نہ کر سکتی، بڑی بھائی رکھے۔

اور چونکہ اس میں اطلاع برائی کی بھی عادت ہے اس لئے امانی تکلیف دینے لگا، حالانکہ خود خالد نے کہا تھا کہ تمہارے یہاں یہ خود ملک ملا رہا ہے کہ آتے رہتے ہیں، یہ شریعت کے بالکل خلاف ہے جس

کی توجہ نہ تھی، بلکہ ہنجر کے بعد اپنی پہلی بیوی اور کچھ دیگر کے اجماع نے پاؤں اور ٹوڑ
پر مشابہ طہیث سے نہنے کی عادت تھی۔ وہ شخصوں سے متبادر نہ تھا۔ تاہم تعلقات میں ایک شخص کی
بابت یہ کہتا ہے کہ: ہمارے تعلقات میں نہ پر خالہ و شب کو اس کے ہمراہ میرے مکان میں بھی گئے تھے، حالانکہ یہ
بہت زیادہ تہمت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خالہ و شب کے تشدد اور دیگر اہل گناہات و فحشوں کی عادت اپنی جان بھی کرشب کو
اپنے پاس کے گھر پر ملتی تھی، جس پر ہنجر سے کہ آپ کی عورت میں کسی نہ کسی خرابی اپنے مکان پر لے جا کر فائدہ دے
تھا۔ یہ خرابی گراں گاہ کہ کچھ نہ تھی، بلکہ عیاں کیا کر رہا تھا کہ عورت کے لئے بیکار ہو جائے اور کسی کام کی نہ رہے۔
خالہ و شب کہتا ہے: اگر طہیث اپنی عادت سے روکتا تو میں ضرور خود کشتی نہ لیتی۔ جس ارشاد ہو صورت مسئلہ
میں شرعاً خالہ و شب کو کچھ بھی نہ ہو سکتا، تاہم جس آئے گراں گاہ تو دونوں میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں ہو سکتی ہے۔

الحجاب حامداً ومصلحاً:

خالہ و شب نے جن شرکوں پر اپنا مذہب نکالتا ہے، ان کی عادت ہونے کی صورت میں بھی اگر اس ناسخ کو
ہائز قرار دیا، خواہ عذر و اقرباء کے کہنے سے خود کو بیگونی شرم کی بنا پر تو شرعاً وہ نکاح صحیح اور لازم ہو گیا، اب اگر ہائز
و خوار ہے تو بھڑپا۔ یہ کہ کسی طرح سے شوہر سے حواشی حاصل کر لی جائے یا طلع کر لیا جائے (۱)۔ اگر شوہر اس پر
کسی طرح آمادہ نہ ہو تو حاکم مسلمین عدالت میں مقدمہ دائر کرنا چاہئے کہ فلاں شخص میرا شوہر ہے، میرے حقوق
زوجیت کو دائیں کرتا اور بائیں کرتا طریقہ پر تکلیف دہا ہے، اس پر حاکم مسلم واقعات کی
تحقیق کرے، اگر شوہر سے کہے کہ تم اپنی اثاثہ خیرات سے اسے ازاد کرنا چاہتے ہو، اور نہ بدتر تفریق کر دے۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ ذلک ان لا یضام حبسہ۔ فلا جناح علیہا فی اللہ ما ۱۲۹۔ (سورۃ البقرہ ۱۲۹)

اذا ما شای الزوجان و حاکمان لا یقیمہا ۱۳۰۔ فلا یأثم بارأفہا نفسہا ما ۱۳۱۔ (سورۃ البقرہ ۱۳۱)

۱۳۰۔ ۱۳۱۔ کتاب الطلاق، باب الخلع، مکرکات علیہ، ۱۳۱۔ (مفتیان)

(۱) کذا فی فتاویٰ لعلم کبریٰ: ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ الباب الثامن فی الخلع، ۱۳۱۔ (مفتیان)

(۲) کذا فی الفتاویٰ المحدثین: ۱۳۱، ۱۳۲۔ باب الخلع، ۱۳۲۔ (مفتیان)

الجواب حامداً ومصلیاً:

بیضیہ شرعی حاکم، غنیم، مفتی، ثالث کے فتح نکاح کرنے سے نکاح منج نہیں ہوگا (۱)، لہذا یہ کہ شوہر نے فتح کرنے کا اختیار دے کر اسے اختیار بنادیا ہو۔ اس صورت میں یہ لکھنا چاہئے: میں نے شوہر نکاح بن نکاح کی طرف سے عیشیت وکسب وکسب اور اس کا نکاح منج کر دیا، یا زوجین کے درمیان تفریق کر دی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، ۸/۴/۱۴۰۲ھ، صحیح: عبدالمطیف، ۱۳/۴/۱۴۰۲ھ۔

نابالغ کا نکاح باپ فتح نہیں کر سکتا

سوال (۱۳۹۵)۔ زید نے اپنی اذان سے اپنی بالغ لڑکی کا نکاح ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا، کچھ عاصمت ہونے کی وجہ سے زید نے یہ لڑکی کہ ”میں نے اپنی لڑکی کا نکاح فتح کر دیا“ تو کیا زید کا نکاح فتح کرنے کا حق ہے اور کیا ایسی توں سے نکاح فتح ہو چکا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زید کو ان کا حق ہرگز نہیں، اس کے فتح کرنے سے یہ نکاح منج نہیں ہو سکتا لڑکا بالغ ہو کر خود طلاق دینے کا حق دار ہے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۱۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ۔

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ۔

(۱) "لو انما الطلاق فن الأصل فيه الحظر، بمعنى أنه محظور إلا لغار من يبيحه، وهو معنى قوله: الأصل فيه الحظر، والإباحة للحاجة إلى العلاء، فإذا كان بلا سبب أصلاً، لم يكن فيه حاجة إلى العلاء، بل يكون مسقطاً وسفاهة، أى، ومجرد كفران العمة، وإعلاء الإبداء بها وبأهلها وأولادها" (رد المحتار ۳/۲۸۸، كتاب الطلاق، فيل مطلب، طلاق الدور، سعيد)

وذكر في الفتاوى العالم المكية: ۳/۲۸۸، كتاب الطلاق، الباب الأول في تفسيره (مزيدہ)

(۲) "اتفق العلماء على أن الزوج، العاقل، البالغ، المحتار هو الذي يجوز له أن يطلق وأن خلافه يقع، فإذا -

الجواب جامعاً ومصلیاً:

زیر اثر فعالیہ خبیثہ میں مبتلا ہوا تو زہید کو چاہئے کہ اس کو نصیحت کرے اور بھائے، اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو اس کو طالب طلاق لازم نہیں، لیکن اگر وہ زہید کو ان حرکات خبیثہ پر مجبور کرے جس سے زہید اپنی عصمت و عفت کو بھونکے، تو زہید کو اس سے بچنے کے واسطے اور طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہے، ایسی حالت میں بہتر یہ ہے کہ طلاق کر لیا جائے، یعنی بیوی میرے مخالف کیوں ہے اور شوہر کا وہی دور از روچ و دامن کیوں ہے اور شوہر حق زہدیت پر قطع کر دے (۱)۔ لکن واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد علی بن محمد، دارالعلوم دہلی، ۱۳۸۲ھ۔

اگر آپ صحیح زہد و غیر غلام اللہ بنی فہم، دارالعلوم دہلی ہند۔

ظہن شوہر سے طلاق کا مطالبہ

سوال ۱۲۰۰: ۱۔ ہندو کی شادی دوسری سے ہوئی، یہ دونوں بعد ہندو دوسری والوں سے طلاق کی تکالیف دینی شروع کر دیں، اور زہاد کو یہ بھی کیا اور ہندو کے اپنے والدین کے گھر آکر وقت پر پہنچ گئے۔

۲۔ شادی سے قبل ہندو کو زہد کے بعد سے زہاد کو انکشاف نہیں ہوا کہ وہ شراب و غیر شایعات کا حامی ہے، حالت نشہ میں والدین کے ایمان پر ہندو پر زہدیت نشہ و گناہ تھا۔

۳۔ زہد سے ہندو پر تشدد کرنے کی غرض سے اس کے زہد نے زہاد کو چرائے اور تم کرا، اپنے کو بھی اشارہ کیا، اور ہندو دھرمیوں سے پریشان کیا، ان کا غصہ حالات کی بنا پر ہندو کو اس کے زہد کو گھر لے گئے اور اب وہیں مقیم ہے، شوہر سے طلاق کی خواہش ہے، کیا یہ مطالبہ اس کا جائز ہے؟

۱۔ "وإذا تطلق الزوجة حلالاً وحلالاً لا ينفكها حدود الله" فلا بأس بأن تفتي نفسك منه بما لا يعلقها، فإذا فصلت ذلك، وقعت تطليقة بالحد، ولزمها التمسك به. (فتاویٰ المالک، ج ۱، ۲، ۸۸۰، الباب الخامس فی الخلع) وما فی حکمہ، رسیدہ۔

۲۔ "وإذا تطلق الزوجة حلالاً وحلالاً لا ينفكها حدود الله" فلا بأس بأن تفتي نفسك منه بما لا يعلقها، فإذا فصلت ذلك، وقعت تطليقة بالحد، ولزمها التمسك به. (فتاویٰ المالک، ج ۱، ۲، ۸۸۰، الباب الخامس فی الخلع) وما فی حکمہ، رسیدہ۔

۳۔ "وإذا تطلق الزوجة حلالاً وحلالاً لا ينفكها حدود الله" فلا بأس بأن تفتي نفسك منه بما لا يعلقها، فإذا فصلت ذلك، وقعت تطليقة بالحد، ولزمها التمسك به. (فتاویٰ المالک، ج ۱، ۲، ۸۸۰، الباب الخامس فی الخلع) وما فی حکمہ، رسیدہ۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

وہی بیوی کا تاجر دوسرے مرد کے ہاتھ میں پکڑا دینا ایسا ہی ہے جیسے بیوی کو بی بی بی بی سے شرعاً نہ نکاح منع ہوتا ہے دوسرے کی بیوی بی بی (۱) بلکہ پہلا نکاح نہ کرے (۲)۔ اس عورت کو اس سے بڑے آدمی سے فوراً مسجد ہو جانے ضروری ہے۔ شوہر اگر اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتا تو اس کو طلاق دے (۳) ورنہ اس کے بعد عدت گزار کر وہ عورت اگر چاہے تو اس دوسرے شخص سے نکاح کرے (۴)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۶/۱۴۰۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد عفی عنہ دارالعلوم دیوبند۔

شوہر پاکستان چلا گیا تو عورت کو عدم نفقہ کی صورت میں حق فسخ ہے یا نہیں؟

سوال [۱۲۰۳]: مجھ سماعتی فاضلہ بیگم کا شوہر مسکن قیوم عرصہ ساڑھے تین سال سے پاکستان آیا ہوا ہے اور وہی ملک نہیں آیا اب اسے حیات ہے، گاہ بگاہ فقط و سہاوت ہوتی رہتی ہے، لیکن موقوف طریقہ پر تہ میری کوئی امداد کرتا ہے، نہ مجھے وہاں سے جانے کی کوئی تدبیر دیتا ہے، میں بہت پریشان ہوں، گنہ گار کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، ایک بچہ بھی میرے ہوا ہے اس کی پرورش کا بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے، شوہر سے تحریری طور پر طلاق کا بھی

(۱) "ورکنہ لفظ مخصوص" (البدیع المختار)۔ "عوماً تحمل دلالة علی معنی الطلاق من صریح او کتابہ" (رد المحتار: ۳/۲۳۰، کتاب الطلاق، معید)

(۲) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۳۳۸، کتاب الطلاق، اسباب الأول الخ، وشبہہ

(۳) کذا فی مجمع الأنهر: ۱/۳۸۰، کتاب الطلاق، دار احیاء التراث العربی بیروت

(۴) لا یجوز للرجل أن یتزوج زوجة غیرہ، کذا فی السراج الوجاہ، الفتاویٰ العالمگیریہ، القسم السادس المعرفات التي یفتقر بها حق الفرج (۲۸۰)، وشبہہ

(۵) کذا فی بدائع النعناع، فصل فی شرط الا نکور منکوحۃ الغیر: ۱/۳۵۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(۶) قال اللہ تعالیٰ: فلا یساک معروف او یتبرع یا حسن بہ الآية، سورۃ البقرة: ۲۲۹

"ووجب لزومات الاساک بالمعروف" (البدیع المختار: ۳/۲۲۹، کتاب الطلاق، معید)

(۷) قال اللہ تعالیٰ: فلا یطعن النساء ففسدن اهلہن، فلا یعضدن ان ینکحن ازاوجہن اذ تراصوا بہن بالمعروف، سورۃ الشفراء: ۲۲

شوہر دوسری جگہ نکال کر رکھتا ہے، تو یہ بیوی کیا کرے؟

سوال (۱۰)۔ ایک عورت ملحد جس کا تعلق اہل حق سے نہ تھا اور اس کا شوہر چھ ماہ بعد از وفات پیدا کیا اور نو برس کے بچہ کو دیا گیا ہے اور عورت کے لئے غورانی اور پریشانی قہر سے قہقہہ برپا کرتا ہے جو مشکوٰۃ کے لئے کافی دوا ہے جس کی بنا پر وہ شہادت سمجھتی ہے۔ اس وقت ملحد کی عمر بچیس سال ہے۔ حق شہادت کا نام ہے اور شوہر اس کو افریقہ یا آج بھی نہیں اور نہ ملوکیت ہے اور وہیں دوسری ٹھکانہ کر کے جس سے تیس اولاد ہیں اور یہاں آج بھی نہیں۔

ایسی صورت میں مکتوبہ مذکورہ اپنے نمونہ کے متوالہ سے، جڑے جوڑائی ایک انسان کی صورت میں بھی روا رکھتے ہیں نہ کہ، بعد ازاں کوئی کرنے کی یہ صورت سے لبر عالم کے دور، کسی کام کے لئے ایک حد اور بعد میں سے لے کر جو مکتوبہ کا نقطہ و مکتوبہ کا دور۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اور عورت عفت کے ساتھ سب سے پیش کر کے اپنے خورد و نوش کا انتظام نہیں کر سکتی اور بخل کا بوجھ بھی ہے تو اس کے لئے بہتر صورت یہ ہے کہ کسی طرح لاچار نہ کرے اور یا مفت اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر لے، یا طلاق کرنے سے قبل باوجود اجنبی کرشمہ کے یہ شوہر اور اس کے نوٹ پھر محبت مجبوری کی حالت میں (بہ پردہ اب مائیکہ) اس کی بھی تنہائش ہے۔ عورت کا تم سب سے نصیحت کی نصیحت میں مقدمہ پیش کرنے اور بیان دینے کے لالہ شخص شوہر اور بے شوہر اور باوجود قوت کے ہر سے حقوق اور انہیں نہ ادا نہ ہونے سے۔

[illegible][illegible]

المعاني

سنة ١٢٨٥ هـ - ربيع الثاني ١٢٨٥ هـ

مزدوری کر کے ترقی رہی۔

جب بہت زیادہ مجبور ہو گئی تو میں نے ایک شخص سے اپنا تعلق پیدا کر لیا اور غلام احمد کو مطلع کر دیا کہ جب تم نے عرصہ نو سال سے میری خبر گیری نہ لی اور نہ مجھ کو اپنے پاس بلا تو میں نے اپنا انتظام خود کر لیا ہے تم مجھ کو حلاق دے دو تو میں اپنا مقدمہ کرواؤں، چند مرتبہ اس واقعہ سے اس کو مطلع کیا گیا، مگر کوئی جواب نہ آیا۔ آخر کار اس شخص سے جس سے میں نے اپنا تعلق کیا تھا، اس کے نظریے سے آپ بچ پیدا ہوا جو کہ دیانت ہے۔ اس کے بعد پھر غلام احمد کو اس واقعہ کی خبر دی اور اس سے طلاق چوٹی امرہ حلاق نہیں دیتا ہے اور اس کو عرصہ نو سال سے خوب معلوم ہے کہ میری بیوی جو نرہ جان کر کے اپنے گھر بسر کرتی ہے اور ایک بچہ بھی پیدا ہو چکا ہے، پھر بھی طلاق دینے سے گریز کرتا ہے اس کو ایک ملحد ہے۔

اگر سنا لیا اپنے فیصلہ اور مزاج کی بابت عدالتی کارروائی کرے اور عدالت میرے حق پر فیصلہ کر دے اور رو روئے عدالت کے تمام احکام کو اپنی زبان سے طلاق نہیں دیتا تو فیصلہ کے بعد بموجب شرع محمدی کے کس حجاز کی جاوے؟ چونکہ شہر برائی زبان سے حلاق حلاق بیوی کے حق میں آواز کرتے تو کس طرف سے طلاق ہو جائے گی؟ سنا گیا ہے کہ مسند پر بھی کہتا ہے کہ اگر کسی نیا بیوی بلا اجازت اپنے شوہر کے غیر مرد کے سامنے ہو جاوے یا کہیں بھی جاوے تو نکاح سے باہر ہو جاتی ہے؟ یہ کیا بہت اہم بات ہے کہ غلام احمد تو حلاق نہ عدالت میں اسے گا اور نہ وہ بچا ہریت میں دے گا اس کو ایک مسند ہے کہ چاہے کچھ ہو طلاق نہیں بدل گا اور عدالت نزدیک حلاق دلانے پر مجبور نہیں کرتی ہے۔ تو سنا لیا اپنا مقدمہ کوئی کس طرح سے کر سکتی ہے؟ اور نہ سرکار اس کے گھر میں جانا پرتی ہے اور نہ غلام احمد میرے خلاف کوئی عداوتی کارروائی کرنا چاہتا ہے۔

سنا لیا امر کی استدعا کرتی ہے کہ کونسا فتویٰ اس امر میں اجازت دیتا ہے جس سے مالک غلام احمد کی پابندی سے محفوظ رہے اور مالک اپنا عقد ثانی کرے؟ چونکہ یہ بات خطر مشہور ہے کہ کوئی ایسا کام کہ جس سے شوہر کے بارہا حقیقی ہو یا اس کی عزت میں فرق آجائے اس کی جہ سے نہ رہے تو نکاح سے باہر ہو جاتی ہے اور مالک کا واقعہ اس فقرہ سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔

قانون اور شرع میں بہت فرق ہے، عدالت کے فیصلے پر عام کانٹن پڑھ سکتے ہیں، چونکہ شرع حق ہے شہر برائی زبان سے طلاق کہنے کی شرع محمدی میں ۶۱ پر سائنظنون میں لکھا ہے کہ جو عورت دوسرا

کر لی جاوے (۱)۔ اس کے بعد عدت گزار کر نکاح کا لی کر لیا جائے۔ اور جو جائز تخلیق قائم کر رکھا ہے پکیرہ کناہ

ہے، اس کو فوراً چھوڑنا واجب ہے اور تو یہ فرض ہے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ العہدہ محمدیہ، معین مفتی مدد مظاہر علوم مبارکپور، جمادی الثانیہ ۱۴۰۹ھ۔

عہدہ الحقیقہ، مظاہر علوم سعید احمد غفرلہ، مفتی مظاہر علوم مبارکپور، ۶/۳/۱۴۰۹ھ۔

بخشی کرنے والے شوہر سے علیحدگی

سوال [۶۴۰۸]: میری لڑکی کو گھر پر چار سال ہو گئے ہیں، اس کی سسرال والے بہت تنگ کرتے

ہیں، نہ کھانے کو دیتے ہیں نہ پہننے کو اور اس کو مار ڈالنے تک کا ارادہ کر لیا تھا، اب لڑکی وہاں پر کسی حالت میں جاتا نہیں چاہتی، اب بھی اس کی جان کا خطرہ ہے، ہم شریعہ آدمی ہیں، اس سورت میں آپ فوراً اس کا نکاح منع کر دیں تاکہ لڑکی کو دوسری جگہ بٹھا سکیں۔ فقط۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

آپ کی لڑکی کو شوہر سے الگ کرنے کی لود چلیں ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ شوہر تادم ہو تو اس کے لئے بھی فوراً علیحدگی نہیں ہو سکتی، بلکہ اس کے لئے عدالت یا شرعی بیعت میں درخواست ہوئی، شوہر کو ایک سال کی مہلت علاج کے لئے دی جائے، اگر پھر بھی وہ راج پر قادر نہ ہو سکا تب علیحدگی کا حکم دیا جائے گا (۳)۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ لَاقِيْمَا حَدُوْدِ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۲۹)

”وَإِنْ خِفْتُمْ لَاقِيْمَا حَدُوْدِ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ“

بہ: (الہدایہ: ۳۰۳/۲، باب الخلع، مکتبہ شریعتہ علمیہ، حنفان)

او کذا فی الدر المختار مع رد المحتار ۳۰۱/۳، باب الخلع، سعید

او کذا فی الفتاویٰ العالیہ: ۳۸۸/۱، الباب الثامن فی الخلع و ما فی حکمہ، وسیعہ

(۲) قال اللہ تعالیٰ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ (سورۃ التَّحْرِيم: ۸)

و قال اللہ تعالیٰ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۲۲)

(۳) ”وَإِذَا كَانَ الزَّوْجُ حَسْبًا لِّبَيْلِهِ الْمَحْكَمِ مِنْهُ، لَوْ نَ وَصَلَ إِلَيْهَا فَبِهَا، وَلَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا إِذَا طَلَبَتِ الْعَرَاةَ ذَلِكَ، وَتِلْكَ الْفَرْقَةُ تَطْلِيقُهُ بِأَتْنَةٍ“، (الہدایہ: ۳۸۰/۲، باب العین وغیرہ، شریعت علمیہ ملتان)

او کذا فی تبیین الحقائق: ۲۳۰/۳، ۲۳۱، باب العین، دار الکتب العلمیہ بیروت

حاکم مسلم کی حدیث میں مقدمہ پیش کرے، دو علماء کے مشورہ اور نقوی کے ماتحت فیصلہ نہ کرے گا۔ (۱) پھر اس کے مشورہ کے گھر سے نکال جائیں چاہئے، انہی کو کہ اس جدہ علی سے مشورہ کو بھی اذیت ہوئی اور بیوی کو بھی اور دونوں کے حقوق ضائع ہوں گے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعظم۔

شیریں، البعد محمود، مشکوٰۃ، معجمیں، مشکوٰۃ، ہر سے، مظاہر، علوم، ہمار، پور، ۱۳۸۴ھ۔

حرمت مضامیرت سے نفرت

[illegible]

الجواب حاشا ومصلحاً!

انکرید کو سماء کا حامی نہ بننے کے قول کے صدق کا یقین یہ تھن غالب سے تو وہ زیر پر جام ہوئی، لیکن اس سے نکاح نہیں ہوا، جب تک ستارہ نہ، و ساراقت اس طرح نہ ہو جائے کہ زید کہہ دے کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا، یا طلاق دیدی، نیز اول جہاں چاہیے نکاح کر لے اور اس کے بعد عدت گزارے۔ اس وقت محمدؐ دوسری تجدید کا بیان درست نہیں۔ انکرید کو اس کے صدق کا یقین اور یقین غالب نہیں تو وہ حرم ہی نہیں ہوتی، واللہ اس کا دوسرا بیان درست نہیں، اس کے لئے زید کی طرف سے طلاق و ساراقت ضروری ہے۔ اس کے بغیر اس کے نکاح طائی میں شریعت کرنے والے اثر مستحیات کے باوجود شریعت میں ہے تو انکار ہوتا ہے ان کو تو کہہ دے کہ لازم ہے۔

٢٠ - الخديجة ١٨ + ١٩. شركت عليهما عثمان

وكان في الفتاوى العالمية ١٩٩٠: الباب الثامن في المحرم وما في حكمه: شريعة

وكتب في الـ المختار ٣ ٢ ١ ٢ باب الحنفية، ص ١٢٠

[illegible]

عنكم روضة مختار في الفقه، دار الألبان كراچی

”وتمت الحرمة بسببها مسروط بأن يصدقها أو يقع في أكبر رتبة صدقها، وعين هذا ينبي أن يقال في صفة إزائها: لا يجرم على أمه وابنه، إلا أن يصدقاه، أو يقع على ظنهما صدقاً.“
فتح القدیر: ۳۶۷/۲

”تربسمة المساهرة لا يرفع النكاح حتى لا يعمل لها الزوج باعتراف الآخر إلا بعد التنازل عنه وانقضاء المدة، والتنازل لا يتحقق إلا بالتفويض إن كانت منخولة عنها، أكثر كتك أو حلتب سبيلك، فتح: ۲/۳۲۷ (۶)۔ فقطہ اللہ سبحانہ ولی ام۔

حرر والحد محمد گنگوہی عفا اللہ عنہ، مبین مدرسہ نظام علوم سہارنپور، ۵/۸/۵۶ھ۔

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد الظیف، نظم مدرسہ مظاہر علوم، ۳/رمضان/۵۶ھ۔

تمین طلاق کے بعد بھی شوہر نہ چھوڑے، تو کلمہ کفر ادا کرنے کا حکم، ارادہ کے بعد اس شرط پر اسلام قبول کرنے کہ ”میرا نکاح دین دار شخص سے ہو“

سوال [۱۶۱]: ایک عورت کا نکاح ایک خوجہ کو دے کر نمازی شخص سے ہوا، مگر عورت کے والد نے اپنے والد سے کہی کہ نکاح ادا کر نماز کا پتہ ظہر پر ملتی، وعدہ کر لیا تھا، لیکن بعد نکاح ثابت ہوا کہ وہ شخص کبھی کبھی نماز پڑھ لیتا ہے، اور مدت روزے سے (والعام یا روزی کا عادی و سادہ خوری کا عادی ہے اور اس کی زینہ نماز کی نہایت پندرہ روزہ نماز تلاوت قرآن مجید کی بڑی صحت الفاعلی سے کر سکتا ہے) فیضانِ عمریزی سے بہت متعلق اور نہ کبھی میں خوب ہوشیار، بائیس سالہ عمر کی ہے۔ اور اس عورت نے اردو کی کنگوہی پر حلالی اپنی والدہ سے اپنے گھر پر حاصل کی ہے۔

اس کے شوہر نے اپنی عورت سے سمانی چیز سے گونہ اور تمام صلائی اور نفرتی زیور جڑا لے کر بکچھ تو

(۱) (صح القدیر: ۳/۳۳۳، کتاب النکاح، فصل فی المصروفات، مصطفیٰ الدینی الحلبي مصر)

ووکلاء فی مجمع الزہر: ۱/۳۰۷، باب المصروفات، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(۲) (رد المحتار عنی الدر المنکحل: ۳/۳۷۳، کتاب النکاح، فصل فی المصروفات، معید)

ووکلاء فی الفتاویٰ العالیہ مکرمہ: ۱/۳۳۰، کتاب النکاح، فصل فی المصروفات، رشیدیہ)

ووکلاء فی الفتاویٰ التاتاری خانہ: ۳/۱۲۲، الفصل السابع فی النکاح، الفاسد وأحكامه، إدارة التواضع، کراچی)

قد خست کرد و اور پھوڑ دی دیکھ دیا، جب اس کی زوجہ نے اس سے یہ کہا کہ میرے باپ کا پاپا ہوا مسلمان چمک رہا ہے، میں اس کو ضائع کرنا نہیں چاہتی، اس کی ہانک میں ہوں تو اتنا کہنے پر شور مچنے لگا اور یہ کہا کہ ”جب میں تیرے عزیز کا کنبہ نہیں تو پھر میں تیرا بھی، کنبہ نہیں دیتا، اب میرے گھر سے تو نکل، میں نے تجھ کو صاف دینی، طلاق دینی“۔ یہ کلمہ ”طلاق“ ہی اس سے آٹھ مرتبہ یکدم کہہ دیا۔

عورت نے اس واقعہ کی تحریری اطلاع اپنے باپ کو دی تو عورت کے والد نے واقعہ طلاق کو اپنے دار اور دریافت کیا تو والد نے یہ بیان کیا کہ بے شک میں نے سرتاج کو آٹھ مرتبہ یہ کہہ دیا کہ ”میں نے تجھ کو طلاق دینی“، طلاق ہی لیکن میں سے تو یہ مذاق سے کہا تھا، کیونکہ میں نے اپنی زوجہ کو کوئی زیادہ نہیں دیا تھا تب بھی اس نے تو دوسرے دن تک وہاں بند نہیں کیا۔

اس طلاق بعد کے عرصہ میں عورت نے اس کو یہ سبق پڑھا دیا ہے کہ طلاق کا قیام رکھنے سے تو تیری زوجہ آزاد ہو جائے گی، یہ اسی قیام سے کہ اپنی زوجہ کو پر آزاد نہ ہونے دے، بلکہ اس کو زندگی بھر خوب تنگی دو، حتیٰ کہ ساتھ بالندی سے بدتر بنا کر رکھ۔ اب اس عورت کا شہر طلاق سے منکر ہوتا ہے، وہ کہتا ہے کہ عورت کو زندگی بھر مقید رکھنے کی ضرورت سے طلاق نہ دوں گا۔

اب عورت نے اس خیال سے کہ نسب و زچہ میں بڑا چٹا ہے اور اب اس شوہر کے پاس اپنے سے اور کچھ نہ بڑا کا ہوا کرتے گا اور پھر مصائب بے اندازہ ساری سے زیادہ شوہر کی جانب سے ہوتے رہیں گے اور وہ برداشت نہ کر سکیں گے تو خودکشی کرنی پڑے گی اور اس وجہ سے اس عورت نے شوہر سے مظالم سے رہائی حاصل کرنے کی نیت سے یہ قہرناک کلمہ نکر دینے کا ”میں قرآن کو کلام الہی جو مجھ نہیں مانتی اور مذہب اسلام سے بیزار ہو کر میں اسلام کو اس وجہ سے ترک کرتی ہوں تاکہ کلام شوہر کے کان میں مضیہ رکھے جانے کے سبب بد مشورہ کی غصہ سے یہ کلمہ نکال سکوں جو میرے سر ایلیوں نے ہاں پر مشورہ دیکھے کر دیا ہے۔“

اب اس عورت کے والد نے نہایت خیریت سے اسلام کی حق نیت کے دلائل اور اس کی خوبی اور اسلام ترک کرنے کی خرابی سنا کر اپنی بیعت کو مسلمان بنایا ہے، عمروہ عورت یہ جانتی ہے کہ اگرچہ وہ اس ظالم شوہر کی خواہی میں رکھے جائے تو سنی ظالمانی چاہو گی، میں تحریری اطلاع کے ذریعہ یہ سنا گیا تھا، یہ گروہ سے اہل اطہب کر کے ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گی، اگرچہ میرے کہیں مقتدی نہ تھے مگر مسلمان سے ہر انکار کر دیا جائے۔

میں نے اپنے لئے۔

۲۔ اسلام قبول کرنے کے لئے شریعت میں رہنا سخت جہالت اور حماقت ہے، بلاشرطہ تجھ پر اسلام اور نبوت ہے۔

۲۔ حدیث طلاق ایسی حالت میں حق بطل ہے، مگر اگر آدم و حوا پہلے کو عداوت کے وجود میں تھیں، حیض گوار نہ ہو تو کوہنہ کی تجدید حق نہ ہو سکتی ہے۔ غم بولن گواہوں کے سامنے طلاق ایسی باطل طلاق کا قیام نہ لیا۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲

فرورداد، چهرم و روز شنبه در محفل مشفق به سرمد نظام طلبیم سید - بیوزده، جمادی الاولیٰ ۱۲۹۶ هـ۔

۲. انحیاب : ظهور سے ہٹا کر

بہورہ بلوچی اگر اسلام قبول کر لے تو شوہر کے نکاح سے نکل جائے گی یا نہیں؟

سوال [۱۳۱۱]۔ "میرا ایک دوست ہے جو کہ کبھی کبھار کہتا ہے کہ وہ تو دوسرے لوگوں کے لئے دعا کرتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟"

الجواب حامداً ومصلحاً:

مجھے اس قوم کے عقائد کا حال معلوم نہیں، مسئلہ یہ ہے کہ جو بھی غیر مسلمہ عقائد سے اسلام قبول کر لے، اس کا شیوہ امام قبول نہ کرے تو عین بغض مذہبی ہے، اس کا انکار کفار کا کفر ہے، کفر کا (۲) پھر تین بغض، حسرت و اجنب

« التبريرة على هـ من الفتاوى النجيرية، كتاب الملاح نكور، بعد ما أورد كتاباً، خطأ، الخامس في الإقرار بالكتب ٢، ٣٣، ومبني»

و: كذا فعلا بضمه فارسي، و: ف كلفه از فشار افرین بر هائی. ص ۲۵. مکتبه شرکة عظمه ملتان

١. قال الله تعالى: «والمصلحت بين عيسى بن مريم عليه السلام وبنو إسرائيل»

نہی، اس کے بعد دوسرے نکاح کی اجازت ہوئی۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد رفیع عثمانی دارالعلوم دہلی، ۱۳/۸/۸۰ھ۔

الجواب صحیح، مجدد محمد نظام الدین عثمانی، دارالعلوم دیوبند، ۳/۸/۸۰ھ۔

ترجمہ بعضی کا حکم

سوال ۱۳۱۰۱۔ ایک شخص نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح عمرہ تحفینا چھ سالہ بوا کر یا تھا، اس وقت لڑکی کی عمر تحفین چھ سال تھی اور بوا کی عمر تحفین ۶/۶ سال تھی۔ اب بوا کی عمر ۱۲ سال ہے اور وہ نابالغ ہے، مگر ظاہر طور پر لڑکی کے سے بوا معصومہ ہوتی ہے اور اس کے وہ یہ مہر ہے کہ یہ رشتہ کامیاب نہیں ہوگا، یہ نکاح الی قریب ہونا ہے اور لڑکا ہم ستر نہیں ہو سکتا جب کہ نابالغ اس کا نکاح ان کے ولیوں نے کیا ہے اور محض ولیوں ہی کو نکاح قبول ہے، رتبہ ہی نکاح نہ کو کو فتح کر سکتے ہیں یا نہیں، اگر ان نہیں کو فتح نہیں کر سکتے ہیں تو نکاح کے فتح کرنے کی نہیں کیا ہے۔ بوا کی لڑکی قریب ہونا ہے اور لڑکا اس سے ہمستر نہیں ہو سکتا۔

الجواب حاکماً ومصلحاً:

ہاں اس نکاح کو فتح نہیں کر سکتا، کوئی مکمل نہیں بچتا اس کے لڑکا نابالغ نہ ہو تو وہ نکاح ہے۔ (۱۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ العبد محمد رفیع عثمانی دارالعلوم دہلی، ۱۳/۸/۸۰ھ۔

الجواب صحیح، مجدد محمد نظام الدین عثمانی، دارالعلوم دیوبند، ۳/۸/۸۰ھ۔

شوہر نابالغ، زوجہ نابالغ

سوال ۱۳۱۰۲: عورت جو ان سے منہ نہ چھو، نابالغ ہو تو وہ عورت نہ نکاحی کر کے نکاح ہے اور

(۱) "وسو لہ رجل طلق امرأۃ انقصی، فقال: انقصی بعد سوغہ، اوقت الطلاق المدی، وقعه فلان، بقع،

وقو فان آخرت ذلك، لا يقع شيء" (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق، الباب الاول، فصل بیس يقع

خلاله، ویسیر لایقع طلاقاً، ۳/۵۳۱، وشہیدہ:

(۲) "کذا فی المسحیط الشرفانی، کتاب الخلاق، الفصل الثالث فی بیان مرفیع طلاقہ ومن لا يقع خلافہ

(۳) ۶۰۶، ۳، مکتب عثمانیہ کوہ،

بھاگنے تک چاہے تو شرعاً اس عورت کا نکاح کسی دوسرے مرد سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بوجہ حلالی نہ دے یا طلاق نہ کرے عورت کا نکاح دوسری جگہ درست نہیں (۱)۔ فقط

انتہی سیدنا خلی علم

ترجمہ: عید محمد و محمدیہ

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

(۱) "الاصحح لموجہ ان یروح روحہ غیرہ، وكذلك الممثلة" | لصاوی المالکیریہ، کتاب النکاح.

امام الثالث، القس السیاسی، المحرمات التي تعین بها حق العیر، ۴: ۲۱۰، (مشیدہ)

او کذا فی مدایع الصنائع، کتاب النکاح، فصل فی نکرہ الی زوجة، ۳: ۳۵۱، انکسب العلمہ.

بحرہ

او کذا فی رد المحتار، باب تعدد، منکحہ فی النکاح المہلک والمہلک، ۳: ۵۰، معید.

(و کذا فی اصحح الترائی، کتاب الطلاق، باب التعدد، ۴: ۲۰۴، مشیدہ)

فصل فی زوجۃ المفقود والغائب

(لا بیعہ اور غائب شخص کی زوجہ کا بیان)

زوجہ مفقود

سوال [۱۰۷، ۱۵] ۱۹۲۸ء۔ دینی دفتر میں لڑکی کی شادی ہوئی (زندہ و بالغ تھی) جس کو بعد ۳۰ یا ۴۰ سال کا ہو کر لڑکی کا شادی سے ۱۵-۲۰ بعد کی طرہ سے نکاح، ارکان عقد و بیعت پر پندرہاں کے اندر میں نے اس کی تلاش کی لیکن اس کا پتہ نہ ملا۔ نہ ہی پارہاں سے باغ ہوئی ہے، لڑکی کے والدین فوت ہو چکے ہیں، صرف بہن بھائی تیار ہیں، اور کوئی وارث نہیں، اس کی مذہبی اوقات کی تکمیل، جو تشریح شریف کے مطابق ہو، متعین فرمادیں۔

شیدائہ و مکرہ صدیقہ، ضابطہ ہدایت ہے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

مسئلہ مفقودہ میں فقہانے طائفہ سے ضرورت، کسی کے قوی پر قوی اور سے ایذا اصرار سے مسترد میں صورت قاضی شرعی یا حاکم مسلمہ فقہی کی نجات میں متاح سرچش می کرے، اور گویوں کے ذریعہ سے ثابت کرے کہ قدر شخص ہے، شوہر ہے، اور اسکے گویوں سے مفقود ہے اور اس سے بہرے لے کوئی شخص نہیں چھوڑا، نہ کوئی لکھن چھوڑا، میرے پاس ان کے گویوں کی غرق کی بیعت پر پیش آن۔

اس پر عام اس مفقودہ کی تلاش و تحقیق کرے، کہ سبب و روی پوری تلاش آتجی نے بعد واپس ہو جانے کو ضرورت ہے، جسے اس صورت و ایک ماں حال انتظار، جو غم و غم، انتظار کی مدت پوری کرنے کے بعد کونین کمرہ کے گاہک کے بعد ان ضرورت میں رہا، جس کی صورت آتی ہے، آہستہ آہستہ، اور جب اس ضرورت

اور سری جنگ نکاح کر سکتی ہے (۱)۔ فقط والسلام۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والحدی محمد وفتوحین عفا اللہ عنہما، دار حب العرب۔

صحیح، میرا غلیظ، مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، دار حب العرب۔

ایضاً

مسئلہ ال (۱۹۲۱): ایک لڑکا دوساس سے لاپٹ ہے جس کا کوئی پردہ نہیں ہے، نہ کوئی خط و کتابت ہے اور عزت (۲) بھی کر رہی ہے، پھر ایس کی معرفت بھی تفتیش کروائی ہے، اس کا کوئی پتہ نشان نہیں ہے۔ اس کی منکوحہ کے واسطے کیا فتویٰ ہے کہ کتنی مدت تک انتظار کرے؟ اور منکوحہ کی عمر پندرہ سال کی ہے، منکوحہ کے وارث یہ کہتے ہیں کہ اب ہمارے میں کوئی نہیں، ہم اس کو رخصت کر دیتے ہیں۔ فقہ سے واقف ہے کہ اس کا کوئی وارث آسان تو نہ کر دیں کہ وہ اپنا نکاح کرنے یا نہیں؟ اور نکاح کرے تو کتنی مدت میں کرے؟

الحدی، حافظ محمد ابراہیم بقلم خود۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

صورت مسئلہ میں عورت کو چاہئے (کہ) حاکم مسلم یا اختیار کی عدالت میں مقدمہ چلیں کر کے اس لاپٹہ شخص سے اپنا نکاح گواہوں کے ذریعہ سے دہست کرے اور حنفیہ پر کیا ہے کہ نئے نکاح سے میراث و ہر غائب ہے نہ مجھے خرچہ دے کر کیا ہے نہ کسی کو نفقہ کا کفیل بنا کر کیا ہے نہ وہاں سے بھیجتا ہے۔ اس پر حاکم یا خود اس کو تلاش کرے اور جب تلاش کے بعد نہیں ہو جائے تو نہ کم اس عورت کو چار سال انتظار کرنے کا حکم دے،

۱) "قال مالک والاوزاعي: انی اربع سنين، لکنک عرسه بعد ما کما فی النکاح، فلو افضی به فی موضع

الضرورة بضعی ان لا مانع به عسی ما اظن"۔ جامع الرموز ۳/۳۹۰، کتاب المفقود، مسجد

"فلموافقی مفت به ای بقول الإمام مالک فی موضع الضرورة بان لو یکن لعرسه عریبی ولا

انکادوا لها غیر المزوج، بضعی ان لا مانع به ای بعد الإفتاء"۔ خواص المحررین، ۳/۳۹۰، کتاب

المفقود، مسجد

دو کذا فی اعلام السن ۱۳/۵۵، کتاب المفقود، الجواب عن جمیع الظاہریہ، إدارة القرآن کراچی

(۲) "نوتہ، وہ اخبار جس میں برکاتی اخراجات پہنچتے ہیں۔ (فیہ واللغات، ص ۱۰۵، فیروز سنہ ۱۴۰۲ھ)

کئی آرائش مدت میں چھانے کو تھیں۔ مدت خاتمہ کی آہستہ گھبراہٹ کے ساتھ ان سے جمعہ عورت کو عدت دلالت
کندہ اور عورتی کھانچ کو خاتمہ وقت کا ان سے پہلے جاننا نہیں چاہیے۔ اس بات کی مدت حکم میں تم کے بعد سے
مستحب ہوئی اس سے پہلے کہ مدت نہ ہو چکی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

آرائشی جگہ کا حکم مسکن، یاد دہانی کے واسطے لینا، رے، چھوڑ دینا اور کوئی ایک مدت تک و
کا خاتمہ نہ پہنچے اور اس مدت میں اگر تم یہ وعدہ نکالو کہ تم کوئی عورت ضروری ہے (الحائضہ اور عورت
دلالت کا ذکر نہیں، لیکن یہ ہے کہ اس میں غلبہ تفصیل سے لکھا ہے (۲)۔ اس کتاب کا نسخہ سہارن پور سے بھی ملتا
ہے۔ کتاب الفیض والسطح

ترجمہ والدہ محمد عثمانی محمد عثمانی، مبینہ مفتی محمد سعید نظام، علوم سہارن پور، ۱۰۰۰ء کی اشاعت ۱۵۳۵ھ۔
مکتبہ المدینہ، لاہور، ۱۴۰۵ھ کی اشاعت ۱۵۳۵ھ۔

ایضاً

مسئلہ (۱۶۰): ایک شخص نے بعد از قریب ایک دو تین سال کی بے اورائش شادی کو قریب
پانچ سو سال کا عرصہ گزر گیا ہے، اس عرصہ میں صرف دو مرتبہ ایسی شادی کے یہاں گئی ہے، ایک دفعہ وہ بھگت کے
نئے شادی شروع میں اس کے بعد سے کئی اپنے بھائی کے پاس ہے، اس کے والدین نے بڑا آداب بھی
کی تحریکوں جواب نہیں۔ اس کے بعد ایک دن اس رجسٹری کر کے روانہ کیا، مگر کوئی جواب نہیں اور نہ کوئی چیز
دینے کا انتظام کرتا ہے اور والدین کو نہتہ وجہ غریب میں اس لڑکی اور دوسرے بچوں کی پرورش بہت دشوار ہے
اور والدین نے دو مرتبہ خوار و کشتی کی گھر نہیں ہے۔ میرا بچہ سے گھبراہٹ کو گریہ، یا بے طلبہ، یا ہندو مذاہن

۱۔ الفیض والسطح، ص ۵۰، ہی مقررہ الامتداد ملک فی موضع الضرورة بان نہ یکن لغرضہ عیسوی ولا
اقتدار لہا عسر التزوج، سمیعہ ان لا یأس بہ فی ہذا الامتنان، ذخیرۃ النعمین، ۳۹۰، کتاب
المعقود، سعید:

روکنا فی جامع الرموز، ۳۹۰، کتاب المعقود، سعید:

وہ علاء، نفس، ۵۵۱، کتاب المعقود، دائرة الفرائد، کراچی:

۳، والعیبہ الحاجہ سحیلۃ العسراء، ص ۹۱، ۹۲، حکم زوجہ معقود، دارالاشاعت کراچی:

بکہ اس معاملہ میں قرآن شریف کا یہ حکم ہے کہ ”تمہارے میں و شرعی فیصلہ تحریر کرنا ہے۔“

الْحَبْرُ حَمَامَةٌ وَمُسَبِّحٌ

ایسی صورت میں اپنے لئے کسی شخص نے کسی طرح کی پروا نہ کیا اور اپنے اسے اس حلقہ میں
 نہ لے کر آیا۔ یہ خلافِ قرآن ہے، اور یہ اشارہ ہوتا ہے کہ اس شخص نے اس حالت میں متنبہ نہ ہو کر اپنے
 لیے شہر ہے اور وہ میرے حقوق اور نہیں کرتا، اس پر نامہ دیا کریں گے، یہ قرآنی اصول کے حقوق اور نہ، اس حلقہ
 کے لیے ہے، اس لیے اس شخص نے اس کے خلاف اشارہ کیا ہے، اس لیے اس شخص نے اس کے خلاف اشارہ کیا ہے، اس لیے اس شخص نے اس کے خلاف اشارہ کیا ہے۔

[illegible]

کتاب کی جامعہ مہم اختیار ہو، یا دوسرے نے مطابق فیصلہ کرے آپس میں جھگڑا نہ ہو اور

[illegible]

۱۲۱. "ان کان حاکم الاثر علی بنی نوع سیر، فیکخرج عرب بعدھا ثانی فی لطفه غیر انما فی مریح
 النور، وعلی بنی لا عامر به علی ما انما"، حاشیہ علی ص ۲۴۶، بحث: بشتون، سید.

وكتبه في يوم الاثنين الثاني من شهر ربيع الأول سنة ١٢٤٣. كتاب المصنف.

الجواب حامداً ومعيناً:

۲۔ عورت کو انہی صورت میں ایک سوئیاں یا نوے برس تک انتظار کرن ضروری نہیں، بلکہ عورت کی سہولت کے لئے مسئلہ مفقود ختم و قطع وغیرہ کے اتمام تکلیف سے رسالہ جلد ۱۰ جزو میں اور میں عام فہم طریق پر لکھ دیے گئے ہیں جس پر علانے تھانہ بمبئی، ملائے دیوبند و نوائے سہارنپور کے مشفق و متحکم ہیں، اس کو دیکھا کر دیکھئے، ہر طرح سے عورت کی تکلیف کے قائل نظر نہ ہوں گے اس میں درج ہیں (۱)۔ وہ رسالہ دارالعلوم دیوبند اور کتب خانہ دیوبند سہارنپور سے ملتا ہے۔ فتاویٰ دارالبحانہ تعالیٰ اہم۔

حررہ العبد محمد ونگوئی مغلانہ عن معین مفتی۔ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

الجواب صحیح: سعید احمد فسر، ۱۳۸۲ھ۔

صحیح: سعید اللطیف، مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۳۸۹ھ۔

زوجہ مفقود کا حکم

سوال (۲۲۰): اگر کسی عورت کا شوہر فراز و اورد پتہ و مکان نہ ہو تو کتنی مدت کے بعد نکاح بنائی

کر سکتی ہے؟

(۱) "زوجہ مفقودہ کے لئے النہی کے برخلاف مفقودہ کی زوجیت سے جھگڑنے کی، دارالاسلام میں تو یہ صورت ہے کہ عورت قاضی کی عدالت میں، اللہ کرے اور بذریعہ شہادت شہیدہ یہ عورت کرے، میرا بھائی فلاں شخص سے ہوا تھا (اگر فلاں کے منی گواہ و بیویوں ہوں تو اس حاملہ میں شہادت پیشاں گئے ہیں کافی ہے، منی شہادت ہم کی بنا پر بھی شہادت دی جا سکتی ہے) کہنا فی المفتی للباحی المدلکی ۲۳۱۵، کتاب الاقطیہ (فرخ) و اما النکاح فی العینۃ عن مسجون، قال: جلی صحابنا یقولون فی النکاح: اذا منشر غیرہ فی الحیران ان فلاناً مروج فلاناً وسمع الرقاب، وہ ان یتسجد ان فلاناً وہ حۃ فلان، (الع)"

اس کے بعد گواہوں سے، من کا مفقودہ، ان پتہ و عادت کرے، بعد اس چنانچہ بھی مفقودہ کی تفتیش تلاش کرے، اور جب پتہ ملتے یا ماری ہو جائے تو عورت کو چار سال تک مزید انتظار حکم کرے، پھر اگر ان چار سال کے اندر بھی مفقودہ نہ پتہ نہ چلے تو مفقودہ کو ان چار سال کی مدت ختم ہونے پر مرد و شوہر کیا جلائے، اور نیز ان چار سال کے ختم ہونے کے بعد چار ماہ اس میں عورت کو اگر عورت کو اور بریں قید نکال کر نے کا اختیار ہوگا، (جلد ۱۰ جزو ۱، حکم زوجہ مفقودہ، ص ۴۲)

(۱۳۸۳ھ، ص ۱۰۱ ج ۱)

تفتیش کرے، اگر صورت کا بیان صحیح نہ رہے، تو ثلوث کو تلاش کرنے کے بعد تفتیش کے بعد جب ملے سے والوں پہنچے تو صورت کو نہ کر اور مدت حسب مبادیہ اختیار کا قسم لے، اگر اس مدت انتظار میں بھی نہ یا تو اس پر فوت کا حکم لگائے، اس کے بعد مدت موت چار ماہوں دن گذر کر دوسری جگہ نکال کر مدت ہوگا۔

اگر کسی جگہ نہ کھرسیم یا اختیار نہ ہو یا دوسری جگہ سے مطابق فیصلہ نہ کرے تو چند مسز وینہ مسلمانوں کی ایک مدت بطور پختائیت یہ سب قائم کر سکتی ہے اور اس میں کہ تمام ایک معاملہ نشان معتبر نہ ہو کہ شرکت بھی ضروری ہے (۱)۔ لفظ: اللہ رحمہ تعالیٰ عمم۔
نورہ العبد محمود غفرلہ۔

شعبہ دوسرے ملک میں: دو تفتیش نکال کرنا

۱۔ ۳۶۲: اگر نسب کی عمر ۲۵ سال اور یہ کی عمر ساٹھ سال۔ نسب کی شادی ۵۵ء میں زید کے ساتھ ہوئی اور زید ملک برتا میں رہتا تھا، اہل کا باشندہ بھی تھا، لیکن نسب کے بعد یمن نے زید کے ساتھ ملک ترک کیا اور دوسرے آئے مگر اور ۶۰ء میں آئے اور تیس سال سے فرجہ پایا اور میرے دواؤں کے ہیں۔ یہاں سے علاقہ کے لئے جاتا ہے، لیکن آجھ جوہ نہیں آتا۔ اور نسب مان لفظ اور خوبت نفسا یہ سے پریشان ہے، ایسی صورت میں کانگریس کو نہایت سے یہاں دھوئی کر کے کاف طبع کر لیا جائے؟ اور کوئی صورت سے قطع کر کے کی ہے جو مناسب ہو کر پڑائیں۔

عبد الرحمن (محمی)۔

الحواہ حامداً ومصنیفاً:

مگر باصطورت زندگی گذارنا دشوار ہے تو سمجھا کر لائی دیگر خوشامد کر کے فرض کسی طرح شوب سے شائق

(۱) "زحل مالک و اولو زعمی" اسی طرح میں، جبکہ عرصہ عدا کما ہی العظم، فلو انھی باہی موسم انصوریۃ یعنی ان لا یأمن بہ علی ما غفرلہ، جامع المرجور ۳/۳۹، کتاب المقفود، سعید

(۲) کذا فی علو ح البحرین ۲۰۰۲، کتاب المقفود، سعید

(۳) (۱) ۵۵، کتاب المقفود، إدارة لفران کراچی

(۴) (۱) (۲) ۲۵-۲۲، جبکہ زوسہ مقفود، دار الإسماعیت کراچی

حاضر کر لی جائے۔ یا خلع کر لیا جائے اس طرح کہ بیوی مہر معاف کر دے اور شوہر حق زواجیت فسخ کر دے (۱)۔ پھر عدت (تین چھ) مہینے اور عہد نکاح کی اجازت ہوگی (۲)۔

اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو پھر زوج کی طرف سے نہ کم مسلم باہر نکاح کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا جائے کہ فلاں شخص میرا شوہر ہے جو کہ اتنی مدت سے میرے حقوق زوجیت نہیں ادا کرتا، مجھے نکاح بلی کی سخت ضرورت ہے۔ نہ کم جملہ واقعات کی شرعی تحقیقات کے بعد شوہر کو الطلاق دے کہ تم اپنی بیوی کے حقوق ادا کرو یا اس کو طلاق دو ورنہ تم تعزیر کی نوبت میں آؤ گے۔ اور پھر مزید مدت مقرر کر دے کہ اگر اس مدت میں بیوی کو ہانپے یا غور آئے تو کاٹھا مرنے چاہیے تو کر سکے اور یہ کہ اگر تم نے اتنی مدت میں کوئی کام نہ کیا (نہ ادا کے حقوق کا انتظام کیا نہ طلاق دی) تو تم تعزیر کی نوبت میں آؤ گے، پھر اگر شوہر نے سمجھ نہ کیا تو کہہ کہ مسلم با اختیار خود تعزیر کر دے، یہ تعزیر ہی طریق کے حکم میں ہوگی۔ بعد عدت (تین چھ) مہینے اور عہد نکاح کا اختیار ہوگا۔

اگر کسی جگہ عام مسلم با اختیار نہ ہو یا وہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو چند معزز و پندار مسلمانوں کی ہدایت بھی سنی کام کر سکتی ہے، اس ہدایت میں کم از کم تین معزز و پندار مسلمان ہوں اور ایک معتبر معاملہ میں عالم بھی شریک ہونا چاہئے۔ رسالہ ”انبیاء النازیۃ“ کا مقدمہ بھی بخور کر لیا جائے (۱) میں اس کی تفصیل مذکور ہے (۳)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

خیر العہد محمد و خیر العہد

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿طُلُقْ خُفْصَمَ اِنْ لَا یَقِیْمَا حُدُودَ اللّٰهِ، فَلَا یَحُجُّ عَلَیْہِمَا اِقْدَامُتَہُ بِہٖ کَبْرُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ۔ (۲۲۹)

”وَ اِذَا تَشَاقَقَ الزَّوْجَانِ وَ حَافَا نِ لَا یَفْصَحَا حُدُودَ اللّٰهِ، فَلَا یُاسِ اِنْ تَعَادٰی نَفْسِیَا مَہِ سَعَالِ یُخْلَعُہَا

مہ: ”القیہ ایفہ: ۳۰۳/۲، کتاب الطلاق، باب الخلع، شوکت علیہ ملتان)

(و کذا فی الدر المختار علی تنویر لأبصار: ۳۳۱/۳، باب الخلع، سعید)

(۲) ”اذا ضلک الرجل امراتہ طلاقاً بائناً أو رجعیاً أو ثلاثاً، أو وقعت الفرقة بینہما بغیر طلاقٍ رہی حرۃ میں محض، فعدتہا ثلاثۃ افرء“۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۴۹/۱، کتاب الثلاث عشر فی العدة، رشیدیہ)

رو کذا فی فتاویٰ خاصی خان علی دہلوی اعتوائی العالمگیریہ: ۵۲۵/۱، کتاب العدة، رجیمیہ)

(و کذا فی الفتاویٰ التاتاری خانیہ: ۵۳/۳، الفصل الثانی والعشرون فی العدة، إدارة القرآن کراچی)

(۳) ”حبلة جزء ۵، ص ۴۰۰، حکم زوجة متعتة و الإساءة کراچی)

زوجہ مفتوحہ کے نکاح کے بعد مفتوحہ متفقہ

حکم [۱۵۴۲]۔ یہ غیر مشہور ہے کہ مفتوحہ بالکھر کی بیوی کا نکاح مفتوحہ کے لئے صحیح ہے گا۔
 اس کے نکاح کی ایک شرط ہے اس کو نکاح کی اجازت دینی ہے اس لئے وہ اس کے لئے اور اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔

الحجرات حاکمہ و مصلیٰ

الحجرات کے لئے حکم ہے کہ وہ اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔

اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔
 اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے اس کے لئے مفتوحہ کی اجازت دینی ہے۔

وہی تھا کہ: یا اُحد ابراہیم رحمہ اللہ تعالیٰ: قیل عی رخصی اللہ عنہ اُخت ابی من قیل عمر رخصی اللہ تعالیٰ عنہ۔ وہ ساعد، اُنضاً، لآہ تبین اُنھا نزوحی وہی مکوحہ، و مکوحہ الغیر بہت من المحملات، بل عی من انحرافات فی حق سائر الناس، اُنضاً فی اللہ تعالیٰ، اُلو المحملات من الدائم، فکیف یستقیم ترکھا مع ثانی؟

وإذا اُختار الأول تسہر، ولكن یكون التنازع معتداً یہاں، فکیف یستقیم نفع سیر البصر الأول، وینزل بعضہا، فیکون مملوئاً لھا دور زوجہ، کالمکوحہ إذ وُضعت شیعہ، فعمد الی تصحیح اب زوجہ الأول، ونکس ما حکم بها لکویب معذرة غیر، کالمکوحہ إذا وُضعت بالشیعہ، بذکر عبد البر حصن اب ثنی لیلیٰ اُر عمر رخصی اللہ تعالیٰ عنہما مع عن ثلاث فسیات ابی فای عن ابی رخصی اللہ تعالیٰ عنہ، عن مرأه فی کفہ، والمفسدہ زوجہا، والمرأه لقی نزوح فی عیدہا، اہ" مسند حاکم رخصی: (۱/۳۶۶)۔

وہاں فی الحبلہ الحاجزہ "واما فی العالمگیریہ ۳۰/۱۶۶ (۶) من المأثر حایة: "فمن عاہ زوجہا بعد مضی المندہ، فهو اُخت لھا، وان رُوحت فلا میل لہ علیہا، اہ" علا یعرف علیہ فی ہذاہ تصریح المصنف (۳/۲۰۶) فقط، لہذا یقال فی الامم۔

حررہ اُمید محمد گیلانی عماد اللہ، مبین نقی مدرسہ نظامیہ، پیر، ۱۲۴۲ھ/۵۵۵ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد قفر، مسیح عبد اللطیف، ۲۳: (۱) اُمید، ۵۵۵ھ۔

مفتود کی واپسی زوجہ کے نکاح ثانی سے بعد

سوال (۱۶۴۲): ایک نئی عورت کا شوہر عرصہ ۶ برس سے مفرد رہے تو اس سو سے نئی عورت

(۱) وصیوٹ البصر رخصی، ۳۲/۱، کتاب المفقود، مکثہ حنفیہ، کونستہ

و رکذا فی إعلاء السنن ۱۳/۶۲، تاب إذا قدم المفقود النکح، (ادارۃ القرآن کراچی)

(۲) الفتاویٰ العالمگیریہ، ۳۰۰/۲، کتاب المفقود، رشیدیہ

و رکذا فی الفتاویٰ النصار خانہ: ۲۱۲/۵، الفصل الأول فی تفسیر المفقود، (ادارۃ القرآن کراچی)

(۳) الحبلہ الحاجزہ للحبلہ العائزہ، ص ۶۷-۶۸، وہابی معتبر کے نام، (الاتحاد)

مفقود کی واپسی نکاح ثانی کے بعد

سوال [۶۳۲۵]: زید نے نکاح ہندہ کے ساتھ کیا اور باہم رہتے رہے، کچھ دنوں کے بعد زید معاش کے لئے پردیس چلا گیا اور ہندہ اپنے مکان پر بعد والدہ زید کے رہتی رہی۔ زید پردیس جانے کے بعد بالکل لا پتہ ہو گیا، خط و کتابت بند کر دی اور خرچہ وغیرہ بھی تقریباً دس گیارہ سال تک بالکل چھوڑ دیا اور بے خبر رہا، ہندہ نے اپنی مجبوری اور بے بسی برادری میں ظاہر کی اور زید کو لا پتہ بتایا، برادری نے حکم عقد ثانی کا دے دیا، ہندہ نے عقد ثانی کر لیا۔ عقد ثانی ہونے کے بعد تقریباً آٹھ سال کے زید کا پتہ معلوم ہوا اور اس کی والدہ زید کے پاس چلی گئی تقریباً تین سال تک زید کے پاس پردیس میں رہی۔

ہندہ ابھی تک زوج ثانی کے پاس رہتی رہی اب تقریباً ایک ماہ ہوتا ہے کہ زید بعد اپنی والدہ کے مکان آ گیا، ہندہ جس نے نکاح ثانی کیا تھا، اپنے پہلے شوہر یعنی زید کی آمدن کر زوج ثانی کے گھر سے بھاگ کر زید

= (ب) ظاہر ہے کہ جب تجدید نکاح کی شکل کا تجدید نہیں کیا۔

(ج) دوسرے شوہر کی عدت گزارنا واجب ہے جب تک عدت ختم نہ ہو اس وقت تک شوہر اول کو اس کے پاس جانا پرگزہ نہیں ہے، بلکہ پوری احتیاط لازم ہے، (وہو المصروح فی قولہ) (ولا یقریہا الاول حتی تنقضي عدلتها من الاخر)۔ اور عدت میں جو تفصیل دوسرے مواقع میں ہے، وہ یہاں بھی ہوگی، یعنی اگر حاملہ ہے تو جمع حمل اور تین جنس۔ باقی رہا یہ سوال کہ مدت عدت کہاں گزارے، اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر اول کے پاس گزارے گی۔ (حلیہ ج ۲، رد المحتار، مفتوحہ کے احکام، ص ۵۶۹، دارالاشاعت، کراچی)۔

قال الله تعالى: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَن يَرْجِعَ إِلَيْهِنَّ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ﴾ (سورة البقرة: ۲۲۸)

وقال الله تعالى: ﴿وَلَمَن يَتَسَوَّأْ مِنَ الْمُحْضِنِ فَإِنَّهُ بَعْثٌ لَّهُ أَشْهَرُ وَلَهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَلَمَّا بَلَغَ أَحَدُهُنَّ أَجَلَهُنَّ بَلَغَ أَجَلَهُنَّ أَجْمَعْنَ﴾ (سورة الطلاق: ۳)

فقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: "وقوله: وكذا موطوءة شبهة أو نكاح فاسد": أي

عدة كل منبهما ثلاث حيض. (رد المحتار، كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: جكاة شمس الأمانة السرخسي: ۵۰۶/۳، سعيد)

"فإن عاد زوجها بعد مضي المدة، فهو أحق بها، وإن تزوجت فلا سبيل له عليها." (الفتاوى

العالمية، كتاب المفقود: ۳۰۰/۴، رشديه)

نے کائنات پر اپنی قدرت و پروردگاری ثابت کرنے کے لئے جو سمت کی راہ سے اپنی مخلوق پر اپنی مافی ہند کو گزرایا۔
اب سوال یہ ہے۔

- ۱۔ زیادہ کائنات کی قدرت کونسی؟
- ۲۔ ہماری نے جو کائنات کی بہت سی اس کا کیا حکم ہے اور ہماری پروردگار نے؟
- ۳۔ اللہ کی قدرت جو کائنات کی ہے یہ ہماری کائنات کو مونی یا نہیں؟
- ۴۔ ہماری نے جو کائنات کو کھلیا ہے۔ یہ کائنات کوئی نیا مخلوق ہے یا نہیں؟
- ۵۔ زیادہ کائنات پر اپنی مخلوق کو کھلیا ہے اور جو کائنات کھلی گئی وہاں سے جو کائنات پیدا ہوئی
کونسی میت کی ضرورت ہوئی؟
- ۶۔ جو کائنات کوئی کئی کے ساتھ مواد اس کائنات میں شامل رہے اور ان کے لئے کئی کائنات کا قسم
نہ اور یہاں کے لئے یا قسم بنے؟
- ۷۔ کائنات اپنی جس کے ساتھ ہوتے ہیں کائنات کو اپنے فی ضرورت سے وہ کائنات زیادہ اپنے پاس
یکسو کرتا ہے، یہ کائنات اپنی تو کھلے کے اور کونسی اور کائنات کو کھلی نہیں رہا تھا۔
یہ اللہ عزوجل کے ہاں ہے اور کائنات کو کھلی نہیں رہا تھا۔

انہو اب حامداً و مصفیاً

جس صورت چاہو۔ مستحق اور ناپاک چاہو جو چاہو۔ ان کے لئے کئی یہ قسم ہے کہ تم مسیح و عیسیٰ کی عبادت
میں ملکہ مرچیں کرتے اور ان مخلوق کے سرحدوں کا کائنات کھلیا کرتے اور یہ کائنات کے لئے کائنات ہے اور کھلی
کھلی ہے ان کی کھلیں کھلیا کر ہے تو کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے
اسلام ہا کہ وہ کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے
وہاں نے تو کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے
وہاں نے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے
کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے
کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے کھلیا کر ہے

انہو اب حامداً و مصفیاً

الحجج اب حامدا، مصليا:

صورت گذر دیکھیں اگر پہلے شوہر آجائے تو نکاح یعنی نکاح اہتمام قرار دیا جائے گا اور وہ عورت پہلے ہی شوہر کو مل جائے گی۔ (۱) لیکن اس کو صحبت وغیرہ کرنا ناجائز نہیں تاہن شکیکہ شوہر کی کسی عدت نہ ٹر جائے، شوہر جانی کی عدت گذرنے سے بعد شوہر اول کو صحبت وغیرہ کی اجازت ہوگی۔ (۲) فقط واللہ اعلم۔

حرم عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ عظیم سہارنپور۔

اجاب: صحیح: سعید احمد نقوی۔ ۴/۵: ۵۵۸۔

صحیح: عبد الغنیف، مدرسہ: خطایہ علوم مبارک پورہ، صفحہ: ۵۵۸۔

۱۰۱) پہلے ان کا ضم سے تجدید کائنات کی ضرورت نہیں مروج، دوسرے فائدہ سے سمجھتے بھی بے عمل ہو۔ یہ وہی المستفاد من قولہ: (تتو) إلى زوجها الأول، وعن قولہ: ولا یقر بها الأول، الحجۃ، وحیلۃ ناجزہ، وابتغی الخیوۃ کے احکام میں۔

”فإن عاد زوجها بعد مفارقة أمه فليس عليه له عليها“، والعناني
 (المعكبر، ١٠٠٤، ١٠٠٥، ١٠٠٦، ١٠٠٧، ١٠٠٨، ١٠٠٩، ١٠١٠، ١٠١١، ١٠١٢، ١٠١٣، ١٠١٤، ١٠١٥، ١٠١٦، ١٠١٧، ١٠١٨، ١٠١٩، ١٠٢٠، ١٠٢١، ١٠٢٢، ١٠٢٣، ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٢٦، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٢٩، ١٠٣٠، ١٠٣١، ١٠٣٢، ١٠٣٣، ١٠٣٤، ١٠٣٥، ١٠٣٦، ١٠٣٧، ١٠٣٨، ١٠٣٩، ١٠٤٠، ١٠٤١، ١٠٤٢، ١٠٤٣، ١٠٤٤، ١٠٤٥، ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٤٨، ١٠٤٩، ١٠٥٠، ١٠٥١، ١٠٥٢، ١٠٥٣، ١٠٥٤، ١٠٥٥، ١٠٥٦، ١٠٥٧، ١٠٥٨، ١٠٥٩، ١٠٦٠، ١٠٦١، ١٠٦٢، ١٠٦٣، ١٠٦٤، ١٠٦٥، ١٠٦٦، ١٠٦٧، ١٠٦٨، ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٠٧١، ١٠٧٢، ١٠٧٣، ١٠٧٤، ١٠٧٥، ١٠٧٦، ١٠٧٧، ١٠٧٨، ١٠٧٩، ١٠٨٠، ١٠٨١، ١٠٨٢، ١٠٨٣، ١٠٨٤، ١٠٨٥، ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٨٨، ١٠٨٩، ١٠٩٠، ١٠٩١، ١٠٩٢، ١٠٩٣، ١٠٩٤، ١٠٩٥، ١٠٩٦، ١٠٩٧، ١٠٩٨، ١٠٩٩، ١١٠٠، ١١٠١، ١١٠٢، ١١٠٣، ١١٠٤، ١١٠٥، ١١٠٦، ١١٠٧، ١١٠٨، ١١٠٩، ١١١٠، ١١١١، ١١١٢، ١١١٣، ١١١٤، ١١١٥، ١١١٦، ١١١٧، ١١١٨، ١١١٩، ١١٢٠، ١١٢١، ١١٢٢، ١١٢٣، ١١٢٤، ١١٢٥، ١١٢٦، ١١٢٧، ١١٢٨، ١١٢٩، ١١٣٠، ١١٣١، ١١٣٢، ١١٣٣، ١١٣٤، ١١٣٥، ١١٣٦، ١١٣٧، ١١٣٨، ١١٣٩، ١١٤٠، ١١٤١، ١١٤٢، ١١٤٣، ١١٤٤، ١١٤٥، ١١٤٦، ١١٤٧، ١١٤٨، ١١٤٩، ١١٥٠، ١١٥١، ١١٥٢، ١١٥٣، ١١٥٤، ١١٥٥، ١١٥٦، ١١٥٧، ١١٥٨، ١١٥٩، ١١٦٠، ١١٦١، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٦٤، ١١٦٥، ١١٦٦، ١١٦٧، ١١٦٨، ١١٦٩، ١١٧٠، ١١٧١، ١١٧٢، ١١٧٣، ١١٧٤، ١١٧٥، ١١٧٦، ١١٧٧، ١١٧٨، ١١٧٩، ١١٨٠، ١١٨١، ١١٨٢، ١١٨٣، ١١٨٤، ١١٨٥، ١١٨٦، ١١٨٧، ١١٨٨، ١١٨٩، ١١٩٠، ١١٩١، ١١٩٢، ١١٩٣، ١١٩٤، ١١٩٥، ١١٩٦، ١١٩٧، ١١٩٨، ١١٩٩، ١٢٠٠، ١٢٠١، ١٢٠٢، ١٢٠٣، ١٢٠٤، ١٢٠٥، ١٢٠٦، ١٢٠٧، ١٢٠٨، ١٢٠٩، ١٢١٠، ١٢١١، ١٢١٢، ١٢١٣، ١٢١٤، ١٢١٥، ١٢١٦، ١٢١٧، ١٢١٨، ١٢١٩، ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٢، ١٢٢٣، ١٢٢٤، ١٢٢٥، ١٢٢٦، ١٢٢٧، ١٢٢٨، ١٢٢٩، ١٢٣٠، ١٢٣١، ١٢٣٢، ١٢٣٣، ١٢٣٤، ١٢٣٥، ١٢٣٦، ١٢٣٧، ١٢٣٨، ١٢٣٩، ١٢٤٠، ١٢٤١، ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٤، ١٢٤٥، ١٢٤٦، ١٢٤٧، ١٢٤٨، ١٢٤٩، ١٢٥٠، ١٢٥١، ١٢٥٢، ١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٦، ١٢٥٧، ١٢٥٨، ١٢٥٩، ١٢٦٠، ١٢٦١، ١٢٦٢، ١٢٦٣، ١٢٦٤، ١٢٦٥، ١٢٦٦، ١٢٦٧، ١٢٦٨، ١٢٦٩، ١٢٧٠، ١٢٧١، ١٢٧٢، ١٢٧٣، ١٢٧٤، ١٢٧٥، ١٢٧٦، ١٢٧٧، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ١٢٨٠، ١٢٨١، ١٢٨٢، ١٢٨٣، ١٢٨٤، ١٢٨٥، ١٢٨٦، ١٢٨٧، ١٢٨٨، ١٢٨٩، ١٢٩٠، ١٢٩١، ١٢٩٢، ١٢٩٣، ١٢٩٤، ١٢٩٥، ١٢٩٦، ١٢٩٧، ١٢٩٨، ١٢٩٩، ١٣٠٠، ١٣٠١، ١٣٠٢، ١٣٠٣، ١٣٠٤، ١٣٠٥، ١٣٠٦، ١٣٠٧، ١٣٠٨، ١٣٠٩، ١٣١٠، ١٣١١، ١٣١٢، ١٣١٣، ١٣١٤، ١٣١٥، ١٣١٦، ١٣١٧، ١٣١٨، ١٣١٩، ١٣٢٠، ١٣٢١، ١٣٢٢، ١٣٢٣، ١٣٢٤، ١٣٢٥، ١٣٢٦، ١٣٢٧، ١٣٢٨، ١٣٢٩، ١٣٣٠، ١٣٣١، ١٣٣٢، ١٣٣٣، ١٣٣٤، ١٣٣٥، ١٣٣٦، ١٣٣٧، ١٣٣٨، ١٣٣٩، ١٣٤٠، ١٣٤١، ١٣٤٢، ١٣٤٣، ١٣٤٤، ١٣٤٥، ١٣٤٦، ١٣٤٧، ١٣٤٨، ١٣٤٩، ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٥٢، ١٣٥٣، ١٣٥٤، ١٣٥٥، ١٣٥٦، ١٣٥٧، ١٣٥٨، ١٣٥٩، ١٣٦٠، ١٣٦١، ١٣٦٢، ١٣٦٣، ١٣٦٤، ١٣٦٥، ١٣٦٦، ١٣٦٧، ١٣٦٨، ١٣٦٩، ١٣٧٠، ١٣٧١، ١٣٧٢، ١٣٧٣، ١٣٧٤، ١٣٧٥، ١٣٧٦، ١٣٧٧، ١٣٧٨، ١٣٧٩، ١٣٨٠، ١٣٨١، ١٣٨٢، ١٣٨٣، ١٣٨٤، ١٣٨٥، ١٣٨٦، ١٣٨٧، ١٣٨٨، ١٣٨٩، ١٣٩٠، ١٣٩١، ١٣٩٢، ١٣٩٣، ١٣٩٤، ١٣٩٥، ١٣٩٦، ١٣٩٧، ١٣٩٨، ١٣٩٩، ١٤٠٠، ١٤٠١، ١٤٠٢، ١٤٠٣، ١٤٠٤، ١٤٠٥، ١٤٠٦، ١٤٠٧، ١٤٠٨، ١٤٠٩، ١

(۲) ”دوسرے شوبہ کی حرکت گزرتا دایب ہے جب تک عت اعم نہ ہو اس وقت تک شوبہ اول کو اس کے پائے جاز پر ترجیح نہ دیں۔ بلکہ ہر کی احتیاط لازم ہے۔“ (حیاتیات ج ۱، دایب مغلطو کا احکام ص ۴۸، دارالمطالعات عربیہ)

قال العلامة ابن عثيمين رحمه الله تعالى: "وقوله: وكذا موطوءة بشفقة فاسد؛ أي عدة كمل منها ثلاث حيف". (رد المحتار، كتب الطلاق، باب العدة، مطلب: حكاية نسخ الأئمة
البر حموي: ٥٩١، ٥٩٢)

فَلَمْ يَكُنْ لَهُ تَعَالَى: وَالْجُحُفُفُ يَتَرَبَّعُ بِنَافْسِهِ ثَلَاثَةَ قُرُوفٍ: وَهُوَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ: (٢٣٨)

ولأن الله تعالى: ﴿مَوْلَىٰ يَسِينَ مِنَ الْجَاهِ﴾ من نسائك إِنْ نَوَيْتَ لِعَدَّتْهُ ثَمَنُ الشَّيْءِ وَالْأَمْرِ لَهُ
بَعْضُ - وَلَوْلَا تِ الْأَحْمَدُ (أَجَلِي) أَنْ يَحْمِلَ حَمْلَهُ = (مَدْرَأَةُ الطَّلَاقِ: ٣)

قال العلامة العرعبندي رحمه الله تعالى: "إذا طلق المرحوم مائة طلاقاً، ثم رجعا، أو
ولعن العرة نفسها، مخرج طلاق، وهي حرة من ثوبه، فعليه ثمنه ألفاً" (الهدية، كتاب الطلاق،
باب العدة: ٣٢٠٢). عليه ثمنه مائة دينار.

وإذا طلع البرق أو طلعت الشمس، فمعهما العدة من مرميات أو طلق، لأن العدة ليس إلا -

زوجہ مفقود

سوال [۲۲۸]: ایک عورت کہتی ہے کہ میرے گزشتہ اوقات کا کوئی ریڈیکل میرا خاوند مراد

سہل سے چورنی کر کے چاہا ہے اور جو میرا زہر ہے وہ بھی لے گیا ہے۔ اب میں نکاح کر سکتی ہوں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

ذی ثبوت کو چاہئے کہ مسلمان حاکم کے یہاں مقدمہ پیش کرے کہ خدانے شخص پر واپس ہے، اسے زمانے سے نہ بے ہے، میرے خرچ کا نہ کسی کو نہیں دیا کر گیا ہے، اندہاں سے بھیجتا ہے، نہ کہ نہ کر گیا ہے، میں سخت پریشان ہوں، مجھے نکاح خالی کی ضرورت ہے۔ کہ تم ان سب واقعات کی تحقیق کر کے اس کو تلاش کرنے، واسب ملنے سے دیکھو ہو جائے تو عورت کو حکم کرتے کہ وہ نکاح نکال کر دے، اور اس مدت میں بھی نہ آنے تو اس پر موت کا حکم کر دے، پھر عدت گزار کر نکاح دینی کر سکتی ہے۔ اور اگر وہ کم مناسب سمجھے تو چار سال سے کم مدت مقرر کر دے۔ اگر کسی جہد مسلمان حاکم نہ ہو، یا وہ شرع کے موافق فیصلہ نہ کرے تو بروری کے محرز و گم بھی یہ سب کام کر سکتے ہیں۔ اور ان میں کم از کم ایک معتمد مد شناس عالم کا ہونا ضروری ہے (۱)۔ در سال حلیۃ انا جزا کو بھی دیکھ لیا جائے اس میں من مستند کو خوب واضح کیا ہے (۲)۔ فقہ و اللہ علم۔

حررہ العبد محمد گمنامی عفا اللہ عنہ، مکتبہ اعلیٰ مدرسہ نظام العلوم سہارنپور، ۲۵/۱۰/۵۷ھ۔

انجواب: مسیح، سعید غفر، مسیح، عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم۔

۱۔ مدۃ صریح: نیا سماجیہ عمل الفلاحی، (المحیط البرہانی، کتب الطلاق، باب العدة، ۳/۳، رشیدیہ)

۲۔ کذا فی تبیین الخلافات، کتاب الطلاق، باب العدة، ۳/۳۶۱، دار النکتہ العلمیہ بیروت)

۳۔ کذا فی الخلافات العالمیہ، کتب الطلاق، باب العدة، ۱/۱۵، رشیدیہ)

(۱) "وقال مالک والأوزاعي: إلى أربع سنين، فسكن عزمه بعلها كما في النظم، فلو أفتى به في موضع

الضرورة، يسمى أن لا بأس به على ما أفق". (جامع الرموز، ۳/۳۱۰، کتاب المفقود)

(۲) کذا فی عوامہ المبعوثین: ۳/۳۹۰، کتاب المفقود، کراچی)

(۳) اعلام السنن، ۱۳/۵۵، کتاب المفقود، (إدرة القرآن، کراچی)

(۴) (الحلقۃ النجریۃ للحلیۃ الخازنہ، ص ۶۴-۶۵، حکم زوجہ مفقود، دار الإیضات کراچی)

فصل فی زوجۃ المتعت

(زوجہ متعت کا بیان)

زوجہ متعت

مسئلہ ۱۰۰۲۱۔ زوجہ کی زانیہ یا زانیہ کی حرکت یا فحش سے متعلقہ چیزوں کے بعد جس سے
حرکت کی گواہی ہو۔ جس کی زانیہ موجود میں زوجہ باری کے اپنے گھر سے نکالی گواہی کے بعد
یہاں سے نکال دیا۔ چنانچہ ان کے مکان و فحش کی چیزیں نکال دی گئیں اور ایک گواہی لائی کہ زانیہ کی اس نے اپنے گھر
دریہ و گھر کے قریب و زان سے نکال دیا۔ اس کے بعد زانیہ اور گھر میں فحش چیزیں نکال دی گئیں اور نکال دیا۔ زوجہ متعت
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و مزید کے متعلقہ چیزوں کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
و ایسے نکاح و نکاح

گھر سے نکال دیا۔ زانیہ کے گھر کو نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔

بہ صورت حال یہ ہے کہ نکاح کے۔ عاقل نہیں بلکہ اور زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔
نکاح کے بعد زانیہ کی گواہی و نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔ نکاح کے بعد زانیہ کے گھر سے نکال دیا۔

ماہر محمد الہیہ۔ باب الفہم و التعلیل

الحجج الرب حادثة ومصليا:

خلفہ نے اگلے موسم میں یونیورسٹی کا رخ کیا اور سولہ مئی کو پہنچا۔ یہاں پہلی بار اس نے اپنے دوستوں سے ملنے کا موقع ملا۔ انہوں نے اسے اپنا گھر بنا لیا۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ رہا۔ انہوں نے اسے اپنا گھر بنا لیا۔ وہاں اس نے اپنے دوستوں کے ساتھ رہا۔

[illegible]

الحمد لله رب العالمين

۱۱۰

سوال [۱۰]: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل میں کہ ایک نابالغ عورت کی ایک ماویج کرنے کے ساتھ ان کے والدی کے گروہی A سے بعد میں خبروں سے معلوم ہوا کہ اولاد متعدد ہوئی۔ وہاں بچوں کے سر بھی ملے ہیں؟

۱۔ انہیں غور سے لکھنا۔

۲۔ مہدی دہشاد ہذا کی تشریح ”علم الہاد“ کی ہے۔

۲۔ دوست سے چنانچہ تجویز میں ہے!۔

۲۔ یہ شخصیں و بھارت میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے ہیں۔

۵۔ اللہ رب العزت نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے کسی کی امانت بڑھتی ہے یہاں سے بہت

اور جو تہذیب کے لیے جس طرح کی قربانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

اس کی ساری باتیں سن کر وہ کہنے لگا کہ میں نے یہ سب سنا ہے، یہ سب میری رائے کے خلاف ہے۔

١٠ - من رأى الحج زنة منك الشكاح لم يفته علي فيه الياء والياء نيجهار ٣٩٥٠ - كرت
الشكا - بان الحلة سبع.

(۱) نقد فی القضا، الجلد الكبير، ص ۹۱ "ان الناس في الجمع وعامة حكمة يبدوا

* كُتِبَ عَقْدُ غَفَرٍ لِي (الرحمة والشفقة) - تَبَّ الْخَوْفَةُ، يَمْنَعُنِي غَلْبَتُهُ لِي مِنْ الْخِشْيَةِ.

٢٥٢ الفصل السادس عشر في الجمع المار في القرآن الكريم

باقی رخصت تفریق کر دے، اس کے بعد عدت گزار کر زچہ کو دوسری جگہ نکال کر (دست ہوگا) (۱)۔ لفظ واللہ
تینا تھان احم۔

ترہ امہ محو و غفرل۔

الیش

مسئلہ ۱۱ [۱۳۴۲]: میاں بیوی میں تنازع ہو کر بڑھ چکی ہو، بیوی کو اپنی جان کا قصہ دہونیا اور اپنے
خاوند کے یہاں بوجہ غلط فہمیاں کے نہیں ہائی اور اس کا خاوند اس کو طلاق نہیں دیتا اور نہ تفریق، اس قسم میں بیوی
چھ ماں گزارنے اور بیوی کو زہن ہے، بیوی مکان کے گرد ان مشکل ہے۔ اس صورت میں شریعت شریف کیا فیصلہ
دیتی ہے کہ جس سے میاں بیوی میں تفریق ہو جاوے اور لڑکی کا نکاح کر دیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ کسی طرح دلچ دیکر یا زرا کر تلاق حاصل کر لیاوے، یہ منع کر لیا
ہے (۲)۔ اگر یہ ممکن ہو تو بھری بیوی کو چاہئے کہ حاکم مسلم کی عدالت میں مقدمہ پیش کرے۔ کہ لندن فکس میر،
شوم ہے اور میر بہ حقوق اور انہیں کہتا۔ اس پر حاکم، قہرہ و اچھائی تحقیق کرے۔ اگر عدالت کا دعویٰ صحیح ثابت ہو تو
شوم سے کہے کہ قریب اس کے حقوق اور کر دیا تلاق دے دو، اگر وہ کسی بات کو اختیار نہ کرے تو خیر، اگر نہ حاکم مسلم
تفریق کر دے، اس کے بعد عدالت عدت گزار کر دوسری عدالت ج کر سکتی ہے۔

اگر کسی شوم کم مسلم اختیار نہ ہو، یا وہ شریعت کے موافق فیصلہ نہ کرے تو چند دین اور امور مسلمانون کی

۱: (البحیلة الناصحہ للحمیلة الناصرة، ص: ۳۲، ۳۳، حکیم (احمد متعت، دارالانشاع کو لپی)۔

۲: قال الله تعالى: "أما من حلفتم أن لا نقبوا حدود الله، فلا جناح عليهم فيما أنفدت به" (مورد
لقرة، ۲۴۹)۔

"إذا نكح الشوك وعلان لا يقبها حدود الله، فلا بأس بأن نقبها حد سداً محمياً

به" (الفتاویٰ، باب التحلف، شریک علیہ)۔

او کذا فی الفتاویٰ العالیہ: ۱۸۸، الباب الثمن فی التحلف وما فی حکمہ، وشاید:

او کذا فی الدر المختار مع رد المحتار ۱۳۱۳، باب الجمع، سعد۔

ایک جہاں میں یہ سب کچھ مندرجہ سے وہاں یہ وقت میں گھڑا نہ ایک محاذ شرعی میں جہاں کچھ ہوا کسی شہر میں
بے اور ماہرین نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے محاذ شرعی میں لکھا ہے کہ

اس واقعہ کو اسلامی عدالتوں میں لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

ایک شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

ایضاً

اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
وہاں سے اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

الحجاب حامداً ومصلیاً

ان میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ
اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ اس میں اس شخص نے لکھا ہے کہ

زوجہ محنت

سہ ماہی ۱۹۲۱ء: ایک بیوی وصال سے زہ سے بالکل اٹک بیٹھ گئی تھی میں نے اس کے خوراک پر شک کیا بیوی کو زہ سے دور رکھنا ہی وہ اپنی تکلیف یعنی جوت پر ہوا کہ کائنات پر اونی وقت ہے، بیوی بیوی ہمیشہ ان سے ملتی رہتی تھی وہ جو وصاوت دے کے کائنات کی کچھ اڑتھ مڑ پڑنے لگی، بلکہ ہوش پر بھی جواب دینا نہ کہ تم نوکرا سے اپنے کا انکسار کرنا، وہ کائناتیں نکلتا۔ اور یہ فیصلہ جو جان بھریا ہے، وہ کس سے ایک لڑکھائی وقت اڑا دیا اس کا ہے۔ ہاں کی حالت چاہی بیوی اس سے اٹکے اور چاہتی ہے۔

زہ سے بھی وہ بیٹھ گیا تھا تو اس نے کہا کہ اب کی بار مانا تو زہ دور ہو پڑا کروں گا۔ مگر اس بات کی کوئی وقعت اس لئے نہیں کہ، کچھ سے لے کر زہ سے اب تک کبھی ایک درہم ہست ہی تھی اپنے بیٹے کے لئے بھی نہیں دینا جس سے بیوی پرانی کائناتیں سے دور کبھی نہ لے کے ہوتے، بلکہ وہ چاروں کو اپنے کس کی خوشی کو پار کر کے بھیج دے گا۔ زہ کو صوف کو زہ دور پیر مہاشی کی دس ہٹانے پر اٹا دیکھا دینے کو واپس اور بالکل مجلس سے جدا کیا۔ اب تک اس بارے میں پھر نہیں آیا، ہمیشہ زہ کی قراردادیں تھیں، مگر جب تحریری طور پر فیصلہ کے لئے آئے تو کیا جاتا ہے تو مجلس سے ہر گز جا۲ ہے اور کہتا ہے کہ میں نہیں چھوڑاں گا۔

زہ کی دھڑکی ہے اور والدہ والد اس کے ضعیف عمر میں سب پر آمند ہیں اسکی صورت فیصلہ ہو جانے کا۔ لڑکی کو دوسری راہ دکھا دی جائے اور والدین بھی بڑی کوس کے پاس چھوڑنا نہیں چاہتے، اس لئے کہ وہی سے زہ سے اب تک نہ لے کر، کبھی طرح پر کچھ یا کہ کائناتیں چاہتا بیٹھ کر کھانا چاہتا ہے، بلکہ بیوی کی جو کچھ چاہتا ہے اسے بھی کچھ کھا کر دینا چاہتا ہے۔ شاہکی کو کل ۱۴ سال، دس برس میں وہ اس کی زندگی بیوی نے بہت تکلیف سے گزاری، اس میں دس دن، اپنے بیٹے بھی زہ کو لے کر رہی اور یہاں تک کہ ملازمت ہی بلکہ (جب زہ ملازمت کر چکا تھا) بھی رہی مگر سب جگہ اس زمانہ میں بہت ہی تکلیف اٹھائی، اب اپنے بیٹے میں (سال سے

چھ برس)۔ پھر تھکی سے بعد شری شہادت سے وہ موت کا دعویٰ بھی عزت ہو جائے کہ ہاں وہ موت نے بھی نہیں دیا تو اس کے خلاف، اب ہمارے لئے کاپی موت کے حقوق، اور وہ حق، اور نہ تو حق نہیں ہے۔ اس نے بعد بھی اور، غلامی موت پر عمل نہ کرے، تو کو بھی باوجود اس کے کاغذ مقام، و خلاق، و قیام کرے۔ (حیدر آباد، ۲۷ مئی ۱۹۲۵ء، ص ۲۷)

محنت فی اللہ، اور شہادت اپنی :

اُٹک ہے، نہ تو شہر آتے ہیں نہ ہی بیوی سر مل جاتی ہے۔ سر مل اس بیوی کے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے اور جب سہ ماہی کے لئے بلایا جاتا ہے تو نہیں آتے۔

ان حالات میں کمزیر طلاق نہ دے تو ایسا نہ رہے بیوی کو منہ دہ بالا احکامات کے تحت اجازت نہیں کہ وہ اپنے طلعہ کر لے۔ مزید بیوی نے یہ درجہ پوشش کیا کہ عہدِ نکاح میں ہو جائے اور والدہ اپنی زندگی تمام سے نڈر ہو کر سب سے رانچ لگتی۔ والدہ میں پریشان تھا کہ یہ معاملہ ایشیا حیات میں طے ہو جائے ورنہ لڑکی کا کوئی اور نہیں، یہ صرف کلونی لڑکی ہے، نہ کوئی بھرتی ہے۔ اس لئے نڈر اڑی ہے کہ اس سلسلہ میں مسئلہ بیان فرمائیں تاکہ کارروائی کی جاسکے۔ منتظر۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

صورتِ مسئلہ میں ایک تو قانونی کارروائی کی ضرورت ہے، وہ یہ کہ عدالت میں درخواست دے کر خواہ مخواہ کی اجازت حاصل کر لی جائے، کسی بھی وکیل کے ذریعہ سے یہ پیڑ ہو سکتی ہے، اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ بعد میں شوہر کو عدالت میں جانے کا موقع نہ رہے۔

شرعی طور پر اس کا حل یہ ہے کہ نایاب شریعی پچائیت بنائی جائے جس میں چند مہذب و شریعہ افراہوں اور کم از کم ایک عام مہذب معاہدہ میں بھی ہوا، اس پچائیت میں لڑکی درخواست دے کہ فلاں شخص میرا شوہر ہے جو کہ اتنی مدت سے مجھے سخت نہیں دیتا، میرے حقوق ادا نہیں کرتا، میرا فیصلہ کیا جائے۔ پچائیت جملہ امور کی تحقیق تفتیش کر کے شہر کو بلا کر کہے کہ تمہاری بیوی کنی یہ درخواست ہے، تم اس کو ٹریڈ مارک پر آباد کرو یا طلاق دے کر آزاد کرو، ورنہ ہم تہذیبی کو یہاں سے (۱)۔

اگر شوہر پر آباد کرنے پر رضہ مند ہو تو اس سے ایک اقرار لیا جائے، مثلاً اس طرح کہ اگر تیرے تین، دو تک فرقی غلط نہ ہو، تو تمہاری بیوی کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے اوپر طلاق واجب کرے، اس صورت اس کو ہوسٹ حاصل ہو جائے گی کہ وہ جس ماؤنگی پر ادرست کرے، اپنے اوپر طلاق واجب کر سکتی (۲)۔ اگر شوہر آباد نہ کرے، پھر ضامنہ

(۱) : یکنے (الحيلة الباصرة للحيلة العاجزة لمنع النجاسة)۔ ص: ۳۵، ۳۶، حکم روح المعانی فی

الشفقة، دار الإفتاء الكويتی،

(۲) : ابن عثیم، مشک سے اشہر، ولم یصل ملک نسبی، و یفتی فی شدة العدا، وافر طلاقک ہر ایک، تم -

نہ اوتو تشرلی مانی بیت تفریق کرانے، پھر عدالت گذار کر دوسری جگہ نکالنے کا اختیار ہوتا۔

دیپتی کو چاہئے کہ دوسری "واجبۃ النسخۃ" سے پہلے "عاجزۃ" سمجھنے لکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرے۔ اکتاواللہ تعالیٰ عمرہ۔

الحاکم العبد المکرم و مقرر دار المصنوع باب ۴۵۹ نمبر ۱۲۰۹۱۰

یعنی

۱۰۳۔ ان کے لئے اگر ان کی بیوی اپنے شوہر کے جور و ظلم کی وجہ سے اپنے شوہر کے یہاں عرصہ سے تھک رہی ہے، پھر اپنی اور اپنے والدین کے یہاں پڑی ہے، اس کا شوہر اس کو، ان انصاف کی نہیں دیتا ہے اور نہ بھی آتا چاہتا ہے، اس لئے وہ اپنے شوہر سے طلاق لینا چاہتی ہے تو وہ طلاق کس طرح حاصل کر سکتی ہے؟

۱۰۴۔ ان کی بیوی کا ان کی حالت، بالائی میں وہ اپنی ہی عدالت میں عمل میں آیا چوں کہ وہ اپنی ولایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی کوئی اور عدالت کی ذمہ داری اپنے شوہر کے ذمہ داری کی وجہ سے اپنے شوہر کے یہاں عرصہ سے تھک رہی ہے، پھر اپنی والدین کے یہاں پڑی ہے، اس کا شوہر اس کو، ان انصاف کی نہیں دیتا ہے اور نہ بھی آتا چاہتا ہے، اس لئے وہ اپنے شوہر سے طلاق لینا چاہتی ہے تو وہ طلاق کس طرح حاصل کر سکتی ہے؟

نہم عمرہ ہائیں سہارہ پور۔

الحجاب حامداً ومصیباً؛

۱۰۵۔ حاکم سمیع با النعمیہ کی عدالت میں مقدمہ چلتے کر کے نکلاں ٹھکس میرا شوہر ہے اور میرے حقوق کو اور انہیں آزاد کرانے، حاکم و واقعہ کی تحقیق کر کے اور شوہر کو باطل سے روکنے کے حقوق، اور اگر اس کے حقوق انہیں نہیں کرتے تو حقائق کے اور رستے پر تفریق کر دینے کے، اور شوہر ان دونوں باتوں میں سے کسی بات پر رضامند ہو جائے اور اگر اس کے تو فیض و رحمت حاکم سمیع و انصاف نہ چاہیں مراے شفیق شوہر کی طرف سے صورت کو طلاق دے دے

۱۰۶۔ عذاب عسیا نہ نسل البیہ نسلہ و وصیلت بھنبہ، کن الامر منہا، و العناوی لعالمکبریہ ۱۰۹۹، ۱۰۹۹،

العصا التامی فی الامر عالیہ، رشیدیہ

خط بنام رشتہ دار:

"معاذ اللہ میں دھوکہ لڑا، وہ ہے، رشتہ خف کوک تم ہیں۔"

خالد کے نام میری زوجہ کو اپنے مطلب کے لئے لکھا ہے، ان دنوں مطلب یہ ہے۔ اب میں جانی میں پھنسنے لگا، شہر سے بھی فریج جاتی ہے وہ بد چلتی ہے، جی پیرہ کٹی ہے، اب میں حیران ہوں کہ کیا کران اور پیہ بھی پر، اور اور موت بھی بد چلتی ملی۔ میری تقدیر کا پتہ ہے، کہ کوک میں کی جوانی کا علم تو ہی دے لے لڑا میں نے، پھر بھرتہ کئے کی بدلتی کئے حق دار میں کئے۔"

خط بنام رشتہ دار:

"اب نے لکھا کیا کہ شاید نامہ جان سے دلی میں نہ وہ ہوگا کہ اس کے خاندان کے پاس شملہ بھی رہی ہیں اور اس کے دوست کے ہمراہ غرض کوئی بھیج دیا ہو۔"

خالد کے نام: ایک بنیادیت چلاک جاتے ہے جو نہ کسی سے پروا کرتی ہے اور نہ بد چلتی کو پروا کرتی ہے، جو ان کی بھانجی نکالتی ہے اور نکالتی ہے، آپ کو علم نہیں رات کو یہ بد چلتی کو کہوں، اس کے ساتھ میں لے جاتی ہے۔"

خط بنام دوست:

"اب تو میرا نام ہے اس کو طلاق دینے کے لئے پاہل تیار ہو، کہ نہ تو لکھی صورت کو لے کر رکھنے اپنے لئے موجب تداست خیال کر رہے ہوں۔ ایسے واقعات بھی دیکھنے میں آئے ہیں کہ (ایک قرعہ رعیت اور کا نام) پھر اور (ایک رعیت اور کا نام) سے اس کا جائز تعلق ہے، اگر انہوں نے نہیں بھیجا تو میں نامہ استوز ۲۳ میں خود بھیج دوں گا اور ان کی مدد میں زمین و مکان کی جائے (خالد کا نام) کو کوئی بارہوں مال اور میں چو لکی چڑھ جائوں گا۔"

بسیب کہ ہندوان تمام اثرات سے بری ہے اور آپ شریف خاندان کی طرف سے ہے اور جب کہ

کی صورت میں وہی جان و مال سے جو کہ مطمئن نہیں ہو سکتی۔ تو یہ ایسی صورت میں بندہ کو قاضی سے طلع یا طلاق
کیا کرانے اور زیادہ سے کچھ مہر وصول کرنے کا حق منجانب شرع شریف حاصل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر کوئی باہ کی صورت نہیں تو بہتر یہ ہے کہ کسی طرح ہاتھ دے کر یا باؤ ذل کر زیادہ سے طلاق لے لی
جائے، یا طلع کر لیا جائے۔ ان دونوں صورتوں میں قاضی کی ضرورت نہیں۔ اگر طلاق اور طلع آشوا ہو تو پھر اس کی
جان کے خطرہ کی بنا پر حاکم مسلم یا اختیار کی عدالت میں مقدمہ پیش کرے، حاکم مسلم بندہ کے دعویٰ کا ثبوت اور
زیادہ سے زیادہ طلب کرے، اگر تحقیق و تفتیش کے بعد بندہ کو دعویٰ صحیح ثابت ہو تو نوچ کو کہا جائے کہ اسے جس امر پر یہ
بندہ کے حقوق ادا کرنے کا پختہ وعدہ کرے اور بندہ کی جان کا خطرہ کسی طرح زائل ہو جائے تب تو خیر، ورنہ یعنی
اگر زیادہ سے حقوق کا وعدہ نہ کرے تو پھر حاکم مسلم زیادہ سے کہے کہ کہ بندہ کے حقوق ادا نہیں کرتے اور بندہ کی
جان کا خطرہ ہے، لہذا تم اس وظیفہ کو دے دو، ورنہ ہم تفریق کر دیں گے۔ اس پر زیادہ طلاق دے دے تب تو خیر،
ورنہ حاکم مسلم یا اختیار تفریق کر دے۔

مہر سے متعلق یہ ہے کہ اگر محض مجھو ہو گئی ہے تب تو پورا مہر لازم ہوگا جو کہ طلاق اور فسخ کی صورت میں
بندہ وصول کر سکتی ہے (۱)۔ اور طلع میں اگر مہر کا ذکر سقوط یا وصول کا آیا ہے تو اس کا اعتبار ہوگا، اگر کوئی ذکر نہ کرے
کرنے پر وصول کرنے کا نہیں آیا ہے، بلکہ محض طلع کا یہ جواب و قبول ہو گیا ہے اور کچھ اس میں سے دے دے گا تو نہیں

(۱) "المهر فساكده بأحد معان ثلاث: الدحول، والخلوة الصحيحة، وموت أحد الزوجين." (الفتاوى
المعالمکبریة، کتاب النکاح، الباب السابع فی المهر، الفصل الثانی فیما یکد به المهر والمنعة:
۳۰۳، ۳۰۴، وشہیدہ)

"وان لم یصلها قبل الدحول والخلوة، فلها نصف المهر." (هدایة، کتاب النکاح، باب المهر،

۳۱۲، ۳۱۳، شریعتہ علمیہ)

"ان الخلوة نوحب كمال المهر والمعدة." (خلاصة الفتاوى، کتاب النکاح، الفصل الثانی

عشر فی المهر، وما یصل بهذا مسائل الخلوة: ۳۸، ۳۹، امجد اکیمی، لاہور)

آیا تو مہر نہیں لے سکتی، بلکہ وہ مائل ہو جائے گا (۱)۔ اگر غفلت سے جوئی تو بہت نہیں آئی تو نصف مہر میں وہی تفہیل ہے جو اوپر کل مہر کی مذکور ہوئی۔ لفظ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العہد محمود گشتوی علامہ اللہ عنہ، مبین، منتہی بدر، مظاہر علوم سہارنپور، کیم، جمادی الثانیہ ۱۳۷۷ھ۔
صحیح، عبد اللطیف، جمادی الثانیہ ۱۳۷۷ھ، الجواب صحیح، معین احمد غفرلہ۔

ایضاً

سوال (۱۶۴۱): عرصہ اٹھالیس سال کا ہوا کہ ہندو کی شادی زید کے ساتھ ہونے کے بعد زید کو ہر قسم کی تکلیفیں روحانی و جسمانی دینا شروع کیں، مثلاً: زرد کو کب کر، کھانے کی ایذا دینا، بھانپنا، مگر سے نکال دینا وغیرہ، ہر قسم کی اذیت دینا۔

۲۔۔۔۔۔ شادی ہونے کے بعد اس کا بھی علم ہوا کہ اس کا ایک غیر عورت سے تعلق ہے اور اس کے اشارہ پر وہ ہندو کی طرح مہر کی تکلیفیں دیتا ہے۔

۳۔۔۔۔۔ زید کا یہ دوسرا نکاح تھا، پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے اور اس کے ورثہ سے معلوم ہوا کہ ان تکلیفوں کی وجہ سے اس کا انتقال ہوا ہے اور مرتے وقت اس عورت نے یہ وصیت کی تھی کہ اگر میرا شوہر میرے جنازے پر شریک ہوا تو میں ہشتر میں دس گنیر ہوں گی۔

۴۔۔۔۔۔ زید کے بارے میں بااثر ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اغلامی بھی ہے اور ہندو اس کی

(۱) "الثالث لو لم یخالعہا ولم یذکر العوض، ذکر شمس الأئمة السو عسی فی فسخہ انہ یبرئ کل واحد منہما عن صاحبه، و ذکر الإمام عواہر زائد: ان هذا أحدی الروایین عن ابی حنیفہ و حمد اللہ، وهو الصحیح"۔ (خلاصۃ الفتاوی، کتاب الطلاق، الفصل الثالث فی الخلع، الجنس الأول فی المقلعہ: ۱/۲، امجد اکھڈی لاہور)

"ولو قال: اخلعی نفسک فقالت: خلعت نفسی منک، وأجاء الزوج، جاز بغیر مال"۔
(الفتاویٰ الثمانیہ کبریہ، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع: ۳۹۱/۱، وشیدہ)

"اخلعی سباً لأمر - ولم یسم شیئاً فقلت، فإنه خلع مسقط"۔ (الدر المختار مع رد المحتار،

کتاب الطلاق، باب الخلع: ۳۳-۳۴، معین)

ظاہر حاصل کر کے دوسرے کسی شخص سے نہ دینی کرنے دیا۔ اس کی زندگی گزرے۔

۳۔ مذہب میں کسی مجاہدوں کی صورت میں انکی آخری سیر و تحریکوں کے لئے باعث زندگی رہ کر رہنے کے لئے ان کی ہی راہ و شریعت حتمہ توفیقی ہے؟

۴۔ شہزادی کے وقت تک پہنچنے پر پیرو لیٹ کا زور دیا گیا تھا کیا انکی زیوریت کو طبیعت میں شہزادہ پانے کا انکس ۱۳۱۳ ہجری پر پہنچنے میں نہ دلا گیا تھا، تو قیلاً یا کمالاً انکس پانے کو ملے۔ یہ۔
الجواب سلاماً و مصلیاً:

آورد و حقوق زوجیت اکثر نے برآیا، انکس کو بہت صورت پہنچے کہ کسی طریق چھوڑنے والا نہ رہا اور کہ باقی نہ ملنے کی جائے، یا طلق کر دیا نہ ملے، چھوڑ دیا نہ ملے، ہر محالہ کر دے اور شہزادہ اپنے حقوق زوجیت عورت سے سرفہر کر دے۔ آخر یہ طلاق ہو تو اور کیا ہو، یہ کہہ کر مسلمان ہا افسانہ کی عداوت میں مقدمہ چلی کر کے کہ انکس شخص میر شہزادہ ہے، اور میرے حقوق کو انکس تو اس نے حاکم شہزادہ کہے کہ یہ تم اپنی مذہب کے حقوق کو اور انکس طلاق دے دو، ورنہ تم تفریق کر دینے کے لئے شہزادہ کی بات کو اختیار کرنے سے توبہ نہ کرے، ورنہ تم مسئلہ پر چھ اختیار ہے، تم تفریق کر دے، اس کے بعد خود اختیار و عدالت کے لئے اور دوسری شہزادہ کا زور شہزادہ دست ہے۔ (۱)

یو پیٹر اور دوسرے شہزادہ کی طرف سے مذہب کا دیا جاتا ہے، اور بطور منک دینے کا روانہ ہے اور مذہب کی حالت پہ بشرطیہ شہزادہ اس کے خلاف کی تفریق نہ ہو، اگر استدلال دینے اور دینے اور تو وہ شہزادہ کا زور

۱۔ السعد لعنہ علیہ کی بحکم بکون الحیل منکاً (اعباراً) لآلہ الظاهر الغائب، لا فی عدلہ حرمت العداۃ
سلفہ اسکن غایۃ القبول، لا یف، واما اذا جرت فی العصر من بکون الجہد، نوکۃ تعلی علیہا حق المروءۃ،
وہو الفصحیح، زور معجز، کتب الدجاج، باب السیر، ۱۵۰-۱۵۱، سعید.

زور کہ ہو لبحر المواقف، کتب الدجاج، باب السیر، ۲۲۵-۲۲۶، رشید.

۲۔ کذا فی معانی العاصم، کتب الدجاج، الباب السیر، الفصل کتب دس عشر فی حجاز
نسبت، ۱۰۰-۱۰۱، رشید.

آخر حاکم سلم، اٹھارہ سو نوادہ، اور شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرتے، چند محرمز مسلمانوں کی پناہیت بھی یہ کام کرتی ہے۔ اس وجہات میں کم از کم ایک معاملہ شناس معتبر عالم کی شرکت بھی ضروری اور لازمی ہے۔ حال آنکہ اب الذبحہ کا معاملہ بھی بغور کر لیا جائے اس میں تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والحدیث مولانا مفتی حبیب الدار معلومہ، یونیورسٹی، ۱۱/۱۱/۸۸ھ۔

الجواب صحیح زینہ محمد نظام الدین مفتی محمد، ۱۱/۱۱/۸۸ھ۔

جس عورت کو اس کا شوہر نہ رکھتا، وہ اس کو کسی ہندو کے نکاح کر دینا

سوال [۴۰۳]۔ ایک عورت کو نکاح کے چار سال نہ گئے، اس کو شوہر طلاق دینا ہے نہ گھر میں رکھا جائے، ایک بچہ اس عورت کا آوارہ گردی میں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد وہ عورت تین سال کے بعد ایک شخص کے ساتھ دوسری جگہ چلی گئی، تقریباً آٹھ ماہ اس کے پاس رہی، جس شخص کے گھر میں رہی تھی، وہ شخص تمنا میں دیکھنے کو تیار ہے کہ میں تمہاری بیوی کی جگہ دے دوں، اسے کیا کرنا چاہیے؟ ایک جگہ دے دوں، یا سیدھا اسے جگہ بہت دور سے لوگ اسے ہونے میں جگہ پر اس شخص کو بلا دیا، جس شخص کے گھر میں عورت موجود تھی۔

تو بتا کر کے جو دو پہلے اسے ہونے تھے ان میں سے ایک شخص پر بیعت کر لیا گیا، پر بیعت کرنے کے بعد اس عورت کو بلا یا تو عورت ایک ہندو کے گھر آ کر رہی، وہاں وہیں کو بہت برا محسوس ہوتا ہے۔ پر بیعت کرنے کے بعد بھی عظیم ہادی کر دیا ہے تو اس شخص سے سب رشتہ برادری نے قطع تعلق کر دیا اور ایک سال روپیہ جو مانگھا جو دے گا۔ اب اس عورت کے وہ پہلے شریعت اسلام سے کیا کرتی ہے کہ عورت اسی طرف رہے کی یا اسلام میں پہنچائی جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اصل میں اس کی یہ عورت ہے اس پر زور دینا چاہیے کہ وہ اس کو رکھے یا اس کو طلاق دے، عورت کا کسی غیر شخص سے بچہ دینا حرام ہے۔ عورت کو کسی ہندو کے گھر آ کر رہنا نہایت خستہ ترین اور نہایت ناک گنہ ہے، اگر عورت نے ہندو اسلام کو چھوڑ کر ہندو مذہب کو اختیار کر لیا ہے تو اس کے بعد فرض ہے کہ وہ بارہ اسلام قبول

۱- (۱) کتب فی فتاویٰ فاضل حاکم علی خامنہ الہدیہ: ۵۶۱، کتاب الطلاق، باب العدة، (۲) سعید

رونگا، فی التتاریف الفائل ج ۱: ۵۳۰، کتاب الطہارۃ، الفصل الثامن والعشرون فی العدة، (۳) دار الفکر، کوامیہ،

مختصہ نہ ہونے سے طلاق نہیں ہوتی

سوال [۲۰۴۳]: میرے کاکا بھائی محمد اسحاق نے ساتھ کمرستیں سال چھبے، ہوا تھا بیکدم ہم کی مرمت سال تھی، بعد ازاں اس نے حج تکمیل کی مریم کو اپنے گھر بھیج دیا۔ یہودیوں کا چارہ یا، مطلق زوجیت ہوا کیا۔ یہ مریم باور دیتی ہے وہ اپنا کاکا کوئی ایسا شخص کے ساتھ نہ چاہتی ہے، مریم کے حالات سے بھی آزاد کر دی گئی ہے کیا یہی صورت میں مریم نے نوکر کو طلاق شرعاً ہوئی؟

بذریعہ پنچائیت تحریر

سوال [۱۶۳۲]: مریم اپنا کاکا دیکر نہیں سے کر سکتی ہے؟

۳۔ مریم اپنے باپ باقی شوہر سے مریم کو کر سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ باقی مدت تک، ان پر چارہ یا لینے اختیار نہیں ہے مطلق زوجیت نہ دے گئے سے شرعاً طلاق نہیں ہوتی (۱)۔

۲۔ بھی نہیں کر سکتی۔

۳۔ کمرست بھیج دینی ہے تو یہ ہے میری قدرت ہے، یا نصف میری قدرت ہے (۲)۔ سو ڈرامہ

کو چاہئے کہ اپنے اس شوہر سے طلاق نہ ملے یا طلاق کر لے اس صورت میں مریم کو معاف کر دے اور شوہر مطلق

۱۔ "أمر أنفسه بخله إمرأته له، مغربي بينهما" والبدن: ۳۹۲، کتب طلاق، باب النکاح،

شوکت شعوبہ مانیان

در کذا فی الفتاویٰ الخیر، ۱۳۰، نوغ فی الاختلاف فی المروءین الخ، إدارة فتوآن کوثری،

(۲) کہ، فی تیسرے احکام، ۳۰۹، باب لفظ دار الکعب، الشعوبہ بیروت

(۴) "ربما کتب عند علی أو حمود صحبت أو موت استنهم، وحسب عند طلاق قبل وحقن، حلولا

(در المحدث، ۱۰۲، ۱۰۳، باب النکاح، سعید)

در کذا فی الفتاویٰ الخیر، ۱۳۰، ۱۳۱، نوغ فی بیان ما استنحو به جمیع المتوفی، إدارة القوان کوثری،

بذریعہ اشتہار جاری کر کے یکطرفہ دھرمی دے کر میری بیوی کو نکاح ثانی کی اجازت دیدی۔ یہ نکاح ثانی جائز ہے یا ناجائز، اگر ناجائز ہے تو کس طرح عدالت کو کرنا چاہئے تھا؟

از بقعہ اول۔

الجواب حاملاً ومصلیاً:

اگر جواب دھرمی میں طلاق تحریر نہیں کی تو طلاق واقع نہیں ہوئی، شوہر کے ہوتے ہوئے عدالت کو اس کی جانب سے طلاق دینے کا اختیار نہیں (۱)۔ البتہ اگر عدالت مسلمہ ہو اس بات کا اختیار ہے کہ شوہر پر زور ڈال کر نفقہ دلائے، اگر نفقہ دینے پر عسرت کی وجہ سے قدرت نہ ہو تو نفقہ کی سبب ایشیت مقدار مقرر کر کے شوہر کے نام پر قرض لینے کی گورٹ کو اجازت دیدے، اگر مالدار ہے پھر نفقہ نہیں دیتا تو عدالت اس کے مال کو فروخت کرے اس سے عسرت کو نفقہ دے، اگر عدالت کو شوہر کا مال نہ مل سکے تو پھر شوہر کو قید کر دے لیکن نکاح صحیح نہ کرے۔ اگر شوہر حقوق بھی ادا نہ کرے اور نفقہ دینے پر بھی طرح راجھی نہ ہو تو عدالت زبردستی شوہر سے طلاق دلا دے یا ضلع کرادے، اس کے بعد عدت گزار کر مہر خولہ کو نکاح ثانی جائز ہوگا، اس سے پہلے جائز نہیں:

"ومن اعسر مملكة امراته، لم يفسخ بيعة، ويقال لها: استديسي نعتي، حدانية؛

۱/۱۶۱ (۶)۔ "ولو امتنع عن الاتفاق عليها مع ليسر، ثم بغى، وبيع احكام عليه ماله وبصره

(۱) قال السيد سابق: "والخلع يكون بناهض الزوج والزوجة، فإذا لم يتم التواضي صلبا فللفاضی

إلزام الزوج بالخلع؛ لأن ثابتاً وزوجاً فصارها لمبى صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وألزمه الرسول بأن

يقبل الحدیفة ويطلق" (دفعہ السد: ۲۹۹: ۲، کتاب الطلاق، دار الکتب العربی)

"ليس للمحكمن أن يطلقوا أو يتخفعا دون رضا الزوجين خلافاً لما لك لنا: في قول

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الزعل "عسی تقر میں الذی اقرت به" دلیل علی ان رضاء شرط للفرقة، ہما

لم یؤکله للطلاق ویلوی امرء إلیہ، لا یفخذ طلاقاً" (احکام القرآن، ۲/۵۹: ۲، إدارة القرآن کراچی)

(۲) (الہدایہ: ۳۳۹: ۳، کتاب الطلاق، باب الفقة، ذکر کت عنہ ملتان)

(و کذا: فی الفتاویٰ التاتاریخیہ: ۳/۲۱۳، نوع فی الاختلاف بین الزوجین فی دعوی السار والإعسار،

إدارة القرآن کراچی)

زو کذا فی بیس الحقائق: ۳/۳۰۸، باب الفقة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

فصل فی زوجۃ المسجون والعین

(ایوانہ اور نامزدی نیوی کا بیان)

زوجہ مسجون کا حکم

سوال (۱۶۶)۔ زید کا نکاح بھرت سے ہوا اور ان کے مین چار ماہ بعد زید سے اپنی حرکات صادر ہوئیں جن سے معلوم ہوا کہ دامغان میں مقور کیا گیا ہے اور وہی وقت علاج شروع کیا گیا اور اس وقت تک مختلف اطباء و ڈاکٹروں کے زیر علاج رہے مگر بہت کم کوئی امید معلوم نہیں ہوئی کہ ان سال سے زید وہ عرصہ نہ بگاڑے اس لیے والد نے ہر امکان پر دھن بکھری رکھتی ہے اور یہ مان لیتا ہے کہ ان نہیں ہے اور اس وقت تک زید کے والدین نے کبھی ان کو نہ دیکھا تھا کہ یہ بچہ زندہ ہے یا نہیں۔ ان کے مرض میں مبتلا ہے اس لیے والدین کو شک ہے کہ بچہ زندہ نہیں ہے۔

جواب۔ سند ملی میرا کس سال کی ہے اور والد یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ رحم کرے اور۔ دعوای نہ ہو جائیں۔ جس سے اس کی صحت پر اثر پڑے گا احتیاط ہے اور اس کا علاج بھی دیکھنے کی بات نہیں ہے اس میں ہلکائی کلواکسی زید یہ یہ نہیں ہو سکتی ہے اس وقت ہندو اپنے والد کے حکم سے مرنے لگی۔ جب اس کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ زید کے دامغان میں مقور کیا گیا ہے تو والد نے ہر امکان پر دھن بکھری رکھتی ہے کہ زید زندہ ہو جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

ترجمہ۔ زوجہ مسجونہ کے لیے عیسیٰ کی وجہ سے ہندو و شہرین کو اب سے ناقابل پرورشیت اوریت اوریت قتل وغیرہ کے امور چھپنے والے پیش ہے۔ باہر سے لے اپنے عرصے کی حفاظت و شہادت ہے۔ عیسیٰ کی وجہ سے سخت مجبور ہے اور شہر کا ایسا جنون مصیبت ہونے کے بعد اس نے عیسیٰ کے ماتھے کی عصا سے رشامندی ظاہر نہیں کی اور اس نے وہی جرات و قیامت نہیں کی ہے۔ چار سے پھر وہی کہ جس سے والدین کو شک ہے کہ زید بگاڑا ہو۔ والدین کو شک ہے کہ وہ کسی عرصہ میں قیامت کی عداوت میں مقدمہ پیش کرے اور ان کے نکاح میں ہے۔

شوہر کے اور دو بیٹوں سے جس سے توبہ نہ داشت اذیت پہنچے گا تو بی اندیشہ ہے، نیز میرے حقوق کی ادائیگی پر قادر نہیں ہے۔

اس پر حاکم اس کی تحقیق کرے کہ جب عورت کا جوفانی ثابت ہو جائے تو نام شوہر کے دونی یا غمویہ ہے۔ کہ ایک سال تک اس کا عرصہ نہ کیا جائے، اگر وہ ماں بھر حلقہ کے بعد ایچا ہو گیا تو فیروزہ میں بچہ رہا ہوئے پر عورت کو انتہاء دے دے، اگر عورت اسی مجلس میں چھوٹی کا مطالبہ کرے تو حاکم مسمیٰ: فقہاء تفریق کر دے۔ اس سے بعد عورت عدت گزار کر دوبارہ بیہ نکاح کر سکتی ہے (۱)، اس سے پہلے جس قدر عدت حالت احسن میں گزار چکی ہے اس کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ حاکم کے حکم کے بعد سے ایک سال کا گزارنا ضروری ہے ورنہ اس سال میں بھی عورت کی طرف سے سزا نہیں، لایزالہ سزا مذکور شوہر کے ساتھ رہنے کی نہ پائی جائے ورنہ بھر عورت کو نکاح کرا جائے (۲)۔

اگر کسی عورت پر تو لم مسرہ یا القیاریہ ہو یا دوسری عدت کے موافق فیصلہ نہ کرے تو پندرہ روز یا پندرہ مہینوں

۱: "فان لمحمد وحمه الله ان كان المهر من حاداً او خلد سنة كالعدة، ثم يحترق المهر بعد الحول اذا لم يبرأ، وان كان مطلقاً فهو كالحد، وبه نأخذ"، الفتاویٰ المدنیہ ص ۵۲۱، الباب الحادی عشر فی العین، وشہیدہ،

۲: "اذا كان ما زوج حرم او برهن او حرام، فلا خیار، لها عند امری حبیلة وانی یوسف وحمیہا الله، ولان لمحمد وحمه الله، له العیاری، لانه تعذر علیها الوصول الی حقیقہا لمعنی فیہ، فکأن بمهر لة العین، فتعیر دفعاً لمصر، علی حیث فی طریق سوا"، العنایة شرح البدایة علی ۸، میں فتح تقدیر، ۳۰۵، باب العین، مصطفیٰ البانی النعلی مصر،

۳: "کذا فی المسیمو لمصر خمس، ۹۲، ۵، کتاب النکاح، باب العیاری، میں نکاح، غفر له کونه؛
۴: "کذا فی الحیة الماجرة للحبیلة العاجرة، ص ۵۲، حکمہ زوجہ مجبور، دار الإتحاد، کوچی؛
۵: "ان شاء الباحیل من وقت المحاصصة، واداء حدث زوجہا عیب وخرت لمهر الفعہ لکی ومن، لا یسقط حقها، وان طلق الرمان ما یوتقن وصیلت المهر وصدقه، وكذلك لو اقامت معه مطاوعاً فی السفیحة و غیرها"، الفدری الثانی خاتمة ۳۸، ۳۹، فصل فی العین والنسب، دار الفرائد،
۶: "کذا فی الفرائد العالم کرمہ"، ۵۶، ۳۰۱، الباب الحادی عشر فی العین، وشہیدہ،

۷: "کذا فی فتح القدیر"، ۳۹، ۲۰۰، باب العین، مصطفیٰ البانی الحسی مصر،

کیا ایک بزمِ امت جس میں کم از کم ایک صحابہ و انصار معتمدِ عالم بھی شریک ہو یہ کامِ مصلحتی ہے۔ اور اگر نہ "جبلۃ" کا جواب "کہ بھی ضرور دیکھ لیا جائے اس میں اسکو خوب تفصیل سے سنا دیکھ لکھا ہے" (۱۰) وہ کتب خانہ عمومی مبارکپور اور دارالعلوم دیوبند سے ملے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعظم و بعد اتم داحکم۔

ترجمہ اعلیٰ محکمہ تعلیم، دارالافتاء، دارالعلوم دیوبند، لاہور، ۱۳۸۶ھ۔

كذلك، نجول على مذهب النعاليكية واستغفروه العمة، في ذلك المرمى للضرب معيداً لهم.

اَللّٰهُمَّ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سوال نمبر ۱۴۵۰: آپ عورت کے شوہر کا رمانہ شادی کے تین، دو بعد خراب ہو گیا اور اس کو دنیا و مافیہا کی عقل کوئی خبر نہ رہی، اس کا بہکانا بعد و پانچ گھنٹے میں دیکھ کر علاج بھی کرایا گیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، مگر غصہ نے بھی اس کو مہازات سے علیحدہ کر کے پانچ گھنٹے پٹشی کر دی جو اس کے بھائی دھول کر کے اس پر خرچ کرتے ہیں۔

عجب اگر اس سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اپنی عورت کو طلاق دے تو کبھی یہ نہ کو خدا کرے جتنا ہے کہ یہ طلاق نہ ہے۔ کبھی کسی مرد کی کاغذ کو نہ یہ طلاق نہ ہے اور کبھی اچھے آدمیوں کی طرح کہتا ہے کہ میں نے شریعت کے مطابق علاق دینے کی ہے اور علاق نامہ اس لئے لکھ کر نہیں دیتا کہ میں نے انکار کے وقت بھی دیکھ کر نہیں لکھی تھی۔ باقی وہ اپنے بھی کبھی تو اس کی حالت اچھی ہوتی ہے، اگر نہ لکھ کر نہ لیتا ہے اور کبھی کبھی فوراً سپرٹ پیدا کر دیکھ کر کی طرف نکل جاتا ہے۔ غرض تو کی غرض اتفاق نہیں ہے۔

لہذا کیا انکی صورت میں اس کی طلاق شرعاً خالی شمار کی جاسکتی ہے یا نہیں اور کیا اس کی طرف سے اس کے بھائی بھی طلاق دے سکتے ہیں یا نہیں اور اگر نہ ہو تو صورت نہیں تو محورت جو ان ہے اور سات سال سے شوہر کا دماغ خراب ہے تو کیا اندیشہ ہے کہ یہی جھگڑ میں کیا کیا جائے؟

محمد شیراز، محکمہ اعلیٰ تعلیم، حکومت، ۱۵ اکتوبر ۱۳۷۷ء۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اس کے بھائی وغیرہ کوئی اس کو طلاق نہیں دے سکتے، مگر اس نے اپنی عیش و ہوش کی درنگی کی حالت میں طلاق دی ہے تو وہ شرعاً واقع ہوگئی اور اگر بھالت جنوں طلاق دی ہے تو وہ شرعاً واقع نہ ہوگی (۱) اور اس کا اندازہ وقت طلاق کے دیگر امور و احوال سے ہوسکتا ہے۔

بصورت عدم وقوع طلاق اگر جنوں خطرناک ہو جس سے کہ عورت کو قتل یا ناقابلِ پرواشت ازیت کا اندیشہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ حاکم مسلم یا اختیار کی عدالت میں مقدمہ پیش کرے کہ میرا شوہر مجھوں سے اور اس کا جنوں ایسا خطرناک ہے کہ قتل کا اندیشہ ہے۔ اس پر حاکم و قعد کی باقاعدہ تفتیش کرے اور ایک سال کی مہلت مجھوں کو ملانے کے لئے دے، اگر سال بھر تک علاج کر کے اچھا ہو گیا تو خیر، ورنہ سزا بھر گزرنے پر دوبارہ درخواست دے اور حاکم عورت کو اختیار دے دے، پھر عورت اسی مجلس میں فرقت کو اختیار کرنے، اگر مجلس برفست ہوگئی، یا عورت خود یا کسی کے اٹھانے سے کھڑی ہوگئی اور فرقت اختیار نہیں کی تو عورت کو اختیار نہ رہے گا۔

اگر کسی جگہ حاکم مسلم یا اختیار نہ ہو یا وہ شریعت کے موافق فیصلہ نہ کرے تو چند معزز زوین و اہل مسلمانوں کی ایک جماعت بھی یہ سب کام کر سکتی ہے اور اس جماعت میں کم از کم ایک معتبر معاملہ شناس عالم بھی ہونا ضروری ہے اور در سالہ فیصلہ ناجز یا کابھی بغور مطالعہ کیا جادے، اور صورت مسئولہ میں بضرورت شدید و خفیہ نے مالک کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے (۲)۔

(۱) "واصله زوج عاقل بالغ ميفظ لا يقع طلاق المولى عني امرأه عذرة والمجنون والنفس"

(الدر المختار على تنویر الاصابہ: ۲۳-۲۴، کتاب الطلاق، سعید)

و كذا في الفتاوى العالمگیریة: ۳/۵۳۱، فصل فیمن يقع طلاقه و لیمن لا يقع طلاقه، وشعیبہ

و كذا فی تبیین الحقائق: ۳/۳۱۳، كتاب الطلاق، دار الكتب العلمیة بیروت

(۲) "قال محمد رحمه الله: إن كان الزوج حاداً يؤخله سنة كالعنة، ثم يحبر المرأة بعد الحول إن لم يبرأ، وإن كان مطلقاً، فهو كالجنب، وبه تأخذ". (الفتاوى العالمگیریة: ۵۳۶/۱، الباب الثاني عشر فی العین، وشعیبہ)

"وإذا كسب بالزوج جنون أو برص أو جذام، فلا خيار لها عند أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله، وقال محمد رحمه الله: لها الخيار، لأنه تعدل عليها الوصول إلى حقها لمعنى فيه، فكان بمنزلة =

الْبَيْتِ

مسئول (۱۶۵۲): ایک شخص تقریباً چھ سال سے بھون بھونیا ہے، اور معمولی علاج بھی کیا گیا، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا، اور اس کے خسر نے علاج کا رُخ بدھنے پر اپنی بیوی کو دوسری جگہ بٹھا چاہا، مگر اس کے کاؤں کے لوگ آڑے آئے اور اس بھون کی بیوی کو زبردستی اس بھون کے باپ کے یہاں بھیج دیا اور وہ بھون باپ کے پاس رہتا ہے، مگر اپنے بڑے بھائی سے رہتا ہے اور اس کی بیوی کو تقریباً چھ سال آئے ہوئے ہو گئے۔ وہ بھون ہمیشہ ڈکیا کرتا، وہ اپنی بیوی میں کہتا ہے کہ یہ میری بیوی ہے اور ساتھ ہی اپنی بہنوں کو کہتا ہے کہ میری لڑکیاں ہیں، مگر اس نے ابھی تک اپنے بیوی کو طلاق نہیں دی۔

اب اس بھون کا باپ اس کی بیوی کا اپنے چھوٹے لڑکے سے نکاح کرنا چاہتا ہے مگر لوگوں کے کہنے سے دست بردار چھوٹے لڑکے سے نکاح نہیں کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھون اگر غلطی سے تو طلاق ہو سکتی ہے کہ نہیں، اگر طلاق سے یا نہ دے کوئی صورت اس کی دوسری جگہ نکاح کرنے کی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ فقہار

الحجاب حامداً ومصلیاً:

اگر حالت جنون میں طلاق دے گا تو طلاق واقع نہیں ہوگی، اگر طلاق کی حالت میں دے گا تو واقع ہو جائے گی:

”ولا يقع طلاقاً معبراً وإن كان بمقتل“ والتمحيص، ۱۰ھ، ۱۰۰، الفوائد
العالمیہ، ۲/۳۸۳ (۶)

بغیر طلاق کے نکاح مہنتا ۱۰ھ ہے: ”لا رج وز لرجز آں یشروح زوجہ غیرہ، وکدلت المعتدة، کذا فی السراج الموضح، ۱۰ھ، الفتاویٰ العالمیہ، ۲/۲۸۶ (۲)۔

۱۱ الفتاویٰ العالمیہ، ۲/۳۵۳، کتاب الطلاق، فصل فیمن يقع طلاقه وفیس لا يقع طلاقه، رشیدیہ

(و کذا فی الفہم للمختار، ۳/۳۲۰، کتاب الطلاق، مجید)

(و کذا فی تفسیر التحفائق، ۳/۳۲۰، کتاب الطلاق، دار الکتب العلمیہ بیروت)

۲۰ الفتاویٰ العالمیہ، ۲/۸۰۶، القسم السادس المحرمات التي یعلق بها حق العیر، رشیدیہ

(و کذا فی رد المحتار، ۱۲/۱۲۶، باب المهر، مطلب فی استکاح الفاسد، مجید)

(و کذا فی مباح فی الصانع، ۳/۵۵۰، فصل فی شرط أن لا تكون منکوحۃ الفیر، دار الکتب العلمیہ بیروت)

سے اب تک نہ زبان سے عورت نے بکا کہ میں اسی شوہر کیساتھ گزار دو کرلوں گی، نہ شوہر کو ہستری وغیرہ پر بخوشی قابو دیا تو عورت کو چاہئے کہ حاکم مسلم بالاعتیار کی عدالت میں مقدمہ پیش کرے، حاکم واقعات کی تحقیق کے بعد ایک سال کی مہلت عائن کے لئے دے دے، اگر ایک سال میں حارج کو کہے اس کو سخت ہوگئی تو بھڑ ہے، ورنہ اگر ایک سال گزرنے پر عورت کو چاکر اختیار دے دے کہ اب تم کو اختیار ہے خواہ اس شوہر کے ساتھ رہو خواہ چھوڑ دو جو چاہو، اس پر اگر عورت فوراً طہنہ کی کامطالبہ کرے تو تفریق کر دی جائے، اس تفریق کے بعد مدت تین چھں گزرنے پر دوسری چاکر کا رج درست ہوگا (۱)۔

اگر کسی چاکر کا مسلم بالاعتیار نہ ہو، یا وہ شریعت سے واقف فیصلہ نہ کرے تو چند معزز اور پندارہمسلمانوں کی ایک جماعت بطور ہجایت یہ سب کام کر سکتی ہے اور اس جماعت میں کم از کم ایک معاملہ شناس معتبر عالم کی شرکت بھی ضروری ہے، اور اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے رسالہ "الحلیۃ الناجزۃ" کا مطالعہ بغور کر لیا جائے، جس میں اس کی پوری تفصیل مذکور ہے (۲)۔ فقہ و اندہ سنا تفتی العلم۔
ترجمہ العبد محمد و فخر۔

ایضاً

سوال (۱۴۵۲): ہندو کا عقد بولاغت اب عمرہ کی میں زیر کے ساتھ کرو یا کیا، زیر مجنون اور مطبق ہو گیا اور عمرہ روحانی سال سے اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا گیا، اس اثنا میں ہندو مذکورہ میں بطریق و بھی یہ بھی ہوئی۔ اب زیر کے افاق سے یا اس ہی ہے اس صورت میں ہندو کے لئے مذہب منظمی کے مطابق کیا چارہ ہونی چکھتی ہے؟ ایسے اسباب النکب السعیرۃ، ونحو حردایوم نکون وجود مستطرد۔ فقط۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر زیر مجنون مطبق ہے تو شرعاً ہندو کو اختیار ہے کہ قاضی شرعی یا امام مسم بالاعتیار کے یہاں دعویٰ

(۱) (راجع، ص: ۲۶۷، رقم الحاشیہ: ۱)

(۲) المحلیۃ الناجزۃ للحدیث العاجزۃ، حکم زوجہ معصور، ص: ۵۳، و حکم زوجہ معتقت، ص: ۷۳،

دارالافتاء، کراچی

کر کے اپنے نکاح صحیح کر لے، پس کہ جہاں یا غلط سمجھ کی نوبت نہیں آئی (جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے) اس کے بعد وہ بھرت بھی واجب نہیں بلکہ فسخ کے بعد رافعا نکاح کر سکتی ہے۔

”قال محمد رحمه الله تعالى في كل من انحصر حاله في خلع شدة كراهة، ثم يُعبر
المرأة بعد الحول إلى كسر سرها، وإن كان مطبقاً، فهو كحل، وبه ما جدد كذا في النجاشي
القدس^۱، الفتاوى العالمة^۲ ۱/۵۴۱۔

”لو وجدت المرأة زوجها محبباً، خرف الفاضل^۳، ولا يحل، كذا في فتاویٰ
مناصب^۴، الفتاویٰ العالمة^۵ ۱/۵۴۱۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ ابدیہ محمودی فتاویٰ العالمة عن: محسن مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، کچن جہادی ائمہ، ۵۲ھ۔
صحیح مجددہ عبدالرحمن غفرلہ، صحیح مجددہ الطیف، حفظا اللہ عن، ۵۱ھ، ج ۱، ص ۱۰۲، ۵۲ھ۔
صحیح ہے: سعید احمد غفرلہ، مدرس مدرسہ مظاہر علوم۔

زوجہ بختون اور عیش کا حکم

سوال (۱۴۵۱): سورت نوجوان ہے، اور خواتین بختون ہو جاوے، یہ بالکل بے کار رہ جاتے تو شرعاً
یہی عورت کا نکاح کسی عورت سے دہر دہرے مرد سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟ فقط والسلام۔
اسائل: اعظم غنی، مواز، ج ۱، ص ۱۰۲، ج ۲، ص ۱۰۲۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

عورت کو شوہر کی کسی بیماری کی وجہ سے نکاح صحیح کرنے کا اختیار نہیں، لہذا اگر عین عیوب دے اور بھی
تک جہاں کی نوبت نہیں ملتی تھی تو عورت عاقل مسلمہ یا اختیار کی عدالت میں دعوئی کرے وہ تحقیق کے بعد شوہر کو
ایک سال کی مدت علاج کے لئے دے گا، اگر سال بھر میں شوہر اچھا ہو گیا تھا اور دس دنوں میں تفریق کر دے گا،
تب وہ عورت دوسری بیکار نکاح کر سکتی ہے۔

(۱) الفتاویٰ العالمة المکبوتہ: ۱/۵۴۱۔ کتاب المانی عشر فی العین، رشیدیہ،

(۲) الفتاویٰ العالمة المکبوتہ، باب العین ۱/۵۴۱، رشیدیہ،

(۳) کذا فی البسوط للرحمنی، باب العین: ۵۴۱، غفرلہ،

سالمط گردیدہ۔ ورنش را نحیہ داده ہم امتحان کرده شد: از ان طرف نیز عین یافتہ، و تا این مدت، از دیوانگی زبش را ناں و نقدہ ہم نمی دهد، حتی کہ اگر بوجود آن امور سه گانہ: یعنی جنون و عین و عدم الاتی نفقہ زبش را احتیاجاً لمیح نکاح بددہ شود ضرور بالضرور سفس و طجور متلا گردد، و بباعث افلاس و تنگ دستی نوہت بدروزہ مگری خواهد افتاد، پس بحسب مذہب حنفیہ زبش را می رسد کہ بحسب جنون و عیبت شوہر وعدم حصول نفقہ نکاح خود فسخ ہووہ، شوہر دیگر نکاح کند یا نہ؟
الجواب حامداً ومصبیاً:

"اور سکا میں سے ہم تمہارا نکاح نہیں، تو من اعسر... نکاح میرا نہ، ہم ہرقی ہنسنا، و بخیال تھا استغاثی تیرہ"۔ حذابہ: ص: ۱۹، ۲۰۔
اور عین جنون بھی فی الحال موجب تفریق نہیں، کیونکہ: نکاح سے پہلے تہ عین ہے اور عورت کو بوقت نکاح اس کا عہد تھا کہ وہ عورت کو اس کے نکاح کو قبول ہی ہائی نہیں رہا:
"و بعدت المرأة وقت النکاح لم تعسر ولا تعسر الی... لا یکن نیکاحاً
لحضورہ: الفتاویٰ عالمگیری: ۲/۵۱۱، ۵۱۲۔
اقی ضرب الزناح اور عین کے بعد عین تو اپنے تہ بھی تفریق نہیں کی جاتی۔

"قلہ حب عد و حب لہ ایضا مرد آ، حب عد، لا یفرق عدہ: فی طبعہ من بعد حقا"

(۱) (الہدایہ: ۳۹۲، کتاب النکاح، باب النفقة، شركة علماء مصر)

اور کتب فی العیای النکاحیہ: ۱/۱۳۲، موع فی الاختلاف سر الزوجین فی دعوی المساء و لإعسار۔
ادارہ لقرآن کراچی:

اور کتب فی تبیین الحقائق: ۳۰۹، ۳۱۰، نفقة، دارالکتب العلمیہ بیروت

(۲) الفتاویٰ عالمگیری: ۵۲۵، الباب الثانی عشر فی العین۔ (شیخہ)

اور کتب فی رد المحتار علی المسر المحتار: ۲/۵۲۳، باب تعین و عدم بعد

اور کتب فی الفتاویٰ النکاحیہ: ۵۰۰، الفصل السابع والعشرون فی العین الخ، ادارہ لقرآن کراچی

بالوطی مرثۃ۔ "در مختار، ص: ۲۵۴ (۱)۔

اگر عین پہلے سے تھا اور علم بعد نکاح ہوا تب البتہ عورت کو مرد لے کا حق حاصل ہے: "وإن لم نعلم وقت النکاح وعلمت بعد ذلك، کان لها حق الخصومة، ولا یبطل حقها بترك الخصومة وإن طلق الزمان مالم ترخص بذلك، کذا فی غلوی قاضی خان، "الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۱۱/۲ (۲)۔
اس کی صورت یہ ہے کہ حاکم منہم یا اختیار کی عدالت میں عورت دعویٰ کرے کہ میرا شوہر عین ہے، وہ اس کو ایک سال کی عدت علاج کے لئے مستحقین کرے گا، اس مدت میں اگر اچھا ہو گیا تو فیہا، ورنہ تفریق کر دے گا اگر عورت نے مطالبہ تفریق کا کیا:

"وإذا كان الزوج عیناً، فلیتبعه، فلیتبعه سنة، فإن وجعل إليها فیها، ولا فزی فیہا، إذا طلب المرأة ذلك، وذلك المرفعة تطليقة بالنة، "هدایہ: ۴۰۰/۲ (۳)۔

اور یہ تفریق طلاق یا کن کے حکم میں ہے، اس وقت سے عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔
امر سوم میں بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ شخص کے نزدیک تو تفریق نہیں کی جاو گی، البتہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر جنون حادث ہے تو شوہر کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی، اگر اچھا ہو گیا، لہذا ورنہ عورت کو نکاح کا اختیار دے دیا جائے گا، کوئی مہلت نہیں دی جائے گی اور اس وقت سے عدت طلاق گزار کر عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اس سے قبل نہیں:

(۱) (المر المختار: ۳۹۵/۳، باب العین وغیرہ، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ المتاخرۃ: ۵۱/۳، الفصل السابع والعشرون فی العین، (ادارۃ القرآن کراچی)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۴۳۹/۳، باب العین وغیرہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۲۳/۱، الباب الثانی عشر فی العین، رشیدیہ)

(و کذا فی المر المختار: ۳۹۵/۴، باب العین وغیرہ، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ المتاخرۃ: ۴۹/۳، الفصل السابع والعشرون فی العین، (ادارۃ القرآن کراچی)

(۳) (الهدایہ: ۳۳۰/۲، ۳۴۱، باب العین وغیرہ، شرکت علمہ ملتان)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳۰/۳-۴۳۱، باب العین وغیرہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۲۳/۴، ۵۲۴، الباب الثانی عشر فی العین، رشیدیہ)

”قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ كَانَ لِحُجْرٍ حَائِلاً، مَوْلَاهُ سَبَقَ كَاتِبُهُ، لَوْ بَحَرَ
لِعَمَلِهِ دَعْوَى دَوْلَةٍ، لَمْ يَرَأَ، لَمْ يَكُنْ مَصْطَفًى، وَفِي كَاتِبَتِهِ دَعْوَى سَابِقَةٍ، فَالْمَوْلَى لَمْ يَكُنْ مَصْطَفًى“
۱۰۴۱ھ (۱۶۲۹ء)

شافعی المذہب کا فاضل کا تعلق کرنا ضروری نہیں بلکہ قاضی فی المذہب یہ فیصلہ کر سکتا ہے۔ فقہاء نے
تجارت میں اسے۔

حرر: واقعہ محمود حسن گیلوی حفظہ اللہ ہے، لیکن حقیقی مدور سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ۱۰۴۱ھ
جو بگٹی ہے۔ ہندوستان میں چونکہ قاضی فی المذہب تجاویز میں اس نے کسی مسنون عالم بزرگ کے بقول بھی کرنا
کا فی ہے۔ سعید احمد مفتی مدرسہ ۱۲۱۱ھ (۱۸۹۶ء) کا فی ۱۰۴۱ھ۔
صحیح: سعید اعلیٰ مفتی، عالم مدرسہ مظاہر علوم بہار ہندو ۱۲۵۱ھ (۱۸۳۶ء) کا فی ۱۰۴۱ھ۔

زادہ عن

مسوٰی: [۱۰۴۱ھ] میری ایک بھینس کا کان بھونٹ کر میرے چچا زاد بھائی کے ساتھ ہوا، ش
ہونے پر شادی ہوئی، شادی ہونے کے بعد تقریباً دو ماہ میری بھینس اس کے گھر میں رہی، بعد میں وہ اس کو بھونٹ کر
گئیں اور اپنے بھائی کے پاس چلا گیا، اب بھی وہاں ایک رہتا ہے۔ بعد وہ زبانی بھینس کا علم ہوا کہ وہ بھینس ہے،
بالکل نامور ہے، وہی ہے، وہ بگٹی اس کے بعد ذکر یہاں سے چلتا ہے۔

اب اس کو یہاں سے لے کر دوئے تقریب سرزمین میں سال کر رہے ہیں، اس عرصہ میں نہ تو اس نے
میری بھینس کے لئے کچھ خرچ کیجھا ہے اور نہ خود اس کو لینے کے لئے آتا ہے اور نہ وہاں دھنک دانت ہے۔ نہ
عورت حفاظت کر کے ساتھ اسے معاش پر قدرت رکھتی ہے اور نہ اس کے ساتھ اس کی میری بھینس کے لئے خرچہ کا
انتظام کرتا ہے اور نہ اس سے شک و شبہ اور بے میں ابتلائے مصیبت کا توڑ اندیشہ ہے۔

تجارت میں پہلی بار فسخی کا دوش کی وجہ سے بھی وہ میری بھینس کو نہایت حقیر سمجھ کر دیش و غوار کر دیا
ہے۔ شادی ہونے سے پہلے بھوکہ کے یہ ممکن تھے کہ میری بھینس کی دانت معلوم نہ تھی کہ بھینس کی شادی
اس کے ساتھ نہ کرے اب یہ وجہ رہی کہ نہ یہ میری بھینس نہایت حقیر سمجھا کر اسے پس ہے۔

سائل کہ: یہ بیعت کونسی ہے؟ ایسی بیعت کی جو اساتذہ کباروں پر ہونے لگے ہو ہے؟
 میں کہتا ہوں: بعد از شیعہ و سنی بھی بیعت مجبور ہو کر آئی ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ایسی
 بیعت میں اپنے شیعہ و مہجوب شیعہ کو اپنی راہ پر نہیں لے کر شیعہ کو اپنی راہ پر لے کر بیعت کرنے کی
 مصلحت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ انہیں انہیں کی بجائی نہ لے کر بیعت کرنے کی مصلحت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔
 خوش حال رہا۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔

یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔

الحواہی حاشیہ: ۱

مصراتہ میں حکومت وقت ہے کہ تمام مسلمہ و مسیحی و ہندوؤں کے لئے یہ بیعت ہے۔
 یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔
 یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔
 یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔

یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔
 یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔

یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔
 یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔
 یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔
 یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔

یہ بیعت ہے۔ یہ بیعت ہے۔

ایضاً

سبب ال ۱۰۴۰۰۔۔۔ زید کا کالج عربیہ اسلامیہ سے تدریس ہوتا تھا۔ طلبہ زوف میں ہی زید کا رہنے کا یہ قول تھا۔ چند عرصہ تو زید وہیں رہا اور عیب خود بخود سے جرات میں رکھ کر آخر کار زید کی طلبہ جو پرائس کا راز کھل گیا کہ زید عظیم ہے۔ نا اعلیٰ سے تدریس زید کی دانش و راجحہ پیر میں آئی اور زید کو کافی کرائے کی ہدایت کی تا کہ وہ فرجانی سے بھرتی ہو کر عرصہ چھ سال کا زید زید و خانہ و تاج میں رہتی ہے۔ زید بچہ قابل ہوئے کہ زید کو اپنے یہاں پر نہ لے کر خواہش مند نہیں۔

سبب ثانی جو کا وہ یہ قول ہے کہ وہ اور نہ اعلیٰ سہا ہے۔ زید کے حق میں شریعت پر ایسا نہ کر دیتی ہے۔ جب کہ وہ فوج کا کمان کرتا تھا تو اسے زوف ہے۔ زید کا کمان پونی پونی ہے۔ قطعاً کمان کے لئے کیا تم شریعت ہے؟ کیونکہ زید شریعت کی ہدایت کے قابل نہیں۔

الجواب حامداً ومصلحاً؛

اگر حیات کا زید و زید کا عظیم ہونا معلوم تھا یا بعد معلوم ہونے کے ایک دفعہ بھی زید و زید ہونا سے زید کے ساتھ رہنے پر رضامندی ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً اس صورت پر کہ زید و زید ہی کے ساتھ رہ کر ان کی خواہشیں وہ (خدا و شریعت کا کافی نہیں۔ بلکہ خدا کی تعریف ضروری ہے)۔ یا زید ایک مرتبہ بھی صراحت کر چکا ہو کہ ان سب صورتوں میں زید و زید کا کمان کرنے کا حق نہ حاصل نہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بات نہیں تو زید و زید ہی کے ساتھ رہنے پر رضامندی ظاہر ہوتی ہے۔ اور زید کا بیان ہے کہ اگر وہ بیان کرے کہ باں میں واقعی ممکن ہوں۔ میں ایک دفعہ بھی صراحت کر تو نہیں ہوتا کہ ان کو ایک سال کی مہلت دینی ہے۔ زید و زید کے اگر سال میں رہے۔ ان کے ساتھ رہ کر وہ نہ رہے تو فرجانی زید و زید کو اختیار دے کہ ان کو چاہئے تو زید کے ساتھ رہے۔ یا نہ چاہئے تو چھ مہینہ چھ

اگر وہ زید ہی پر ہے۔ ان میں بھی میں سمجھتی ہوں تو حکام زید سے کہتے ہیں کہ ان کو حق دے۔ اگر وہ طلاق دیتے تو اسے نہ کرنا کہ وہ ان کی جگہ نہیں کر سکتی ہے۔ اگر وہ طلاق نہ دے تو وہ کم سے کم خود

ڈاکٹر کا بیان یہ ہے کہ مدعی علیہ کو اشتہار نہیں ہوتا، اور تکلیف پانانی کا بیان یہ ہے کہ ہم نے مدعی علیہ کا چند روز تک علاج کیا، کچھ کام نہیں ہوا، اور ہمارے سامنے مدعی علیہ نے اقرار کیا کہ میں نامرد ہوں، میری ہمدردی کا علاج کیا گیا، کچھ کام نہیں ہوا۔ بعد اس کے جناب سب جج صاحب نے فیصلہ کیا کہ مدعی علیہ کو نامرد قرار دیا جاتا ہے، مگر یہ جادو کی تفتیح پر خلاف مدعیہ کی نزدیکی یہ جادو پر خارج ہوئے، چونکہ چھ سال یہ جادو چلنا نہ کار کا تھی اور مدعی کے دس سال بعد شادی کی گئی۔

بعد اس کے مدعی نے اپنی میاں والی مشین جج صاحب کے پاس دائر کر دی، مشین جج نے یہ فیصلہ صادر فرمایا اگرچہ مدعی علیہ نامرد ہے، مگر یہ جادو پر خلاف مدعیہ کے فیصلہ سب جج کا بحال رکھا۔ بعد اس کے مدعی مذکورہ اپنی کورٹ لاہور میں دائر کر دی، بعد ملاحظہ مسٹ کے ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ مقدمہ مسعود یہ جادو ہے، ۲۳ ایک اور یہ جادو مذکورہ جاری ہے، مدعی علیہ نامرد ہے، عدالت کو مکمل تسلیم ہوئی اور مدعی علیہ حق زوجیت کے ادا کرنے کے ناقابل ہے اور مدعیہ کے بیان سے اور ڈاکٹر کی بیان سے ہمدردی مدعی علیہ کی بالکل ثابت ہے۔

مدعی علیہ پیش عدالت نہیں ہوتا ہے، ان کی تفسیل بذریعہ من اور ایک اشتہار جاری کی جاوے۔ اگر حاضر ہووے تو تحقیق دوبارہ ان کی ہمدردی ثابت کی جاوے، چونکہ شرع محمدی میں ہے کہ دوبارہ تحقیق کی جاوے، اور بموجب شرع محمدی کہ مدعی علیہ اپنی طاقت ثابت کر سکتا ہے اور مدعی علیہ کو ایک سال کی مہلت برائے علاج دی گئی ہے۔

اب سال گذشتہ ہو چکا ہے، اگر مدعی علیہ حاضر عدالت ہووے تب تحقیق کی جاوے ورنہ بیان مدعیہ لے کر ڈگری قطعی تہ نکاح کر دی جائے، مکمل واپس سب جج کے پاس جاوے۔ بعد اس کے مکمل سب جج کے پاس آئی، جناب سب جج صاحب نے اصلاً تعمیل کر دی، ایک من جاری کیا، نام عبد الغفور، اس نے تعمیل من سے گریز کیا۔ بعد اس کے اشتہار اخبار جاری ہوا عبد الغفور مدعی علیہ دیدہ و دانستہ پیش عدالت نہیں ہوا۔ اور اس کے بعد سب جج صاحب نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ مدعی علیہ بوقت عقد نکاح نامرد تھا، اور اب حق حقوق زوجیت ادا کرنے کے ناقابل ہے۔ بیان مدعی حلف کئے گئے، اب فیصلہ حق مدعی نکاح طلاق ترکے ڈگری دی گئی، جناب سب جج اور مدعی صاحب رجبہ اول نے فیصلہ کیا ہے۔

نکوت: بانی کورٹ کی طرف سے برآمد شدہ منجہادی ہوتا رہا، بعد ایک سال کے اشتہار اور اخباری نوٹس جاری رہے، مدعی عید حاضر عدالت نہیں ہوا اور ایک منجہادی جبری شدہ مدعی علیہ موضوع ہو چکا لاہور کی طرف سے مکرر یہ پھر بھی حاضر عدالت نہیں ہوا۔ اور سب جج اور سب جج صدر شاہ پور بھی ایک منجہادی اور ایک اشتہار مدعی علیہ کوروانہ کیا، ویہ وہ وافر سے عدالت نہیں ہوا اور جج نامزد کیے۔ دیگر ۲۵ عالم سے ہم کو فوٹی ملا ہے، اس طرح پر چونکہ بحسب عدالت مسلمان بالاختیار نے فیصلہ فتح نکاح کا کیا ہے، لہذا حکم حاکم نافذ ہوگا۔ پس بنا بریں مدعی علیہ کا نکاح فتح ہو گیا، بعد عدالت نکاح عدلیہ کر سکتی ہے؟

الجواب حاملاً ومصلیاً:

اگر عدالت کو بحقیقت عقد نکاح شہر کا نامزد ہونا معلوم نہیں تھا اور معلوم ہونے کے بعد اس نے اس کے ساتھ رہنے پر بھی رضامندی ظاہر نہیں کی اور وہ مخلص اسے عرصہ تک ایک مرتبہ بھی جماع نہیں کر سکا، اور عدالت نے حاکم مسلمان بالاختیار کی عدالت میں مقدمہ پیش کیا اور حاکم نے تحقیق کے بعد ایک سال کی مدت علاج کے لئے مقرر کر دی، اور وہ اس مدت میں بھی علاج کر کے جماع پر قادر نہیں ہوا، اور پھر حاکم مسلم بالاختیار نے شہر کے سامنے فتح نکاح کا حکم لگایا ہے تو شرعاً وہ نکاح فتح ہو گیا (۱)۔

(۱) "إنما رعت المرأة زوجها إلى الفاضی، وأدعت أنه عین وطلبت الفرقه، فإن الفاضی بسمائه: هل وصل إليها أو لم يصل؟ فإن أقر أنه لم يصل، أجنه سنة، سواء كانت المرأة بكر أم لباً. وإن أنكر وأدعی الوصول إليها، فإن كذبت المرأة شيئاً، فالقول قوله مع يمينه أنه وصل إليها، فإن حلف بطل حلفها، وإن تكلم بيمينه. وإن قالت: أنا بكر، نظر إليها النساء، وعمرأة تجرى واللعان أحوط وأرفق، فإن قلن: إنها لب، فالقول قول الزوج مع يمينه، فإن حلف لاحق لها، وإن نكل يؤخله سنة. وإن قلن: هي بكر، فالقول قولها من غير يمين. . . . إن علمت المرأة وقت النكاح أنه عین، لا يصل إلى النساء، لا يكون لها حق الخصومة، وإن لم تعلم وقت النكاح وعلمت بعد ذلك، كان لها حق الخصومة، ولا يبطل حلفها بترك الخصومة". (الفتاویٰ العالمگیریہ ۵۳۲/۱، ۵۲۴، الباب الثانی عشر فی العین، روضہ)

(وکذا فی القدر المختار: ۳/۳۹۶، ۳۹۸، باب العین، معید)

(وکذا فی تبیین الحقائق: ۳/۲۳۳، ۲۳۴، باب العین، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(وکذا فی المحیلة الناجرة للمحیلة المناجرة، ص: ۱۵۰، ۱۵۳، (زوجین کا حکم، دائر الاشاعت کو جانی)

اگر ان میں سے ایک شرط بھی مسترد دیتی ہے تو حکم صحیح نہیں ہوا، حلفاً اور وقت مکان عورت کو حکم تھا کہ شوہر نہ مرد ہے، یا بعد ہم ہونے کے اس طرح کیا کہ جیسا بھی سمجھ ہے جس اسی کے ساتھ زندگی گزار دوں گی، یا حکم از کہ ایک مہینہ بھی جماع نہ کیا ہے، یا طلاق کی مدت ایک سال حاکم نے نہیں دی، مگر اس مدت میں ایک مرتبہ جماع نہ کیا یا حاکم غیر مسلم ہے (۱)، یا حاکم بغیر شوہر کی موجودگی کے یا اس کے بغیر حاضر ہونے کی صورت میں فیصلہ مقدمہ سنایا ہے تو یہ حکم شرعاً نافذ نہیں ہوا، پھر یا تو طریقہ مذکورہ کے موافق فیج کر دیا جائے، یا شوہر سے طلاق ملنے لگ جائے، خواہ سمجھا کر خواہ بے حق کر خواہ لالچ دے کر، یہ صورت سب سے بہتر ہے (۲)۔

رسالہ ”حلیہ“ جز ۱۰ میں اس مسئلہ کو مع بندہ شروع دہائے نوپ تفصیل سے لکھا ہے (۳)، اور علما کے فتوے بحوالہ دیو بند و مبارک پور کے اس پر دستخط ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ ہم۔

حررہ: عبدالمودود مکتوبات علیہ رحمۃ اللہ، مدرسہ مطہر علوم مبارک پور ۳۰/۸/۱۳۵۹ھ۔

زوجہ عین کی درخواست پر قرین پر شرعی پنجائیت کے چند سوالات

سوال (۱۲۶۲): ”بندہ ذیل صورت میں آپ کی رائے شرعی شریعت کی روشنی میں مطلوب ہے:

ہندو ایک پردہ نشین بالذات خاتون ہے، اس کا نکاح ٹیڈ سے ہوا، زید پیدا کئی عین اور ناکارہ ہے، ہندو اس کے عجیب پر تقریباً تین سال تک پردہ ذاتی رہی، کیونکہ زید سے اس سے اپنے طلاق کرنے کا وعدہ کیا۔ دو سال بعد اس سے زائد عرصہ گزر گیا مگر زید اپنے ہی عجیب سے بری مرد ہوا، ہندو اس حال میں اپنی زندگی گزارنے سے قاصر ہے۔

۱۔ ”اذا حکم هو إما الإمام أو القاضي أو الحكم، أما الإمام فقل علمنا، حکم السلطان العادل بخلد“

۲۔ المختار، ۳/۵۳۵، کتاب الفسخ، سعید

۳۔ (کذا فی الفتاویٰ العالم مکرمہ، ۳، ۳۰، کتاب أدب الفقہی، الباب الأول الخ، و سفیدہ)

”ولا یکن التأمیل إلا عند السلطان مع وجود فضاء“، الفتاویٰ الشارحیۃ، الفصل السابع

(المشرونی فی العین، ۳۸/۲، ادوۃ القرآن کراچی)

۴۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَابِقْتُمَا جُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾ (ابعدہ: ۲۹)

۵۔ (حلیہ ناجوہ، ص: ۵۰، ۵۴، رد حۃ عین کا حکم، داو الإتاعت کراچی)

تیزید کے گھریلو حالات بھی اس کے لئے انتہائی سازگار ہیں، جن کی وجہ سے اس نے اپنے والدین کے سامنے اس راز کو افشاء کر دیا، بندہ کے باپ نے زید سے اپنی لڑکی کی طلاق کا مطالبہ کیا، اور چونکہ اس پر اثر انداز ہو سکتے تھے ان کے راہِ اپنی بات پر وہ چھائی، مگر زید کسی صورت میں بھی طلاق دینے کے لئے آمادہ نہیں ہوا۔ آخر کار لڑکی نے مجبور ہو کر ایک شریکِ چٹاپیت میں اپنے معاملہ بطور دعویٰ پیش کیا ہے جس میں اس نے زید کے ناکارہ ہونے کا اظہار کیا ہے اور بتایا ہے کہ زید نے اس سے شادی صرف اس لئے کی ہے کہ وہ جمعہ کا مانی حاصل کر لے۔ ورنہ وہ زن و شوہر کے باہمی تعلقات سے بے پرواہ اور ناکارہ ہے جس کا اظہار خود زید کی زبانِ شریکِ چٹاپیت میں ہو چکا ہے۔

شرعی چٹاپیت کے ورائین نے اس درخواست کے بعد بندہ کا خطی بیان لیا جو درخواست کے موافق ہے۔ اس کے بعد انھوں نے زید کے نام ایک فونس جاری کیا جس میں درخواست کے مضمون سے باخبر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر آپ کو اس میں کوئی غور و فکر ہو تو آپ فلاں تاریخ میں درز کین کے سامنے اپنا مدعا در کھیں اور کوئی غور و فکر ہو تو بھی شریکِ فونس میں مدعا لے، اگر آپ شریکِ فونس لائیں گے تو آپ کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے گا ورنہ دو گواہ زبانی چاہئے گی کہ وعدت کدہ رنے کے بعد دوسرا نکاح کر لے اور آپ سے مطالبہ غیر کر سکتے۔ زید کو اس فونس جاری کرنے سے بعد اب چٹاپیت کے سامنے چند سوال آئے جن میں آپ قی ق رائے کرامی مظلوم ہے:

۱۔ اگر زید فونس وصول کرتا ہے اور غائب مقرر پر آجاتا ہے اور اپنے نہیں ہونے کا منکر بھی نہیں ہے لیکن طلاق دینے پر رضی نہیں۔

۲۔ فونس وصول کیا اور قی مقرر میڈیکل ریکلیٹ پیش کرتا ہے کہ وہ نمیک ہے جبکہ آج کل رشوت کا بازار گرم ہے، کسی ذمہ دار نے کھوا کا کوئی دستور نہیں۔

۳۔ فونس وصول کیا مگر آیا نہیں۔

۴۔ فونس بعد میں کرنے سے انکار کر دیا۔

مندرجہ بالا صورتوں میں سے اگر کوئی صورت پیش آئے تو شرعی چٹاپیت میں میں کیا کرے کہ وہ غدا کے یہاں بڑی اندام ہو اور اس معصوم عورت کو بھی نجات حاصل ہو؟ امید ہے کہ جواب باصوبہ سے

تو انہیں نے واسلام۔

ایک وقت حسین و عہدہ روس در سرحدانہ کریمہ پہنچے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ اس کو ایک سال بہت علاج کے سنے دی جائے۔

۲۔ ساری کیفیت کافی نہیں، بلکہ بیوی سے جمان کرنے سے ثبوت ہوگا۔

۳۔ دو بار دواؤں سے کیا جائے اور اس میں کھدوایا جائے کہ اگر تم نہ آئے تو ہم تمہیں گمے کہ تم رکنا نہیں چاہتے بلکہ تعلق نہ دیتے تم کرتا چاہتے ہو، اس پر ہم تفریق کر دیں گے (۱)۔

۴۔ دواؤں کے ذریعہ ٹوش بھیجا جائے، وہ اس کو پڑھ کر سادیں اور جو کچھ جواب دے اس کو لکھ کر کریں۔ مزید تفصیلات دیتے گئے "اعلیٰ الزجرۃ" ما مئے رکھیں (۲)۔ فتح واللہ تعالیٰ وغیر۔

ترجمہ والحد محمد وفترا، دارالعلوم، پونہ ۲۳/۳/۱۳۹۵ھ۔



(۱) "إنا رفعت المرأة زوجها إلى الخاصی، وأذعت أنه عین، وطلبت الفرقۃ، فإن القاضی یسألہ: هل وصل إليها أو لم یصل؟ فإن أقر أنه لم یصل، أجله سنة، سواء كانت المرأة بکراً أم ثیباً، وإن أنکر وادعی البر صول إليها، حیار کذات المرأة ثیباً، والقول قوله مع بینه أنه وصل إليها، فإن حلف یطل حقها، وإن سکن یوحن سنة، وإن قالت: أنا بکر، نظر إليها النساء، وامرأة یوحن، واللائتان أحوط وأوفی، فإن قلن: إنها ثیب، فوالقول قول الزوج مع بینه، فإن حلف لاحق لها، وإن سکن یؤخله سنة، وإن قلن: هي بکر، فوالقول قولها من غیر بینه، فإن علس المرأة وقت الشکاح أنه عین، لا یصل إلى النساء، لا یکرن لها حق الخصومة، وإن لم تعلم وقت الشکاح، وعلمت بعد ذلك، کان لها حق الخصومة، ولا یطل حنفها بترک الخصومة" الفتاویٰ العالیہ ۱، ۵۴۲، ۵۴۳، الباب الثانی عشر فی العین، (خدیجہ)

(۲) کذا فی المر السحار: ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶،

اگر کسی جگہ قائم مسلم با اختیار نہ ہو یا دوشربیت کے موافق بعد نہ کرے تو چند دین دار مسلمانوں کی ایک جماعت بھی یہ کام کر سکتی ہے، جماعت میں ایک مقرر مصلح عالم ہونا ضروری ہے اور رسالہ "ذیلہ" نیز "انٹو لوجی" تحریک سرور بخورہ کی کیا بابت اس میں جو شرائط و اجزاء ہجرت کے متعلق نکلی ہیں وہ درجہ ذیل سے ملے ہیں مگر محمد و محمد اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر ہیں اور رسالہ بہارِ پوہ کتبہ خاتمہ تکوینی سے ملتا ہے۔ فقط والسلام۔

الحمد للہ، تھانی، ضمن مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہارِ پورہ، ۱۴۵۵ھ۔

الجواب الحجۃ، سعید احمد غفرلہ، الحجۃ المطفیۃ، مدرسہ مظاہر علوم، ۴۴، زمردنی، ۱۴۵۵ھ۔

شوہر کو جہاد ہو تو خلافت کی کیا صورت ہے؟

سوال (۱۰۹)۔ ایک مرد کو سات سال سے جہاد کا مرض لگا ہے، تو کیا عورت اس سے چھوٹ سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس کے ساتھ کچھ لڑکیاں لگا کر لڑتی ہیں، عین وہ عورت ہے جس سے اس کے پاس تفریق نہیں کہ وہ اس سے چھوٹ کر اپنے پرانے درانی جان آزاد کرے۔
الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر اس مرض کی وجہ سے عورت کو ممانعہ، بگاڑ یا بے اور ویراشتگی کی طرف متوجہ کر کے ساتھ اپنی حرکت کرتا ہے، جو شرعاً حرام ہے تو کسی طرح خوشامد کر کے شوہر سے طلاق حاصل کر لے۔ چاہے مرضی کے بدلہ میں جو بھی چیز عورت کو عطا کر دے اور اس کے بدلہ میں شوہر طلاق دے (۱)، اس کے بعد عورت گنہگار ہو سکتی ہے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو مسلمان خاتم سے فیصلہ کر لے، مسلمان خاتم معتبر اہل علم دوسری جگہ لگا کر کر سکتی ہے۔

۱۔ قال: لا یزال حقہ ان لا یقیمہ احد من اللہ، فلا یح ح ہنہما یسا یحدت ۷۷ (سورۃ البقرۃ

۲۲۴)

قال: العلامة السرخسی: "واذا تضاع الزوجان وحققا ان لا یقیمہ احد من اللہ، فلا یس مان یحدی

نفسہ من یمال یحتملہ" (الہدایۃ، ۴، ۳، ۴، باب التبع، شرکب علیہ ملان)

(و کذا فی المد المحتار، ۳، ۴، باب التبع، معادل)

(و کذا فی الفتاویٰ المدلحکیر، ۴، ۸، ۱، الباب الذی فی التبع، ردیہ)

توسب حاجات بتاؤ کہ کوئی لے لیا یا اس کو لے کے مطلق فیصلہ کرے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ الہدیہ محمودی عنہ، راجعہ علوم دیوبند، ۲۸/۵/۸۸ء۔

الجواب صحیح بندہ و علامہ ابدین عفی عنہ، راجعہ علوم دیوبند، ۲۸/۵/۸۸ء۔

زیرِ مفلوج

سوال (۱۶/۱۲) زیر سے اپنی لڑکی کا نکاح با بقی کی حالت میں کیا، لڑکی بعد نکاح کی صورت پر ایک عورت کے ساتھ اپنے شوہر کے یہاں تھی، ایک روز رو کر دوسرے روز اپنے باپ کے گھر واپس آ گئی، اس کے بعد باقی ہوئے تک شوہر کے یہاں نہیں گئی۔ اسی درمیان میں لڑکے کو لڑکے کا مرض لاحق ہو گیا، اور مرض نے لڑکے کو عورت کے قائل نہ رکھا، البتہ لڑکی کے والدین نے لڑکے کو اس مجبوری کے تحت طلاق دینے کو کہا، لیکن لڑکے کے والدین نے طلاق دینے سے منع کیا، اب ایسی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ لڑکا طلاق اسے گا۔ اس عورت میں لڑکی کے چھکاروں زور سے مستعد کیا صورت ہوئی؟

الجواب سامداً و مصلیاً:

اخلاق و احتیاط تو یہ ہے کہ لڑکی صبر کرے اور باقی کی حالت میں شوہر کی خدمت کرے، اس کو راحت دے، چائے دیکھیں بچہ بھی وہ لگ ہو، بی چاہی ہے تو شرط اس کو ملے چاہئے۔ اچھا تو یہ ہے کہ شوہر اور عورت کو معائنہ کر کے اس سے بدلے میں طلاق سے (۱) آمیزچہ یہ روپیہ بیٹہ شوہر کے حق میں درست نہیں ہوگا۔ اگر کسی

۱۰) قال اللہ تعالیٰ: "عَلَيْكُمْ حُدُودُ اللَّهِ، فَلَا حَاجَ عَلَيْهِمْ فِيمَا بَيْنَهُمُ الْبُحْرَانُ"۔ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ، فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ" (سورۃ البقرة: ۲۰۹)

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً قَامَتْ مِنْ مِثْلِ أُمِّ الْيَسْرِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَتْ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ" ثابت من نہیں مانتے علیہ فی حلق ولادین و لکی اکمرہ الکفر ہی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اتردین علیہ حدیثہ" قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اقبل الحدیثہ و طلقها تطبیقاً" (صحيح البخاري ۵۹۰۲، کذاب الطلاق، باب الخلع و کیف الطلاق، فتاویٰ)

(دوسرے اسماعیلی: ۲/۱۰۰، کذاب الطلاق، باب ما جاء فی الخلع، قدیمی)

باب الشہود فی الطلاق

(طلاق میں گواہی کا بیان)

کیا طلاق کے لئے گواہی ضروری ہے؟

مسوال [۲۴۶]: طلاق کے ثبوت کے لئے گواہ ہونا چاہئیں، نیز گواہ عادل ہو، شرط ہے یا نہیں؟

عبدغفور مظاہری، آسام سٹیٹ۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

تقاء ثبوت کے لئے دو عادل گواہ شرط ہیں (۱) اور ریاست ثبوت کے لئے ایک عادل گواہ بلکہ خود عورت کا سترہ بھی کافی ہے۔ اور عورت کو جب کہ خود سے یا ایک عادل گواہ اس کے سامنے بیان کرے وہ خود قاضی کے حکم میں ہے:

"والبراء كالطافسي لا يحل أن تسكنه إذا سمعت منه ذلك، أو شهدت شذاه عادل
عندها اهـ"۔ غانمگیری (۲)۔

(۱) "ان تصابها رأي الشهادته" بغیرہا من المعرفی، سواء كان الحق مالا أو غيره، ككساح، و طلاق، و
و کالہ، و وصیہ و رجلاں، أو رجل وامرأتان۔ (الدر المختار: ۳۶۵: ۵، کتاب الشہادت، سعید)
و کذا فی مجمع الأمهر: ۲۶۱/۳، کتاب الشہادات، المکنتہ القفاریہ)

(۲) الفتاویٰ العالیہ: ۳۵۶/۱، کتاب الطلاق، الفصل الأول فی الطلاق، انصریح، و عبیدہ
(و کذا فی رد المحتار: ۲۵۶/۳، کتاب الطلاق، مطلب فی قول البحر: إن التصريح يحتاج إلى وقوعه
دیانۃ الی النبی، سعید)

(و کذا فی البحر الرائق: ۵۳۸/۳، کتاب الطلاق، باب الطلاق، و عبیدہ)

(و کذا فی تجرید لخصائص: ۲۱/۳، کتاب الطلاق، باب الطلاق، دار الکتب العلمیہ بیروت)

لئے جائز نہیں کہ اپنے اوپر امیر قلم کو بوجہ سے بکے جس طرح بھی ممکن ہو اس سے طہر کی تعمیر کرے اور پھر گڑا ہے اور پھر بوند سے کٹا فی رد المحتار ۱: ۶۔ یعنی کی گواہی شرعاً قابل قبول ہے، کذا فی العالم المکبر ۲: ۲۱۔

جنوبی عورت کی گواہی شرعاً معتبر برتی ہے، اہل: مرسوۃ کاہن فی اور مسوۃ دہم نا تو، ونوی شد و مداس چہ اذ ان کی گواہی معتبر ہے مگر یہ مناسبت شہادت نہیں (۳)۔ والدین کی توانی قاضی کی نہیں جس طرح کہ اولاد: فی گواہی قاضی قبول نہیں (۴)۔ مگر۔ ملکہ عاتی میں، وقوس ہیں اور ہر دو کی تصحیح کی گئی ہے۔

”رحمن شہد عبہ بوند لہ ملکہ امیم ثلاثاً و دو یجحدہ ہاں کاتہ۔ زائم ادعی فلانہ ذہ
بائنہ و ان کست یجحدہ فلانہ ذہ ذالہ، و خود میں مسائل جامع الکبریاء الخ۔ وہی
ذہ حجت لبرہانی معریاً فی فتاویٰ شمس الإسلام الذکر جندی: ان الام اذا ادعت الاولیاء: نفیل

۱۔ (رد المحتار: ۳۹۶/۳، باب التعلیق، مطلب فیما لو ادعی الاستثناء و انکرہ الروحۃ، معید)

”و لمرأة کاذبۃ لا یحل لہا ان تمککہ ہذا سمعت منہ ذالک“ و شہد بہ شاہد عدل عہدہ“

(فتاویٰ العالم المکبر ۲: ۳۵۴، الفصل الاول فی الطلاق، التصریح، رشیدیہ)

او کذا فی البحر الرائق: ۳۳۹/۴، باب الطلاق، رشیدیہ)

(۲) ”و تَجُوزُ شَهَادَةُ الْأَخِ لِأَخْتِهِ، كَذَا فِي مَحِيطِ الْمَرْحُومِ، وَ شَهَادَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ وَ أَوْلَادِهِ جَائِزَةٌ“

(فتاویٰ العالم المکبر ۲: ۳۷۷، الفصل الثالث فیمن لا تقبل شہانہ، رشیدیہ)

و کذا فی المحیط المرحوم: ۱۹۵: ۱۰، الفصل الثالث فی بدو من تقبل شہادہ، مکتبہ عمارتہ کونہ)

(۳) ”أقل ما يجوز في حطوف الناس فيما بينهم من الطلاق والعنف“ شہادۃ و حلیں اور حلی

وامرائیں“ (المحیط البرہانی: ۱۰۶/۱، الفصل الخامس فی أقسام الشہادۃ الخ مکتبہ عمارتہ کونہ)

و کذا فی تبیین الحقائق: ۵۱۵، کتاب الشہادۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

و کذا فی الفتاویٰ العالم المکبر ۲: ۳۵۴، کتاب الشہادۃ، الباب الاول الخ، رشیدیہ)

(۴) ”و الولد لأبيه وحذیه و عکسہ واحد الزوجین لا آخر، لقوله عليه السلام: ”لا تقبل شہادۃ الولد

لوالده، ولا المرأة لولدہ، ولا المرأة لزوجہا“ (تبیین الحقائق: ۳۱۵، کتاب الشہادۃ، باب من تقبل

شہادۃ و من لا تقبل، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ العالم المکبر ۲: ۱۹۶، الفصل الثالث فیمن لا تقبل شہانہ، رشیدیہ)

و کذا فی المحیط البرہانی: ۹۵/۱، الفصل الثالث فی بدو من تقبل شہادہ، مکتبہ عمارتہ کونہ)

الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر کسوس کی طرف سے شرعی طہائیت میں طلاق کا مقدمہ پیش ہے اور اگر اس طرف محمدیوں نے باقی رو گیا ہے
بہر گروائی نہیں دیتا تو کسوس کا دعویٰ ایک گواہ کی گواہی سے ثابت مان کر پنجائیت اس کے حق میں فیصلہ نہیں کرے
گی (۱)، ایک گواہ کو قسم دے کر وہ گواہ کے قائم مقام نہیں بنایا جائے گا (۲)۔ پس دوسری گواہی اور کسوس کی والدہ کی
گواہی اس صورت میں مفید نہیں بلکہ اگر محمدیہ اہل قیام کے کھار طلاق کا انکار کرنے کا تو اس کا انکار معتبر مانا جائے گا۔
لیکن اگر یہ جو کے سامنے طلاق دی گئی ہے تو اس کا گواہی سے انکار کرنا کتنا ہی شہادت اور بڑا گناہ ہے چھوڑو
نکسبہ الشہادۃ، و من یکنسہا فإلہ النہ فہ یجہ الآیۃ (۳)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والعبید محمد رفیع الدار اعلیٰ دیوبند، ۱۴/۵/۹۳ھ۔

الجواب صحیح: عند نظام الدین علی حجت، دار اعلیٰ دیوبند، ۱۶/۵/۹۲ھ۔

بیوی نے طلاق کو سنا، شوہر منکر ہے

سوال ۱۰۲۷۰: زید اپنی زوجہ کو شک کرنا تھا اس کا باپ اپنے گھر لانے کے لئے گیا اور زید پر
اپنا ارادہ ظاہر کیا تو زید نے کہا: ”تم اس وقت اُٹھ کر لے جاؤ گے تو میں آؤ کروں گا“ یہ سننے کے بعد زوجہ کے

(۴) ”زوہ مصاہبہا (الغیر ہامن الحقوق، سواء کان، الحن ومالا او غیرہ ککناج وطلاق وورکالۃ وورعۃ
وامتہان صبی، ولو لا لثروت وجلان، زوہ رجل وامرأتان“۔ القہر المختار: ۵/۳۶۵، کتاب
الشہادات، سعید

روکذا فی الفتاویٰ المدللہ مکبرۃ: ۳/۵۲۳، کتاب الشہادات، الباب الأول فی تعریفہا الحج، وشیدہ

روکذا فی البحر الرائق: ۷/۱۰۳، کتاب الشہادات، وشیدہ

(۲) ”لایسب عسی الشہاد: لأنه عند ظهور عدالہ وانکلام عند حقانہا عموماً فی زمانہ ان الشاہد
محجوز الحال“۔ (البحر الرائق، ۷/۱۰۷، کتاب الشہادات، وشیدہ)

وقال أبو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ: لا یجوز الحکم بالشاہد البعید، بل لابد من شاهدين
وخلالہم فی الأموال، فاما إذا کان الدعوی فی غیر الأموال، فلا یقبل شہادہ ویمین بالانفاق“۔ (مرقاۃ
المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۷/۳۳۱، باب الإقضية والشہادات، الفصل الأول، وشیدہ)

(۳) اسوۃ القراءۃ: ۲۸۳

وچہ۔ گناہ ہے کہ ان کا ٹھکانہ تھا۔ ہے کہ یہ کہہ کر اپنے لئے کہا تھا کہ میں نے اسے چاہا تھا۔
 وہ کہہ گا کہ اپنی جگہ اپنے لئے لڑا تھا۔ یہ لڑا تھا۔ ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔
 ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔ ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔ ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔
 ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔ ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔ ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔
 ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔ ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔ ہے کہ میں نے اسے چاہا تھا۔

[illegible]

الحجاب حاداً ومبطلًا:

اسب محرم نے علامہ عبدالحق دہلویؒ کو اپنے کان سے توکچہ اس کے لئے زیرہ کو دینے اور قدرت دینا مانگا جس پر علامہ محرم نے اس کے قبضہ میں زیرہ سے تعلق کی ہو، غصہ کی جانب سے

اسے تو کھائے کھیں (خارجی) اور انہی حکام پر اسے سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیے۔

اُمید و دل و دُعا و رست کے پاس نہ تھوڑا جس تو لحاظ نہ ہو سکی، امید بلا اہل تکیہ و تکیا کافی نہیں، بل اُن کے علاوہ دوسرے کوشش کرنا کابن چہرہ رست ہو سکتا ہے:

نفسانہ تعالیٰ : "وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِنْ نَفْسٍ تَنْصَحُ" (معاذِ غیرِ دیکھ عبادتہ : ص ۳۷۶)۔
 ترجمہ : افسوس نہ ہو ان کے لئے ایک لمحہ سے جس کی نصیحت ہے۔

[illegible]

گواہانِ محنت و معصیت کی کتابیں

سوال [۱۰۰]۔ بعض نواں کہتے ہیں کہ نعتا جہاز روٹی شویہ کے اقبال تک جاتی رہے۔ یہ تو

١٠: الصغرى العالمية. كقالب الخلق. الباب الـ ١٢ من كتاب الخلق (١٢: ١٢)

١٠ : فإن كان السطاف نكاحي الحرة أو نسبي في لأمه، لم يحل له منى فليحج رجلاً غيره نكاحاً صحيحاً.

بد خا نہ، یہ بظاہر از سر سر ہے، لاکھ تیرہ فورہ دعائی، مہربان کلمہ، عین حالہ، من بعد عنی سکھ

رجا غير ٥٥ ونسب في المتن الى "كتاب الاملاء" وليس له جملة ٥٤٤ في نسخة علمه

ملفوظ واقع سنہ ۱۲۰۱ھ، باب بغیر علانہ کے دوبارہ نکاح کی درست نہیں (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: العبد محمد رفیع الرحمن، دار العلوم، پتہ ۱۹، ۹۸، ۲۰۰

۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، باب صحیح ہندو نکاح کے بعد نیکوئی عن دارالعلوم، پتہ ۱۹، ۹۸، ۲۰۰

اقرار طلاق کے بعد گواہ کی ضرورت نہیں

سوال ۱۳۱: ۱۰۲: زیر نے اپنی بیوی ہندو کسی وقت پرکریا کر "تھو کو طلاق ہے تو اپنے باپ نے یہاں بلی جا"۔ ہندو پہنے۔ پ کے پاس چلی گئی، لیکن اس کے طلاق دینے کا کوئی مستند اور بھٹ شہادت نہیں ہے۔ اس میں حلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ ہندو ہوا پہنے باپ کے یہاں ایک مدت گزر گئی، زیر اس کو نہیں سمجھتا ہے کہ اس نے اس کی بہت سے ہندو کے دربار سے زیادہ کو قیام مجلس میں جس میں قریب دو سو آدمی تھے مارنے کے لئے دھمکی دی، زیر نے اس مجلس میں لوگوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ میں نے اس کو بہت ہی بولے چھوڑ دیا۔ اب اس میں حلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

اس کے کہنے کے بعد بہت دن گزر گئے جب ہندو نکاح کے کوہو تو کوہو نے کہا طلاق رجسٹری کر کے دیو۔ پھر زیر نے قاضی کے پاس جا کر طلاق نامہ رجسٹری کر کے، یا اب رجسٹری شدہ طلاق کے تحت روز کے بعد ہندو نکاح ہوا نکاح درست ہو یا نہیں؟ کوئی طلاق مستند ماننے چاہئے؟ تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر تجدید نکاح کی ضرورت ہے تو عدت میں جو نکاح ہوا نکاح کس کو لازم ہوگا اس کے ازالہ کی کیا صورت شریعت نے مقرر کی ہے؟ معنی کسب حنیف معقول جواب تحریر فرمائیں۔

۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، جس قول لاہور: اب طلاق است حال، انت طلاق۔ فقال: عینہ بالاولی الطلاق وبالثانیۃ والثالثۃ اقباضہ صدق دہانہ، ولی القضاء، خلف ثلاثاً: الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق، باب الثانی فی ینقاع الطلاق، الفصل الاول فی الطلاق الصریح، ۳۲۹، ۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، (مستندہ)

۲۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، کتاب الطلاق، فصل فی المحرمۃ وتفسیر فی الامۃ، (۱) نحل لہ حتی مکح (۲) حایہ و نکاحا صحیحاً، ویدسل بها، (۳) یطلقها أو یحوت علیها، (۴) الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فیما نحن بہ المطلقۃ، ۳۳۰، ۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، (مستندہ)

۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، کتاب الطلاق، فصل فیما نحن بہ المطلقۃ، ۳۳۰، ۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، (مستندہ)

۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ۳۳۰، ۱۰/۱۱/۱۲۰۱ھ، (مستندہ)

الجواب حامدٌ ومصلياً؛

جب لڑنے لگی تو بی بی مراد کو خطاب کر کے طلاق دینا اور بے اس کا اقرار کرتے ہوئے طلاق واقع ہو گئی۔ (۱) آجی امر شہادت کی ضرورت نہیں۔ پھر جب مجلس میں بہت سے آدمیوں کے سامنے کہیں کہ "میں اس کو ثابت دل سے جوہر دیتی ہوں" پھر وہ سب مجلس کے لوگ ڈانگھی ہو گئے۔ ان رسول مرتدہ خلیفہ دینے کے بعد عدالت (تین مجلس) نے یہ حکم صادر کیا کہ بعد طلاق نہ رہے، جس پر فرمایا ہے تو اس سے کوئی فی طلاق واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ جتنی حق طلاق تھی ریشتری دہلی (۲) ایذا اس سے کوئی نئی عدالت واجب نہیں ہوئی اور اس سے تین دن بعد جوہر دینے لگاں ہو جائی کہانت و شرعاً درست ہوئی

[illegible][illegible]

ترجمہ: اے محمد! کہے ہیے اللہ علیہ السلام نے تم کو اپنے پیارے بندے سے متعلق جو کچھ چاہا وہ سب تم پر لایا۔ اسی قاعدہ ۳۰۔
 انجیل ص ۱۷۷: "اور تم کو اللہ علیہ السلام نے اپنے پیارے بندے سے متعلق جو کچھ چاہا وہ سب تم پر لایا۔ اسی قاعدہ ۳۰۔"
 ترجمہ: اے محمد! کہے ہیے اللہ علیہ السلام نے تم کو اپنے پیارے بندے سے متعلق جو کچھ چاہا وہ سب تم پر لایا۔ اسی قاعدہ ۳۰۔

١٠٠٠ راجع رقم المجلد ٣٠
٢٠٠٠ الصريح يلحق بالصريح ويلحق ثانٍ بشرط العدة، انظر المختار، "قوله: بشرط العدة، هما الشرط
لا يفتد في صحيح نسو للمحقق، فالأولى تأخيره عن الثاني، انظر المختار، ٢٠٠٣، ٢٠٠٤، باب الكفائت، معجمه
وكداهي مجمع الأنهر، ٢٠٠٤، فصل في الكفائت، دار إحياء التراث العربى، بيروت
وكداهي نيسب سحنو، ١٣٠٢، ٨٢، باب الكفائت، دار الكتب العلمية، بيروت
٣٠٠٠ الفداء في العالم الكبرى، ١٣٠٢، الفصل الأول في إطلاق الصريح، مسنده
وكداهي الفداء في المناهج، ١٣٠٢، فصل في إرجاع إلى صريح إطلاق، بإضافة تقرير كرايحي
وكداهي نيسب سحنو، ١٣٠٢، ٢٠٢، باب إطلاق، دار الكتب العلمية، بيروت
٤٠٠٠ الفداء في العالم الكبرى، ١٣٠٢، الباب الثالث عشر في العدة، عتيق

ایسے ہی میں نے دیا۔ خاص یہ کہ طلاق کہتا ہے کہ طلاق، یہ دونوں کا مشترک صیغہ ہے اور طلاق اور دونوں گواہ کہتے ہیں کہ طلاق دیا جاتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

صورت مسکون میں عورت طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے، اور دوسرے ماں کے موافق باپ سے خلاف شہادت دیتے ہیں، ابہذا الزکون کی شہادت ماں کے موافق ہونے کی وجہ سے شرعاً قبول نہ ہوگی۔ اگر ماں طلاق کا دعویٰ نہ کرتی بلکہ نکاح کرتی تو پھر الزکون کی شہادت قابل قبول ہوگی، کیونکہ اس صورت میں وہ باپ اور ماں میں اختلاف تھے۔

”جاء في شرح عنب سوره انه قلنا، وهو بحد، فإن كانت الأم به عی فالشهادة باطله، وإن كانت بحد فالشهادة جائزة؛ لأنها إذا كانت تدعی فيه يشهدون لأمه؛ لأنها بعد ما حرج عن منكرها، وأما إذا كانت تحل، فشهدون عی أمهم؛ لأنهم يكذبونها فيما تحل، ويظنون عليها ما استحلّت من التحريم، وأما من القسم بالنقض، وما يحصل لها من مفعلة عود بضعها إلى منكرها، فتدفع مسامحة محدودة بنسبها مضرة، فلا تمنع قبول الشهادة، أمه، ومعه من مسائل الجامع الكبير، فتح: ١٧، ١٨، ١٩، ٢٠“

بعض علما نے فرمایا ہے کہ عورت کا دعویٰ طلاق کرنا اور نہ کرنا ہم رو مساوی ہے، کیونکہ طلاق حقوق اللہ میں سے ہے، ہذا یہ صورت میں الزکون کی شہادت قابل قبول ہوتی چاہئے، اس پر فتویٰ شمس الامراء اور ہندی میں علی الاطلاق قبول شہادت کا حکم لکھ کر ”وہو الاصح“ کہا ہے، مگر صاحب بحر نے دعویٰ عدم دعویٰ میں فرق کو ظاہر کر کے عجیب و غریب سے قول کی صحت نقل کی ہے:

(۱) (المحرر الرافق: ۱۳۶۷، کتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته و من لا تقبل، وغیرہ)

(۲) کدافی الفتاویٰ العاتکہمیرہ: ۱۰۸۲، الفصل الثالث فیمن لا تقبل شهادته للنهية أو لزوم التناقص

بازرود نقض القضاء، وغیرہ

یہ دو روئی کاٹائی اجازت دی گئی حالانکہ سرور سے نہیں (۱)۔ فقط مانتے نہیں۔

[illegible][illegible]

جہوئے "لوہوں سے طلاق کا ثبوت

۱۔ ان کے لئے کہ ان کی صورتوں کا خوب طریقہ ہے اور صورت چھوٹے سے چھوٹے

ہائے کا خصوصی عدالت میں دائر کیا ہے۔ یہ مجموعے میں سے کوئی ایک اور فیصلہ کے ذریعہ اس بات

بقول طارق بن زیاد: ہر ایک شخصیت کے علاوہ کسی اور کے فوائد سے فیض نہ لے سکتا۔

[illegible]

نے اس فیصلے کی بدھمت پانچاں مان کے بعد تقریباً سویت ۱۹۵۰ء کے پہلے ۲۰۰۰ کی مرغلے کی

تخصیص مناسبتوں کے ساتھ جواب دے کر فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

الجواب: هذا مستحب!

امید ہے کہ یہ سب ترانہ حقانی کا ہر سب کی رائے کے لئے ہے۔ ہر ایک کو اپنا حصہ دینا ہے۔

صورت: مذکورہ میں انسانی جان بوجھت سے اس قدر اتاری جاوے کہ اس کی زندگی قائم نہ رہے۔ (تفصیل دیکھیں)

مذہب کے بارے میں سب سے زیادہ غلط فہمیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قابل بنائی ہے کہ ہم اپنے رب سے ملنے کی بات کر

۱. اندازی به چو چو که بد

۱. محمد باقر، المیزان، ۱۳۹۰، ج ۱، ص ۱۰۰، ح ۱۰۰.

١٠ كذا المصنف في كتابه "١٢" باب في بيان الكتب التي فيها

١٠٠ : إذا كان الخط الأفقي في المثلثين المتشابهين له طول ٤ سم، فما هو طول الخط الأفقي في المثلث الآخر؟

توالتك به ا... في حرمه، فليس لغيره ان يملكه؛

١٠ كيداه نيمه اوقات، نهم من اجتناب ۳۰۹ مراتب المرحومه سعيد.

[illegible]

میں نے "وہ وقت کے بعد وہاں سے اپنے گھر کو لوٹ کر آئی۔"

میں نے اس کے والدین کے لیے اس کی طرف سے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔

۸- ایک کے گھر گئے ہیں کہ وہ میری زندگی کے ساتھ تھک کر آئے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لیے
میں نے اپنے گھر کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی
زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی
زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی

۹- ایک کے گھر گئے ہیں کہ وہ میری زندگی کے ساتھ تھک کر آئے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لیے
میں نے اپنے گھر کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی
زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی

۱۰- ایک کے گھر گئے ہیں کہ وہ میری زندگی کے ساتھ تھک کر آئے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لیے
میں نے اپنے گھر کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی
زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی

۱۱- ایک کے گھر گئے ہیں کہ وہ میری زندگی کے ساتھ تھک کر آئے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لیے
میں نے اپنے گھر کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی
زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی

۱۲- ایک کے گھر گئے ہیں کہ وہ میری زندگی کے ساتھ تھک کر آئے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لیے
میں نے اپنے گھر کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی
زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی

۱۳- ایک کے گھر گئے ہیں کہ وہ میری زندگی کے ساتھ تھک کر آئے ہیں۔ ان کے مقابلے کے لیے
میں نے اپنے گھر کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی
زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی زندگی میں رہے۔ وہ میری زندگی کے لیے دعا کی کہ وہ اس کی

حسبہ اذ انہر شہادۃ بغير عدل، لا یسب حلفہ، کمد فی نسبہ، اُستاد احمر، ۱۰۳: ۱۰۳۔
 یہ ان کی شہادت قابل قبول نہیں، نیز مسکن کے نقش کوئی اور صحیح و حلال شخص پر حمل کر سکتی
 ثابت ہے تعلیم مراد ہے احمد علی و علی احمد علی علی "صحیحہ" و "الحول" و "حک" و "مکس" مسرور
 درجہ ۱۷: ۱۶۶۔

لیذا ان دونوں کے خلاف تہنیز یا نکاح کیا جائے گا۔ اگر وہ اپنے شوہر نے توں کو صحیح بھی مانا جائے تو
 ہوتا ہے کہ شوہر نے علاقہ دہلی دی ہوا ان کے بعد وہ نہ کر لیا ہو یا طلاق یا بیعت ہو ہو ہو و بار و نکاح کر لیں
 ہوا توں کے شوہر یا طلاق ہو جائے اس صورت میں صورت جسے شریعہ وراثت کی مستحق ہوں۔

اگر مرد عدل نہیں کیا ہے تو میری تحقیق یہ ہے (۱۳) اور اس میں مداخلت پر مقدمہ ہو (۶) لیکن اگر
 مرد نے شوہر طلاق و غلط و غلط کی شہادت دینے ہیں اور ۸ سال ہونے یعنی علاقہ کے وقت بھی شہادت
 دے چکے تھے اور ان میں شہادہ شہادت عدالت و عدالت و عدالت ہو تو ان کی شہادت مستحب ہوگی اور
 عورت وراثت کی مستحق نہ ہوگی اس میں اس صورت میں مستحق ہوگی بشرطیکہ مخالف نہ کیا ہو اور مرد نے شوہر

- (۱) وکد فی تفسیر لحقائق، ۱۶۶: ۱۶۶، کتب الشیخادۃ دار لکتب العلمیہ بیروت

(۲) الاسماء و الغنم، ص ۲۰۰، الفی لدی القوائد، کتب الخصا، و الشہادت و الدعوی، قادیانی

(۳) المسودۃ لیسر جسی، کتب الدعوی، باب: اختلاف الاوقات فی الدعوی و غیر دیگر، ص ۳۰۰

مکتبہ مظاہرہ کتبہ

(۴) (۱) اسپر بقا کد، باحد معال لفظ الفخول، و الحلوۃ الصحیحہ و موت أحد الزوجین، سواء کان

مسی یا غیر امین، (الفتاویٰ العالیہ) ۳۰۲: ۳۰۲، النص الثانی فیما ینکدہ العہد، (بشیدہ)

(۵) وکد فی رد المحتار، ۳۰۳، کتب الحکاح، باب: تفسیر، سعید

(۶) وکد فی بدیع الصانع، ۵۶: ۵۶، ج ۱ ما ینکدہ العہد، (بشیدہ)

(۷) نہ مقدمہ یہ وہ الی لب مختلف من حیثہ انشاء، (رد المحتار)، ۴۰۰، کتب الفرائض، سعید

(۸) وکد فی الجرائم، ۳۰۲: ۳۰۲، کتب الفرائض، (بشیدہ)

(۹) وکد فی تبیین لحقائق، ۳۰۰، کتب الفرائض، دار لکتب العلمیہ بیروت

نہ ہونے والا اور اس مسجد اور تکبہ عورت کو نہیں داخل ہوتی، کی کوئی چیز (نہ چاہے کچھ سرفہ یا خیر کا مروت کے لئے کرتے ہیں کہ میں نے تمہیں داخلہ دیا ہے یا) اور اس کا ذکر نہیں کہ چاہے وہی کوئی طلاق ہے یا (۲)۔
 دوسرے قول اور دوسری عورت یہ بیان نہیں کرتے کہ طلاق دینے کے بعد یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عورت کو طلاق دے دیا، ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی (۳)۔ نیز اس میں تمہیں وہ بھی ذکر نہیں کیا، جس سے ایسی صورت میں تقاضا طلاق واقع نہ ہوگی۔

نیلین اگر عورت نے خود تمہیں وہ الفاظ کو نہ سنے، تو تمہیں طلاق کے گواہوں کا اس کو یقین ہے اور ان کو
 سچا سمجھتی ہے تو اس کو کیا یقین کہ کسی طرف سے اس کو کوئی ایسا پرکار ہو دے کہ وہ جس حدیث سے تمہیں یہاں سے

۱۔ "عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً: لکے ایبہ عمی المدعی، والیس علی بن ابیہر: هذا الحدیث فی عدة طرق کثیرة من لواحد أحسنه الشرح، بعد أنه لا یقبل قول: الإنسان لیس بدعیہ معرود
 مدعی، بل یحتاج إلى بینة أو تصدیق المدعی علیه، فإن طلب من المدعی علیه وہ ذلك، مرفوعاً
 لمعدنہ، شرح مشکوٰۃ المصابیح، ۲/۲۹۷، کتاب الزہار و القضا، رفع الحدیث، ۲/۲۹۷، رشیدیہ،
 وقد اشید شاهدین علی رجل أنه طلق امرأته ثلاثاً، وبعد لزوج والنسأ ذلک، فرفق
 سبیحاً؛ لأن الشهادة علی الطلاق تنقل من غیر دعوی، والقضوی المأثور عنه ۲/۲۹۷، الشهادة
 والدعوی، والخصم مہ فی الطلاق، إدارة القرآن کریم،

او کذا فی رد المحتار علی الدر المختار، ۳/۲۲۵، ۲/۲۲۵، کتاب الزہار، مدعیہ

او کذا فی مجمع الزوائد، ۳/۲۶۱، کتاب الشهادات، غفرہ کوہ،

(۲) "رجل قال: طلق امرأه، أو قال: امرأة طالق، ثم قال: لم تنس امرأتی، یصفق"، القاضی
 العالمگیریہ، ۳/۲۵۹، تنقش الاول فی الطلاق الصریح، رشیدیہ،

او کذا فی القاضی المختار حلیہ، ۳/۲۵۹، ۲/۲۵۹، مع فی الإیض طریق الإصعار، إدارة القرآن کریم،

(۳) "عائش لم یزل یحکم"، وکر ثلاثاً، طلق ثلاثاً، بخلاف قوله: "نتم" (سطل)، ولم استقل، فلم یکن
 حقیقاً، البشکیک، القاضی العالمگیریہ، ۳/۲۶۱، فصل فی الطلاق ثلاثاً، رشیدیہ،

او کذا فی رد المحتار علی الدر المختار، ۳/۲۶۱، باب تنویع الطلاق، مدعیہ

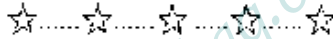
او کذا فی البحر الرائق، ۳/۵۲۵، باب تنویع الطلاق، رشیدیہ

علحدہ ہے (۱) ، لیکن جب تک وہ مرد تین عتاق کا اقرار نہ کرے یا دو عادل مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے باقاعدہ طلاق کا ثبوت ہو کر عدت نہ گزر جائے اس وقت تک عورت کو دوسری شہرکان کرنا بھی جائز نہیں (۲)۔ فقلا واخذ بجانہ ثانی اخر۔

حرر: احمد محمود کشمیری عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۵/۱۲/۵۶ھ۔

صحیح: عبد الحفیظ عفا اللہ عنہ، مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۶/۱۲/۵۶ھ۔

الجواب صحیح - عید احمد نضر۔



(۱) "و السراة كالفاحشي لا يحل لها أن تمكث إذا سمعت منه ذلك، أو ظهد عشره عدل عدها"

(الفتاویٰ العالیہ: ۱/۳۵۲، الفصل الأول فی الطلاق الصریح، معید)

(و کذا فی بیسبب الحقن: ۲۱۳، باب الطلاق، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(و کذا فی رد المحتار: ۳/۴۵، باب الصریح، مطبوع الصریح بیعان: وحفی وانی، معید)

(۲) "مسححت من زوجها أنه ضنیة ولا تقدر علی معہ من نفسها" - ترفع لامر ای القاصی،

فإن حین ولا یبینه، فلا ینسم" - العذر المستحار: "فإنه إذا حل لها التزوج باعترافه، فحل لها

التخلیل هنا بالأولی، فتصحیح عده الأجوازها مشکک، (لا أن یحمل علی القضاء وإن کان

خلاف الظاهر، فامل" - رد المحتار: ۳/۳۲۰، ۲۱۲، باب الرجعة، مطبوع: الإقدام علی النکاح

یقرن بمعنی العدة، معید)

باب الطہار والایلاء

(ضہار اور ایلاء کا بیان)

تلمیہار

سوال [۲۰۸۲]: ایک شخص کو اپنی بیوی پر چند عداوت سے زنا کا شہادہ دیا، شوہر بیوی سے ناراض ہو گیا، بیوی نے وہ دریافت کی، شوہر نے کچھ نہیں کہا، صدر میں صرف یہ الفاظ کہے: ”مجھ کو تیری ضرورت نہیں، شوہر کے لئے میری ماں لیکن جیسی ہے اور میں تجھ کو طلاق دے چکا“ شوہر نے جو یہ الفاظ اور کہے ”تو میرے لئے میری ماں لیکن جیسی ہے“ مطلب یہ تھا کہ جیسے وہ لیکن حرام ہوئی ہے تو اس آئندہ کے لئے مجھے اسے واسطے حرام ہے۔ بعد میں محد زنا اور ہو گیا، اب شوہر بیوی کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔ اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ بیوانہ جروا

الجواب حامداً ومصلیاً:

شوہر نے وہ لفظ کہے ہیں: یہ لفظ صحیح نہیں ہے (۱)، دوسرا موجب طلاق (۲)، لہذا اگر

(۱) ”لہو قال“ انت علی حرہ وکظہر امی، فإن نوى الطہار اولایة له تصلاً فهو طہار، وإن نوى الطلاق، لا یکنون الا ظہراً فی قول امی صیغہ وحسبہ الله تعالیٰ۔ (ردائع الصانع، ۹۱۵، کتاب الطہار، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(و کذا فی البحر الرائق، ۱۰۲، باب الطہار، رشیدیہ)

(و کذا فی الفتاویٰ الثنائیۃ: ۳، مسائل الطہار، و کذا فی: إدارة المغیران کراچی)

(۲) ”حربہ مالم یصل الایہ کطقتک، وأنت طالق، ومخالفة“ (الدر المختار: ۳۷۷، کتاب الطلاق، باب التصریح، سعد)

(و کذا فی نسیم احضان، ۳۹۳، باب الطلاق، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ المدنیہ، ۳۵۰، الفصل الاول فی الطلاق، رشیدیہ)

مستعمل ہوتا ہو، وہ کنایہ بجز اطلاق کے ہیں، جیسے لفظ "چھوڑ دئی" اور "آزار کرائی"۔ اس سے بغیر بیت ہی ہمارے عرف میں طلاق واقعی ہوگی اور تمہیں دفعہ پہلے سے محفوظ ہوجائے گی (۱)۔ اور جو لفظ غالب استعمال میں طلاق کے لئے نہ ہو مگر اس سے طلاق بھی مراد ہوتی ہو اور طبعی حلاق بھی تو اس سے نیت و قائم مقام نیت پائے جانے پر طلاق یا کن کا قسم کا کار نہیں جیسے: "تو اور ہوا اپنے باپ کے گھر پر گردو چھوڑ کر آیا، مجھے تم سے کوئی مطلب نہیں" وغیرہ وغیرہ (۲)۔

ابن حنیبل زہیر بعد چار میں دیکھئے، انور عورت نے کہا: "مجھے تین طلاق دے دو اور اس کے جواب میں شوہر نے کہا کہ "ویا یادیں" تو طلاق مختلف ہوگی (۳)۔ (۴) اس سوال میں لفظ تین کا نہیں تھا تب بھی ایک قول پر بھی ختم ہے۔

"اولیٰ" "مرطابق کن" "فصل زوجہ: کرم دم، کرم دم، کرم دم" حضرت عائشہؓ: "محمودۃ السنوۃ" ص: ۱۵۷ (۵)۔ غیر مذکورہ حقائق کے لحاظ کیا "تین مرتبہ کہنے سے اگر نیت یک ہی طلاق کی ہو اور دوسرا تیسرا لفظ بھی تاکید کے لئے کہا ہو تو شوہر کا قول قسم کے ساتھ مستبر ہوگا (۵)۔ عقل حکایت

(۱) "قسم لڑی بہندہ وین سر حنک، فہا سر حنک کتایہ، لکنہ فی عرف العرب علیہ استعمالہ فی الصریح، لا خلاف"۔ "مرکزہ" ای سر حنک، یصلح بہ امر جمعی مع ان اصلہ کتایہ ایضاً، وماذاک إلا لانہ عندہ فی عرف العرب استعمالہ فی اطلاق، وقد مر ان الصریح مامو یستعمل فی اطلاق من اتی لغة کانت"۔ (رد المحتار: ۳/۲۹۹، باب الکلیات، سعید)

(۲) "کتابہ عندہ العقیقہ، سالم بوضع لہ و احتمالہ وغیرہ، فالکلیات لا تطلق بہا فقہاء، إلا بنبیۃ أو دلالة الحال"۔ (المر المختار علی شوہر الإیضار: ۳/۲۹۹، باب الکلیات، سعید)

(۳) "کذا فی الفہادی المختار" ص: ۳۰۳، الفصل العنصر فی الکلیات والمذلولات، تارۃ القرآن کریم (۴) "و کذا فی فیہادی قاضی عثمان علی حامش الفہادی المعالمگیریہ: ۱/۳۶، فصل فی الکلیات والمذلولات، رجبیہ"

(۵) "ما وجدنا المسئلة المذكورة في هذا الكتاب."

(۶) "مرطابق کن" مراد حق کن" فقال: "کرم کرم کرم دم"۔ "تطبیق ثلاث"۔ (الفہادی المعالمگیریہ: ۱/۳۸۳، الفصل فی التابع الطلاق، لا لفاظ الفارسیہ، رجبیہ)

(۷) "رحل فاق لامرأته: أنت طالق، أنت طالق، أنت طالق، فقال: عیت دالاولی لطلاق، وبالکتابہ -

کے وقت یہ یاد آئے تھے کہ جو یہ طلاق نہیں ہوئی۔ فقہاء کا یہی اسم۔

نور الاحمد محمد عثمانی حیدرآباد علویہ پبلیکیشنز ۱۳۸۷ھ ۱۴۰۷ھ

بیوی کو بہن کی صورت میں سمجھنا

سوال :- (۱۸۸۰)۔ عطا علی صاحب نے اپنی حکمرانی میں کو بہن کو بہن قرار دیا اور فرمایا کہ اگر وہ
نمبر ۱۹۶۶ء کی امام زادہ صاحبہ سے پہلے کو بہن کی صورت میں نکاح کیا گیا ہو تو اس کے بعد اس کے لئے بعد ازاں
کو بہن ہی سمجھا جائے گی اس سے اس کے لئے عطا علی صاحبہ کو بہن قرار دیا اور فرمایا کہ اگر وہ
مقررہ پر نہیں آتی اور اس کے لئے پہلے نکاح کیا گیا ہو تو اس کے بعد اس کے لئے عطا علی صاحبہ کو بہن قرار دیا اور فرمایا کہ اگر وہ
تھا اور یہ کہ کو بہن اس کے لئے پہلے نکاح کیا گیا ہو تو اس کے بعد اس کے لئے عطا علی صاحبہ کو بہن قرار دیا اور فرمایا کہ اگر وہ
سے تو یہ عطا علی صاحبہ کو بہن قرار دیا اور فرمایا کہ اگر وہ

نور علی صاحبہ کو بہن قرار دیا اور فرمایا کہ اگر وہ

العجوب حاتمہ و مصطفیٰ

"بہن کی طرح" لفظ سے انکار کی نیت کی ہے تو نکاح ہو جائے گا اور طلاق کی نیت کی ہے تو طلاق
ہو جائے گی اس لئے کہ یہ لفظ انکار سے نہیں ہے بلکہ اس میں نیت کا قیام ہوتا ہے اور کو بہن کی نیت کی
تو یہ کام نہیں ہے البتہ اگر انکار سے طلاق کا نیت ہے تو طلاق ہو جائے گی اور اگر طلاق کا نیت نہیں ہے تو طلاق نہیں ہو جائے گی

= (۱) لفظ العجوب حاتمہ و مصطفیٰ، الفتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶، لفظ الاولیٰ فی الفتاویٰ

نور علی صاحبہ کو بہن قرار دیا اور فرمایا کہ اگر وہ

۱۱۔ (۱) لفظ العجوب حاتمہ و مصطفیٰ، الفتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶، لفظ الاولیٰ فی الفتاویٰ

۱۲۔ (۱) لفظ العجوب حاتمہ و مصطفیٰ، الفتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶، لفظ الاولیٰ فی الفتاویٰ

۱۳۔ (۱) لفظ العجوب حاتمہ و مصطفیٰ، الفتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶، لفظ الاولیٰ فی الفتاویٰ

۱۴۔ (۱) لفظ العجوب حاتمہ و مصطفیٰ، الفتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶، لفظ الاولیٰ فی الفتاویٰ

۱۵۔ (۱) لفظ العجوب حاتمہ و مصطفیٰ، الفتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶، لفظ الاولیٰ فی الفتاویٰ

۱۶۔ (۱) لفظ العجوب حاتمہ و مصطفیٰ، الفتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰۰، ص ۳۵۵، ۳۵۶، لفظ الاولیٰ فی الفتاویٰ

واقع ہوئی (۱)، لیکن اگر پہلے خط "سین کی طرح" سے کوئی نیت نہیں کی تھی تو اب مدت خم (پچیس برس) سے اب مدت حق باقی نہیں رہا، طریقین کی رائے مندی سے دوبارہ نکاح کی اجازت ہے (۲)۔

اگر "سین کی طرح" کہنے سے مذاق کی نیت کی تھی تو اس سے خلاقی یا کوئی شئی، اس صورت میں بھی اب دوبارہ نکاح درست ہے۔ اگر طہر کی نیت کی تھی تو اب دوبارہ نکاح کے بعد بھی نہ رخصت نہیں ہوگا، اس کا انکار اور انکار نہ ہونی ہوگا۔ کفار یہ ہے کہ وہ مبینہ مسلسل روزے رکھے اس کے بعد اس سے صہب وغیرہ کرے اس سے پہلے، مدت نہیں (۳)۔ فقہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

۳۔ رد المحتار، غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۵۵ھ، ۱۷۸۔

الجواب صحیح، رد المحتار، غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۵۵ھ، ۱۷۸۔

الجواب صحیح، سیرامی، (عید)، باب منی دارالعلوم دیوبند، ۱۳۵۵ھ۔

۱۔ "وإذا أصحبه بنى نسره"۔ وقع غيب الشرط نظراً لـ "أن يقول لأمراته"۔ من حيث التوافق حالاً۔ المناوی العاتکہ، ۱۳۵۵ھ، الفصل الثالث فی النبی، رشیدیہ۔
وگذا فی اعدایہ: ۳۸۵، باب لا یمن فی الطلاق، شرکۃ علیہ ملتان،
وگذا فی البحر الرائق: ۵۱۰، باب التعلیق، رشیدیہ۔

۲۔ "وینکح منته ما دون الثلاث فی العدة وبعد ما لا یخرج"۔ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الترجیع، ۲۰۵، ۳۔
او کہ فی المفتوی العاتکہ، کتاب الطلاق، باب المرجعہ، فصل فیما یحل منہ بعد العدة: ۱۳۵، ۳۔
رشیدیہ۔

۳۔ "قل اللہ تعالیٰ یا وائس بظہور حکم من یستلزم، نہ معذور اب فقرا، منحرر رہے من قبل کی بنیاداً۔ پس کہ مجد نسب و شہرین چند میں من قبل کی بنیاداً، جس سے یمنع و منع میں مسکباً، (سورۃ المائدہ: ۲۰)۔

۴۔ "فی ای الکتاب فی تحریر رفد، فی لہ یجد ما حی شام شہر من مدین من قبل التعلیق، فان شرع عن الامور، اعلم من مسکباً"۔ الرد المحتار، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، باب التکرار، رشیدیہ۔
(و کہ فی الفتویٰ المنار، ج ۱، ۹۰، مسائل الفہرست و کتابہ، از ارکان کراچی،
(و کہ فی نفس الحقائق، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، باب التکرار، دارالکتب العلمیہ بیروت،

زیوی کو بہن وغیرہ کہنا

مسو[۱۳۸۵]: ایک شخص نے چاک اپنی عورت کو تو (بو بو) بولا، مجبوراً اور بدقت کلمہ بلا قصد و نیت ظہر کے کہا تھا اور قلعہ العوام کی طرف زہن سے نکل گیا تھا، اس کے بعد پھر کسی اور موقع پر پھر دوسری دفعہ اپنی بانی کو گود میں لئے بیٹھا تھا کہ اس کی بیوی نے کسی چیز کو خانہ سے مانگا یا بچہ اس کی بیوی نے خاندان سے محابہ بر کر کوئی بات کہی جس کے جواب میں بلا قصد و نیت کسی قسم کے "ہاں چڑا" نکل گیا جس کے معنی ہیں بیٹا کے ہیں۔ اب خاندان کی میں نزاع شروع ہو کہ تم نے یہ لفظ کیا دایا بات کہ خاندان کے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو جواب دیا تھا، مرد و تہارے لفظ کے بعد نکلا ہے، تمہیں شبہ ہو گیا کہ میں نے تمہیں کہہ دیا ہے، مٹاؤ گا میں نے تمہیں نہیں کہا، بلکہ اپنی بیوی کے لفظ کے جواب کے معاملہ میں نکل گیا، میں نے تمہیں کہنے کا قصد بالکل نہیں کیا تھا، مگر بالشر و تمہارے الفاظ کے کلمہ کے بعد "ہاں بیٹا" نکل گیا، ہے جس میں اخلاق کے طریق پر یہ بات سرزد ہو گئی۔

اب سوال ہے کہ کیا بلا قصد ظہر پڑی، پتی بیوی کے حق میں مار دانی، یا اپنی یا بچی کے الفاظ نکل جانے سے یا اس کی کئی بات کے موقع پر پانچہ کسی بچے کے معاملہ میں ایسے الفاظ نکل جانے سے ظہار واقع ہوتا ہے یا نہیں، اگر ہے تو کس طرح؟ کوالہ کتب و لا علی شرعہ تحریر فرما کر ممنون فرمادیں۔

الاجواب حامداً ومصلیاً:

صورت مسئلہ میں ظہر نہیں ہوا، بلکہ یہ خطاب غریب ہے، بلا قصد یا خطاب کر کے مکروہ ہے:

"وَمَكْرُوهٌ قَوْلُهُ: اَنْتَ اُمِّي، وَهِيَ اُمِّي، وَالْاَخْنُ وَالْحَوَّاءُ اَهٌ". فَرِ مَخْتَارٌ " (روعیہ: مکروہ، نفع جزم بالکراهۃ بعداً بحروہ لشہر۔ والذی فی الفصح: وہی "انت امی" لا یکن منہم اریحی اُن یکنون مکروہاً، فقد صرحوا بان قیوۃ لروجنہ "بالاسیۃ" مکروہ۔ وہی حدیث روہ ابو داؤد "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلاً یقول "امرأۃ" یا أخت، فکثر دفعاً، وینہر حہ" ومعنی اللہ فریۃ التنبیہ، ولولا هذا لاحتل لایکر ان یشاء ہو طہار: ان التنبیہ فی "اھ"۔ انس "انہی قد مع ذکر الاداء۔ ولاحظ: "بالاسیۃ" استعارۃ لایلتک، وہی صبیحۃ علی التنبیہ، لکن الحدیث انما لکیمہ فیس ظہاراً، حیث لم یبین وہ حکماً سوی المکرأۃ والنہی، فقدم انہ لا یعبر

معبودت میں مرد و عورت کی رشتہ اندہی سے دو بہرہ و نگاہ درست جوتا ہے (۱) انجیر ٹکڑے کے بکٹنا خیر نہیں۔

”تم تم کو طلاق دینے کے لئے اس فقہ سے کہیں طلاق نہیں دینی (۳) ایک حلاق یوطلاق“ کہ خطاب اگر بیوی کو کہے تو اس سے طلاق واقع ہوگی اور لفظ ”دو طلاق“ سے اگر یہ نیت ہو کہ ایک طلاق کے علاوہ ایک طلاق میں تو حین واقع ہوگی اور اگر یہ نیت نہیں کہی تو پھر دو طلاق ہوگی۔ اور طلاق کی صورت میں سب صحیح ہوں گی جب سے عدت کے اندر رجعت جائز ہے (۴) اور بعد عدت نکاح درست ہے (۵) اور تمین طلاق کی صورت میں بغیر علانہ کے نکاح درست ہے نہیں (۶) نیز والدین سے تعالیٰ اعلم۔

تردد العبد المذنب وسوءه في عاقبته عليه، معصية منتهية به ربه، فطائر علوم بهار نوبر۔

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله
 وبعد، فقد تم بحمد الله تعالى، طبع هذا الكتاب في شهر ربيع الأول سنة ١٤٢٥ هـ.

- ربي الطيب - مهدي

وركنه في البحر المرق: ١٤٢٠. باب الطهارة (طهية)

(ر. كذا في فتح القدیر: ۴۵۳، ۴۵۴، باب الفقہ، مصنف: لایب العلی، مھر)

عندئذ كان الطلاق سائداً دون الثلاث، فنهى عن شرهما في النكحة وبعد انقضائها، لا اعتبار
 بالعالمكية، كتب الطلاق باب أربعة، فصارت له المطلقة ٢٠١، ٢٠٢، ٢٠٣، وشهيد

او کذا فی رد المحتار: کذب الظالم، باب الوصية ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳

(٢٤) - فقال الزوج: «ألا تتركتم هذا من الختم» وكرهوا ذلك، فطلعت ليلتها، بملابس فخرها، «تختم»^١، لأنه استقبال العلم يمكن تحفيظاً بالمشي كـ: «والغوازي اعلمكم بركة: ٣٨٠»^٢ انقص السبع في الطلاق بالأعداء (العالم، ١٠٠٠، ر. ١٠٠٠)

دار كنه في الدر المنثور مع رد المحتار: ٣/ ١٩٠، باب تعويض الظلاني، معيد:

(٣) وإذا أطلق المرحل، فإنه نظيفة رجبية أو رحيبية، لأنه إن برأها في حديثها، وضعت بذلك أوله
بمرسوم ١٢٠٤ الذي أعلنه الحكومة. ١٩٤١. فصل في الرجعة، وشبهه

در کتابهای الهیادیه ۱: ۱۰۶، باب ۱۰، جزء ۱، و کتابهای عمیده علان (

وكانه في نيبس الحظي ١٢١٣، باب الحجة، دار الكتب العلمية، بيروت،

٥٠: راجع في الخاتمة: ١٤

ثم: «وإن كان الخلاف فإلزاماً في الجملة» فثبت على الإمامة، ثم يحال له حتى يفتك: «أجابه: إنهما وجهان صحيحان -

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس مسئلہ کوئی نزاع واقع نہ ہوگی، دونوں پر دستور میں بیوی میں گئے واجباً ایسے الفاظ کہنا منع اور مکروہ ہے اس سے پرہیز اور توبہ الٰہی چاہیے (۱)۔ فقہاء اللہ سبحانہ تعالیٰ اہم حرر: العبد المذنب، فقیر: دہرا علیہ السلام۔

بیوی کو دادی مان کہنا

سوال [۱۰۹۴]: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے مذاق میں کہہ دیا کہ "تو تو چوری دادی مان ہو رہی ہے" اور نے عورت کو کسی سبب خیرات پر تہذیب کیا، حاکم مذکورہ شہر کو بھیجے، کہنے کی عادت بھی نہیں۔ اب کیا کفار و ازارم؟ وک؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اس صورت میں کوئی کفر و ازارم نہیں، لیکن بدستور قائم ہے (۲)۔ فقہاء اللہ تعالیٰ اعظم۔ حرر: العبد المذنب، فقیر: دہرا علیہ السلام۔

"میری ماں ہے" اور میں تیری اماناد ہوں، کہنے کا حکم

سوال [۱۰۹۳]: "ماں" تیری مگر تیرا سر مل لیا، لہذا اس کی حالت میں نکاح و رخصت بیوی، کھانا

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿لَا تَجْعَلُوا قَوْلَ الْوَرُثَةِ (سورة الحج: ۳۰)

"وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ نِكَاحًا حَتَّى يُؤْخَذَ لَهُمْ بِالْحَکْمِ" (نور المختار: ۶۷۷، باب الطہار، سعید)

و: کذا فی ایضاً، الزمان: ۱۵۹/۲، باب الطہار، رشیدیہ

و: کذا فی فتاویٰ قاضی حای علی حامش فتاویٰ العالیہ، ۱: ۵۳۳، باب الطہار، رشیدیہ

(۲) "وَلَا تَجْعَلُوا قَوْلَ الْوَرُثَةِ (سورة الحج: ۳۰) حَتَّى يُؤْخَذَ لَهُمْ بِالْحَکْمِ" (نور المختار: ۶۷۷، باب الطہار، رشیدیہ)

الحمد للہ - ۲۰۲۳، کتاب الطہار، باب الطہار، دار مکتبہ العلمیہ بیروت

(و: کذا فی فتاویٰ العالیہ، ۱: ۵۳۳، باب الطہار، رشیدیہ)

و: کذا فی رد المحتار: ۶۷۷، باب الطہار، سعید

سماؤ ذرورہ کا اچھا گندارا کچھ عرصہ کے بعد اس کے شہر مکی شہر مدین نے بھائیہ سہارا ہاتھ دنا تو اس
 بھائیہ تھی۔ جس کی خوشنودی میں ہی برابر مصر، ہمدان سے مغرب و مغرب رہی جس کی وجہ سے اس کا تخت
 زار کوکب نے دست برداشت کرتی پڑی اور کچھ کئی نہ کرنے یہ دت لپٹی کی کہ اس میں فاسیابی مشکل ہے تو اس
 سے دیر کی جب تب بلبر فضل نوید ہمنوع کو اپنی عورت سے کرنا شروع کیا۔ سب سابق زونٹن شہر اس پر بگاڑ
 ہو گیا۔ غرضیکہ جب لڑائی میں اس کے خوشنودی تو دور بزرگ کوکب سے پیش آتا رہا۔

جب لڑائی اس سے مجبور ہوئی تو اتفاق طور سے یہ کچھ ایسا حال ہو تو اس کی مادت برقی ہے تو اس سے
 بھر تھکے پر انفاق شہر سے ہو جاتا تو وہ مجھ کو آرام سے رہتے، انکرت اس کے شہر کو بڑھائی ہے۔ اس
 پر شہر نے یہ اندھ کئے کہ میں تھو کو کھاتی اور اس کا وہ شہرکات سے نکات کر لینا اور پھر اپنے فسر کے پاس
 کیا کہ چلو سہلے کی کہ میں اس پر خلافت نہ منجھد ان۔ والدین چننے نہ مل تیں، وہ لڑکی کو ہاں سے نے
 آئے بعد وہاں کے چند اقرباء نے پاسد کو بگڑ کر کے لڑکی کو شہر کے مکان پر واپس کر دیا۔ غرضیکہ پھر وہی
 حالت سادہ سے نکلیں کر رہا، یہیں تک کہ ایک مڑوں کو قہر سے ہزار ایک اور کامل کو مجھے میں بند کر کے۔ یہ
 حالت دیکھ کر والدین اس کو چنہ پر نہ لے سہنے گھر لے گئے۔

اس زمانہ قیام میں وہ حضرات یہ عمر عمر میں اور کو کھاتی کے والدین کے مکان میں بھی پر دو کر کے
 داخل ہو گئے اور سہارا ذرورہ کو ہاتھ میں سے کرنا ہوا کہ میں نے کئے اور وہ چھانے والے اٹھائے اس
 وہ لوگ تھے جازنی کے نام کر رہے، پھر اس وقت کے بعد سہارا ذرورہ والدین کے یہاں پہلی آئی۔ اس واقعہ کا اثر یہ
 مسئلہ نکلیں جو کسی کی میں واقع تھی جیسا کہ انکھن کر یہ فیصلہ کیا کہ لڑکی کو اور واپس و زونٹن کی عکارت نہ
 زونٹن کی شہر کے یہاں واپس کر دئی جائے۔ پہنچے سب فیصلہ انکھن کی شہر سے یہاں پہلی آئی اور یہی۔
 گھروں میں رہی جیسے کہ اس سے پہلے تھی۔ ناکافی امور کی بنا پر زمین میں ایک۔ مرنشہ کوئی تو ابوا بیہ عورتوں
 کے رو بہ رو ہونے سے یہ الفاظ کئے کہ "موتوش" وہ اس کو میری مل ہے اور میں تیری اولاد ہوں سب کو علم
 خدا تو ہے اس میں پاس کے ہر اور نے اس پر کھنڈہ نہ کر دیا کہ یہاں ہے۔ اب جب سے لڑائی والدین سے
 یہاں آئی ہے۔ سہارا کے لوگوں میں سے کسی نے کوئی جھنجھکی نہ

الجواب حامداً ومصلیاً:

مسماة کا نکاح ان کے باپ نے کیا ہے لہذا خیر بنو غ ماحصل نہیں (۱)۔ شوہر نے صاف فطوں میں طلاق نہیں دی، صرف ایک لفظ کہا ہے کہ "شوہری میں ہے اور میں تیری اولاد ہوں" اس لفظ سے نہ طلاق ہوئی ہے نہ زہر حرام ہوئی اگرچہ اس لفظ کا کبڑہ مکرود ہے (۲)۔ لہذا مسماة کو چاہئے کہ اپنی شکایت حاکم مسلم بالاختیار کی عدالت میں پیش کرے، اس پر حاکم شوہر کو بلا کر کہے کہ تم اپنی زوجہ کے حقوق موافق شرع ادا کرو یا طلاق دیدو ورنہ ہم تفریق کر دیں گے، اگر شوہر اسے حقوق پڑا، دودھو جائے یا طلاق دیدے تب تو خیر، ورنہ حاکم تفریق کر دے (۳)، پھر بعد عدت دوسری جگہ نکاح جائز ہوگا۔ شوہر کے یہاں جانے کی صورت میں معصیت پر قابو دینے کی اجازت نہیں (۴)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

زررہ العبد محمد موسیٰ علیہ السلام و معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور، کیمبرجی لاہور، ۶/۱۰/۱۴۰۶ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مظاہر علوم۔

صحیح: عبدالحق الطیف، درمہ مظاہر علوم، ۱۴/ربیع الاول، ۱۴۰۶ھ۔

(۱) "وَلَوْ لَمْ يَنْكَحِ الْوَلَدُ بَعْضُ فَاسْتُرَ أَوْ بَعْضُ كَفَّ" دین کائن الولی فاباً و وحداً، "القدر المختار: ۶۶/۳۔ کتاب النکاح، باب الولی، سعید۔

و کذا فی تبیین الحقائق: ۵۰۵/۳۔ باب الأول، والا نکاح، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

و کذا فی الفوائد العالمگیریہ: ۳۸۵/۱، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الأولیاء، رشیدیہ،

(۲) "وَلَوْ لَمْ يَنْكَحِ الْوَلَدُ: أَنْتَ نَفْسِي، وَبِأَسْنَى وَبِأَعْنَى وَنَحْوَهُ" "القدر المختار: ۳۸۵/۳۔ باب الظہار، مطلب لإعلامات محمد رحمہ اللہ تعالیٰ مستندہ، سعید۔

(و کذا فی البحر الرائق: ۱۲۶، ۱۲۵/۳۔ باب الظہار، رشیدیہ،

و کذا فی فتح القدیر: ۴۵۲/۲، ۴۵۳۔ باب الظہار، مصطفى البانی التحلیص مصر۔

(۳) و کذا فی النہجۃ المسترشدۃ للحدیث العجزۃ، ص: ۱۰۰، حکم زوجہ صحت فی شکک، دار الإیضات کراچی،

(۴) "أَمْرًا كَالْفَضْلِ لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَمُتْهُ إِذَا سَمِعَتْ مِنْ ذَنْبِكَ، أَوْ شَهِدَتْ شَاهِدًا عَلَى عَهْدِهَا"

(الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۵۳/۱، الفصل الأول فی الطلاق، النصیرج، رشیدیہ،

و کذا فی رد المحتار: ۵۰۴۔ باب النصیرج، مطلب "نصیرج نونان" و جمعی لہائیں، سعید،

و کذا فی تبیین الحقائق: ۳۰۱۔ باب الطلاق، دار الکتب العلمیہ بیروت۔

”اگر میں فحشاں کام کروں تو اپنی بیوی کو ماں بنالوں“ کہنے کا حکم

مسوال (۶۰۶): زید عمر بڑوں ہم نطف ہیں، دونوں میں کسی بات پر کشیدگی ہوئی تھی، ایک روز زید نے بہانت غصہ کہا کہ ”اگر عمر کی لڑکی کثیر دے اپنے شے کبر کا نکاح کروں گا تو تو بیاباں پڑی بیوی کو ماں بنالوں گا“۔ یہ بات متعدد مرتبہ کہی، بعد میں جب زید اور عمر میں کشیدگی ختم ہوئی تو زید کے لڑکے اور عمر کی لڑکی کا بچہ اس نکاح بھی ہو گیا۔ ایسی صورت میں زید کی شکوہ بیوی زید کے عقد میں رہی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

زید کا یہ بعد نہایت بے مورد اور حماقت کا جملہ ہے، اس پر زید کو نہ است لازم ہے، متعدد مرتبہ ایسا نہ کہے مگر اس سے نکاح قائم نہیں ہوا، وہ بے سند قائم ہے (۱)۔ لکن دائد بجا نہ تو علی الصبر۔

حررہ عبد محمد غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۰/۱۱/۱۳۸۸ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نیک الدین غنی عہد، دارالعلوم دیوبند، ۳۰/۱۱/۱۳۸۸ھ۔

زید اے

مسال (۱۶۰۵): زید کی دو بیاباں ہیں، ایک روز عمر میں بھڑا مجور باقرا کر زید نے کہا کہ ”زید اولیٰ صرف چار، تو تک اس گھر میں رہ سکتی ہے، اس کے بعد اس کا بعد سے یہ دو ہو جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ اس پر ایلاہ فاطمہ بیوی ہو گیا نہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ پنے الدین کے گھر بھی جا اور کسی سے نکاح ثانی کرے، ان الفاظ کے لئے کیا حکم ہے؟ زید کی والدہ زوجہ اولیٰ کو رکھنے کے لئے گھر میں تیار نہیں، اس لئے یہ بھڑا اٹھل رہا ہے۔ زید والدہ پر بھی مقام لازم رہا ہے۔ کیا زید والدہ کے کہنے سے زید اولیٰ و فاطمہ کے لئے سے شرعی یا حکم ہے؟ نکلا۔

(۱) لسان رحمة الله: وابن مولى بنات على مثل امي مؤاؤظها، أو طلاقاً، فكلما نوى، وإلا لها أمي ونوى سفره لا امرأته، أنت عني مثل امي أحد هذه الأشياء التي ذكرها، فهو كمن نوى، وإن لم يكن له فية فليس بشيء“۔ (نيل الحفائل: ۳/ ۲-۲، كتاب الطلاق، باب الطہار، دار الكتب العلمية بيروت)

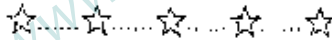
دو کتاب فی اغتیار، الدائمہ، ۱۴۰۵ھ۔ کتاب التمتع فی الطہار، رشیدیہ

دو کتاب فی رد المحتار، ۱۴۰۳ھ، باب الطہار، معید

الجواب حامداً ومعيناً:

زید کے اٹھانے کے لئے وہ اپنی صرف چادر نکال کر نہیں رہ سکتی ہے، اس کے بعد اس کا صحن سے پرہیز ہو جائے گا، ایسا۔ کے مخالفین ہیں، اس سے قبل نہیں ہوا۔ ایسا میں بھی کو چادر، اس کے لئے حرام قرار دیا ہوا ہے (۱)، یہاں چادر دیکھنے کے لئے چادر کو ہٹا دینا ہیہ کی ضد ہے، البتہ ان لفظ میں خلاق ہوتا ہے، مگر روایت پر توقف ہے۔ اسی فرق یہ ہے کہ اپنے والدین کے گھر چلی جائے کسی سے نکاح نہ کرے۔ کتاب طلاق میں ہے، اگر طلاق کی نیت کی ہے تو صواب یہ ہے کہ نکاح نہ کرے گا ورنہ نہیں (۲)۔

زید اگر دونوں چیزوں کے حقوق ادا نہیں کر سکتا، صرف ایک کے ادا کر سکتا ہے تو دوسری کو طلاق دینا اس کے ذمہ لازم ہے۔ کیا زید اتنا سعادت مند ہے کہ والدہ کے کہنے سے زہر کا تہ کو طلاق دے گا جبکہ وہ والدہ اور زہر دونوں پر مکتل ہے، اسے والدین کو سزا دے رہا ہے؟ لفظ اللہ تعالیٰ غفر۔ حرر و اجیر محمد عثمانی، دارالعلوم، پونہ، ۱۳۸۵ھ، ۱۹۶۵ء۔



(۱) "فتاویٰ اسلامیہ" مجلس علمی نیرنگ قریب الرواجہ، کتبہ اشیر فصاحت، مانہ او تعلیق مایہ سلفہ

علی القریب: فتح القدیر، ۱۹۹۳ء، باب الإیمان، مصطفیٰ البابی العلوی مصر،

دو کد فی الفکر، مختار، ۱۳۸۳ء، ۲۲۳، باب الإیمان، سعید

(دو کد فی تبیین الخلافات: ۱۶:۲۳، باب الإیمان، دار الکتب العلمیہ بیروت،

(۲) "قولہ لسانہ لسانہ" المجلس الشرعی، مجمع و احادیث اہل حق، عین سوری الشیخ، مجمع الشیخ، الفتاویٰ

العالمیہ، ۱-۲، لفتیہ الحامی فی لکھنؤ، (شعبہ)

(دو کد فی رد المحتار، ۳۱۵، باب الکفارت، فیہ تفویض الخلاف، سعید)

(دو کد فی تبیین الخلافات، ۷۹۴، باب الکفارت، دار الکتب العلمیہ، بیروت،

یہی میں لکھ رہا ہوں، اما الاذن فی العداۃ، وھو عدم اقامۃ البینۃ علی حذوقہ، واما النافی عما کان ذہاباً ووجوداً
لنواب سبب الاعتیاب عند، واما الثالث فالزوحۃ والحربۃ واللعنۃ والاسلام والنبوۃ والخلق و...
الحسد فی ذنب، فاللعان فی ذنب، لیسک حۃ خاصۃ ولا یلغظ المسلمان ولو واحد، بخلاف عدوی
المسلمینہ وجعاً۔ (اما لفظ لعن فی ذنب الاسلام، لحن" حجر، ص: ۱۶۲)۔

مہارت مذکورہ سے لعلان کی شرکاً معلوم ہو گئیں۔ ایک شرط دہرا اسلام ہونا بھی ہے، اور الحرب میں
لعان نہیں۔ نیز نفس لعان سے تفریق نہیں ہوتی، نہ یہ شخص کو لعان کا اختیار حاصل نہیں۔ بلکہ جس کا نفس شرعی کے
سامنے حلال ہو اس کی تفریق سے تفریق ہوگی۔ "قلیبتہ" سے بتفریق الحکم لعلی وقع اللعان
عندہ۔" (میرزا، ص: ۲۱)۔ "ابو نعیم" لا ینفع العرفۃ حتی یخزی الحاکم بینہما"۔ (ہدایہ: ۱/۳۹۸)۔

شریعت کے موافق لعان ہونے کے بعد اگر شوہر یا بیوی میں لعان کی اہلیت باقی نہ رہی ہو اسی طرح کہ
شوہر نے کہا کہ میں نے عورت پر جہت لگائی تھی اور حیوت والا تھا اور دقت اس نے زمانہ میں کیا، یا عورت نے
کہا کہ شوہر نے سچ کہا تھا، میں نے زمانہ تھا، یا کسی اور پر جہت لگائی کہ جس کی جہت سے شرعاً مرد یا عورت پر جہ
لازم ہوتی ہو تو پھر یہ دونوں آپس میں اگر کان کرنا چاہیں تو درست ہے اور جب تک کان کی اہلیت باقی رہے
گی تفریق حاکم کے بعد ان کا نکاح نہیں درست ہوگا۔

مثلاً ان کی دو قسمیں ہیں: ایک حقیقی، دوسرے حکمی۔ (یعنی متاعن کا اطلاق تو اس وقت ہوتا ہے جب
کہ وہ لعان کر رہا ہو یعنی قسمیں کھا رہا ہو، اور حکماً متاعن کا اطلاق اس وقت بھی صحیح ہوگا جب کہ اس میں لعان کی

(۱) البحر الرائق: ۱/۹۰۳۔ باب اللعان، رشیدیہ

(۲) الدر المختار: ۳/۵۹۸۔ کتاب الطلاق، باب اللعان، سعیدی

(۳) الہدایہ: ۱/۵۰۴۔ باب اللعان، مکتبہ شرکتہ علمبہ دہلوان

(۴) کذا فی سنن الحفانی: ۳/۴۳۰۔ باب اللعان۔ دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) کذا فی البحر الرائق: ۱/۹۰۳۔ باب اللعان، رشیدیہ

(۶) کذا فی إعلال المس: ۱/۲۳۰۔ باب الایہد، فی اللعان بالزوج وأن لا ینفع العرفۃ عس اللعان عل
لا ینفع تعریف القاضی، إدارة القرآن والعلوم والإسلامہ گروہی

محملہ کے نام خرم مردوں سے شوہر سے منع کرنے پر بھی لہجہ ہو کر پردہ نہ کرنے پر مسماۃ بندہ کی نسبت شہرہ زنا کاری کی طرف ہو جاتی، اس نسبت سے مسماۃ بندہ شوہر خود سے ناخوش ہو کر لعان چاہتی ہے۔ یہی وہی صورت میں لعان واجب ہو گا یا نہیں؟

۳۔ کیا باارادہ شوہر اہلیہ سے طلاق بائن کا حکم صادر کر سکتے ہیں جب کہ مسماۃ بندہ کی مابینہ زنا کاری کا متعلق صاحب کو مہم نہ ہو؟

۴۔ لائمی شوہر میں مسماۃ بندہ طلاق بائن کا فتویٰ حاصل کر لے اور کسی دوسرے شخص سے عقد نکاح کر لے تو یہ نکاح جائز ہو گا یا نہیں؟ فریقین مسلمان ہیں اور نہ وہب خفی کے پیرو ہیں، مغلض فتویٰ مرحمت فرما یا جاوے۔ نقطہ والسلام۔

ضیاء احمد عثمانی دیوبند، دار مقام سہ ماہیہ، محلہ کمباران، بازار، ۱۴/ شعبان۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ ... لعان کے لئے دارالاسلام شرط ہے، لہذا ہندوستان میں لعان واجب نہیں، اور بشرط ایضاً

کون الفداف حدیج، مؤلفہ، وکونہ فی دارالاسلام، رد المحتار، ۲/ ۱۹۰۵ (۱)۔

۲۔ لعان واجب نہ ہو گا، لیکن بلا ثبوت شرعی زنا کی نسبت لگان بھی حرام ہے (۲) اور عورت کو غیر

غروہ سے پردہ نہ کرنا اور یہ تعلق رکھنا کہ جس سے زنا کی جہلمائی اور نسبت کا کوہوں کا موقع ملے، یہ بھی حرام ہے، و نسبت کی جگہ سے نہ پہنچا، ام ہے (۳)۔

(۱) رد المحتار، ۳/ ۳۸۳، باب اللعان، معیاد

ووکدالی البعر الرائق، ۲/ ۱۹۰۴، باب اللعان، وشیلہ

(۲) "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "حُبْرُ السَّعِ المَوْتِ"

فَالْوَلَاءُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ وَمَا هُنَّ" قال: "الشُّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسَّحَرُ، وَفُلُ الْفَسْرِ" ولقد اف المحصنات

المحصنات الخافلات" صحيح البخاری، ۳/ ۸۸۶، کتاب الوصایا، رب قول الله: "الَّذِينَ يَأْكُلُونَ

أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا" قدیمی

(۳) "اتَّقُوا مِرَاضَ الْجِيمِ الْمَكْرُوهِ الْإِحْبَاءِ، وَقَالِ الْغَرَفِ فِي تَحْرِيجِ أَحَادِيثِهِ: بِمِ أَجْدَلِهِ أَصْلًا، لَكِنَّهُ

مَعْنَى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ: "أَنَّ مِلْكَ مَسَالِكِ الْفُتَى أَهْمٌ"، وَرَوَاهُ الْخَوَاطِ فِي مَكَارِمِ

ورنہ ایسا کہنے سے نہ تو اسے امر یہی کہی گئی نہ سختی کا انتظام ہوگا۔ فقہ وائمہ کا یہ قول علیٰ علم۔

حررہ و امیرہ کو، حسن مطلق سے، دارالعلوم، ایضاً۔

ایضاً اب صحیح، بندہ محمد ظہیر الدین مطلق، دارالعلوم، ایضاً، ۱۹۔ ۷۔ ۸۔

ایضاً اب صحیح، سید احمد علی، عبدالباقی مطلق، دارالعلوم، ایضاً، ۲۳۔ ۷۔ ۸۔

ضلع کی تشریح

سوال ۱۰۹۹۔ ا۔ ضلع شری طریقت پر پابند ہے تاویہ کرنا کوئی کے لئے افضل طریقہ تحریر فرمادیں۔

الحواب حامداً ومصلیاً:

ا۔ اگر کتب عثمانیہ کسی اور جگہ سے نہ ملتی ہوں تو جس جگہ وہ شریعتی علاقہ، چنانچہ آدھ نہ، اور شریعت سے اس قدر بھی اجازت ہے کہ کثرت اور بدخلق کر میں یعنی فقہ "خلع" یا اس کے ہم معنی کسی نقطہ سے نہ جتنی حقارت و جہنم کو ساتھ کر دیں، مثلاً زوجہ بدھم ساتھ کر دے اور ذوق اپنی ملکیت نکال کر اسے یہ عزت کچھ دل دے اور ذوق اپنی ملکیت نکال کر اسے یہ عزت۔

یہ ضلع شریعتی علاقہ یا کسی کے حکم میں رہتا ہے اور اس سے میر اور لایہ و فقہ و عجم و سب برقعہ ہو جاتا ہے۔ اہل فقہ نہایت حدت و اسلام عدت کا سنی، انکی نہیں ہوتا، اس امر اس کی تشریح کر دیں گے، یا فقہ امر، تشریح کر دے کہ تو یہ فقہ بھی ذات ہو جائے کہ اسکی پھر بھی رائل نہ ہوگا، اگر نہ دیتی ہو تو قریب مرد کی طرف سے ہو تو اس کو عزت سے کچھ دل پر ضلع کے عوض کر دے، یعنی ہے، اگر عزت کی طرف سے زیادتی ہو تو مرد و ماں پر درست ہے۔

۱۔ جمع صورتوں کے ساتھ اسکا کتب المتوفیہ علیہ فرجہ بلفظ الجمع، اوما فی معاد۔

۲۔ لا سامر۔ ۳۔ لا سامر۔ ۴۔ لا سامر۔ ۵۔ لا سامر۔ ۶۔ لا سامر۔ ۷۔ لا سامر۔ ۸۔ لا سامر۔ ۹۔ لا سامر۔ ۱۰۔ لا سامر۔

۱۱۔ لا سامر۔ ۱۲۔ لا سامر۔ ۱۳۔ لا سامر۔ ۱۴۔ لا سامر۔ ۱۵۔ لا سامر۔ ۱۶۔ لا سامر۔ ۱۷۔ لا سامر۔ ۱۸۔ لا سامر۔ ۱۹۔ لا سامر۔ ۲۰۔ لا سامر۔

۲۱۔ لا سامر۔ ۲۲۔ لا سامر۔ ۲۳۔ لا سامر۔ ۲۴۔ لا سامر۔ ۲۵۔ لا سامر۔ ۲۶۔ لا سامر۔ ۲۷۔ لا سامر۔ ۲۸۔ لا سامر۔ ۲۹۔ لا سامر۔ ۳۰۔ لا سامر۔

تو تین طلاق بڑھ چلا۔

اور اس تحریر کے ہمراہ ایک خط لکھا جو کسی زید نے اپنے چچا کے نام لکھا تھا جس کا مضمون یہ ہے:

”بخدمت جناب پچا صاحب مولوی فضل الرحمن دامہجدہ“

اقبال احوال یہ ہے کہ (دس کے بعد اپنا کچھ حال لکھا۔ یعنی اپنی خیر خیریت لکھی بعد میں مندرجہ بالا فرقہ کا خط میں ذکر کیا جس کا مضمون یہ ہے) کہ دوسری عرض یہ ہے کہ ناراضی تو خوب ہوئی مگر شاید کہ نہ بھی ہوں (یعنی سسرال والے) میں نے اس کی لڑائی (یعنی اپنی منکوحہ کو) طلاق تین شرط پر دی ہے یعنی میرے پر تین شرط سے حرام ہے (یعنی تین طلاق، تین شرط ہمارے ملک میں مجاور دین طلاق کو کہتے ہیں اور یہی زید کا اقرار ہے شرط خلع ہے) اس لئے چند حرف لکھ کر دینے لڑے ہوئے تاکہ سندر ہے، دوسرا جو کاغذ طلاق کا میں نے بھیجا ہے یہ سب کو دکھانا، جب تک کہ خلع ادا نہ کریں نہ دینا (یعنی جب تک کہ یہ تحریر نہ دینا جب تک کہ خلع ادا نہ کریں، صرف ان کو یعنی سسرال والوں کو دکھانا کر اطلاع کریں۔“

یہ سب الفاظ ہمیں زید کے ہیں اور مندرجہ بالا تحریر کے گواہ یہ ہیں: محمود خاں والد حمید اللہ خاں، دوسرا گواہ

حضرت شاہ۔

یہ خط مع تحریر کسی زید نے لکھ کر اپنے چچا کو روانہ کیا تھا اور لکھا تھا کہ یہ میرے سسرال والوں اور اہلیہ کو دکھانا، مگر یہ خط چچا کو نہیں ملا، بلکہ زید کی منکوحہ کے بڑے بھائی کو ملا جس کی شادی تھی اور اس نے نہ تو اپنے والدین کو مطلع کیا اور نہ اپنی بشیرہ کو مطلع کیا، خط لے کر ملک پنجاب میں اپنی ملازمت پر چلا آیا اور عرصہ تین چار ماہ کے بعد اس تحریر سے اپنے والدین وغیرہ کو مطلع کیا۔ فقہ۔

اب گندیش یہ ہے کہ سہ ماہہ زید پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اگر واقع ہوئی تو کونسی؟ رجلی، ہاشمی، یا مغلطہ؟ اور کیا سہ ماہہ زید پر خلع دینا لازم آتا ہے یا نہیں؟ اور کیا کسی زید خلع میں سے حق مہر دے سکتا ہے یا نہیں؟ میرانی فرما کر حوالہ جات کتب معتبرہ سے جواب باصواب سے منون فرمادیں۔ اور اگر عورت یا اس کے وارث خلع، منظور کریں تو پھر بھی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، جب کہ زید کا اقرار ہے کہ اگر خلع نہ ملے تو تین طلاق

نوابی صمد مرہو نچا ارشاد ہے ایک ماہ بعد میرا آپ کو دیکھنے کے دوسرے ہی روز صمد کی والدہ کا چاند
شمال ہو گیا۔ آپ کو بتی چاہتا تھا کہ وہ اپنے شوہر اور شہر کی بھوک کی بھانج کی والدہ ہے، ان کے ہمراہ
میت جس کی ایک رشتہ۔

ماس کے بعد دوسرے ہی روز سے گھر کے کاموں پر چلا گیا، انہوں نے کہا ان بچوں کی آمد آمد
اور یہ اور بچہ اس کام میں غریب جوتی اور کتہ چٹائی بھی مونے ملی اور اس کی تکلیف دہا، بھولے اند میں لڑکی
بیموں کا دستمال کرنے لگے، اس کو کہ صمد پر دقت کرتی رہی کہ مٹس ہے حالات سر نہ کار ہو جائیں، لیکن حالات
خیر رہے ہی ہوتے گئے۔ مہینہ میں ایک موقع اس کے بعد صمد اپنے شوہر کے گھر رہ گیا، یہ وہی گھر تھا، اس کی والدہ
کے بعد مالہ دہرہ اس کے شوہر سے صمد کی فریاد تھی، لیکن خود صمد کی جائیداد سے اس کی حقیقی
فریاد کا غلغلہ ہوا۔ اس کے بعد ایک عرصہ میں صمد نے نوئی کھ ملاوڑ کی دنیا کا جواب آیا۔

قریب میں دھماکا ہوا، صمد کے چچے اس کی افسوسناک حالت غصے میں پر صمد کے حقیقی
چچا نے اور گھٹا آپ کا ہوا، آپ کا ہوا دیا جو بالکل گھٹا گئے۔ صمد کی حالت بہت بھرتہ نہ تھی، حتیٰ کہ
اسے زبردستی کر کے اس کی اہل بیت پر ہاتھ لگے، خود زبردستی لہجے میں نکال آیا کہ وہ اس کے شہر
والدہ یعنی صمد کی ماس کے گھر یعنی کچھ تعمیرات نکالے پھرتا۔ یہ سب کچھ صرف شہر کی کے چاروں کے
عمر میں ہوا۔

ان حالات میں صمد کے چچا نے اس کو اپنے ساتھ لے جانے کی خواہش کی، یہ حال کسی طرح
صمد اپنے چچا کے گھر اصرار ہے اپنے گھر سے گھڑا، نوئی اس کا تمام اٹا ڈالا، کپڑے وغیرہ اس
دے گئے۔ خبر ہوئی والدہ اور شوہر اقرار بھی اس سے واقف ہیں، لیکن عذر کرتے ہیں کہ یہ ان کے گھر میں نہیں
اور اس سے ان کے تعلقات خوشگوار بھی نہیں ہیں، اس طرح وہ بھی صمد کو بھی ناگوار ہو رہا ہے۔ اسی
دش اور اس کے آہستہ صمد کے والد نے عدالتی چارہ جو عدالتی کا سہرا لیا، والدہ کی طرف سے عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر
جواب میں نہ لے سکے، عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر
کا تہہ کر دیا۔

عدالتی چارہ جو عدالتی کے ایک عرصہ میں عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر عدالتی چارہ لے کر

رہتا ہے، کہ مذاق - ہندیہ: ۱/۱۶۳-۱۶۴۔ لفظ زید کا توں ٹوہ ہے۔ قطع سے طاق بائن واقع ہوئی در بندہ کا کر سے لگان صحیح ہے (۲)۔ نقطہ واقعہ نہ تاتولی اتم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

قبولِ خلع سب تک ہے؟

سوال (۱۵۰۳): ایجاباً تحریر خلع بیوی کی طرف سے آئی، شوہر کو یہ یا نہیں کہ مجلسِ علم میں اس نے اس کو قبول کیا یا نہیں۔ زیادہ عرصہ گزرنے کی وجہ سے؟ البتہ اتنا ہو کہ اس تحریرِ خلع کا جواب شوہر نے ایک ماہ کے بعد اس امید پر کہ شاید بیوی کا خیال بدل جائے اور دوجو کر لے یا پھر بیوی نے چندہ دن کے بعد شوہر کی اس تحریر کا جواب کہ مجھے قطع منظور نہیں ہے کر لے جاؤ تو اس کے جواب میں شوہر نے جواباً لکھتے تھے وہ یہ ہیں:

”کہ اب تم میرے گھر نہ بیٹھ کر بھولنے کی کوشش کرو“۔ صرف اتنا ہی لکھا تھا۔ اب حضرت والا اس مضمون کے پیش نظر جواب شرعی عنایت فرمائیں۔

اجواب حامداً ومصلیاً:

تکلیفِ بالیقین قائم تھا جب تک اس عودِ فسخ کرنے والی کوئی یقینی ہی تحقق نہیں ہوئی، اس کے مرتفع ہونے

(۱) ”رحل خلع امرأته وبسبھا وولد صغير علی ان یکون الولد عند الأب سنین معلومۃ، صحیح الخلع، وبطل الشرط“۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۴/۱۱۱، الباب الثامن فی الخلع ومافی حکمہ، رشیدیہ)

”خلع علی ان عداوتھا لولدھا أو لأختی، أو عسی ان یمسک الولد عندہ، صحیح الخلع، وبطل الشرط“۔ (المراجع المختار: ۳/۹۲، صحیح الخلع)؛ ”لأنه لا یفسد بالشرط الفاسد“۔ (المراجع المختار مع رد المحتار: ۳/۹۲، باب الخلع، سعید)

(۲) ”و کذا فی حاشیۃ الشیخ علی بن حسین المحقق نقوی ص: ۱۹۰، باب الخلع، دار الکتب العلمیۃ بیروت“

(۲) ”وحکمہ: رأى حکم الخلع، وقوع الطلاق البائن“۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۸۸۱، الباب الثامن فی الجمع، رشیدیہ)

(۳) ”و کذا فی تبیین المحقق: ۱۹۲، باب الخلع، دار الکتب العلمیۃ، بیروت“

(۴) ”و کذا فی المراجع المختار: ۳/۹۲، باب الخلع، سعید“

کا حکم نہیں کیا جائے گا (۱) اور وہ یہاں موجود نہیں یعنی ایجاب طلع کا قبول ہی مجلس میں ہونے میں ایجاب یا ایجاب کا حکم ہوا ہے (۲)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والحد محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۹ھ۔

خلع سے طلاق

سورۃ الن (۲۵۰۴) : زید اور بندہ شوہر و بیوی ہیں، ان میں کسی وجہ سے نا اہتمام پیدا ہوئی، شوہر طلاق نہیں دینا چاہتا، مگر بندہ جب اپنے کسی چلی چلی، تو وہاں سے ایک تحریر خلع کے لئے بھیج دیتی ہے۔ جو خلع میں وضع کرتی ہوں۔ وہ تحریر آن کر تقریباً ایک ماہ شوہر کے پاس رکھی رہی، شوہر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر بندہ جب کہ بالفراغ ملے ہے، اس کے والدین کے اسماء پر درمیان میں بعض لوگوں نے کوشش کی اور شوہر سے وہی تحریر خلع کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے تحریر خلع شہر کو کسی طرح راضی کر کے نکھرائی۔

جب وہ تحریر بندہ کے پاس پہنچی تو اس نے نے لی اور فوراً کوئی خیال انکار یا اقرار نہیں کیا تو صدمہ ہوا، مگر پھر بندہ ان مندو جانے کے بعد زید کے پاس خط لکھا کہ میں نے تو خلع نہیں کیا اور میں نے تو فوراً انکار کر دیا تھا، البتہ آپ آئیے اور مجھے ضرور سے جائیے، بغیر آپ کے میں بہت زیادہ بے چین ہوں۔ اور انی مطمئن کا کمرہ لکھا ہے۔

اور شوہر نے یہ سمجھ کر کہ خلع جو عیادہ سری شادی بھی کرتی۔ تو اس صورت میں یہ خلع شرعی یا نہیں؟

(۱) "المیقن لایرول مالک" - "الاشیاء والظاہر" ص: ۶۰، القاعدة الثالثة، دار الفکر، بیروت

(۲) "کشافی فتح القدير" ۱/ ۱۹۰، کتاب الطہارۃ، باب الاطعام، مصطفیٰ البانی (الحلی، مصر)

(۳) "کذا فی رد المحتار" ۲۲۸/۱، کتاب الطہارۃ، باب الاطعام، (سید)

(۴) "مرومین فی حجاب، فلا یصح رجوعہ قبل قبولہا، ولا یصح شرط انہما لہ، ولا یقتصر علی المجلس، وفی جہانہما صلاۃ، فصح رجوعہا، وشرط انہما لہا، ویقتصر علی المجلس"، (المر المختار)

۳/ ۳۳۴، باب الخلع، (سید)

(۵) "کذا فی فتح القدير" ۲۲۸/۲، باب الخلع، مصطفیٰ البانی (الحلی، مصر)

(۶) "کذا فی تبیین الحقائق" ۱/ ۹۳، باب الخلع، دار الکتب العلمیہ، بیروت

دیوی ہیں۔ فقہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد عقی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۱/۸۸ھ۔

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید عقی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۱/۸۸ھ۔

روپے کے عوض طلاق

سوال ۱۶۵۵: ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ اگر تو مجھے طلاق دے تو میں تجھے نہیں

سورہ پے دوں، خاوند نے اقرار کیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو اس کی طلاق کی

کیا صورت ہے؟

المجواب حامداً ومصلیاً:

شوہر نے کیا اقرار کیا، صرف وعدہ کیا یا طلاق دے بھی دی، اگر صرف وعدہ طلاق کیا ہے تو اس سے

طلاق نہیں ہوئی (۱)، ہاں اگر طلاق دے دی ہے اور تین سو روپے کے عوض میں دی ہے تو طلاق بائن واقع

ہوگی (۲)، ردعت کا حق باقی نہیں رہا، اگر طرفین رضامند ہوں تو دوبارہ نکاح درست ہے (۳)۔ اگر تین طلاق

(۱) "بخیلاف قولہ: طلاق نفیسک، لعلات: أنا أطلق نفسي، لم يقع، لأنه وعد، جوہرۃ"۔ (الندو المختار،

باب نفیض الطلاق: ۳/۹/۲۱، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، الفصل السابع فی الطلاق باللفاظ المعاصیۃ: ۳۸۳/۱، وشیدہ)

(و کذا فی خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الطلاق، الفصل الأول، جنس آخر فی ألفاظ الطلاق: ۸۱/۲، وشیدہ)

(۲) "إن طلقها علی مال قبلت، ولعل الطلاق، ولزمها المال، وکان الطلاق بائناً"۔ (الفتاویٰ العالمگیریۃ:

۳۹۵/۱، الفصل الثالث فی الطلاق علی المال، وشیدہ)

(و کذا فی الدر المختار مع رد المحتار: ۳۳۲/۳، باب الخلع، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ الباتر حامیۃ: ۳/۵۳، بیقاع الطلاق بالمال، إداة القرائ کرچی)

(۳) "إذا کان الطلاق بائناً دون الثلاث، فله أن یزوجها فی الحسنة وبعد انقضائها"۔ (الفتاویٰ

العالمگیریۃ، کتاب الطلاق، فصل فيما تحل به المطلقة وما یحصل به: ۳/۲۱، ۳/۴، وشیدہ)

(و کذا فی تحنین الحلق، فصل فيما تحل به المطلقة: ۳/۱۶۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(و کذا فی الدر المختار علی تنویر الأبصار، باب الرجعة: ۳۰۹/۳، سعید)

اہستہ جب اس کے بعد زبانی شوہر سے کہلوا یا کہ "میں نے طلاق دئی" اور شوہر نے سن وفد یہ کہا اور اس میں مبرہہ فقہ کے عوض یا معافی کا ذکر نہیں، تو اس زبانی کہنے سے طلاق منقطع ہوگئی (۱) اور مبرہہ معاف نہیں ہوا (۲)، فقہ عدت بھی ساقط نہیں ہوا (۳) اور اب بغیر طلاق کے دونوں کے درمیان نکاح کی کوئی شکل نہیں (۴)۔ بیوی اب اگر مبرہہ فقہ عدت معافی کر دے تو اس کا حق ہے وہ معافی کر سکتی ہے (۵) مگر نکاح

(۱) "کرو نلفظ الطلاق، وقع الکمل، وإن سرق التأکید فین"، (الدر المختار: ۲۹۳/۳، باب طلاق غیر المدخول بہا، سعید)

(۲) کذا فی الفتاویٰ التتارخانیہ: ۲۸۸/۳، کتاب الطلاق، تذکرہ الطلاق، وراجع العدد، (دارہ القرآن مکرچی) (۳) وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۶۱/۳، الباب الثانی فی إیلاج الطلاق، الفصل فی الأول فی الطلاق فی الصریح، (رشیدیہ)

(۴) "(وإنجب) العشرة (إن سداها أو جوتها، وإنجب) (الأكثر منها إن سعى) (الأكثر، وتأکید عند وطء، أو حلوة صحت، من الزوج (أو موث أحدهما) (أو تزوج تألی فی العدة" (الدر المختار: ۱۰۲/۳، باب المهر، سعید) (۵) وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، الباب السابع فی المهر، الفصل الثانی فیما یؤکده المهر: ۳۰۳/۱، (رشیدیہ) وکذا فی بدیع المستنبح، کتاب النکاح من شروطه المهر: ہاں ما یؤکده المهر: ۵۸۳/۲، دار الکتب المطبعیہ بیروت)

(۳) "المصحة عن الطلاق تستحق النفقة والمکفی، کان الطلاق رجعیاً أو باتاً أو خلائاً، حاملاً كانت المرأة أو نہ تکن، کذا فی فتاویٰ قاضی خان: ۳، الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۵۷/۱، لفعل الثالث فی نفقة المصحة، (رشیدیہ) (و کذا فی الشہر المأثور، کتاب الطلاق، باب النفقة: ۵۱/۲)

(۴) وکذا فی فتاویٰ قاضی خان علی هامش المتعارف العالمگیریہ، باب النفقة، فصل فی نفقة العدة: ۳۴۱/۱، (رشیدیہ)

(۵) "وقبان طلقه، الزوج بعد التسعين (مؤجل) حل له من بعده، بعد الطلقة الثالثة (یعنی تنکح بہ تزوج زوجاً غیرہ) (تفسیر الجلالی: ص: ۳۵، سورة البقرة)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۴۷۴/۱، کتاب الطلاق، (رشیدیہ)

(و کذا فی البحر الرائق: ۹۳/۳، کتاب الطلاق، فصل فیما یحل بہ المصحة، (رشیدیہ)

(۵) "(و صح حلها، لکله أو یصح) (عند) قبل أولاً، ویرد بالرد، کما فی البحر"، (الدر المختار: ۴۰۰

بفتح جال کے نہیں ہو سکتا۔ فقہ اللہ جانتا تعالیٰ علم۔

مرہ العہد محمدی غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۸۸۰ء تا ۱۳۹۰ھ۔

الجواب صحیح، بندہ ظالم لعین غنی عن دارالعلوم دیوبند، ۱۹۰۰ء تا ۱۳۹۰ھ۔

خلع میں بدل خلع دیئے سے بیوی کا انکار

سوال (۱۰۲۰): زید کی بیوی نے زید سے کہہ کر میں ایک بیڑہ زمین آپ کو دیتی ہوں، اس کے عوض آپ مجھے نکاح کر دیں، چنانچہ زید نے اس شرطہ مذکور پر خلع کر دیا، اب زید کی بیوی وہ زمین مذکورہ بعد خلع رجسٹری کرنے کو تیار نہیں ہے۔ تو یہ خلع باقی رہا یا نہیں؟ زید کی بیوی کہہ سکتی ہے یا نہیں؟ اور زید کی بیوی اس کی زوجیت سے نکل گئی یا نہیں؟ اس مسئلے میں شریعت کا یہ حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

”جس وقت بیوی نے یہ کہہ کر میں ایک بیڑہ زمین آپ کو دیتی ہوں، اس کے عوض آپ مجھے خلع کر دیں، اور زید نے اس کو منظور کر لیا تو یہ بھی خلع ہو کر طلاق ہو گئی (۱)۔ اب بیوی کو زمین دینے اور رجسٹری کرنے سے انتہار کا حق نہیں رہا (۲)۔ زید کے نکاح سے وہ بیوی نکل چکی ہے۔ ہر قسم کے اہول رضا مند ہوں تو وہ مرد

”بقولہ: وضع خطہ، الخط الاستقامة، کما فی المعبود، وقد خطہ، لان خط ایضا، غیر صحیح لو صغیر، ولو کسر، توقف علی اجازتہا، ولا بد من رضاها“، ارد المحتار، ۱/۲۳۳، مطلب فی خط المہر والبراء، ص ۵۷ (مجدد)

رو کذا فی مجمع الزہدی: ۳۹۱، باب المہر، در احیاء التراث العربی بیروت

رو کذا فی التہذیب الفائق ۲/۲۳۱، کتاب الشکاح، باب المہر

(۱) ”اذا کن بعوض الإباحة والقبول، لأنه عقد علی الطلاق بعوض، فلا تقع العرق، ولا یسحق العوض بغير الثبوت“، الدر المختار، ”وحکمہ ان الواقع به ولو بلاماں وبالطلاق الصریح علی ماں طلاق بائن“، رد المحتار ۳/۴۳۰، باب الخلع، مجد

رو کذا فی الفتاویٰ النظار حنیہ: ۲/۴۵۳، الفصل السادس عشر فی الجمع، إدارة القرآن کراچی

(۲) ”اذا تشاق الزوجان وحلفا أن لا یفصلا حدود الله، فلا یفس بان تغدیٰ بقها مع سوال یجمعہما، یؤدفعلا ذلک، وقعت تطبیقة ماخ، وتزویما المال“، الفتاویٰ العاصمکریہ ۸/۸۸، ”الباب الثانی فی“

ہے کہ اسے طلاق نہیں دی۔ اگر ہندو مہر وغیرہ معاف کرے تو وہ طلاق دینے کو تیار ہے، کیا شرعاً انکار کا قابل قبول ہے یا نہیں؟

الجواب حاملاً ومصلیاً:

اس تمام تحریر میں مزید کچھ کوئی ایسا غلط فہمی نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے زوجہ پر طلاق واقع ہو جائے، صرف ایک وعدہ ہے کہ اگر ہندو مہر معاف کر دے تو اس کو طلاق دینے کو تیار ہوں، اس وعدہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی (۱)۔ اگر مزید درخواست نہ کرے گا انکار نہ کرے، اگر عرض کرے تب بھی صرف اس درخواست سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ مزید نہ کرنا کارہ جوئے کا محض شک کیا ہے، اس سے لعان نہیں آتا، اگر صراحۃً زوجہ کو زانیہ کہتا اور چار شاہد بھی نہ پیش کر سکتا تو البتہ حسب قانون شرع لعان کرے (۲)۔

اگر مزید طلاق دینے سے تب تو مہر معاف ہو جائے گا۔ اگر طلاق نہ دے اور اگر کم و بیشتر شہاد میں بات کے موجود ہوں کہ درخواست جس کا زیادہ اب انکار کرتا ہے زیری کی ہے تو پھر مہر بھی معاف نہیں ہوگا، کیونکہ زوجہ نے مزید کی اسی درخواست پر مہر معاف کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ طلاق کے عوض میں مہر معاف کیا ہے۔ اب جب وہ طلاق نہیں دیتا تو مہر بھی معاف نہیں ہوتا۔

”إذا طلب إبراءه من المهر والنفقة تبرحاً لثقلتها، فإبرأته وظلت فوراً بصح الإبراء لأنه إبراء بعوض . . . فإذا لم يظلمها، لم يبرأ . . . فقد صرح في سخاية بأنها

(۱) ”سختلاف قولہ: طفلی بفسک نکاح: أنا أطلق، أو أنا أطلق نفسي، لم يقع، لأنه وعد، جملة“.

(المواختار، باب تفريص الطلاق، ۳/۱۹۳، سعید)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، الفصل السابع فی الطلاق، بالفاظ الفارسیہ: ۳۸۴، رشیدیہ)

(و کذا فی خلاصۃ الفتاویٰ، کتاب الطلاق، الفصل الأول، جنس آخر فی ألعان الطلاق: ۸۱/۲، رشیدیہ)

(۲) ”وإذا لذت الرجل امرأته بائناً رهما من أهل الشہدۃ والماء العین یحذف دفعه، أو نعی نسب ولدها وظانته بموجب القذف، لعله اللعان“، (فتح القدیر: ۲/۲۷۷، باب اللعان، مصطفیٰ

البیہ الحلبي مصر)

(و کذا فی البحر الرائق: ۲/۲۹۹، باب اللعان، رشیدیہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۲/۲۴۳، باب اللعان، دار الکتب العلمیہ بیروت)

نکاحہ کہ تہ الذی اعلمہ علی ان یضییہا فان یضییہا حرجت امرأۃ ولا ینکحہا۔ رد المحتار۔

(۱۰/۷۶۶-۷۶۷)

خلق کے لئے اس کی ضرورت نہیں کہ عداوت میں میں، چہ کر یا جائے، بلکہ جو ہر عداوت کرے اور
شوہر اپنے حقوق کو حجت ساتھ کرے، اس خلق ہوئی اور طلاق یا نکاح سے غم میں ہوتا ہے (۲)۔ فقہ والہ
تونی ام۔

۳۔ والہ محمد محمد بن علی علیہ السلام، محقق مشفق مدرس نظام تعلیم بہار پور، ۱۹۵۹ء۔ ۵۹۱

ناہی ناکے ساتھ نکاح کے بعد خلق

سوال [۱۵۱۹]: میری لڑکی کو کہہ کر یا عداوت سے باقی ہے اس کا نکاح تو کیا؟ اسالی میں نہیں
اس کے من یوفیت ہے؟^۱ نکاح پہلے ایک لڑکے سے ہوا تھا، نکاح جبر کے موجودہ مسلمہ عاشرہ کا نمونہ ہمارے
دیس کا تو کیا؟ شوہر سے میں نے اپنی صوابیہ پر اپنے کاواں پر اسوں کے مشورہ پر لڑکے کو نکاح کیجئے کر آیا تھا۔ نکاح
کے تقریب کا وہ صوبہ میں فرما رہے تھے بیان کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا بالکل ناچاہتا ہے اور اس کو مانتا ہے اور
نکاح کے فعل بھی سے یہ پشیمان ہو کر لڑنے کو تیار نہیں رہتا۔ بہر حال لڑکی کے باطن ہونے سے تقریباً
اربع محل میں نے نکاح کر لیا تھا۔ ایسی صورت میں میری لڑکی وہاں کو تیار نہیں ہے۔

! نکاح کے بعد بھی مجھے کچھ نہیں پڑا۔ لڑکے کی مافی حالت بھی اونچی نہیں رہی وہ بلاحت عزوری؟ ان
وقت اس لئے، اور وہ عزوری کیسے کرتا ہے جب کہ وہ چاہے۔ اب چار سال سے یہ لڑکی میرے پاس

۱۔ رد المحتار ۱۰/۵۳۳، باب النکاح، مطلب، حذوثة الفتری بقرۃ عن مہر ۵۵، معید

(و کذا فی الفتاویٰ النادر حایہ ۵۳۳، ایضاً الطلاق بالیمان، رداۃ القرآن، کراچی)

۲۔ "إذا فشا فی الزوجان ووافق لا یطیب حدودہ، فلا یاس بان یفتدی نفیساً منہ بما لہ یطعمہا بہ۔

مہود، فعلاً ذلک، وقعت تطبیقہ مانہ، ولزمہ الجہان، الفتاویٰ العالمگیریہ ۳۸۸، باب النکاح فی

الطبع وما ہی حکمہ، (شہید)

(و کذا فی فتح القدیر ۱۰/۱۰۳، باب النکاح، معطلی المنیس الحبلی، مصر)

(و کذا فی الفتاویٰ النادر حایہ ۵۳۳، الفصل السادس عشر فی النکاح، إجازة الفترۃ، کراچی)

بار ہے۔ ایسی صورت میں حکم شرعی کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

آنکھوں میں مویا بند ہونے کے باوجود کیا ضروری ہے کہ قدرت نے اس کے لئے روزی کا دروازہ بند کر دیا ہو، اس لئے بہتر یہ ہے کہ لڑکی کو رخصت کر دیا جائے اور لڑکی کو چاہیے کہ والد کے کئے ہوئے نکاح کا احترام کر کے رخصت ہو جائے۔ "نہ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو مہر کے عوض طلاق حاصل کر لی جائے، پھر لڑکی کا عقد دوسری جگہ کر دیا جائے" (۱)۔ فقہ والہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: جدید مجموعہ فقہ دارالعلوم دیوبند، ۳/۴۳، ۸۹ھ۔

الجواب صحیح: زندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۳/۴۵، ۱۲۸۹ھ۔

معافی مہر کی شرط پر طلاق کی صورت

سوال [۱۰: ۲۵]: اگر کوئی شخص مساجد بعیدہ کی وجہ سے آنکھیں ملتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اپنی منگوہ

کو اس شرط پر طلاق دے کہ وہ اس کا مہر معاف کر دے تو اس کی کوئی صورت مناسب ہوگی؟

۱۔ یہ وہ ہیں سے طلاق کو مہر کی معافی اور مہر کی معافی کی تحریر صحابہ عورت پر مطبق کر کے تحریری طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے، اس طعن پر طلاق کو مہر کی معافی کی تحریر پر مطبق کرنے سے بلا معافی مہر کے طلاق کا وقوع تو نہیں ہوگا؟

۲۔ یہ وہ ہیں بعد تحریر کے کسی شخص کو اپنی زوجہ سے مہر کی معافی کی تحریر لیکر طلاق دینے کا وکیل بنادے،

تاکہ دونوں صورتوں میں جو صورت حکم شرع مستحسن ہو اس کو اختیار کیا جائے؟ بیواؤں کو جواب۔

محمد شعیب عفی عنہ، مدرسہ دورہ چشمہ رحمت، شہر غازی پور، ۱۲/ اکتوبر۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَاقِيَهُمَا مِنْ عَدُوٍّ فَلَا خَافَ عَلَيْهِمَا مِنْهُمَا فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ﴾ (سورة انفرة - ۲۹)

"ولا بأس به عند الحاجة للشقاق بعد الزوال بما يصلح للمهر بغير عكس كمن لصحة الخلع

بدون العشرة وما في يدها من طعن عندها" (الدر المختار - كتاب الطلاق، باب الخلع: ۳/ ۳۱، سعيد)

او كذا في الفتاوى العالسية، كتاب الطلاق، الباب الثامن في الخلع ومعافى حكمه: ۳/ ۸۹، رشديه

باب الرجعة

(رجعت کا بیان)

رجعت کا ثبوت

مسئلہ اول: ایسا کہ ایک ایسا سوال ہے، طلاق کا مختار ہے (اس کا غایب یا نہ ہو) اس سے کسی طلاق (یا نہ) ہونے کا جس پر اس وقت سے وہ رجعت میں داخل ہو سکتا ہے۔

المجوب حامداً ومصلياً

نہیں طلاق پر رد و فور کا طلاق ہے، اس کے بعد شوہر رجعت کرتا ہے کہ اس نے عدت قائم ہونے سے پہلے رجعت کر لی۔ اب اگر عدت میں بات کی تصدیق کرتی ہے کہ اس شوہر نے عدت میں بھی اس کا اقرار کرتی ہے کہ شوہر نے عدت سے رجعت نہیں کی، اس کا اقرار کیا ہے تو یہ بھی مزید شہادت کی حاجت نہیں، رجعت کی صحت و ثبوت کے لئے یہی کافی ہے (۱)۔

اگرچہ رجعت کا اقرار کرتی ہے اور رجعت وغیرہ کا بھی اقرار کرتی ہے کہ اس قسم کی کوئی چیز پیش نہیں آتی تو چھ شہادے کے بعد اگر وہاں کا پیش مرد ضروری ہے جو اقرار کرے کہ شوہر نے عدت سے رجعت کر لی ہے تو یہ بھی اس کے لئے کافی ہے، اگر وہ اس کا اقرار نہیں کرتی، تو اس کا اقرار کرنا اس کے لئے کافی ہے (۲)۔ اگر وہ اس کا اقرار نہیں کرتی تو عدت کے اقرار کا اقرار اس پر بھی

۱- "وإذا سقطت البعد فبطلت كسرت راجعته في العدة، تصدقته، فبقي راجعة، كذا في "المعتمد" الفنا وی العاصمکریہ، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة وبقیة تحمل به الہ طلاقہ وارتباط به ۲- "وہاں"۔

وہاں فی الذکر، کتاب الطلاق، باب الرجعة ۳- "مجبور"

۴- "وہاں" کہ وہ مقدمہ بعد اعدتہ اہل فی عدتہا، جہنم، واندھل فی رجعتہا۔

بیوی کے عدت کی نیت کئے بغیر عدت گزر جائے گی یا نہیں؟ نیز شوہر اپنے طور پر رجوع کرے، ولی میں نیت کرے یا زبان سے کہہ دے کہ میں رجوع کرتا ہوں، بیوی کو پیسے خلاق کا علم نہیں، ایسے ہی رجوع کا بھی علم نہیں۔ تو اس صورت میں شوہر کا رجوع کرنا صحیح ہو گیا یا نہیں؟

العجواب حامداً ومصلحاً:

اگر اس نے اپنی بیوی کو خلاق دی اور بیوی کو اس کا علم نہیں ہے، جب بھی وقت طلاق سے ہی عدت شروع ہو جائے گی، عدت کا گزرنا عدت کے علم پر موقوف نہیں:

”وَكَيْفَ السَّقْنَى اَعْدَةُ لَعَلَّ يَدُ الْع. وَ عَلَى هَذَا بَنَى وَ قَدْ وَ جُوب الْعِدَّة اَنْهَا تَحِب مَس وَ قَدْ وَ جُود سَبَب الْوَجُوب مِنَ الطَّلَاق وَ الْوَفَات وَ غَيْر ذَلِكَ، حَتَّى اَوْ يَبْلُغ السَّرَاقَةُ طُلَاقٍ وَ جُوهَا، اَوْ سَوْنَه، فَعَبِيهَا الْعِدَّة مِنْ يَوْمِ طُلُقِ نَوْمَات وَلَمَّا كَانَ الرِّكْنُ هُوَ الْاَجَلُ عِنْدَمَا وَ هُوَ مَضَى الْوَمَلِ، لَا يَنْفَع وَ جُوبَه عَلَى الْعَلَم بِهِ، كَمَضَى سَائِرِ الْاَوْجُهَةِ“۔ (بدائع: ۱۹۰/۳)۔

اس طرح اگر شوہر نے رجعت کرنی تو بہتر یہ ہے کہ فوراً کو مطلع کر دے، لیکن اگر مطلع نہ کرے جب بھی رجعت درست ہو جائے گی۔

”وَنَدَب اِعلامها بهاء، لِكَيْلا تَكْجَحْ غَيْرَه بَعْد انْقِضَاء الْعِدَّة“۔ (رد المحتار: ۷۳۱/۲)۔ فَتَوَدَّ اللهُ بِمَا نَدَّاهُ اِلَيْهِ اَلْم.

رد المحتار: ۷۳۱/۲۔ (رد المحتار: ۷۳۱/۲)۔

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین۔

(۱) (بدائع المسانح: ۱۵۴/۲، کتاب الطلاق، فصل فيما يتعلق بتوقيع الطلاق، دار الكتب العلمية، بيروت)

(۲) (رد المحتار: ۷۳۱/۲، کتاب الرجعة، معبد)

(وَكَيْفَ السَّقْنَى اَعْدَةُ لَعَلَّ يَدُ الْع. وَ عَلَى هَذَا بَنَى وَ قَدْ وَ جُوب الْعِدَّة اَنْهَا تَحِب مَس وَ قَدْ وَ جُود سَبَب الْوَجُوب مِنَ الطَّلَاق وَ الْوَفَات وَ غَيْر ذَلِكَ، حَتَّى اَوْ يَبْلُغ السَّرَاقَةُ طُلَاقٍ وَ جُوهَا، اَوْ سَوْنَه، فَعَبِيهَا الْعِدَّة مِنْ يَوْمِ طُلُقِ نَوْمَات وَلَمَّا كَانَ الرِّكْنُ هُوَ الْاَجَلُ عِنْدَمَا وَ هُوَ مَضَى الْوَمَلِ، لَا يَنْفَع وَ جُوبَه عَلَى الْعَلَم بِهِ، كَمَضَى سَائِرِ الْاَوْجُهَةِ“۔ (بدائع: ۱۹۰/۳)۔

(وَكَيْفَ السَّقْنَى اَعْدَةُ لَعَلَّ يَدُ الْع. وَ عَلَى هَذَا بَنَى وَ قَدْ وَ جُوب الْعِدَّة اَنْهَا تَحِب مَس وَ قَدْ وَ جُود سَبَب الْوَجُوب مِنَ الطَّلَاق وَ الْوَفَات وَ غَيْر ذَلِكَ، حَتَّى اَوْ يَبْلُغ السَّرَاقَةُ طُلَاقٍ وَ جُوهَا، اَوْ سَوْنَه، فَعَبِيهَا الْعِدَّة مِنْ يَوْمِ طُلُقِ نَوْمَات وَلَمَّا كَانَ الرِّكْنُ هُوَ الْاَجَلُ عِنْدَمَا وَ هُوَ مَضَى الْوَمَلِ، لَا يَنْفَع وَ جُوبَه عَلَى الْعَلَم بِهِ، كَمَضَى سَائِرِ الْاَوْجُهَةِ“۔ (بدائع: ۱۹۰/۳)۔

۱۰۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ
فصل میں اس پر جو یہ کہہ چکے، وہ آپ کے (۱۰) لفظ اللہ تعالیٰ علیہ

ترجمہ: جو کہ وہ (۱۰) لفظ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰) لفظ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۱۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۱۲۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۱۳۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ
۱۴۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

الحجۃ حامداً ومصلیاً:

ان جموع سے رجعت نہیں ہوتی، بلکہ کدھ طریق دیکھتے ہیں، ان کے (۳) لفظ اللہ تعالیٰ علیہ

ترجمہ: جو کہ وہ (۱۰) لفظ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰) لفظ اللہ تعالیٰ علیہ

۱۵۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ
۱۶۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۱۷۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۱۸۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۱۹۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۰۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۱۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۲۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۳۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۴۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۵۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۶۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۷۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

۲۸۔ آپ (کائنات) کے ساتھ تہاں رہائی کوئے سے پہلے ہی حوائق بولی تو عدتہ واجب نہیں، جو عدتہ

الجواب حامداً ومصلحاً:

«الطلاق»

- ۲- اس میں دو نقطہ ہیں پہلا نقطہ ہے الحاق دینی ان سے آپ طلاق دینی واقع ہوئی (۱) اور ثانی ہے اپنے نکاح سے مجدد نکاح ان سے باندہ ہوئی (۲) سب رجوع غائی نہیں رہا نہایت صریحاً فی رد المحتار کی صورت میں اور دوسری صورت میں ہو جائے ۱۳۰
- ۳- تمام صورت کی سے تاج حس ہے، اس شخص کے بعد باندہ نکاح غائی نہیں اختیار ہونا (۱۳۰) نقطہ اہم۔

رد المحتار، تالیف: امام محمد بن منیر، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ

تالیف: محمد بن غفران، رد المحتار، طبع: دار الفکر، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ

۱- «توضیح کلمات طلاق و عطف و عتک» وضع واحد و جمع، رد المحتار، طبع: دار الفکر، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ

رد المحتار فی بیس تحقیق، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، کتاب الطلاق، باب الطلاق، دار الفکر، طبع: بیروت

رد المحتار فی الرد المحتار مع رد المحتار، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، کتاب الطلاق، باب الصریح، طبع: بیروت

۲- «لا سبیل لی علیک، لا مدک لی علیک، عین سبیلک، فارقتک» لایع الطلاق (۱) ماخوذ: الفتاویٰ لدلگیری، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، الفصل الخامس فی الکلمات: بتدبیر

رد المحتار فی الرد المحتار مع رد المحتار، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، باب طلاق غیر لمدلول، طبع: لا اعز ما لا یرا، طبع: بیروت

رد المحتار فی بیس تحقیق، کتاب الطلاق، باب الکلمات، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، دار الفکر، طبع: بیروت

۳- «انما کان الصلح سابقاً لولائک» فیما أن یبرأ حیثما فی العدة و بعد انقضاءها، الفتاویٰ لدلگیری، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، فصل فی تعلیل المدعیات و ما یصلح به، بتدبیر

رد المحتار فی بیس تحقیق، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، فصل فیما یصلح به المظن، دار الفکر، طبع: بیروت

رد المحتار فی الرد المحتار، ۱۳۰۶/۲۹۱۳ھ، باب الفکر، طبع: بیروت

۴- «انما العدة لی عن اعدائک» مع جمع حدیث، الرد المحتار، طبع: بیروت

یہ طلاق کے بعد نکاح کرنے سے دو طلاق کا اختیار رہتا ہے۔

مسئلہ (۱۵۱۶): اگر کسی مرد نے پہلی طلاق دینی اور عدت کے بعد نکاح سے انکار کر دیا تو یہ نکاح کے بعد دوبارہ طلاق کا رنگ ہوگا یا نہیں؟

الجواب: حاصلاً ومضیاً:

دوہرہ ایسی مطلقہ سے نکاح کرنے کے بعد صرف دو طلاق کا اختیار باقی رہتا ہے، اگر وہ عورت بعد عدت سے کسی دوسرے شخص سے نکاح کر لیتی ہے۔ پھر اس کی طلاق یا عدت کے بعد اس پر پہلے شوہر سے نکاح کی نوبت آئی تو پہلے یہ تین طلاق کا رنگ رہتا ہے (۱)۔ لفظ والدہ تعالیٰ ہمیں۔

۲۔ (المبدع، مکر، مکر، دارالمصنوع، دہلی، ۱۳۶۰ھ)۔

الطلاق کے بعد تجدید نکاح سے کتنی طلاق کا اختیار رہتا ہے؟

مسئلہ (۱۵۱۷): زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دیا اور عدت کے بعد نکاح سے انکار کر دیا تو اس نے تجدید نکاح کی کس عدت کے اندر دیا بعد انقضائے عدت خود مختار رہے گا؟ اس مسئلہ میں یہ بات کہ زید طلاق کا رنگ ہے یا پھر سے تین طلاق کا رنگ ہوگا؟ کتب فقہیہ کا احوال سے نقل عمرت ضرور ہونا چاہئے؟

الجواب: مجموعہ دارالاندلس۔

۳۔ ۵۱۱، باب الفلذ، مسجد

اوکدا فی الفتاویٰ المصنوعہ: ۵۲۵، کتاب الدلث عشر فی الفلذ، رشیدیہ

اوکدا فی بین الحقائق: ۲۵۱، باب الفلذ، کتاب النکاح المعصیہ بیروت

۱۔ "وإذا تزوجت المتطلة، أسدق أربعين مروجاً، فإن أبو حبیبة وأبو ذر وجمعیہما اللہ تعالیٰ

بہدہم تضامیاً، وتعود إلى المروج الأول ثلاث تصبیحات، خلافاً لمحمد وشافعی" (فتاویٰ

الفتاویٰ جامعہ، ۳، ۶، الفصل الثالث والعشرون فی مسائل النکاح، (فتاویٰ مکتبہ کراچی)

۲۔ اوکدا فی المہدایہ: ۲۰۶، باب النکاح، فصل فی تحلیلہ المتطلة، سرکنت علیہ سندن

۳۔ اوکدا فی الفتاویٰ المصنوعہ: ۵۱۱-۵۲۰، باب النکاح، فصل فی تحلیلہ المتطلة، رشیدیہ

الجواب: حامداً ومصلياً:

اس صورت میں یہ باقی کاہ تک ہے، تین ملائی کا، گیسٹوں۔ کمر بعد اسی طاقی کے عقد کر کے چھوٹا
کے قول کے کہ تین طاق کا تھا، ہوا اور ماہ محمد رحمانہ دینی کے نزدیک اس وقت بھی باقی ق کاہ لکھ ہوتا۔
تین طاق کا پھر بھی مالک نہ ہوتا۔ طاق کو صورت میں اپنی مطلقہ سے نہت کے اندر رہا ہوا، دو قسم کے لعل
عشرت اور خوش۔ بعد اسی حالت میں نظر رکھتے باقی ہوتے ہیں وہ۔ ہذا مضر مضبوطی ہی اس سے۔ ہذا جو
تعمیر ہوتے ہیں، ہذا بھی محمد پر عقد کے دینی اس عقد کے بعد مرتب ہوگا

”قوله في قوله: كَتَبَ بَدَلَتْ قَابَ صَدَى، بَدَلَتْ ثَلَاثَةَ أَوْدَاعٍ فِي عِلْوٍ مَحَلٍّ مِنْ
كُلِّ أَوْدَاعٍ سِتَّةَ أَشْهُبٍ فَصَاعِدًا، فَشَدَّيْ وَثَلَاثَاتٍ رَجْعِيَّةٍ، فَوَظْعَانَا وَبَدَلَتْ لَأَوَّلِ وَبَلَّغَ خَلْقًا،
وَوَحْدَةً رَجْعِيَّةً، وَهَذَا بِمَعْنَى: فَصَاعِدًا بَدَلَتْ شَاظِرَ مِنْ بَعْضِ أَحْرَارٍ، عَلَيْهِمْ تَصَرُّفٌ مِنْ جَعْلٍ وَفِي
حَدِيثٍ فِي الْهَدْيَةِ: هُوَ لَدَدَ شَاظِرٍ وَفِي الْفَصْلِ: شَاظِرٌ لَأَوَّلِ أَيْسَرٍ، بِمَعْنَى: مَكْنِيَّةٌ “كَتَبَ” وَتَحَرَّرَ
وَحَدَّثَ فِي الْحَدِيثِ: لِأَنَّهُ شَدَّ رَجْعِيَّةً أَلَا بِمَعْنَى: لَدَتْ مِنْ بَعْضِ أَحْرَارٍ، عَلَيْهِمْ أَنْ كَانَ مِنْ عِلْوٍ
حَدَّثَ بِمَعْنَى: بَلَّغَ الْفَصْلَ الَّذِي، فَصَدَّ مِنْ جَعْلٍ، وَتَشَدَّدَتْ خَلْقَاتُ الْخَلْقَاتِ وَالْأَوْدَاعُ يَوْمَ الْبَدَلَةِ
فَلَمَّا: إِلَى وَحْدَةٍ أَحْرَارٍ الْهَدْيَةِ لِمَعْنَى الْأَوَّلِ ١٥٣٧١

و یکھئے اگر اس صورت میں بعد رجعت تین طلاق کا ایک سو تیس کا ایک سو تیس واپس آئے اور اس کے بعد تین طلاق واقع ہوئی تو طلاق بائن اگر مطلقہ نہیں ہے تب بھی بعد تجزیہ عقد بائن کا ایک سو کا

”گوئی کہ یہ جہاں اہل ایمان کے لئے ہے، کائنات کے تمام مہمانوں کے لئے ہے۔“

اہستہ مگر بعد از وہ بولی کہ پھر مزید سے مقدّم کر رہی تو شیخین کے مذاہب پر حرمین لطیف کا ٹانگ ہوا۔

۶- «اینها اسلحه‌ها و مهمات و روغن بنزین و سایر لوازم جنگی که در این کانتینر است، به این کانتینر می‌باشد»

١٠١: محمد الأسير، كتاب المظالم، باب المرحمة، ١٠٣، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

٢٠٠١، مكتبة الأسرار، طبع في بيروت، لبنان، الطبعة الأولى، ٢٠٠١، مخدّسة،

طلاق کے بعد پھر نکاح اور ولادت

سوال ۱۶۵: جس عورت جس میں نے نکاح کیا وہ اپنے کردار و فساد کی میں ناکام رہی، میں نے اس کو دوبارہ ۳ مرتبہ شرعی کفر دیا اور نہ کہ تین مدتوں میں جس طرح شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے۔ جب پہلی دفعہ طلاق ہوئی تو اس وقت پہلے ایک طلاق بائن نکھی گئی۔ پھر ایک طلاق کا تائید اور طلاق نکھا گیا۔ اب چونکہ طلاق بائن ہو اور صرف ایک سال قائم رہا اور اس دوران ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور خود دوسری طلاق ہوئی۔ دوسرے طلاق سے کراکھی گئی اور لڑکا ماں کے پاس رہ کر نکلا پڑ رہا ہے۔

چونکہ اس وقت جوانی کے زمانے مجھے اصرار بتایا اور عدالت میں جائز نکاح خوانی کی یعنی بیان مطلق پر دستخط کئے گئے اور کوئی عیب نکاح نہ ہوا۔ چونکہ تولد ہو وہاں کے پاس ہے اور اس کا شمار ولادت بھی اس کی ماں نے قبول کی ہے۔ تاہم میرے مرنے کے بعد لڑکے کو کوئی حق پر بی وراثت میرے ہے کہ نہیں؟

الجواب جامعاً و مفصلاً:

اگر آپ نے پہلی دفعہ ایک بار طلاق نہ بولی تو یا تحریر لکھ کر بھیجی، اس کے بعد پھر آپ نے اس سے دوبارہ نکاح کر لیا یعنی تم از کرم و گواہوں کے سامنے نکاح کا ایجاب و قبول کیا تو یہ نکاح صحیح ہو گا (۱)، اگر چہ اس میں خطبہ نہ ہوا ہو۔ پھر اس سے جو بچہ پیدا ہوا وہ ثابت النسب ہے (۲)، وہ آپ کا لڑکا ہے۔ آپ کے بعد آپ کی

۱۔ ۳۵۵: الفصل الخامس فی الکناہات۔ رشیدیہ

۲۔ وکذا فی الہدایۃ: ۳۷۴: فصل فی الطلاق قبل الفحول، مکتبہ شریعت عثمانیہ ملتان

۳۔ وکذا فی تبیین الحقائق: ۷۸: ۳، باب الکناہات: دار الکتب العلمیہ، بیروت

(۱) "وشرط حضور شاہدین حرمین ممکنین سامعین فہو لہما معاً" (الدر المختار: ۲۱۳، ۲۲، کتاب النکاح، سعید)

(۲) وکذا فی الفتاویٰ العالیہ کبریٰ: ۶۱۱: ۲، کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیر سر علیہ: رشیدیہ

(۳) وکذا فی الہدایۃ: ۳۷۶: ۲، کتاب النکاح، مکتبہ شریعت عثمانیہ، ملتان

(۴) "وإذا تزوج الزوج المرأة وإن جاء منه بعد لستة أشهر فصاعداً، یثبت لہ عنہ المعروف بہ

الزوج أو سکت" والہدایۃ: ۳۳۲: ۲، باب ثبوت النسب، مکتبہ شریعت عثمانیہ ملتان

۵۔ وکذا فی الفتاویٰ العالیہ کبریٰ: ۵۳۶: ۱، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، رشیدیہ

پر کرائیں عورت سے تخلیق نہ رکھے، فکرا اللہ تعالیٰ ہم۔

حررہ العبد محمد کرم اللہ تعالیٰ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۲ھ۔

اجواب صحیح بحارہ نظام الدین علی بن ابی اسحاق، دیوبند، ۱۴۰۲ھ۔

سنت کے موافق تین حلاق دینے کے بعد رجعت

سوال (۱۵۴۱)۔ چار سال قبل میری شادی ہوئی، دو بچے ہیں، ایک سال پہلے رخصت ہوئے ہیں۔ میں نے اپنی بیوی کو کھانا یا افادہ کئے "چار تہیں سنت کے مطابق تین حلاق ہیں"۔ میرے ذہن میں سنت تین حلاق کا مفہوم یہ ہے کہ ہر طہر میں ایک حلاق واقع ہوئی، اور پہلے وہ جب تک کہ جوڑا نہ ہو تھک نہیں، تاہم میں نے صرف تینوں کے بعد رجوع کر لیا، اور جب سے اب تک تعداد غلطوار ہیں۔ میں نے اپنے قول و فعل کے بارے میں متنی معصوم رہنا ہی حاصل کی تو انہوں نے میرے موقف کی تائید کی لیکن کافران کے بعض فقہ پندرہ سال سے مکمل جانا منظور ہے، ایک سال گزرنے کے بعد فقہ افادہ ہے اور میرے پیچھے چلے جاتے ہیں کہ میں نے رجوع کیا، لیکن کثرتی جواز نہیں۔ آپ سنت کے مطابق تین حلاق کا مفہوم متعین کر کے رہنمائی فرمائیں تاکہ اشتباہ نہ رہے اور مجھے کیا آراء چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

جب آپ نے یہ الفاظ کہے "چار تہیں سنت کے مطابق تین حلاق ہیں" تو تین طہروں میں تین حلاقیں واقع ہوئی (۱) البتہ جب حلاق کے بعد اور دوسری طہر کے بعد حق رجعت حاصل رہے گا، تیسری طہر کے بعد تیسرے طہر میں مغضوب ہو جائے گی، لیکن بالکل فخر ہو جائے گا، نہ رجعت کا اعتبار رہے گا نہ غیر حرام کے اقرار، لیکن کسی گناہ نہیں رہے گی (۲) لہذا تیسری طہر کے بعد تیسرے طہر میں تحقق نکاح کو بالکل ختم

(۱) قال لعل طهارة - وهي حال كونها ممن محض - انت طاهر ثلاثاً، أو تسين للمسة، وقع صدق

طهر طهارة (الندو المحتر ۳۰۳، ۳۰۴، کتب الصلاۃ، سعید)

روایت فی الفتاویٰ اعتسکیرہ (۱/ ۳۵۵، کتاب الصلاۃ، الدب الاول فی تفسیرہ شرعاً وکہ الحج، رشیدیہ)

روایت فی البحر الرائق (۳۰۳، ۳۰۴، کتاب الصلاۃ، رشیدیہ)

(۲) "وإن كان الطاهر لا رجوع في الحرة وتبين في الأمام، له نحن له حتى نكح زوجها غيره، مك حاصصاً، -

۲۔ عوام شافعی رحمہ اللہ تو دنیا پاتنی اور اگر وہاں صحت حسب کے نزدیک تین مرتبہ ایک وقت طلاق دینا ایک طلاق شمار ہے، طلاق دینے پر دوسرا طلاق کر سکتا ہے۔

۳ کیا حضرت نوح علیہ السلام جو سب درجہ اللہ تعالیٰ یا کسی دیگر عالم احناف کا بھی یہی مسئلہ ہے؟

۴ کیا حلاق دینہ سے یہ اللہ کا ارادہ کرنے سے 'حلاق' بنی، طلاق دے چکا، طلاق دے چکا وہ جہاں تیر نہیں چہ ہے جہاں مجھ سے جدا کر کے؟ یہ کس قسم کی حلاق واقع ہوئی ہے؟

۵. کیا مقلد اپنے امام کے علاوہ کسی دیگر شخص کے کسی فتویٰ یا قول پر عمل کرے تو وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہو جائے گا؟

العجائب حاتم وأمه صبيحة

ایسا کرنا گناہ ہے اگرچہ بھی تین غلامی ہو کر منقطع ہو جائے گی (۱)۔

۲۔ احمد ابراہیم سے کسی کے نزدیک بھی تین طلاق کے بعد رجعت کا حق نہیں رہتا (۲) خود قرآن کریم میں ہے کہ تین طلاق کے بعد بغیر عدل کے دوبارہ نکاح کی گنجائش نہیں۔ (حاشیہ طبری سورۃ نساء)۔ فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ کے الفاظ (۳)۔ بخاری شریف میں: منکرۃ فاما کما قصہ

١: «فإن الكتاب والسنة وإجماع السلف توجب إيقاع الثلاث معاً وإن كان بعضها». (أحكام الفرائض للمصنف: ٣٨٨، ١ ذكر الإجماع لإيقاع الثلاث معاً ذوا إجماع الثقات العربيين بيروت)

فأما البدعي الذي يعود إلى العدد ان يطلقها ثلاثاً في غير واحد بكنة واحدة، وبكلمات متفرقة

(۱) کذا فی مجمع التنبیه : ۱ : ۳۸۲ ، کتاب الطلاق ، در احیاء الترمذی العربی بیروت ،

٢: "وذهب جماعة العلماء من الطبيعيين ومن بعدهم، منهم الأوزاعي والبخاري والثوري، وأبو حنيفة وأصحابه، والشافعي وأصحابه، وأحمد وأصحابه، وإسحاق، واليونان، وأبو عبيدة، وآخرون كثيرون على من طلق امرأته ثلاثاً، وثلاثين، أو لكتها بأثم". (عدة انقار: ٢٠٣/٢). كتاب انقار: باب من أحاز طلاق ثلاثاً اثنته تعالى (طبع أمير دمشق بيروت).

٢٣٠ - ٢٢٩ : سورة الف

ہے اس سے بھی ثابت ہے (۱)۔

۴۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر علماء ائمہ کے مذہب بھی مبنی ہے ہوتا ہے

یہ کہ میں نے کہہ دیا ہے، اور یہ کہ شریعت سے ثابت ہے کہ بھی نہیں طریق کے بعد رجعت کا حق نہیں (۲)۔

۵۔ ایسا کہنے کے بعد بھی رجعت کرنے کا حق نہیں رہا (۳)۔

۶۔ یہ عریض طریقہ راجع میں امام کا مستثنائی تھا تاہم مبنی پر عمل کر دیا بھی، ہاں نہ تہ اور

تہریت نہ دیا ہے اس کا نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی مرد اور عورت کے آداب و رسوم کے موافق یا

میں سے (۴) نہیں تحت نہ مرت اور بیوی کی حالت میں کسی مرد سے اس سے قال اللہ تعالیٰ پر عمل کرے اس

۱۔ "انفس من غلبہ فقل انفس من غلبہ لا من غلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ" آخر لفظ انفس اور فاعل

انفس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقلت یا رسول اللہ! یا فاعل انفس، جب

طریقہ، و یہی حکمت بعد عبد الرحمن بن ابی بکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، فقلت یا رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، لعلک تری منی ان تری حلی الی فاعلہ، ۵۔ آخر بنو بنی عسک و نہ و فی

سبیلہ، صحیح البخاری، ۱۰۱۰۰ باب من اجار طریقی للثب، الخ، فذہبی،

۲۰، ثم ذهب حلیو فی سبیلہ و ان بعض من بعدہ من الثب السبیلہ الی نہ فی ثلاث

روایات، ۳۳۳، کتاب طلاق، معنی

۱۔ کہ انہی طرح تقدیر، ۳۱۶۳، کتاب طلاق، باب طلاق لفظ، فمطلق لیس تجلس مصر،

۲۔ "ابن کثیر اسطیغ ما یألفی نحرہ و ینس فی فاعلہ لہ تعالیٰ حق حکم رجوع غیرہ" الشریعہ

الغنائیہ، ۱۰۲۳، فصل بعد حل بعد الطلاق، سیدہ

ابو کلامی بحر الرمانی، ۶۶۶، فصل فیما یحل بہ المطلقہ، سیدہ

۳۔ کہ فی فتاویٰ القاری، ج ۳، ۶۰۴، فصل الثالث، العیون فی مسائل البیعتہ کما فی النہی

غیرہا، مہین مد، المیزان، کمر حق

۴۔ "ان من حکمہ المطلقہ ما یحل بالاجماع، و ان امر رجوع من المطلقہ بعد لعل ما علی النہی"

المردی، ج ۱، قول من حلیو، ثم یؤتی الی، لیس لعل غیر، و یقول من قبلہ فی

میں تنگی نہیں بلکہ بھٹا کر ہے، مگر اس کے لئے باقی کبھی نکلنے ضرورت ہے نہ کہ کسی مسئلہ میں کسی مجبوری کی حالت میں دوسرے نام سے قوی پر عمل کی ضرورت ہے وجہات سے ہم کا منہ یہ منسوب نہیں کہ وہ خود ایسا کر لیا کرتے یا دوسرے کو اجازت دے کر لے۔ فقہاء اندلسی اہم۔

ازروا المعبرون و الخفر۔ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ۔



باب العدة

(عدت کا بیان)

طلاق قبل الدخول میں عدت سے نہیں؟

سوال [۱۵۲۰]: سہ ماہیہ میں بیوہ ہو گئی تھی پھر اس کا نکاح شوہر کے رشتہ دار سے ہو گیا تھا، دوسری مرتبہ بچہ ہو گیا، تیسرا نکاح اس کا پھر شوہر کے رشتہ دار سے ہو گیا، لیکن یہ تیسرا نکاح بس کا نکاح ہوا تھا اس کا وہ سیدہ ہے۔ اگر اس کے بعد سہ ماہیہ میں نکاح سیدہ کے شوہر نہیں گئی اور نہ کبھی سہ ماہیہ میں نکاح سیدہ سے نہیں ہوا، یہاں تک کہ سیدہ نے طلاق دے دی ہے اور مجید کو چھ ماہ سے نہیں آنا تھا، اس سے کیا ہے۔ اب سہ ماہیہ میں نکاح ہونے والا ہے۔ فی الحال نکاح ہونا ہے یا عدت گزارنی چاہئے گی؟ عدت کے مدت کس قدر ہوں گے؟

راۃ المحررف عظیم الدین سماکن دہد کا جواب: تحصیل الدین سہ ماہیہ۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر تیسرا شوہر سیدہ نے عدت سے نہ ہٹا دیا تو نکاح ناجائز ہے، لیکن ان دونوں باتوں سے طلاق ہی ہے تو اس عدت پر شریعتاً باعدت واجب نہیں، جب چاہئے نکاح کر سکتی ہے۔

”وسب وحبیب عند النکاح التأکید بالنسب و ما حرم من ممانہ أو خلافہ“

صحیحۃ، درمختار ۲/۲۵۱، ۱۰۱

غیر صحیح بھی کافی ہے اور: تم کی عورت پر عدت معلوم ہوتی ہے۔ تم کو کتنی فرمایا میں؟

قدوسی: کتب الہدیین کئی مرتبہ مقام اسلام آباد۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

جب زوجہ ایسی جسمانی طور کے متعلق اختلاف ہو تو شرعی حکم کا توں معتبر ہوتا ہے، اسی صورت مسئلہ میں عورت کا قول معتبر ہوگا۔ اسوا حنفی از روحانی فی التمسکین من الرطبی، ص ۱۰۰، قول لکھنؤ، ۱۳۷۱ھ۔ عورت کے قول کے مطابق خلوت صحیح نہیں ہوتی۔ بلکہ خلوت فاسد ہوگی، "والمرکز معیناً تاتر او اعمی، لا یصح الخلوۃ"، الفتاویٰ العاتکہ کبریہ: ۲/۳۱۵ (۲)۔

مگر یہ عدت واجب ہوگی، کیونکہ حق و ادرج قول کی بناء پر خلوت فاسد کی صورت میں بھی عدت واجب ہوتی ہے، "لعدۃ فی کلّ اشی کلّ اشیا الخلوۃ ولو فاسدۃ، اھ"، معتبر، ۲/۵۳۱ (۲)۔

جب زوجہ ایسی جسمانی طور کے متعلق اختلاف ہو تو شرعی حکم کا توں معتبر ہوتا ہے، اسی صورت میں عورت کا قول معتبر ہوگا۔ اسوا حنفی از روحانی فی التمسکین من الرطبی، ص ۱۰۰، قول لکھنؤ، ۱۳۷۱ھ۔ عورت کے قول کے مطابق خلوت صحیح نہیں ہوتی۔ بلکہ خلوت فاسد ہوگی، "والمرکز معیناً تاتر او اعمی، لا یصح الخلوۃ"، الفتاویٰ العاتکہ کبریہ: ۲/۳۱۵ (۲)۔

خلوت فاسد کی صورت میں واجب عدت کے متعلق ایک امر اقول بھی ہے جس کو صاحب نووی نے نقل کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ماں شرعی کی وجہ سے خلوت فاسد ہوئی ہے تب تو عدت واجب ہے اور اگر ماں حسی کی وجہ سے خلوت فاسد ہوئی ہے تو عدت واجب نہیں، "وفیل فی کتاب الدایع شرعاً، واجب، وایں حسیاً، لا واجب"۔

۱) والایضہ والظنیر، کتاب النکاح، ۱۰۵۲، إدارة القرآن کراچی؛

۲) الفتاویٰ الدائمہ کبریہ، ۳۰۶۱، کتاب النکاح، فی المہر، الفصل الثانی فیما ینکدہ المہر، رشیدیہ؛

۳) الدایع المہر: ۱۰۶۲، کتاب النکاح، باب المہر، سعید؛

۴) الفتاویٰ العاتکہ کبریہ، ۳۰۶۱، کتاب النکاح، فی المہر، الفصل الثانی فیما ینکدہ المہر، رشیدیہ؛

۵) الذیور الاختصار مع الفکر المختار، ۱۰۶۳، باب المہر، سعید؛

تبیین الحقائق للرجلی: ۱/۶۴۹ (۱)۔

”قوله: وذكر القدوري، النج، محض لقبه، فيما سبق: (أولم تكن صحيحة؟) وحاصل، أنه ليس كل خلو فاسدة تجب العدة فيها، بل إنما تجب في البعض منها، فقل في شرع الجميع للمصنف بعد ذكر الخلوة للصحة والفساد، والعلة واجبة عليها في جميع ذلك، ثم قال: وفيه: إن كان المانع غير نية، وإن ما ذكره القداوي، وظاهره ضعف ما قاله القدوري ۱/۳۰۶، خلى (۲)۔

دوسرے جواب انہی کا موجود ہونا مانع شرعی بھی ہے:

”قوله: فليس للطبعي مثل مستقل، فإنهم مثله للطبعي بوجود ذات وبالنقيض أو التعاض مع أن الأول منهى شرعي، وبغير الطبع عنه، فيه مانع حملي شرعي، الخ“ رد المحتدر، ۵/۶۳۳ (۳)۔

اور اہل شرعی کی صورت میں قدرتی کے قول کے مطابق بھی عدت واجب ہوتی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔ رقم ۱۸۷۸۱۔

حرر العبد محمد رشید عفا اللہ عنہ، مسکن مفتی مدرسہ نظام سہارنپور، ۲۹/۱۱/۵۵ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔

صحیح: عبد اللطیف، ۴۹/۲۱۱/۵۵ھ۔

سال بھر میں ایک بار حیض آنے والی عورت اور آئندہ کی عدت

سید ال ۱۶۵۲۱۔ ایک عدت کو فلاں سے پاک ہونے کے ایک ہیضہ بعد اس کے نہ مانگے

طلاق دیتی جس حال میں کہ اس کا حیض ہے، یہاں تک ایک برک اس کا حیض نہ، چاہے ایک برس کے

(۱) تبیین الحقائق: ۳/۵۵۱، کتاب النکاح، باب المهر، دار الکتب العلمیۃ بیروت

(۲) حاشیۃ الشیخ علی تبیین الحقائق للرجلی: ۳/۵۵۱، باب المهر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) الفتاویٰ المحتار مع رد المحتار: ۳/۱۱۳، باب المهر، مطلب فی احکام الخلوة، سعید

بعد پھر ۲ ہے عدت اس کی کیا ہے اور کتنے مہینے ہے؟ اور توالد کب دمقہ و مفصل تشریح فرمائی؟
مردمہ فقیر غفرلہ، مائیں با سوال کاں بتائے۔

الجواب حامداً و معیلاً:

صورت مستورہ میں ۱۰ عورت کی عدت تین ٹھن ہے، میلوں کا اعتبار نہیں، جس وقت بھی تین ٹھن پورے ہو جائیں عدت ختم ہو جائے گی، توہی میں جو وہ نجس اخلاقی اور فاسخ بعدہ، جوار حقیقۃً تو حکماً نفث حیض کہلائے، تو یہی الاضطرار: ۲/۹۱۶ (۱) ہے۔

"الحایة المستعدة بانصهر ماں حیاضہ بہ امت، منہرہ، فعدہ، بانصهر ماں اور تراخ من الإیماء، مرد مختار، فایرہ، رد المختار" (مہینہ نہ امت نہ منہرہ)، نیز مایۃ نو اکثر، بحر، "ردالمحتار: ۲/۹۳۰ (۲)۔" امر لہ اعتصام بامستور، وہی تریں آپ ایک، تم حیاضہ، لغت، "باجیش" ۱۰۰ فی سراجیہ، ص ۸۸۵ (۳)۔

ہاں اگر تمہیں بھی پورے نہ ہوئے پہلے تین پورگی ہو جائے کہ جس آئے کی قطعہ میں نہ ہے تو پھر اس وقت، جس مہینے اس کی عدت ہوئی، "ستائیں، عداۃ نہ نہور میں حیضت حریصہ نو تیس، تم تیس نہ حریصہ، علیہ الصحیح بین الذمین والذم" رد المختار، رد المختار "وعدہ تم

(۱) ردالمحتار مع الفرائد: ۳/۵۰۵، ۵۰۵، باب العدة، سعید

(۲) وکدلی تبیین الخلاف: ۳/۸۰۳، باب العدة، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(۳) وکدلی فتاویٰ النعمانگیریہ: ۵۰۳، باب ثالث علیہ فی العدة، رشیدیہ

(۴) رد المختار مع الفرائد: ۲/۸۱۳، باب العدة، سعید

(۵) وکدلی البحر الرائق: ۳/۳۰۶، باب العدة، رشیدیہ

(۶) الفتاویٰ السراجیہ، ص ۱۰۴، کتاب الطلاق، رد المختار، سعید

(۷) وکدلی فتح القدیر: ۲/۲۰۶، باب العدة، مصطفیٰ البیہی، جنسی، مصر

(۸) وکدلی الفتاویٰ النعمانگیریہ: ۵۲۹، باب ثالث عشر فی العدة، رشیدیہ

(۹) وکدلی تبیین الخلاف: ۳/۵۱۳، باب العدة، دار الکتب العلمیہ، بیروت

۱۔ اگر شوہر اس سے ہمسری کر چکا ہے تو اس کی عدت تین ماہ ہے (۱)، اگر نہ ہمسری
کرتی ہے تو اس پر عدت واجب نہیں (۲)۔ لفظ واخذتہ فی الجمہ

۲۔ رد المحتار: "تکلیفی تھا، عدت نہیں ملتی، ہر ماہ سے مضایع طومبار پور، ۱۰/۹/۱۲۹۹ھ۔
الجواب فی: "عیدانہ وغیرہ۔"

تکلیف: "میں نے ہر ماہ سے مضایع طومبار پور، ۱۰/۹/۱۲۹۹ھ۔"

خلع کی عدت

سوال (۱۵۲۹): زوجین میں طلاق ترائی ہوئی، بہت مدت سے اس میں تھکاوٹ تھا، زوجہ
اپنا خاوند کے محل میں رہتی تھی، غرض کہ ترائی کیا، ایک عالم صاحب نے انہیں ان گزاری کر لینی بعد ایک
ماہ ایک دن گزاری کر دیا، طلاق ہو گیا۔ اور مولوی صاحب کا بہت بے ادبائی بعض کے بعد نکاح چاہتا ہے۔ بلکہ ایک
عدت ہے، عدت سے ثابت ان قسمن کی عدت تو ان کی زوجہ کی تعلق سے متعلق ہے، جس میں ثابت ان
قسمن کی عدت تو ان کی زوجہ نے ان سے خلاق مانگی تھی، جس پر اس نے ایک باغ جو کہ سر میں مقرر کر کے
دیا تھا، دینا دینے کے بعد طلاق کیا، ان وقت جو وہ دیا تھا، اسے مقرر کیا گیا تھا، پیش کرتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ عدت کی عدت جب طلاق سے تو اس کی عدت صرف ایک ماہ ایک دن ہے۔

الجواب: یہ مسئلہ درایہ جو ہے کہ طلاق اور خلع کی عدت علیحدہ علیحدہ ہے، کی عدت اور باغ

۱۔ باب العدة فی حلی من لم یحضر لفسخ أو کفر، وطلب بالیس ولبہ یحضر للاحق أشهر أو وطلت فی
الکفر، (الدر المختار) "افقود من الکفر، یعنی ان الفیقود بالکفر فی شرط فی حلی من لم یحضر مسائل
العدة" (در المختار) ۳/۵۰۹، باب العدة، معید

روایت کی نیب المختار ۲/۵۱۲، باب العدة، (الکتاب العلویہ مروت)

روایت فی الفتاویٰ العالمیہ: ۵۰۹، الباب الثالث عشر فی العدة، معید

(۲) "وسبب وجوبها عقد النکاح بالعدت، بلیم و ما جاری محرام من موت أو خلوة، ہی صحیحہ"

(الدر المختار مع: المختار، کتاب الطلاق، باب العدة ۵۰۳، معید)

دو کد فی الفتاویٰ الثانیۃ خلیہ، باب الثامن والعشرون فی العدة ۵۰۳، (ادارۃ تقرآن کراچی)

دو کد فی البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب العدة: ۳۰۳، (درشدہ)

جس روایت میں "فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدنیاً حیضاً" وارد ہے اس کا مطلب شراح نے یہ بیان کیا ہے کہ یہاں بیان جنس متصور ہے یعنی: اس کی عدت حیض سے ہوگی، اس لئے کہ دو مطلق ہے (اور مطلق کے لئے تین چیزیں تو آئے ہیں: اگر ہم میں متعین فرمادیا گیا) ائمہ نے یہاں سے یہاں کہ عدت و قلات ہوتی ہے۔ اگر اس کی عدت ایک حیض قرار دی جائے تو یہ حدیث مخالف ہو جائے گی قرآن کریم کے اس اصول کے تحت مسئلہ صحیح نہیں ہو۔ تین حیض پورے ہونے تک عدت مرد کو اٹک الگ دکھانے، اس کے بعد دوبارہ نکاح کیا جائے، محدثین و فقہائے احناف کا ایک مسلک ہے کہ عدت بدل المجهود شرح ابنیۃ (۱: ۱۵۳) و اوجز المسائل شرح مؤطا امام مغلطہ میں ہے (۲) مطلقاً واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۸ھ۔

الجواب صحیح، بندہ و نظام الدین عظیمی، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۸ھ۔

عدت شوہر کے مکان میں نہ رہنا

سوال (۱۵۳۰): ۱۔ شریعت مقدسہ کا حکم یہ ہے کہ بعد طلاق عدت میں گھر میں عدت نہ ادا ہے جس کے اندر اس کو طلاق دینی چاہی، تہا راج کل منتہ ولسہ کارمان ہے، شوہر کے مکان میں اگر عدت کر رہے ہیں یا جائے تو اس کے اندر سخت خطرہ ہے کہ میاں بیوی معصیت میں مبتلا ہو جائیں۔ کیا اس قسم کی اندیشوں کی بناء پر عدت کو گھر یا اس کے نیچے میں ہی ہو چاہیے یا جائز ہے؟

۱: قال العلامة السہاروردی رحمہ اللہ تحت حدیث "عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ان امرأة ثابت بن جبر احتضت منه فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدتہ حیضاً"۔۔۔ اجاب عنہ بعض العلماء، ان العمد بالحيضة هو الجنس الذي يصدق على القليل والكثير، فالمراد أن العدة بالحيض لا بالاشهر، فلا يبدل على وحدة الحيضة، وبدل المجهود: ۱۳۹، ۱۴۰، كتاب الطلاق، بيان حكم الخلع، امداديه ملتان،

۲: "ان المراد بالحيضة الجنس الذي يصدق على القليل والكثير، وتعقب بأنه وقع في النسائي التصريح بالوحدة، ويحاط به بان زيادة الوحدة هي رواية النسائي مني على فهم الراوي، إذ فهم عن لفظ الحيضة حيضة واحدة" راجع المسالك ۳: ۱۲۵، طلاق المعينة، مكتبة بحويہ، سہارنپور،

الْبَيْتُ

سوال [۱۰۳۱: ۲] ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق مغلطہ دے دی اور اس کے اس عورت سے کئی بچے ہیں اور عورت اور بچے ایسے وقت میں گئے بہت مہربان پر بیٹھتی ہے کہ بچوں کو چھوڑ کر دوسری جگہ شادی کرے اور نہ حلال کرے و شوہر اول کے نکاح میں آتا چاہتی ہے کیونکہ اس کو حلال کرنا گوارہ نہیں کیا۔ ایسی صورت میں شوہر کو ہمارے کہنے کا نہ کئے ایک خادمہ کی حیثیت سے اس کو اپنے مکان میں رہنے دے اور تعلقات زوجیت سے الگ رہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ اگر طلاق بائن یا مغلطہ ہے اور اس مکان میں عصمت کے ساتھ عدت گزارنا دشوار ہے، نیز کوئی عورت ایسی بھی نہیں جس کا وجود ہائی فقہ و فوافی یہ ہے کہ مرد کی مکان میں منتقل ہو جائے، گریہ سمجھنا، دو عورت کسی دوسرے مکان میں چلی جائے:

”وإذا وجب الاعتدال في منزل الزوج، فلا ريب أن يسكنها في بيت واحد أو مكان عدلاً، سواء كان الطلاق رجعياً أو مائداً أو ثلاثاً. والأفضل أن يحار بينهما في استئجار بيت، إلا أن يسكن الزوج فاسقاً في حال إمرأة ثقة تقوى عسى الحيلة تسهلها، وإن عذر، فلتخرج هي وتعتد في منزل آخر، وكذا فوضاى البيت، وإن خرج هو كذا أولى. وبهذا أن يسكن بعد الثلاث في بيت إذا تم بثلثي الثمن، كذا راجح، ولم يذكر فيه خوف فتنه ۱۷۱. وهكذا صرح في الهداية بأن خروج أولى من خروجها عند عدل ۲۰۱/۲ بحر ۱۷۱/۲۔“

۲۔ ایسی حالت میں دو عورت بالکل اجنبی ہے، اس سے پردہ فرض ہے اور نفوس حرام ہے (۲)۔ اگر اس فرض اور حرام کی رعایت کے ساتھ رکھ سکتا ہے تو اس میں گنجائش ہے، مگر احوط یہ ہے کہ خود کسی

(۱) راجع المرافق: ۲۱۱/۲، باب العدة، فصل في الإحدا، رسلیدہ

و کذا فی تبیین الحقائق ۳/۲۷۱، ۴۷۲، باب العدة، فصل في الإحدا، دار الكتب العلمیة، بیروت

و کذا فی الفتاوی النواحیة: ۲۹/۳، الفصل الثامن والعشرون في العدة، إدارة القرآن کراچی

(۲) ذل الله تعالى فينا بها النسي قل لا روجك وبتاتك و نساء المومنين بدنين عليهن من جلابيبهن ۴

دوسرے مکان میں رہے، اگر چہ فہ سے پہلے اور عورتیں بھی نہوں، یہ نکاح ایک مکان میں رہنا نہ کرنا نہیں، باقی ہوگا جو کہ باہر سے نہ آئے (۱)۔ فقہاء و محدثین نے غالی اطمینان۔

حررہ لعل محمود، کتبوی عفا اللہ عنہ، مبین مفتی بدرستہ نظام علوہ، مہا پڑھ، ۳۱/۳/۶۰ء۔

الجواب صحیح سعید احمد نعرا۔

الجواب صحیح عبد اللطیف، ۲۹/۴/رجب الثانی، ۱۴۰۲ھ۔

تین شخص ساٹھ دن میں

سوال [۶۵۴]: ایک مسلمہ بالغہ نے پہلے اول سے زہم، پھر دوسرے دن کے

دوسرے مرد سے منکرت کر لی، لیکن دونوں کے بعد یعنی پورے طلاق سے دو مہینے سے دن میں حائضہ ہوتی رہا۔

۱۔ "روى عن عبد الله بن الخطاب الزدجالي قال لم يكره في هذه الآية دلالة على أن النكاح المفسد

مفسد يستروجهما عن الأخيين، وإظهار السرور والعفاف عند الخروج، فلا يقطع أهل الحرب فيهن"

الحكم القرآن للجصاص، ۳/۶۱، ۵۳۔ سورة الأحزاب، ۵۹، قديمی

"الخلوة بالأجسة حرام، إلا للملازمة مميونة" فرکانت عجز، "والمدر العجز،

۳۶۸/۹، فصل فی انظر والنس، کتاب الحفظ والإباحة، سعید

(۱) "قال في الفقيه: سكن رجل في بيت من دار، وأمر أخته بنت آخر معها، ولكل واحد غلظ على حدة،

لكن باب الدار واحد، لا يكره دما لم يجمعهما بيتاً"، (رد المحتار، ۳۶۸/۹، کتاب الحفظ والإباحة،

فصل فی انظر والنس، سعید)

"وهما أن يسكناهما الثلاث في بيت إذا لم يلتقيا أثناء الأزواج، ولم يكن فيه خوف فسد"

(البحر الرائق، ۳/۶۱، فصل فی الإحداد، رشیدی)

"ولابد من مترعة بينهما في البائن لئلا يخلوا بالأجنبية، ومعاذ الله أن الحائل يمنع المترعة

المعترمة، وإن صافى المنزل عليهما، أو كثر الزوج فاستقار، وغروجه فولي"، (الدر المختار مع

رد المحتار، ۳/۵۳، فصل فی الحداد، سعید)

(وإذا كان في الفتوى المتأخرية، ۵۳/۵۱، الباب الرابع عشر فی الحداد، رشیدی)

وإذا كان في تبين المحققين، ۳/۵۱، باب التدة، فصل فی الحداد، دار الكتب العلمية بيروت)

والہ یہ ہے کہ اس کی منکحت کنج ہوگی یا نہیں، اور اس کا یہ جنس اکتفا سے عدت کی تکذیب ہوگا یا نہیں؟ ورو
میں سات دن میں پورا لمحہ جنس کا؟ اگر اسے قاعدہ شرعی نہیں ہے یا نہیں؟

الجواب حاملاً ومصیباً:

طریق کی حدت نہیں جنس ہے (۱)، اگر حاملہ ہو تو شیخ جنس حدت ہے (۲)، عدت گذرنے سے پہلے
نہاں طائی جائز نہیں (۳)۔ تین جنس کم سے کم ساٹھ دن میں آتے ہیں، اگر عدت پہلے نہ گزری حدت گذریگی
یعنی تین جنس آگے اور ساٹھ دن بھی پورے ہو چکے ہیں ان میں تین جنس آنے کا احتمال بھی ہے تو شرعاً اس
وقت واجب نہایا جائے گا اور نکاح طائی درست ہے اور طلاق کے بعد ساٹھ دن گذرنے کو اس کو تین جنس
نہیں آئے تو یہ جنس ساٹھ دن کا گذر جائے اس کی حدت پہلے کافی نہیں، اور اس کا نکاح معتبر نہیں ہوگا فوراً اور سب
نہیں سے اس کو طہرہ کر دیا جائے، تین جنس پورے ہونے کے بعد دوبارہ نکاح یا جاسکے:

فقال لا تعسیر، بل هو لخصات، بترخص أنفسهن ثلاثة أشهر (۱)۔ وقال ابن ندیم:

(۱) "وهي هي حق حرة: نحيض لطلاق، أو فصح بعد الدخول حقة، أو حكماً نكح حيض كواحد"

والمراد المختار: ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، باب العدة، معجم

او کذا فی مبیین الحقائق: ۳۸۴، باب العدة، ذکر نكح تعلیم، بیروت

(۲) کذا فی الفتاویٰ العالیہ، ۵۲۱، الباب الثالث عشر فی العدة، رشیدیہ

(۳) "وفی حق الحامل وضع حملہ" (المراد المختار: ۵۱۹، ۵۲۰، باب العدة، معجم)

او کذا فی الفتاویٰ العالیہ، الباب الثالث عشر فی العدة، ۵۲۱، رشیدیہ

او کذا فی الفتاویٰ السراجیہ، ص ۷۷، باب العدة، معجم

(۴) "لا يجوز للمرأة أن تزوج زوجة غيره، وكذلك المعدة، كذا فی السراج، سواء كانت العدة

عن طلاق أو وفاة" (الفتاویٰ العالیہ، ۴۸۰، الفصل السادس، المحرمات التي تتعلق بها حق

الغير، رشیدیہ)

(۵) کذا فی رد المحتار: ۲۱۳، باب العدة، مطلب هو النكاح القامد والاصل، معجم

(۶) کذا فی الفتاویٰ المتنازعہ: ۱۱۲، الفصل التاسع فی النكاح القامد والحکامہ، بذکر الغرض ان کما جی

(۷) (سورة البقرة: ۲۲۸)

﴿وَلَا تَحْرِمُوا مَوْلَاهُ مِنَ الْكَوْاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابَ أَحَدُهُمَا﴾ (۶)۔ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَأُولَٰئِكَ الْأَحْصَاءُ أَحْلَاهُنَّ أَنْ يَبْغِينَ حَمْلَهُنَّ﴾ (۲۶)۔

”وَمِنْ قَوْلِهِ: انْقَضَتْ عِدَّتِي بِالْحَبْضِ، فَالْتَوَلَّ لَهَا مَعَ تَحْيِيسِ لَنْ مَضَىٰ عَلَيْهَا سِتُونَ يَوْمًا عِنْدَ الْإِمَامِ، مَكَّنَ حَبْضَ عَشْرَةٍ، وَكُلَّ حَبْضٍ خَمْسَةَ عَشْرَ“۔ دَوْمَخْتَار۔ كَذَافِي فِتَاوَى قَاضِي حَاجٍ۔
مَجْمَع الْأَنْهَارِ: ۱/ ۱۷۷ (۳)۔ فَطَوَّاهُ اللَّهُ تَعَالَىٰ الْعِلْمَ۔

ترجمہ: بعد محمود فقیر لہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۲/۱۰/۸۸ھ۔

الجواب صحیح۔ بندہ نظام الدین مٹھی مرید دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۱۰/۸۸ھ۔

معتدہ کو منتقل ہوتا

سوال [۲۵۳۲]۔ ایک صاحب بخاری کے رہنے والے پاکستان رہتے تھے، ان کا انتقال ہو گیا، اب ان کی زوجہ ہیں عدت گزرنے سے جبکہ بوائے شوہر کے رشتہ زاروں کے فوراً ہی نکلیں؟ ان کے بھائی ان کو نکلیں لانا چاہتے ہیں، زوجہ کی والدہ بھی حج کو جا رہے ہیں، وہ بھی ملاقات کے متمنی ہیں۔
الجواب حامداً ومصلیاً؛

اگر بیوہ کو وہاں زمانہ عدت گزارنے میں کوئی مانع نہیں، مثلاً وہاں فقہ فریقہ کا انتظام ہے، عزت جان و مال کی حفاظت ہے تو اس کو یہاں منتقل ہونے کی اجازت نہیں (۳)، والدہ کو حج کے لئے جانے سے پہلے ملاقات

(۱) (سورۃ البقرۃ: ۲۳۵)

(۲) (سورۃ الطلاق: ۴)

(۳) (مجمع الأنهر: ۱/ ۶۹، باب العدة، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

و کذافی، فتاویٰ قاضی حان علی، هامش الفتاویٰ العالمگیریہ، ۵۵۲/۱، باب العدة، فصل فی اتغال العدة، (ضدہ)

(و کذافی الدر المختار مع رد المحتار: ۵۲۳/۳، ۵۲۴، باب العدة، سعید)

(و کذافی الفتاویٰ القاری حاتیا: ۵/۳، الفصل الثامن والعشرون فی العدة، إدارة القرآن کراچی)

(۴) ”والمنوطی عنہا زوجہا تسخر سالتہ لہا حجبہا ای نفقتہا، ولا تبیت لامی بیت ووجہا، فظاہرہ انہا لہم تکتن محتاجۃ بلی النفقة، لا یباح لہا الخروج نهاراً“۔ (الحرالائق: ۲۵۹/۴، باب العدة، (ضدہ)

(و کذافی تبیین المعانی: ۲/ ۳، باب العدة، دار لکب العلمیہ، بیروت)

کرنا وجہ: جواز انتقال نہیں (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد و فخر، دارالعلوم دیوبند، ۲۷/۶/۹۹ھ۔

یہ وہ کا اپنے باپ کے گھر عدت گزارنا

سوالی [۱۵۳۲]: اگر شوہر کے انتقال کے بعد بیوی کے مان و نفقہ کا انتظام نہ ہو تو بیوی اپنے باپ

نے گھر میں عدت گزار سکتی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر شوہر کے مکان پر عدت گزارنے کا انتظام نہ ہو تو اپنے باپ کے گھر گزار سکتے (۲)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد و فخر، دارالعلوم دیوبند، ۹/۱۱/۸۹ھ۔

ایضاً

سوالی [۱۵۳۵]: میں نے اپنے لڑکے کی شادی ایک بالغ لڑکی کے ساتھ کر دی تھی، ۱۳ ماہ بعد لڑکے

کا انتقال ہو گیا، یہہ کو ماہ چھوڑ کر پانچ ماہ بعد لڑکی پر لہوئی، یہہ نے عدت اپنے عزیزوں میں کی، لڑکے کے

باپ نے عدت اپنے یہاں کرنے کو کہا، لیکن اس کے عزیزوں نے نہ مانا اور اپنے گھر لے گئے اور وہیں لڑکی

= رو کذا فی الفتاویٰ العالمیہ: ۱/۵۳۴، طیب الرابع عشر فی الحداد، (شہیدہ)

(۱) "ويعرف من التعلیق أيضاً أنها إذا كان له قدر كلابتها، صاوت كالطافه، فلا يحل لها أن تخرج

لزيارة ونحوها قبل ولا يهاجر" (فتح القدیر: ۳/۳۳۳، فصل: علی المیتة والموتی عہوار وجہا

الحداد، مصطفیٰ البابی العلوی، مصر)

(۳) "وتعدان: أي معدت طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ، ولا تخرجان منه إلا أن تخرج أو یخرج

القنزل، أو یخالف النہامہ، أو تلف حالہا، أو لا تجد کراء البیت ونحو ذلک من التوضیحات"

والتر المختار: ۵۳۶/۳، باب العدة، معبد،

رو کذا فی البحر الرائق: ۲/۲۵۹، باب العدة، فصل فی الإحداد، (شہیدہ)

رو کذا فی تبیین المعلق: ۳/۳۷۱، ۳۷۲، فصل فی الإحداد، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(رو کذا فی الفتاویٰ التمار ختبیہ: ۷/۷۰، الفصل الثامن والعشرون فی العدة، إداوة مقرر أن کراچی)

پیدا ہوئی، یہ اُن کا کل خرقہ کے کے باپ نے کیا۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

عدت گزارنا اسی مکان میں لازم تھا جس میں شوہر کا انتقال ہوا اور وہ پہلے سے وہیں شوہر کیساتھ رہتی تھی (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۱۰/۱۳۹۹ھ۔

معتمد کو دوسری جگہ منتقل ہونا

سوال (۱۶۵۲۶): حاجی محمد ابراہیم صاحب کا انتقال ہوا، میری بہن جب سے پہنچی میں ہے اب وہ بہت بیمار ہے اور ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ اب ان کو آپ دیوبند بھیج کرادی جائے۔ خدا اشرع وہ میزہ کے لئے سزا کرے گا کتنی ہیں یا نہیں؟ میری بہن وہاں اپنے بچوں کے ساتھ آگئی ہیں۔

شرک الدین شورا ب گیت، میرٹھ۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر وہاں کی آپ دیوبند باقی حرائق نہیں اور طلاق کے لئے وہاں سے منتقل ہونا ضروری ہے تو عدت چار ماہ وں روز ختم ہونے سے پہلے بھی وہاں سے منتقل ہونا شرعاً درست ہے (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۱۰/۱۳۹۹ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نکاح الدین غنی عن دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۱۰/۱۳۹۹ھ۔

(۱) "علی المحدث أن تعد فی المنزل الذی یصلف إليها بالکسی حال وقوع الفراق والعدت"

(الفتاویٰ العالیہ ص: ۵۶/۱، الباب الثالث عشر فی العدة، رشیدیہ)

دو کتاب فی الہدیۃ: ۳۲۸/۲، ۳۲۹، باب العدة، مکتبہ شرکت علمہ ملتان)

(دو کتاب فی بیب الحقائق: ۴۷۱/۳، باب العدة، فصل فی الإحداد، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) "وتعدان: ای معدتہ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ، ولا یخرجان منہ، إلا أن یتخرج أو یتھدم المنزل۔ أو یصلف إھداسہ، أو یصلف مالھما، أو لا یجد کمرہ البیت ونحو ذلک من الضرورات"

(رد المحتار: ۵۳۶/۳، باب العدة، سعید)

زوجہ شوہر کے ساتھ والد کے یہاں آئی تھی شوہر کا انتقال ہو گیا، عدت کہاں گزارے؟

مسئلہ ۱۱۶۵۳: زید برائے طلاق اپنی زوجہ کو گھر لوٹے کر اپنے وطن شہر چھٹھنوں سے اپنی زوجہ کے والدین کے مکان پر قحبہ بنا دیا اور ایک دن زندہ مردہ کو زوجہ کے والد کے مکان پر ہی انتقال کر گیا، جبکہ زید کی زوجہ بھی بوقت وفات زید کے گھر تھی، نیز زید کو زوجہ کے وطن اصل قصبہ بنا دیا جس ہی دن کرویا گیا۔ اس صورت میں فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطلاق، میں عدت کی مندرجہ ذیل عبارت پیش نظر حجتہ کو پیش مرجم زید کے وطن شہر چھٹھنوں پر اسے عدت بھیجنا کیا حکم رکھتا ہے، آیہ ناجز ہے کہ بہتر نہیں ہے یہ حرام ہے؟

یا کر یہ کہے کہ زیادہ بہتر یہی ہے کہ قحبہ وفات شوہر کی میں عدت گزار کر یا دارالکرب ہے؟ اور اگر قحبہ وفات پر عدت نہ گزار کر شوہر کے وطن اصلی جو کہ زوجہ کا اصلی مکان کہلاتا ہے عدت پوری کی جائے تو بھی عدت ہو جائی گی۔ یہ کیسا؟ میں قہنچہ سے دست بستہ مذہب انتم میں کرتا ہوں کہ مسئلہ مذکورہ کو وضاحت کے ساتھ تحریر فرمائیں؟

فتویٰ ہندیہ کی عبارت مندرجہ ہے، کتاب الطلاق، باب سوگ، چہارم، ترجمہ فتویٰ عائشہ ری ہندوہ۔

”مستندہ بر عدت واجب ہے کہ اس مکان میں عدت گزارے جو حالت وقوع فرقت یا قحبہ وفات شوہر میں اس کے رہنے کا مکان بنایا تھا۔ یہ کافی میں ہے۔ اور اگر وہ اپنے کنبے کے مکان کو دیکھنے لگی، یا یہ کسی دوسرے کے گھر لگی کسی جگہ سے کسی قحبہ کی اس وقت طلاق واقع ہوتی تو اس وقت وراثت اپنے رہنے کے مکان کو مل جائے اور میں حکم عدت وفات میں ہے۔“ از فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطلاق، باب سوگ چہارم، ترجمہ عائشہ ری ہندوہ (۱)۔

• (و کذا فی البحر الرائق: ۴۵۹/۳، باب العدة، فصل فی الإحداد، وحیدیدہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۲۷، ۲۸، ۲۹، فصل فی الإحداد، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ الشارعیہ: ۱۰۷، الفصل الثامن والعشرون فی العدة، إدارة القرآن، کراچی)

(۱) ”علیٰ المعتمدۃ ان تعد فی المنزل الذی یضایف الیہا بالکنی حال وقوع الفرقة والحوث، کذا فی الکافی، نوکاتہ وانرفہا، نوکات فی غربتہا لأمر حین وقوع الطلاق، انقلت الی بیت سکھاہ۔“

عدت میں شریعت نکاح کے لئے اٹھ

سوال ۱۵۳۹: عدت میں شریعت میں شریعت کے لئے ہمارے نقلی سے نہیں

الجواب حامداً ومصلیاً:

حالت عدت میں شریعت کی شریعت کے لئے اس مردگان سے نکاح کی اجازت نہیں اگر

نکاح، انا، نقلی، م۔

ترجمہ محمد رفیع، دارالعلوم، دہلی، ۱۳۶۱ھ۔

بغیر مہسرتی کے طلاق کی صورت میں عدت

سوال ۱۵۴۰: ایک عورت کا نکاح ایک سال تک سے ہو، وہ چھ ماہ کے بعد

طلاق دینا اس سے مہسرتی نہیں کی۔ یہ اس عورت کا نکاح ایک سال سے پہلے سے کرنا چاہیے۔

تو اس کے عدت نہ دینی ہے، یہ نکاح اس سال کا نکاح عدت کے ہی ہو سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مہسرتی نہیں، لیکن نکاح کی عورت کو نکاح مہسرتی رہا ہے تو نکاح کے ہی

نکاح کی عورت کو نکاح کی عورت ہے (۲) عدت کے بعد نکاح کے نکاح سے نکاح

- (۱) نکاح، نکاح، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

دو کتب، علی الصغریٰ، کتاب النہی، ۱۵۴۰، الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

القرآن مجید

دو کتب، علی الصغریٰ، کتاب النہی، ۱۵۴۰، الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

۱) الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

فصل فی النہی، ۱۵۴۰، الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

۱) الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

۱) الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

۱) الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، الفصل فی النہی، ۱۵۴۰، باب النہی فی الاحکام، رشیدیہ

عدت کے دوران پردہ سے متعلق چند سوالات

سوال [۱۵۴۱]: میرے والد صاحب کا انتقال ابھی حال ہی میں ہوا ہے، ان کی بیماری کے دوران میری والدہ بھی ہسپتال وغیرہ میں ڈوڑ بھاگ میں رہا کرتی تھیں۔ اس دوران ان کا پردہ کی ایسے لوگوں سے بھی ہوتا ممکن نہ تھا جس سے وہ پہلے کیا کرتی تھیں۔ اب ان کے انتقال کے بعد پوزیشن یہ ہے کہ گھر یعنی دہرہ دون میں ایکہ میری چھوٹی بہن اور والدہ رہ گئی ہیں۔ گھر کے کام کاج میں ضرورت و دوسروں کی مدد کا پڑ جاتا لازمی ہے۔

ایک صاحب زیدہ جیرو والد صاحب کی حیات میں بھی ہمارے گھر کے ایک خرو کی طرح سے ہمارے گھر آیا جلیا کرتے تھے اور ان سے والدہ کا پردہ نہیں تھا زیدہ نے مرحوم کی بہت خدمت کی تھی۔ اب وہ رات کو میری والدہ اور بہن کے اکیلے ہونے کی وجہ سے گھر پر ہی سوتا چاہتے ہیں۔ زیدہ کافی بزرگ ہیں اور ہم انہیں تائے کہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں شرعی نقطہ نظر سے بتائیں کہ عدت کے دوران کیا زیدہ سے بھی والدہ کا پردہ ضروری ہے؟

۲۔ ان لوگوں سے کہ جن سے والدہ کا پردہ نہیں تھا، کیا ان سب سے پردہ کرنا ضروری ہے؟
 ۳۔ کیا ایسا مجبوری کی حالت میں جب کہ گھر میں کوئی مرد نہیں ہے عدت کی پوری مدت گزارنی ہوگی؟

۴۔ ... جگہ پر اس کے کچھ بچے اب باغ ہو گئے ہیں جو پہلے گود کھائے ہوئے تھے اور ان سے والدہ کا پردہ نہیں تھا تو دوران عدت کیا ان سے بھی پردہ ہوگا؟

۵۔ کیا عدت کے دوران آواز کا بھی پردہ ضروری ہے؟

۶۔ ... عدت کے دوران غلطی سے یا بھول سے اچانک کسی کے سامنے آ جانے سے لیکن خیال آ جانے

= العالمگیریہ، المصدر السابق: ۵۳۴/۱، وشلیہ

(و کذا فی جن ملحقانی ۳/۲۶۹، ۲۷۱، کتاب الطلاق، باب العدۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

(و کذا فی والامحار: ۵۳۰/۳، ۵۳۶، کتاب الطلاق، باب العدۃ، سعید)

پرواہ سانسے تہا ہے کوئی مٹا کھڑا نہیں؟

۷۔ عدت کیوں اسلام نے ضروری کی ہے، کیا حجرات ہو سکتی ہیں؟

الجواب جامعاً ومصلیاً:

جو شخص شرعاً محرم ہو اس سے پردہ لازم ہے خواہ زمانہ عدت ہو یا نہ ہو۔ زیادہ سے بھی پردہ لازم ہے (۱)۔ وہ مرد یا عورت کی جگہ رو سکتے ہیں، تہائی میں آپ کی والدہ صاحبہ سے نہیں (۲)۔

۱۔ پردہ ضروری ہے۔

۲۔ ضروری ہے (۳)۔

۳۔ عدت کی عدت چار مہینے دس دن پوری لازم ہے اس میں عورت نہیں (۴)۔

۴۔ جب وہ بالغ ہو گئے تو ان سے بھی پردہ ضروری ہے (۵)۔

۵۔ بلا ضرورت نامحرم سے بات نہ کی جائے (۶)۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ: جِازِلٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ بِغُصَاوٰنٍ اَوْ اَعْرَاسٍ مِّنْهُنَّ اَوْ اَلْوَرْدِ: ۱۸

"وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ: "الْعُرْفُ عَوْرَةُ" عَنِہَا اِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَیْنِہَا، اسْتَرْحِلْهَا الشَّطْرَ" (مشکوٰۃ المفاتیح، کتاب النکاح ۳۹۹/۲، قدیمی)

(۲) "عَنِ جَاسِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ: "لَا لِحُجَا عَلَی الْمَحْبَاتِ، قُلْتُ الشَّطْرُ یَجْرِی مِنْ اَحَدِکُمْ مَحْرَی الدَّمِ" (مشکوٰۃ المفاتیح، باب الفطر الی المعطوۃ، الفصل الثانی، ۴۹۹/۲، قدیمی)

(۳) راجع رقم الحاشیہ: ۱

(۴) قَالَ اللہُ تَعَالٰی: ﴿وَالَّذِیْنَ یَتَّبِعُونَ مِنْکُمْ رِجَالًا وَنِسَاءً یَتَّبِعْنَ اَنْفُسَہُمْ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ (سورۃ البقرہ: ۲۳۴)

(۵) قَالَ اللہُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمَطْلُوعَ لَظَرِیْرٌ لِّمَنْ یُّظْہَرُ عَلٰی عَوْرَاتِ النِّسَاءِ﴾ فَمَا اِنْ کَانَ مَرَاہِقًا، اَوْ قَرِیْبًا مِنْہُ بِحِثِّ مَعْرِفِ ذَٰلِکَ وَیَدْرِیْہِ وَیَفْرِقُ بَیْنَ الشَّوْہَاءِ وَالْمَحْشَآءِ، فَلَا یُمْکِنُ مِنَ الْقُدْحُولِ عَلٰی اَنْسَاءٍ، وَفَدَّ لَتَ لِمَنِ الْفَصْحیحُ عَنِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّهُ قَالَ: "اِیَّاکُمْ وَالَّذِیْنَ عَلٰی النِّسَاءِ" (ابن کثیر، سورۃ البقرہ: ۳۸۱/۳، ذوالسلام الریاض)

(۶) اِنَّ لَکُمْ مَعْرَکَیْنِ، اَوَّلَکَیْنِ لَکُمْ پَرْدَہُ، وَفِی الْکَافِی: وَلَا تُنْصِیْ جَعْرًا، اِنَّ صَوْنَہَا عَوْرَةُ، وَمَعْنٰی عَلَیْہِ =

۷۔ بھول اور غلطی کو نہ تھانی محال فرمائے، فوراً اس کی اصلاح ضروری ہے۔

۷۔ حدیث کہ عظمیٰ کہیں نے قرآن کریم میں فرمایا ہے (۱) میں کی عید و ریاست کرنے کا میں کوئی ہے۔ یہ اس کے بندے ہیں، سب پر بلاچوں، ہر حکم کی اطاعت لازم ہے، اور لا باس عسا فاعمل وہم۔

جريدة العهد، دمشق، ٢٩/٦/١٩٩٦هـ.

کیا جٹوانض کے لئے عدت ہے؟

سید ابراہیم (رحمۃ اللہ علیہ): یہ ایک حوائف سے محبت کرنے والا ایک سال سے اس کے چکر میں پھنس رہا ہے۔
 لوگوں کی از حد و تشویش کے باوجود اس سے رابطہ ختم نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میں اس سے شرعی کمالات کا لہذا اس
 شخص جلد سے اس لحاظ سے کہ اس کے کہنے میں بعد کچھ کر سکتا ہے؟ کیا اس کو بھی حد گزارنی پڑے گی؟ اور حدت
 کتنے ہونی چاہئے؟

انجوانه حسانه ومصليا:

طواف کعبہ کے لئے عالم شہر نہیں ہوگا ایسی حالت میں اس سے نکلتا کے لئے عدت کی ضرورت نہیں
لیکن اگر وہ حاملہ، عداوت میں اور کا محلی ہو تو شخص مذکور کو نکلتا کے بعد بچہ پیدا ہونے سے پہلے پھرتی وغیرہ کی
اجازت نہیں ان میں سے کسی کا ہونا جائز ہے (۳)۔ فقہاء اللہ موفقی۔
کتاب الوضوء ج ۱ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶

في المحيط في باب الآذان، بحر. فإنما يحجر الكلام من الماء للاجابة ومجاز زنه عن الحاجة إلى ذلك. ولا تجزئ لهم رفع أصواتهم ولا تسطيعوا ولا تلبثوا ويطعمها، لما في ذلك من استمالة الرعايا وتحويل الشبهات منهم. والمدار المخاض مع رد المحار. كذب الصلوة، باب شروط الصلوة: ١٠، ٩، ٨، ٧، ٦، ٥، ٤، ٣، ٢، ١، ٠، ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٣، ١٤، ١٥، ١٦، ١٧، ١٨، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١، ٣٢، ٣٣، ٣٤، ٣٥، ٣٦، ٣٧، ٣٨، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥، ٤٦، ٤٧، ٤٨، ٤٩، ٥٠، ٥١، ٥٢، ٥٣، ٥٤، ٥٥، ٥٦، ٥٧، ٥٨، ٥٩، ٦٠، ٦١، ٦٢، ٦٣، ٦٤، ٦٥، ٦٦، ٦٧، ٦٨، ٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٢، ٧٣، ٧٤، ٧٥، ٧٦، ٧٧، ٧٨، ٧٩، ٨٠، ٨١، ٨٢، ٨٣، ٨٤، ٨٥، ٨٦، ٨٧، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٢، ٩٣، ٩٤، ٩٥، ٩٦، ٩٧، ٩٨، ٩٩، ١٠٠، ١٠١، ١٠٢، ١٠٣، ١٠٤، ١٠٥، ١٠٦، ١٠٧، ١٠٨، ١٠٩، ١١٠، ١١١، ١١٢، ١١٣، ١١٤، ١١٥، ١١٦، ١١٧، ١١٨، ١١٩، ١٢٠، ١٢١، ١٢٢، ١٢٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٢٦، ١٢٧، ١٢٨، ١٢٩، ١٣٠، ١٣١، ١٣٢، ١٣٣، ١٣٤، ١٣٥، ١٣٦، ١٣٧، ١٣٨، ١٣٩، ١٤٠، ١٤١، ١٤٢، ١٤٣، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٦، ١٤٧، ١٤٨، ١٤٩، ١٥٠، ١٥١، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٤، ١٥٥، ١٥٦، ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩، ١٦٠، ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، ١٦٤، ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧، ١٦٨، ١٦٩، ١٧٠، ١٧١، ١٧٢، ١٧٣، ١٧٤، ١٧٥، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ١٧٩، ١٨٠، ١٨١، ١٨٢، ١٨٣، ١٨٤، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٧، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠، ١٩١، ١٩٢، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٥، ١٩٦، ١٩٧، ١٩٨، ١٩٩، ٢٠٠، ٢٠١، ٢٠٢، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٠٧، ٢٠٨، ٢٠٩، ٢١٠، ٢١١، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٤، ٢١٥، ٢١٦، ٢١٧، ٢١٨، ٢١٩، ٢٢٠، ٢٢١، ٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٤، ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٢٧، ٢٢٨، ٢٢٩، ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢، ٢٣٣، ٢٣٤، ٢٣٥، ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٨، ٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، ٢٤٢، ٢٤٣، ٢٤٤، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٥٤، ٢٥٥، ٢٥٦، ٢٥٧، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٧، ٢٧٨، ٢٧٩، ٢٨٠، ٢٨١، ٢٨٢، ٢٨٣، ٢٨٤، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٨، ٢٨٩، ٢٩٠، ٢٩١، ٢٩٢، ٢٩٣، ٢٩٤، ٢٩٥، ٢٩٦، ٢٩٧، ٢٩٨، ٢٩٩، ٣٠٠، ٣٠١، ٣٠٢، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٠٥، ٣٠٦، ٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٠، ٣١١، ٣١٢، ٣١٣، ٣١٤، ٣١٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩، ٣٢٠، ٣٢١، ٣٢٢، ٣٢٣، ٣٢٤، ٣٢٥، ٣٢٦، ٣٢٧، ٣٢٨، ٣٢٩، ٣٣٠، ٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٣، ٣٣٤، ٣٣٥، ٣٣٦، ٣٣٧، ٣٣٨، ٣٣٩، ٣٤٠، ٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧، ٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٢، ٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٠، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٦٣، ٣٦٤، ٣٦٥، ٣٦٦، ٣٦٧، ٣٦٨، ٣٦٩، ٣٧٠، ٣٧١، ٣٧٢، ٣٧٣، ٣٧٤، ٣٧٥، ٣٧٦، ٣٧٧، ٣٧٨، ٣٧٩، ٣٨٠، ٣٨١، ٣٨٢، ٣٨٣، ٣٨٤، ٣٨٥، ٣٨٦، ٣٨٧، ٣٨٨، ٣٨٩، ٣٩٠، ٣٩١، ٣٩٢، ٣٩٣، ٣٩٤، ٣٩٥، ٣٩٦، ٣٩٧، ٣٩٨، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤٠١، ٤٠٢، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤٠٦، ٤٠٧، ٤٠٨، ٤٠٩، ٤١٠، ٤١١، ٤١٢، ٤١٣، ٤١٤، ٤١٥، ٤١٦، ٤١٧، ٤١٨، ٤١٩، ٤٢٠، ٤٢١، ٤٢٢، ٤٢٣، ٤٢٤، ٤٢٥، ٤٢٦، ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٠، ٤٣١، ٤٣٢، ٤٣٣، ٤٣٤، ٤٣٥، ٤٣٦، ٤٣٧، ٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٤١، ٤٤٢، ٤٤٣، ٤٤٤، ٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٥٢، ٤٥٣، ٤٥٤، ٤٥٥، ٤٥٦، ٤٥٧، ٤٥٨، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١، ٤٦٢، ٤٦٣، ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٦، ٤٦٧، ٤٦٨، ٤٦٩، ٤٧٠، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣، ٤٧٤، ٤٧٥، ٤٧٦، ٤٧٧، ٤٧٨، ٤٧٩، ٤٨٠، ٤٨١، ٤٨٢، ٤٨٣، ٤٨٤، ٤٨٥، ٤٨٦، ٤٨٧، ٤٨٨، ٤٨٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٤٩٢، ٤٩٣، ٤٩٤، ٤٩٥، ٤٩٦، ٤٩٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٢، ٥٠٣، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ٥٠٧، ٥٠٨، ٥٠٩، ٥١٠، ٥١١، ٥١٢، ٥١٣، ٥١٤، ٥١٥، ٥١٦، ٥١٧، ٥١٨، ٥١٩، ٥٢٠، ٥٢١، ٥٢٢

والله اعلم بالصواب: ^{١٣} دار فخر الحاشية ^{١٤} دار فخر الحاشية

١٢٣: سورة الأنبياء

(٢٣) الاعتناء على الحامل من الزمان أصلاً، وإتسا لعدة لموت الروح أو طلاقه
الحامل من زوال الأيض وموتها: زوال المحض ٥١١/٣٢

عمرت وفات، وقت وفات سے ہے یا خیر ملنے کے وقت سے؟

سوال (۸-۱۶۵): محمد بن ابی بکر، ایک نابعدریزی کو معنوم ہوا، کی نگرانی میں گھسرت باہر رہا کرتے تھے۔ پھر اندت کب سے شروع ہوئی، اشل کے وقت سے یا خیر معلوم ہونے کے وقت سے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

عمرت وفات پر ماہ دس روز ہے، اس کی ابتدا وقت وفات سے ہے خیر خواہ کب ہی سے حتیٰ کہ اگر چار ماہ دس روز گذرے ہر بیوی کو فوت شدہ کی خبر ہوئی تو کبر یا نیکاکہ مدت تم ہوئی (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔
حررہ ماہ محرم و غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱۱/۱۳۸۵ھ۔

عمرت کے اندر تیسری طلاق

سوال (۹-۱۶۵): ایک شخص کی عمرت مقررہ جی ہے، بعد ازاں اس نے دوسری طلاق مطلق بشرط دی بشرط پوری ہونے کے بعد تیسری طلاق مطلق بشرط طلاق کی قسم کھائی۔ دوسری طلاق کے دو چار دن کے بعد شرم پوری ہوئی۔ کیا قائل خیر ہونے بعد طلاق طلاق طلاق پڑ جائے گی یا نہیں؟ پہلی اور دوسری طلاق میں، جرح صرف نفاذ کیا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مدت قسم ہونے سے پہلے ہی تیسری طلاق بھی واقع ہوئی (۲) کہ رجوع تو کیا ہو، نفعاً سب کا ایک ہی

= (۱) وکذا فی تبیین الحقائق: ۲۱۵/۳، کتاب الطلاق، باب العدة،

(۲) "ابتداء العدة فی الطلاق عقب النکاح، وفي الوفاة عقب الوفاة، فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتى مضت مدة لعدة، فقد انقضت عنها" والفتاویٰ المالکیمہ: ۵۳۲/۲، کتاب الطلاق، ابواب الثالث عشر، وشہیدہ

اور کذا فی تبیین الحقائق: ۲۱۵/۳، کتاب الطلاق، باب العدة، دار الکتب العلمیہ بیروت،

اور کذا فی رد المحتار: ۵۴۰/۳، کتاب الطلاق، سعید

اور کذا فی الہدایۃ: ۳۲۵/۲، کتاب الطلاق، باب العدة، مکتبہ شرکت غلبہ مدین

(۳) "وأما ما يرعى إلى المرأة فمنها المملوك أو عتقه، ولا يصح الطلاق إلا في المملوك، أو في =

قائل کہ نہ نہ انتہا ہے۔ یہ تو کچھ حضور مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات یا نہ شریعت میں آتا ہوگا۔
 جو میں سے ایک آپ ان میں سے۔ فقط اللہ تبارک تعالیٰ اعلم۔

۱۰۰۔ محمد امجد المصنفین، ص ۱۰۰، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

الجواب صحیح، ص ۱۰۰، مکتبہ دار الفکر۔

صحیح، ص ۱۰۰، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

یہ وہ صورت کا زوجہ پرچہ ہے

سوال ۱۰۱: یہ صورت کا کالج کی پڑوسی اور چاندنی سوسٹی کی پڑوسی پرنا کا کیا ہے؟

یہاں یہ امر ہے کہ یہ وہ صورت ہے جس کی پڑوسی نہیں کہیں سکتی ہے، لہذا جو ان کو کچھ نہ کہی ہو اسے نہ کہیں کہیں
 دیگر چیزوں سے۔ یہ پڑوسی کا ہے؟

الجواب حامداً ومضيفاً:

یہ وہ صورت ہے جو کالج کی پڑوسی اور چاندنی سوسٹی کی پڑوسی پرنا کا کیا ہے؟

۱۰۱۔ جو کچھ کے ساتھ وہ صورت ہے (۱۰۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۰۲۔ جو کچھ کے ساتھ وہ صورت ہے (۱۰۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَنَظِرَ مَنَظِرٍ مِّنَ الْأَوَّلِينَ﴾ (سورۃ البقرۃ، ۳۳)

ملف احقر، ۱۰۱، ص ۱۰۱، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

قوله ﴿وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَنَظِرَ مَنَظِرٍ مِّنَ الْأَوَّلِينَ﴾ (سورۃ البقرۃ، ۳۳)

﴿وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَنَظِرَ مَنَظِرٍ مِّنَ الْأَوَّلِينَ﴾ (سورۃ البقرۃ، ۳۳)

۱۰۱۔ ص ۱۰۱، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

۱۰۲۔ ص ۱۰۲، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

۱۰۳۔ ص ۱۰۳، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

۱۰۴۔ ص ۱۰۴، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

۱۰۵۔ ص ۱۰۵، مکتبہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۵۸ھ۔

مطلقہ رجعی پر سوا

سوال ۱۶۵۲: عاقل بطریق ذی اعدہ دران عدت میں بناؤ سنگھار از نسق ہے یا نہیں خاص کر ان صورت میں جب کہ شوہر کی نیت ایک طلاق ذی اعدہ سے عورت کو اپنے ملک کھان سے طہید کرتا ہو۔ ایسا مجلس میں تین طلاقیں ہدی ہوئے کے خیال سے نہیں دینا چاہیے۔ تو یہ عورت بعد ختم عدت سے رجعی کی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ خاص کر جب کہ اور ان عدت میں مردانہ تولی و فعلی کی طریقت ہوا ہو تاہذا اس شوہر کے رجوع میں عورت کو سفر بیعتہ ورنہ ہونے تبدیل مکان یا دوسرے نہیں؟ عورت کے بناؤ سنگھار کے لئے انی مکان میں شوہر کے رہنا ضروری ہے یا نہیں؟

الحبوب حامداً ومصلحاً:

مطلقہ رجعی کے ذمہ ترک زینت واجب نہیں خواہ شوہر کی نیت کچھ ہی ہو۔ اس کو ہذا سنگھار شوہر کے سامنے جائز بلکہ مستحسن ہے (۱)۔ ایک عورت کو چھ عدت دوسرے شخص سے نکاح درست ہے۔ جب کہ شوہر اول نے عدت میں رجعت نہ کیا ہو (۲)۔ اسکی عورت کو شوہر کے ساتھ فرجی چاہئے۔ شوہر کے مکان سے طہید رہنا درست نہیں۔ "مسئله لمرجعی تک سالی غیر ایضا نفع من معترقہ بہ حیاتی و بعد ختم لقاعہ" (۱) "المسئله لمرجعی عقبه تشوف وتزین، ويستحب لزوجها أن لا يدخل معها حتى یؤذنها"۔ فتاویٰ العالیہ کبریہ ۱/۲۴۷۔ کتاب المسامح فی لم حنفیہ رشیدیہ

"المسئله لمرجعیة تزین نوجھہ إذا كانت لرجعة مروجاً، ولا خلاف لعل"۔ (۲) الدر المختار ۲/۱۰۸۔ باب الرجعة، معذ۔

(۱) وکذا فی تبیین الحقائق: ۲۰۶۔ باب الرجعة، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(۲) أما الطلاق لمرجعی، بالحکم الأصلی ۷ عد نقصار العدد، فأما زوال الجمک وحل الرضاء فیسر بحکم الأصلی له لا یم، حتی یثبت لعلال، وبما ثبت فی کتابی بعد قضاء العدد، فإن طلقه ولم یراجعها من سرکھ حتی انقضت خدماء مات، (مدافع لصنف ۳۷۷، ۳۸۷، فصل فی حکم الطلاق،

دار الکتب العلمیہ بیروت)

نوع حیات، در حیات السعداء، دارالحدیث، ۲۰۱۶ء، صفحہ ۱۰۰۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب، مفتی محمد نعیم نعمانی، دارالحدیث، ۲۰۱۶ء، صفحہ ۱۰۰۔

مفتی محمد امجد علی، دارالحدیث، ۲۰۱۶ء، صفحہ ۱۰۰۔

عدت میں چوڑیوں کا استعمال

سوال (۱۵۵۳) جب کسی عورت نے شوہر کا استعمال توہم سے تو ہمیشہ کے لئے کالج کی چوڑیاں

پہنی تو استعمال کرنا رکھتے ہیں، مرنے کی چوڑیاں اگر استعمال کی جائیں تو برا نہیں سمجھتے ہیں۔ اس کی

کیا اصل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً؛

عدت نہ مارنے کی وجہ سے نہ منع ہے، چاندی سونے کی چوڑیاں پہننا بھی منع ہے (۲)۔ فقط واللہ

تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد المذنب، مفتی محمد نعیم نعمانی، دارالحدیث، ۲۰۱۶ء، صفحہ ۱۰۰۔

عدت میں چوڑی توڑ دینا

سوال (۱۵۵۴) شوہر نے مرنے پر عورت کی چوڑی توڑ دی، عورت کی کیا حالت ہے؟ عدت کتنی دن

کیا حقیقت ہے؟ اگر غلط ہے تو ایسی عدت میں اس کی چوڑی خود بخود ٹوٹ جائے تو بھروسہ کیا ہے یا نہیں؟

(۱) تصویر الانصار، ۵۳۹/۳، باب العدة، فصل فی المحدثات، سعید

(۲) فتاویٰ الفتاویٰ العالیہ، ۵۳۶/۱، باب الرابع العشر فی الحداد، وشیدہ

(۳) فتاویٰ البحر الرائق، ۳۲۶/۳، باب العدة، فصل فی الإحداد، وشیدہ

(۴) "عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها: روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "المذنب عياد، وجها

لا تلبس المعصرة من الثياب ولا المشقة ولا الحل، ولا تحتجب، ولا تنكح، محمد أحمد، رقم

الحديث (۲۰۰۳)، ج ۲، ص ۸۰، دار الفکر، بيروت

دوسری نمبر ۳۲۶/۱، کتاب الطلاق، باب فیما تحت العدة فی عدتها

دو کذا فی سنن لعقائ، ۲۰۶/۳، کتاب الطلاق، باب العدة، دار الکتاب، القسیہ، بیروت

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة وحكمة في كل شيء
والحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة وحكمة في كل شيء

شیخ: میرا مطلب یہ ہے کہ

نہ ملے گا، نہ ملے گا، نہ ملے گا

[illegible]

أَتَعْبُدُ رَبَّ هَٰذَا الْوَعْدِ:

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰ سال پہلے ۱۸۷۸ء میں اسے پھانسی دیا گیا تھا۔ اسے ایک بے رحم، غلامی پرور اور دہشت گرد قرار دیا گیا تھا۔

پیش کرتے ہیں جو کہ مجموعہ فتاویٰ اور فتویٰ مزبوری میں مذکور ہے۔ یا شاید واقعت و ادراک یہ ہے کہ یہ
اور طبقات میں انہی کے خلاف پہنچی ہے۔ یہ وہاں، شامی، ثانی، ثانیہ، میں ان کے بارے میں
دار و حق پر فی الواقع کے مفاد (قرائن) ہیں (۱)۔

= الحکم علی الدال علی أن بلاد الجند دہر الإجماع، وکنتھا فی موضع آخر علی طرہ اہل الحدیث
للدالۃ علی بیہ دام الکفر۔ وجمعت ہما فی السبب والیون۔ ولہ القطع بشئ من ذلک، وبسبب ان یقال
ن فی المسئلۃ قبلہ۔ وھذا قولان متساویان وإن کان توبہ دار الکفر تطہر نظر الی طہر الاولیاء
ویراحض بقرینۃ = اہل الدین، فی العزو والشہادۃ والہجرۃ لحدیث حسن حال الفرج۔ ص ۲۳۸
دار الحجاب۔ تفسیر دار الکتاب المعتمد (دروہ)

۱۱ = وقولہ لا تنصیر دار الإسلام دار حرب: ای ان یجب اہل الحرب شئ دار میں درجہ، اور انہ
اہل مصر وغیرہ، اور احکام الکفر، اور بغیر اہل الدین العہد، بقسم اعنی تاریخہم، حتی کہ من عند
الصور لا تنصیر دار حرب۔ بلا ہمدۃ شریط الذابحہ، وغیرہ، بشرط واحد لا غیر، وحق یقال حکم الکفر
وہو القہر، وبتصریح علی کونہ تجاوزت دار حرب ان الحدود دار الفرج لا بحر، فیما ان الناس
المسلمہ بحوزہ الفرج من اعدائہم، وتعمکوا الاحکام دار الحجاب دار الاسلام، فامثل
وفی شرح دار الحجاب قیل بعض الصحاحین انہ انقضت ملک الاسلام، کذا فی شری
السیسی، تم حصل لأهل الاموال وینبغ فیہ قہر من سبب سفد حکمہ السیسی، عادنی دار الاسلام
فمن فخر من السلاک، الا قد بین بشئ من عادہین، فیہ لہ لا شئ، ومن طفر بہ بعد عادہ معلوم
کافر من مسلم، او ذمی، اخلدہ بالظن، بن شاء، ومن طفر بہ بعد عادہ مسلم، او کافر مسلم، او ذمی
وسلم، اخلدہ بالظن، بن شاء، اھ

تفسیر حاصلہ: انہ لہذا دار حرب، ہذا فی حکمہ، اسو انہ فی دارہم، وقولہ = اھل
احکام اہل الشرک، ای علی التخصیص، وان لا یحکم فیہ احکام اہل الاسلام، عندہم، وحقہم، انہ
احریت احکام المسلمین، وحقہم اہل الشرک، لا تکون دار حرب، بل لہ، وبتسلیط دار حرب، ان
لا یخلل بیہا بندہ من بلاد الاسلام، دینیہ، وطہر دار الحرب لاسلام، بل عدت فی بدہ الاسلام
انکھار، ان بحر المسلمین ملحق بدار الحرب، خلاصہا علی قدر، ان قادی الہادیۃ

قلت: وبعد، فظہر ان ما فی الشہادۃ من جعل یم اور الذمی جعل العزیز، وحق بلادہ =

باب النفقات

(نقذہ کا بیان)

تین نفقہ کا انتظام شوہر پر لازم ہے

سوال [۲۵۵]: ۱۔ زید اس دوسرے کے عرصہ میں بارہ روز گزارتے ہوئے بھی نفقہ نکلی میں نہ کر رہا ہے بلکہ نکارتے سے قہر کیا تھا کہ نو نکلیں ہوں، تو تم تجربہ مان کا بندہ دست نکش کیا اور نہ ان نفقہ کا انتظام ہے، اب زہرا بچے میرے میں رہتی ہے اور مطالبہ کرتی ہے کہ نہ نفقہ اور رہائش کا بندہ دست کرے، یہ میں نہیں سمجھتا کہ وہ تاکہ دوسرا بندہ دست کرے کون سا کاپہ مطالبہ شرعاً نہیں تکفیر ہے؟

۲۔ اس مطالبہ سے غصہ ہو گیا کہ وہ اپنے میر و شرادات تک عدت وغیرہ کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

۳۔ اب تک میرہ میں رہ کر نفقہ نکلی کا انتظام کر رہی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ بیوی کا یہ مطالبہ شرعاً صحیح ہے (۱)۔

۲۔ حق ہوگی (۲)۔

۱۔ "الحب علی الرجل نفقة امرأته لمسلمة وللمیمة والفقيرة واسعیة، دخیلہ اولہ یدخل" (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۳۲، ۱۔ الفصل الأول فی نفقة الزوجہ وشیئہ)

(۲) کہدالی الفتاویٰ النصار خانیہ: ۱۶۳، ۲۔ الفصل الأول فی بیان من مستحق النفقة: دائرة القرآن کراچی، (۳) کہدالی فتاویٰ فیاضی خان علی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۲۲، ۱۔ کتاب النکاح، باب النفقة، رشیدیہ، (۴) "المہر تاکدہ بأحد معان ثلاثہ: المدخول، والخوف المسیحیة، وموت أحد الزوجین" (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۲۲، ۱۔ الفصل لثانی فیما بناکذہ المہر والمعتہ، رشیدیہ)

(۵) کہدالی فتاویٰ فیاضی خان علی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۶۶، ۱۔ کتاب النکاح، فصل فی الحلوۃ و تاکدہ المہر، رشیدیہ،

(۶) کہدالی الدر المختار: ۱۰۴، ۳۔ باب المہر، سبعہ)

۲۔ جب تک پردہ نش کر تھے، ہم اس کو بھی ہے کہ موسمِ عداوت یا شرعی و پجائیت کی طرف رجوع کرے اور شرعی فیصلہ وہاں سے حاصل کرے (۱)۔ فقیر اللہ بیاہر توفیق العظمیٰ۔

حررہ امجد محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱۲/۱۳۹۵ھ۔

حکومت کا فقہ شیعہ ہر کے ذمہ ہے یہ سوچیں گے کے کے ذمہ؟

نائب الن (۱۶۵۸)؛ ایک شخص جس کی عمر جب چار سال کی تھی تو اس کے والد کا انتقال ہو گیا، کچھ عرصہ کے بعد اس کی والدہ نے دوسرا نکاح کر لیا، تین روزہ والدہ سو قید باپ کے پاس رہتا رہا، یہاں تک کہ انہوں نے اس بارہ سال اور اس کی تعلیم و تربیت کی اور وہ اپنا کھانا کھانے لگا۔ اس دوران اس کی والدہ کو کئے شوہر سے عین پر رچے ہوئے اور اس کا سبب بچان گئے کر شوہر سے دور پڑے کر کے کہتا تھا آٹھ نو سال کا عمر صر ہے، دو گیا، اس نے برخلاف اسے ان کا فرچہ داشت کیا کھانے پینے سے، ۶۰ حیلے بھائی بہنوں کی تعلیم و تربیت سے بہ انتظام نظر فرما کر یہ سارا دوران اس کی والدہ کے غلام دیو سے اس کی شادی ہو گئی، اور طلاق ہو گئی۔

اس وقت اس کی یہ قسم کی پوری ہے جس کا والد مرچکا ہے اور اس کی بیوہ ماں نہیں ہے تو ہو کھانا کہ اس کی بیوی کا والد بھی بی بی بی کی طلاق کر ایتہ۔ والدہ نے اپنے بچوں کو اپنی بیوہ کے اوپر بیٹہ فوقیت دی، اور ہم سے کٹر نفرتی جھگڑتی رہی، واپس سب سے زیادہ بڑے بچے کی برکرتی رہی اور بیوہ کو غیر سمجھتی رہی اور بطور دعویٰ مطالبہ کرتی رہی، نکاح و شخص اس دوران اپنی والدہ کی ان بیجا حرکات سے بہت پریشان رہا اور ابھی تک یہ سے کرتی رہی، لیکن اب اس شخص کا دو تحقیقی بھو باپ ہے جو کھانا کرتا ہے، اس نے زیادہ شرمش کر دیا ہے اور اس کا بھو، جانی اپنے سو قید بھائی بہنوں ماں کے نفرتی بیٹے کچھ بھی نہیں دیتا ہے تو وہ شخص اب ان چیزوں

— المستعذ عن الصلاۃ تسحق المصلحة، الأصل أو انقرضت من کانت من جهة الزوج، فلها النفقة.

وان كانت من جهة العز أو از کتاب حق۔ نفقة الفقہ، الفتاویٰ العالمیہ، ۱: ۵۵۵، انفس الدلائل فی نفقة المبتدئ، وشیدہ۔

ولکما فی فتاویٰ فاضی حل علی حلل الفتاویٰ العالمیہ، ۴۴۲، کتاب النکاح، فصل فی نفقة المبتدئ، وشیدہ۔

ولکما فی المسح الراجح: ۳، ۲۳۱، رب النفقة، وشیدہ۔

(۱) ولکما فی الحیمة المجرؤة السعیة العاجزہ: ص: ۴۱۰، ۴۱۱، حکم: زوجة منعت فی النفقة، معذ:

اگر واقعہ نقد ہے تو ان وشوہ کے پاس رکھائی گئی، البتہ ان کا التزام بھی لازم ہوگا، کاتب گاہے ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اپنی حیثیت کے مطابق ان کو بدیہ نقد دیتا بھی اور ان کو خوش رکھتا، ان کے امراء، بیٹے، عبادت سے نفقہ، اللہ کا شرف فی العلم۔

حرر داسد گھو، غفرلہ، دارالعلوم، نوبہ، ۱۹/۵/۵۱ھ۔

مال اور بیوی کا نفقہ

حوا [۱۵۵۶]: اگر شخص سے روزانہ اپنی قدر کسب کر دین تو ائد کہ نفقہ مادر و زوج

خود کافی نہ شود۔ درین صورت نفقہ دین بر او واجب شود یا نفقہ مادر؟

الجواب حامداً ومعتلياً:

نفقہ مادر مشروط بشروط فقر مادر و بیسار ہمسرہ پس اگر مال غنہ است یا ہمسرہ ہمسرہ نیست، معسر است، بر او نفقہ مادر واجب نیست، و نفقہ زوجہ بھر صورت واجب است، موجد عسر زوج یا ہمسرہ زوجہ ساقط نہ شود۔ و اگر زوج مادر موجود است درین صورت بھر نفقہ اش بر ہمسرہ واجب نیست پس در صورت مسئلہ انسب آنست کہ اگر مادر تحمل نفقہ خود نہوان کرد و نیز زوج ندارد ہر چہ کسب کند، زن و مادر ہر دو را بخورد:

"وعلى الحامس عشر: انما نفقة المرأة نفقة" (ملف، ص ۱۵۰۷)۔

"نحو مسئلہ نارو وجہ علی زوجہ، مدار کمال فقیر او غنیاً و توکان صغیراً، مسلمة کذات الزوجۃ او کافرة، مبطوۃ، تو غنیہ و در حرۃ او غنیۃ، ۵۱، مجمع الأمہ، ص ۴۹۳ (۶)۔

"و اما نفقة من ايجاب نفقة الأم من الولد إذا لم تكن متروكة، لأنہ علی الزوج،

۵۱، بحر ۲۰۷۶ (۳)۔

۱۱، ملفی البحر ۴۹۶۱، باب نفقة، فصل: نفقة العفل الفقیر، دار احیاء التراث العربی بیروت)۔

(۲) مجمع الأمہ، ۵۱۵، کتاب الخلاق، باب النفقة، دار احیاء التراث العربی،

(۳) البحر الرائق، ۳۵: ۱۶، باب النفقة، وشہدہ،

بشر شاہ کے گھر جانے لفظ کے مطابق کا حق نہیں

سال ۱۵۲۰ء: میری شادی ۱۶/۱۲/۱۵۲۰ء کو توپراہم کے ساتھ ہوئی تھی، آٹھ سال سے زیادہ

کا غم ہوا، آٹھ غم انہوں نے میری کوئی خبر نہ لی، بلکہ کئی بار یہ چاہا کہ مجھے جبریہ عداوت زبردستی اپنے گھر لے جائیں، مگر خدا نے میری راج رکھی، اور میں نہ جا سکی۔ شادی کے بعد سے آج تک میرا کوئی خرچہ انہوں نے برداشت نہیں کیا، اور وہ کسی حد تک ناکارہ بھی ہیں۔ میں شریعت سے اپنا فیصلہ چاہتی ہوں، کیونکہ میں ایک شریف عورت ہوں، پرہیزگاری ہوں، کیا کروں کہاں چوں؟

الحجاب حاملاً و معصلاً:

آپ اپنے شوہر کے مکان پر موجود نہ ہیں، وہ بلانا چاہے پھر بھی نہ جائیں تو آپ کو اس سے فرج طلب کرنے کا حق نہیں (۱)۔ اور وہ حالت میں آپ کی طرف سے برا ظلم ہے، آپ کو لازم ہے کہ آپ اپنی غلطی کی معافی مانگیں، اور شوہر کے گھر پر جا کر تباہیوں (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبدہ محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۲۱/۵/۱۴۳۵ھ

= (رو کذا فی الدر المختار ۵/۳۷۵، باب النفقة، معید)

(و کذا فی الفتاویٰ القاریۃ ج۱: ۱۹۳، ۱۹۶، الفصل الأول فی بیان من یتحق النفقة، دائرة القرآن کراچی)

(۱) لا نفقة لأحد عشر مرتنة، وعقبلة ابنہ، وخارجہ من بیتہ بغير حق، وهي الناشز، حتی

تعود، الدر المختار، ۵/۳۷۴، باب النفقة، معید

(و کذا فی الفتاویٰ المعامکیر: ۵/۱۱۲، الفصل فی نفقة الزوجة، رشیدیہ)

(و کذا فی الفتاویٰ القاریۃ ج۱: ۱۹۳، ۱۹۶، الفصل الأول فی بیان من یتحق النفقة، دائرة القرآن کراچی)

(و کذا فی تبیین الحقائق، ۳/۳۰۳، باب النفقة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) عن ابن عمر وحی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاءت امرأة إلى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت: یا رسول

اللہ! حق الزوج تلی المسرة؟ قال: "أر لم تسمع نفسها ولو كانت عنی طهر فب، ولا تصوم مر ولا یأذنه،

فإن حرمت نفسها، اعتبها منکة الذر حتی وملکة اعداب حتی ترجع"۔ الباب المذاہقین، ۲/۷۹، ۲/۷۸،

باب حق الزوج علی الزوجة، مکتبہ حنفیہ

دو اطراف کیا شوہر کے ذمہ دارم ہے؟

سوال (۶۵۹۴): بہندگی بیماری میں جو اخراجات کئے گئے وہ اخراجات بندہ کے ذمہ سے ذمہ لازم ہوں گے، یا بہندہ کے اپنے مالی میں سے خرچ کیا ہوا ہے؟ امر چھٹے دن بہندہ پہنے زون کی رضا مندی سے اپنی دل سے پاس پیچہ برقی اسٹیک ایام کا نقشہ کر کے ذمہ ہوگا مروجہ سے ذمہ ہوگا کیا؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

اگر شوہر کی اجازت سے اپنی دل کے پاس رہا ہے تو ان ایام کا نقشہ زون کے ذمہ لازم ہے، لیکن بیماری کی وجہ سے جو پیچہ اور پیچہ میں خرچ کیا ہے وہ زون کے ذمہ وہب نہیں رہا، اگر زون خرچ دید سے تھیں ۱۵ سالن ہے:

”ولا تجب نفقہ المصروف ولا اعادة الصواب ولا نفقہ ولا حضانة ولا نفقہ المصروف
سبب ج: فتاویٰ عالمگیری ۵۶۶۱۲، الباب الرابع عشر: النفقات، المصنف الاول فی نفقة
زوجة ۱۹۱، نفقة وامه ۱۹۱، نفقة
حرره او غير محرمه او غرضه دار العلوم دیوبند۔

کیا باپ کے گھر رہ کر بھی نفقہ شوہر کے ذمہ واجب ہے؟

سوال (۶۵۱۵): کیا زہرہ کے دوران قیام والدین گھر کی باپ سے سب اقران نفقہ اخراجات گھر کی باپ سے واجب رہا ہے؟

۲۔ کیا سب اقران گھر کی نفقہ آدنی زہرہ کو بچھلے دوسری زوجہ کے ساتھ رہتی ہیں، جائز

۱۔ الفتاویٰ عالمگیری ۵۴۹۲، وشہید بہ:

”و كذا في رد المحتار ۵۵۵/۳، باب النفقة، مطلب: لا تجب على الأب نفقة زوجته ابنة الصغير، معيد
”انجب السفقة، ولو هي في بيت أبيها، قاله بطلوا، الزوج بالنفقة، به يفتى“ (الرد المحتار
۵۵۵/۳، كتاب التلاق، باب نفقة، معيد)

”و كذا في الفتاوى الثمانية حاشية ۱۵۳/۳، ۱۵۴/۱، ۱۵۴/۱، كتاب النفقات، الفصل الاول، اقراره بالقرآن مكره اجري
”و كذا في الفتاوى الثمانية ۵۵۵/۱، الفصل الاول فی نفقة الزوجة، وشہید بہ)

ہے اور اگر پر واجب ہے؟

۳۔۔۔ اگر مذکورہ واجبات ضروری اور واجب الاداء ہیں اور ان کی ادائیگی سے بکر کمرائے تو تازہ روئے شرع شریف اس پر کیا حکم لازم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔۔۔ حسب معاہدہ دو مان تقدر کی مستحق ہے (۱)۔

۲۔۔۔ حسب قرار و نصف آمدنی کی وہ مستحق ہے جبکہ مرافعاتی مقدار اس کے مان و نقد کیلئے کافی تصور ہوتی ہو (۲)۔

(۱) "وإذا حالحت المرأة زوجها من نفقتها على ثلاثة دراهم كل شهر، فهو جائز. ثم الأصل في جنس مسائل الصلح عن الثقة أن يمنع عن الثقة من الزوجين متى وصل بشئ يجوز للقاتلي أن يخرس على الزوج في نفقتها محال بمصر الصلح بينهما تقديرًا للنفقة، ولا يعتبر معاوضة". (الفتاوى الصالحية، كتاب الطلاق، الفصل الأول في نفقة الزوجة، مطلب: مسائل الصلح عن الثقة: ۵۵۳/۱، رجبہ)

قال الله تعالى: ﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ. إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ (سورة ۳۳)
"بمعنى والله أعلم بإيجاب الوفاء بما عاهد الله على شيء من المنور واندخول في القرب، فالزومه الله تعالى إجماعاً". (حكمكم القرآن بالخصاص، ۴۹۹/۳، مطلب: التزويج في العقل، قدیمی)
"عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إِنَّ الْفَاحِشَ يَنْسَبُ لَهُ لَوْ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: هَذِهِ خُدْرَةُ قُلَانِ بْنِ قُلَانٍ" (صنن أبي داود: ۲۳/۲، كتاب الجهاد، باب في الوفاء بالعهد، ابداه ملتان)

"عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه قال: دعني أمي يوماً ورسول الله صلى الله عليه وسلم لماعد في بيتنا فقالت: هاتما أعطيك، فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مأذوت أن تعطيك؟" قالت: أذوت أن أعطيه فمروا. فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أما إنك لو لم تعطيه شتاء، كتبت عليك كلابية". (مشکوٰۃ المصابيح: ۲/۲، باب الوعد، قدیمی)

(۲) "وفائدة اعتبار التقدير أن يجوز الزيادة على ذلك والنقصان عنه، لعلى هذا الأصل يخرج جس هذا المسائل قال: وإذا حالحت المرأة زوجها على ثلاثة دراهم لكل شهر ففالت المرأة: لا يكتفي هذا"

ہوتا ہے اور یہ ہے (۱)۔ اور میرا "جونا" ناخوارہ کو بھی ضرور دیکھ لینا چاہئے اس میں اس کو خوب تفصیل سے
لکھا ہے (۲)۔ اور اراکھو مروج بند اور کتب خانہ علی کی سیارہ پر سے ملتا ہے۔ فقط واللہ جو تعالیٰ اعلم۔

نہادہ عہد محو القہر من اعمین مفتی مدرسہ قاضی علوم مسیحیہ، پیر، ۱۰/۲/۱۳۵۱ھ۔

صحیح: عبداللطیف، ۱۲/۱/۱۳۵۶ھ۔

کیا یہ کہہ میں رہتے ہوئے بھی ثقہ لازم ہے؟

سید ال (۱۵۶) : زید نے اپنی زوجہ بندہ کو دانا کے دودھ سے مزینہ پیچ دیا، یہ عارضہ رونے پر بندہ
کو نہیں بدایا، بندہ کے عزیز و اقارب نے اور اس کے دوست و اراک نے ایک اور سبب بندہ کو بانے کا ذکر کیا، لیکن
زید نے پر دھام نہ کیا، نہ زید نہ کچھ نہ جان بعد باہر چلا گیا، بندہ کو پکے میں رہتے ہوئے ایک سال حال نہ کر گیا۔
زید جس اہانت باہر سے آیا، اس وقت اس سے نہانیا کر لینی زید بندہ کو بلاؤ، زید نے صاف شکوک میں کہہ کر
"میں بندہ کو ہرگز نہیں بلاؤں گا، میری سرحد میں کئی دہائی ہے" بندہ کے اقرب نے زید سے کہا کہ اگر تم بندہ
کو نہیں جانتے ہو تو بندہ کو مان و مقصد، زید نے جواب دیا "بندہ قریب چار سال سے میرے نکاح میں آئی
ہے، لیکن بندہ سے میرے اس عرصہ میں رچے ہوئے آرام نہیں ملا، اس لئے میں بندہ کو کس بات کا مان و مقصد
ہوں؟" میرے اوپر کوئی حق نہیں، اگر بندہ مجھ کو آرام و برقی تو مان و مقصد اور میری مقدار ملتی۔ تو بندہ کا مان و مقصد زید
کے اوپر طاقت اور ہے کہ نہیں؟ (۱)۔

۱: کمال فی غور الادکار، ثم اعلم ان متابعنا استحسن ان ينصب القاضي الحقفي ذاتنا من مذهبه
التفريق بينهما، اذ ان كل الزوج حاصراً، وبني عن الطلاق، فان تفرق ضروري اذ طلبة، والحالة
الآن لمي جعلنا متابعنا حكماً مجتهداً فيه، فبغذه القضاء، الخ "ورد المحتار، باب النفقة، مطلب في
فسخ النكاح بالاحقر من النفقة وبالعينة ۳-۵۹۰-۵۹۰-۵۹۰" (مصدق)

"والحاصل ان التفريق حال حقیق، وحال عیث حان عہد التناهی، اذا ثبت عجزه، والاول
اعجزه عن متابعنا مجتهداً فيه دون الناس، وبصح القضاء بالاول، وتبعه دون الثاني" البحر الرائق،
كتاب النفقة ۳-۱۳۳-۳-۱۳۳ (مصدق)

۲: (راجع للمصنف، الحیث الباعث، ص ۱۳۳، ثم مرہ ذہب یہ مستقر، ص ۱۳۳، اور لاشاعت کراچی،

الجواب حامداً ومصلحاً:

جب کہ زید نے اپنی زوجہ کو دھکے مارے تو جب زید کی اجازت سے بیٹے دے دو ان وقت کی سنت
ہے، البتہ اگر بغیر اجازت کے لگی، یا اجازت سے جانے کے بعد باوجود زید کے جانے کے نہیں آئی، بلکہ با
اجازت بیٹے کی رخصتی تو دشمنی مان وقت کی سنتی نہیں جب شوہر کے مکان پر آجائے تو جب سنتی ہوگی۔

”وإنما نفقة المرأة من بيتها أي الزوج غير حق وإنش من الطهر، وبئر عاتق، إن
مساواة بعد مسامحة أحد، أو حدث عن أن تكون مائة سنة“ مسکب الأظہر علی مجمع الأعمہ
۱/۱۵۶ (۱)۔ نفقہ عہدہ کا نہ تو علم۔

”وہو العہد محمد وکسوی عہد اللہ عزہ، میں مفتی مدرہ مظاہر علوم ہمایوں (پ۔ پ)۔

”نفقہ“ مطلقہ

سوال [۶۵۹۸]: میں ایک پرائیویٹ ٹیچر ہوں، بیوی شادی جب روایت پر موری
سکی، کہاں سے عہدہ ہو اُس میں آئی۔ شادی سے بعد پتہ چلا کہ شوہر نہایت بد چلن اور فتنہ ہے، اس نے تمام
زیورات اور سامان چیز کو روکنے دینا اپنی بد چلن میں فروغ دے کر دیا۔ نہ بیٹ بھروئی دیا، نہ کن و کپڑا، نہ سانس کی نئی بھی
خان باپ کے گھر پیدا ہوئی، سارا خرچہ والدین نے اٹھایا۔ جب میں اپنی زندگی سے بھگت آئی تو بلا فراں نے
عہدہ نواد کا ہوا چند اشخاص کے سامنے حسب شرع تین مرتبہ طلاق دے کر اپنی زوجیت سے علیحدہ کر کے تین
پہریں کے ساتھ چوہن پر چھے والدین کے گھر چھڑ گیا، نہ لڑائی کا خیال کیا نہ سائل کا، نہ سائل کا مہر دیا، نہ
خرچہ ایام نہت دیا، اب اس کو باقی ۱۰ ماہ گھر ہے، طرہ طرہ کی اجازت دھکیاں دے رہا ہے، میرے قریب
مال باپ سب تک میرا خرچہ برداشت کریں گے؟ علماء دین سے مسئلہ کار ہے۔

(۱) مسکب الأظہر علی مجمع الأظہر، کتاب الطلاق، باب النفقة، ۱/۹۴، (مختارہ)

وکنفاہی الفتاویٰ (المکرمہ): ۵۳۵/۱، الفصل الأول فی نفقة الزوجہ، (رشیدیہ)

وکنفاہی نسیر الاستار مع الفکر المختار: ۵۵۵/۵، ۵۵۶/۵، باب النفقة، سعید

وکنفاہی الفتاویٰ التاریخیہ: ۱۹۴/۳، الفصل الأول فی بیان من يستحق النفقة، (دار الفکر، بیروت)

دو بیویوں کے درمیان برابری اور برابری کی وجہ سے بیوی کو طلاق دینا

سوال ۱۵۹۹: زید کا عقد عین کے ساتھ ہوا، اور نفوت صحیحہ سے قبل طلاق کر لی جس کی وجہ سے وہ بیکار ہو گیا، بعد نفوت صحیحہ ہوئی، زید نے دوسرا عقد حبیب کے ساتھ کیا۔ زید دونوں کے اثرات سے بے اثر رہا، اس لیے کہ نفوت صحیحہ کے بارے میں اثرات سے نفی اشیاء کے ساتھ کرتا ہے اور حیلہ کو اسطرح دہرے کا پتہ دیتا ہے، لہذا وہ نکاح نہیں آسکتی، تو کیا زید اس صورت میں نہ کار ہو گا؟ اور کیا زید کو دوسرا عقد طلاق دینا چاہیے یا پہلے ہی اثرات کے ساتھ زندگی بسر کرے؟ کس صورت میں زید کے بارے میں تفصیل خوب تحریر فرمائیے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

دونوں بیویوں کے لیے بچے کے وجود کا خراج یکساں رہنا چاہیے (۱)، ایک کو بڑھیا اور ایک کو ٹھیکہ یا بچہ نکلی ہے، یہ برابری کی وجہ سے طلاق دینا چاہیے، مگر نفقہ و نفقہ الیہ اللہ تعالیٰ علم۔
حرر و امیر محمود مظفر، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۶ھ

نہایت طہ ابق کا نقطہ

نہایت (۱۵۱۰): وضع علق پر عورت حیات کے نقطہ کی تکمیل ہوئی، لہذا اس صورت کے مزید ہونے کی بناء پر عورت کو طلاق دینے کی صورت میں عورت مہر و نفقہ کی تکمیل ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

ختم میں اگر نقطہ حیات کے تصور کی شرط نہیں لی گئی تو وہ ناقطع نہیں ہوتا، اور شرط نہ لی گئی ہے تو ساتھ

۱- المستطاب، الفصل الرابع فی عقد الأولاد، ۵۶۰/۱، رشیدیہ،

۲- کذا فی البحر الرافعی، کتاب الطلاق، باب النفقة، ۳۳۰/۳، رشیدیہ،

۳- کذا فی الہدایۃ، باب النفقة، ۴۴۴/۲، شرح عمیدہ،

(۱) "يجب أن يمين فيه: أن في القسم بالتمتع به في البتة وفي العلوس والمأكول والصحة، إلخ،

والمر المحذور، باب القسم، ۴۰۱/۳، ۲۰۲، رشیدیہ،

۴- کذا فی الدر المنثور، باب القسم، ۴۹۳/۲، رشیدیہ،

دو جانے کا میرا شرط بھی ساتھ ہو چکا ہے، طلاق سے نہ نقطہ عدت ساقط ہوتا ہے نہ میرا نکاح و حرمیت ہونے پر طلاق
نے خواہ مخواہ اثر ہے :

”وہی سلف کیں مہمنا: ای من الحن و العبر فا کئی حق لکن و حد من لہ و حق علو
الآخر مد متعلق، فلا ینصاف فی بھیر و لا یغفر مصلیہ و مبر و نہ و لم یغفر لہ و لا یغفر
بالا مالذکر ۱۰۵۱“، مجمع الزواہر، ص: ۲۵۲ (۱)۔ فقہ و اللہ بنی نفاق ظم۔

ترجمہ: بعد نکاح و نکاحی فقہ اللہ من مہمنا، مکتب مدرسہ نظام علوم بہار پور، ۳۶/۱۲/۶۸ھ۔

الجواب: سید احمد غفرلہ مدرسہ نظام علوم بہار پور، ۳۶/۱۲/۶۸ھ۔

عدت کے بعد حفاظت کا اقدار و مکتب

سوال (۱۰۵۱): نامرے نور جہاں سے نکاح کیا، بعد آیہ حرمہ کے اپنی زوی نور جہاں کی
موجودگی میں اس کی طلاق نہیں شادی جہاں سے نکاح کر لیا، اس کے بعد نور جہاں کو طلاق منقطع دینا۔ طلاق
منقطع دینے کے بعد نکاح ۱۰۵۱ کے سمجھانے بجھانے پر اب نامرے نور جہاں کو اور اس کے بچوں کے وراثت
کیلئے بھیجی، دینے ماہ واریات و نور جہاں حرمہ سے اسی حالت میں نہ سمجھتے، ملے ہوئے مکان کے یک کمرہ
میں، سب کی اجازت سے راقی ہے۔ اس صورت میں نور جہاں اور بانی نور جہاں روپیہ کا جو ٹرے یا ٹیکس؟
نور جہاں روپیہ سے نور جہاں کے بچے اور بھائی کھاتے ہیں یا نہیں؟ نور جہاں کو، صرے کمرہ مکان میں

(۱) مجمع الزواہر، کتاب الطلاق و راقی الخ، ۱۰۹، ۶۔ حرمہ،

وہی سلف الخ و العبر فا کئی حق لکن علی الآخر ما یعلق بذلک الکاح إلا بقدر
و سکناہ، إلا ما یعلق علیہا یسقط النکاح لا یسقط، (شمارہ ۳۵۲، ص: ۶۵۳، کتاب الخ، سید)
و کذا فی فتح القدیر، ۶۴۳، ۵، کتاب الخ، مصطفیٰ البیہ الخلی،

”لمعدنہ عن الطلاق یسقط النکاح لا یسقط، کان الطلاق و جہاں روپیہ کا جو ٹرے یا ٹیکس، حاملاً نکاح
امراً اولیٰ لکن، (الفتاویٰ العالمیہ، ۵۵۵، ۱۰، الفصل الثالث فی نفقة المعدن، رشیدی)

(و کذا فی مجمع الزواہر، ۱۰۹، ۶، کتاب الخ، دار احیاء التراث عربیہ)

(و کذا فی اثنائا راجع، ۲۲۳، ۳، الفصل الثاني فی معات الخ، دار القرآن کریم)

(و کذا فی حاشیہ الفہرست علی نسیب الحنفی، ۱۱۶، ۳، کتاب الخ، دار الکتب العربیہ عربیہ)

عدوت کے بعد بھی رہنا درست ہے یا نہیں؟ شاید جہاں کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

حافظ محمد حسن رسولی ہمارے ہنگامی۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

بچوں کا خرچ تو دوسرے کے ذمہ لازم ہے (۱) بلور جہاں کا خرچ عدوت ختم ہونے کے بعد سے لازم نہیں رہا (۲) لیکن اگر عرصہ اس خیال سے اس کو بھی خرچ دیتا ہے کہ وہ اس کے بچوں کی پرورش کرتی ہے تو اس میں بھی ممانعت نہیں، نیز مکان سے متعلق کمرہ میں رہنے سے بچوں کی نگرانی میں سہولت دیتا ہے یہ بھی درست ہے لیکن اس کا لحاظ ضروری ہے کہ گذشتہ تعلقات کی یاد تازہ ہو کر فتنہاں سے متکا نہ ہو جائے۔ جو وہ یہ نور جہاں کو ملا ہے اگر وہ اس میں سے اپنے باپ بھائی کو بطور ہدیہ کچھ دے تو یہ بھی درست ہے۔

نور جہاں کی طلاق جہاں سے جو دوسرے نکاح کیا ہے وہ حرام ہے اس کو چھپنے کے دوبارہ نکاح کرے۔
فتاویٰ احمدیہ جہاں سے طلاق۔

حررہ العبد محمود غفرلہ۔

نفقہ و نفقہ

سوال ۱۶۵۷۲: طلاق شدہ عورت کے ایذا مہرت کا کھانا کچھ اٹھانے کے ذمہ ہے یا عورت

خود کھانے ہے؟

صغیر احمد کراچی۔

(۱) "نفقة الأولاد المصداق علی الأب، لا یشترکہ لہا أحد". (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۶۰/۱، الباب

السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع فی نفقة الأولاد، رشیدیہ)

(۲) کذا فی الفتاویٰ التاتاریخانیہ: ۶۳۴/۳، الفصل الثالث فی نفقة ذوی الأرحام، إدارة القرآن کراچی)

(۳) کذا فی الدر المختار: ۲۱۲/۳، باب النفقة، سعید)

(۴) "ولو أقام الزوج البنت علی إفرادها نقضاء العدة، سقطت نفقتها". (فتاویٰ قاضی خان علی ہامش

الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۳۱/۱، کتاب النکاح، باب النفقة، فصل فی نفقة العدة، رشیدیہ)

(۵) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، الباب السابع فی النفقات، الفصل السادس فی نفقة العدة، رشیدیہ)

(۶) کذا فی البحر الرائق: ۳۳۷/۳، کتاب الطلاق، باب النفقة، رشیدیہ)

الجواب حامداً ومصلحاً:

شوہر کے ذمہ ہے واجب ہے (۱)۔ انشاء اللہ تعالیٰ اہم۔

حرر و ابجد محمد و غفر لہ۔

یا شہزادہ کا نفقہ اور حق حضانت

سوال (۱۶۵۷۳): اگر کوئی زوجہ اپنے خاوند کے ساتھ افعال دینی کی سرکوب ہو کر اس کو رنج و غم

اصدہ پہونچا ہے:

۱۔ خاوند اس کو شب میں طہارت کر میں صبح کو سفر پر جاتا ہوں۔ اگر کچھ سن کر ہاؤ اور اس کی دل نے جواب دیا کہ سوئی، پھر صبح کو بھیجا نہیں آئی، خاوند غصہ سے چائیا مل کر کوئی پردہ نہیں کی اور ایک عرصہ مقرر کیا، مگر اس کی خیریت نہ تھی لیکن کد زیر غم نہ رہتا یا مرنے لگی۔

۲۔ ایک عرصہ کے بعد خاوند نے واپس نے پھر اس کو سمجھا کر خاوند کے پاس پہونچا دیا، اس کے بعد خاوند نے ہزار کچھ کر ایک خیر بات کہی اور تاکید کی کہ اس کو ظاہر نہ کرنا، مگر اس نے جس کی خوب شہرت کر کے خاوند کو بدنام کر لیا اور فحش ہوئی۔

۳۔ خاوند کے بلا علم و اطلاع و اجازت اس کے نصیحت کے وقت بھائی کو لڑا کر ماں کے گھر بھی گئی۔

۴۔ ماں کے گھر آ کر خاوند کی جھوٹی شکایت اس کے افسروں سے کر کے اس کی طرف سے اس کو بدھن کر کے ملازمت پر اثر ڈالنے کی کوشش کی اور بد مزہ کیا۔

۵۔ خاوند کو اس کے باپ نے جہان کو لانے پر مجبور کیا اور وہ عی تو اس سے پردہ کر لیا اور بچوں

کو لے کر دیا۔

۶۔ اس کے بعد خاوند کا باپ پھر خود گیا اور اگر دونوں کو اپنے پاس رکھا تو خاوند کو پروردہ چھو کر کسی سے

(۱) "إلا نفقة العدة ومسكنها، فلا يسقطان إلا إذا مضى عليها"، (الرد المحتار: ۳۵۳/۳، باب الخلع، معبد)

روکن الدینی حاشیہ الشیعی علی تبیین احق نق ناسی: ۳/۱۹۲، باب الخلع، دار النکت العلویہ بیروت)

روکن الدینی فتح القلندر: ۳/۳۳۳، باب الخلع، مصطفیٰ لدینی التحلی، مصر)

(روکن الدینی البحر الرائق: ۵/۱۵۰، باب الخلع، رشیدیہ)

بدنام کرے

۸۔ خاوند نے باپ کو بھی لکھی کہ خاوند پر وردہ چھو کرئی سے مرث ہے، اس نے اس کو چڑتا ہے۔
 ۹۔ اس چھو کرئی سے دشمنی کر کے اس کے ساتھ باپ پائی کی جس پر خاوند نے جھڑکا اور سر سے منع کیا تو کہہ کہ جبکہ مرث کا دعویٰ کروں گی، چائے سے پاؤں پڑا ہے۔

۱۰۔ ماں کو جھوٹ لکھ کہ مجھے خاوند اور سر نے مرث ہے، یہ بی خبر کر رہا، اس نے بیٹے اور دادہ کو روانہ کیا وہ بی بی اور بااصل حاس میں کر بہت شرمندہ ہوئی۔

۱۱۔ بیمار میں کر باوا جائز سے نہ اندھ مرثانہ و دانہ میں کیا م کیا، حاجی نے اس سے نکل دیا، اس نے تھیلہ کیا، مدد طلبہ بڑھاپا اس نے خود کو کتابت کی، اس کو دستیابی تھوڑی جس میں اپنا اور اس کا نام لکھ دیا وہ بے تھکا، اس کی شہرت ہوئی دماغی آپریشن کے بعد نے زائے کے دور ہو گئی۔

۱۲۔ دو اٹان سے بال نے تو اسے خاوند کے امر اٹھی، مگر سادہ مرثانہ کا کر رہا، دادہ، وہ خاوند چا کر اس کی زائے سے ملنے کی خواہش کی۔ خاوند جب تک لکھ رہا کہ وہ بی بی اور جب باپ چھو گیا تو تندرست، خاوند آئے تو سخت لڑا رہا۔

۱۳۔ جب اس ترتیب سے مطلب نہ ملا تو یہاں شہین فعل کیا جس سے خاوند کی چلن و حرکت بدھو میں چڑھی یعنی محض شہ پر ملازمہ کو چھو کر اس کا خاوند ایک تھ کر دور بانی رفتہ گھس گیا، اگر اسی کا خاوند اس سے خاوند سے انتقام لیتا تو جان کی بھی وادہ ملازمہ اس کو پیٹ دیتی تو مرث کی تھی، مگر خدا کا فضل شامل حال تھا۔ بات منع و منع ہوئی، اس کے بعد خاوند سے قطع مین و منافرت کر لیا۔

۱۴۔ خاوند نے باپ کو بھی اس بات پر کہ تہاں نے چڑوس (پوتے) کو سکا کہ تم باپ کو کیوں نہیں پچھتے؟ ایسا خط لکھا کہ جس میں ان کی بے عزتی کی سر نہیں تھی موروں کو ظالم ہے ایمان، دوزخی، فسادی، راکھ، جین، جھوٹ، پلیٹ، جاننا، اولیہ کے خطبات سے مسووم کیا اور جھوٹے الزام لگائے جس کو دیکھ کر ملازمہ کو سخت مرث ہو۔

۱۵۔ خاوند کو بچان کے متعلق مدد جواب لکھ لہذا نہ ان کو تم اس وقت تک نہیں لے جاسکتے جب تک کہ مہر لڑو۔ اب انکی سعادت میں خاوند لکھ کر مجھ کو مرث اور شک کو کرانی نہ ہو کو طلاق دیدے تو اس کا یہ فعل و انجی نہ

تو یہاں یہ کہہ دیا کہ اگر کسی نے کافر کو قتل کر دیا تو اس کی ہر گز توبہ نہیں ہوگی۔

سوال نمبر ۱۱: اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے، تو اس کا کفار کے ساتھ جہاد کے لئے پورا ہونا اور اس کے لئے شہادت کے لئے کئی صورت میں بھی آئی ہو، اسے غلطی سمجھتی ہے؟ اور خاندان کو اس کے لئے کفار کے لئے پورا کیا جائے گا؟

سوال نمبر ۱۲: اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر دے، تو اس کے لئے کفار کے لئے جہاد کے لئے پورا کیا جائے گا؟ اور خاندان کو اس کے لئے کفار کے لئے جہاد کے لئے پورا کیا جائے گا؟

یہی کے یہاں اس بات پر غور فرمائیے کہ اس کی حالت میں ہے۔

۱۔ جب شہید ہو جائے، تو اس کی حالت میں پورا کیا جائے گا تو اس کی حالت میں ہے۔ اگر کوئی شخص قتل ہو جائے، تو اس کی حالت میں پورا کیا جائے گا تو اس کی حالت میں ہے۔

”تسبیل علیہ السلام“ میں ہے: ”وَمَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا بَعْدَ تَحْرِيرِهِ فَقَدْ قَتَلَ تِسْعَةَ أَلْفِ مُسْلِمٍ“۔ اور اگر کوئی شخص قتل کر دے، تو اس کی حالت میں پورا کیا جائے گا تو اس کی حالت میں ہے۔

”تسبیل علیہ السلام“ میں ہے: ”وَمَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا بَعْدَ تَحْرِيرِهِ فَقَدْ قَتَلَ تِسْعَةَ أَلْفِ مُسْلِمٍ“۔ اور اگر کوئی شخص قتل کر دے، تو اس کی حالت میں پورا کیا جائے گا تو اس کی حالت میں ہے۔

”تسبیل علیہ السلام“ میں ہے: ”وَمَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا بَعْدَ تَحْرِيرِهِ فَقَدْ قَتَلَ تِسْعَةَ أَلْفِ مُسْلِمٍ“۔ اور اگر کوئی شخص قتل کر دے، تو اس کی حالت میں پورا کیا جائے گا تو اس کی حالت میں ہے۔

۲۔ جامع المسائل، ۱/۱۹۲، باب الرضا، باب ما جاء في حق الزوج على المرأة، ص ۱۹۲۔

۳۔ مشکوٰۃ المصابیح، ۲/۲۹۳، کتاب الاذی، باب عشرة النساء، وما لکل واحد من الحقوق، قدیمی۔

رضی: ولایۃ لہ: خدا: قال: "وأنشدنی لنفسی بیدہ! من رحن ندع امرأۃ إلی عراشہ، فتأبى علیہ، ولا کان الذی فی السماء، ساخطاً علیہا حتی یرضی عنہا" منکبۃ شریف (۱)۔

۲۔ خاتمہ کے راز کو ظاہر کرنا اور بدنام کرنا یہ بھی گناہ ہے، وہ کہتا بفہم من: سورۃ التحریم (۲)۔

۳۔ بغیر اجازت کسی دوسری جگہ شوہر کے گھر سے جانا بھی گناہ ہے:

"عن ابن عمر: رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: جاءت امرأۃ فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فغالب، یارسول اللہ! ما حق الزوج علی فہرۃ؟ قال: "ان لم تنع بنفسہا ولم کانت غیر طہر قلب، ولا تصوم، ولا یافدہ، فإن خرجت نعلہا، لعنہا ملائکۃ الرحمن، ولا تکرک العذار حتی ترجع"۔ تہذیب الخلفی (۴)۔

۴۔ بھٹ پلانا: یہ ہے اور جوئی شکایت نہ کرنا بہتان ہے، "وہو فی حرمت قرآن شریف سے گزرتا ہے" (۵)۔

(۱) مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۸۰، باب عشرة النساء وما لکل واحد من الحلول، قدیمی

(۲) الصحيح لمسلم: ۱/۴۶۳، باب تعزیر امتناعہا من فراش زوجها، قدیمی

(۳) صحيح البخاری: ۲۸۲/۴، کتاب النکاح، باب إذا دعت النمرأة مہجراً ففراش زوجها، قدیمی

(۴) قال مفتاحی: "وإذا استأذنتی إلی بعض فروعہ حبیبة، فلیتأذت بہ وأظہرہ اللہ علیہ، عرف بعضہ وأعرض عن بعض فلیتأذت بہ، قلت من أیاک هذا، قال بأبی التعلیم الخیر" (سورۃ التحریم: ۳)

"عن عقیق بن عامر: رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "من دأى شراً فسترها، کان کمن أحمى هوادة"۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب فی الشر علی المعلم: ۳۱۶۱، حدیثہ

"عن أبی ہریرۃ: رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "من ستر علی مسلم فی الدنیا، ستر اللہ علیہ فی الدنیا والأخرۃ"۔ (جامع الترمذی: ۱/۱۳۰، باب منجد فی ستر علی المسلمین، سعید)

۵: تہذیب الخلفی: ۲/۲۸۸، باب حق الزوج علی النورۃ، حقائق

(۶) قال اللہ تعالیٰ: "وَأَوْصِیْ بِقَوْلِ الزُّوْرِ"۔ سورۃ الحج: ۳۰

۷: وقال اللہ تعالیٰ: "فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَذِبِ"۔ (سورۃ آل عمران: ۷۱)

۵۔ خداوند سے شرمنا پر، پشیم۔

۶۔ کسی پرانی قسم کا بیٹن لگانا قطعاً حرام ہے اور کثیرہ گناہ ہے، اگر اسلامی حکومت ہو اور دوسری

شرطیں بھی موجود ہوں تو ایسے بیٹن کی مزید قذف ہے (۱)۔

۷۔ ایک چھ کوٹری کرنا زبانی بیٹن سے بھی سخت ہے۔

۸۔ بلا جو شرعی شخص بدگمانی سے ایسی حرکت کرنا اور شوہر یا سرکرایے اخلاط کہنا حرمت و جہالت

ہے (۲)۔

۹۔ جھوٹ، بیٹن گناہ ہے (۳)۔

۱۰۔ یہ کہیں بیٹن اور حیا سوزہ گنہ گرا۔

۱۱۔ یہ تو ممکن ہے کہ شہر کی دوا سے نفع نہ ہو، اور اکثر کے علاج سے نفع ہو جائے، لیکن اگر جھوٹ

وقال الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كَذِّبْ الْمُؤْمِنَاتِ وَيَا بَنِيكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يَشْرُكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْكُلْنَ مِنْ ثَمَرِهِنَّ مَا يَفْتَرَيْنَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزِلْنَ فِي الْأَيَةِ سُورَةَ الْمَعْتَجَةِ ۝۱۲﴾

(۱) "عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ علیہ وسلم: "اجتنبوا السبع الموبقات" قالوا: یا رسول اللہ! ومنهن؟ قال: "الشُّرک بالله... .." ولذو المعصنات الموقعات الفاحشات". (مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۱۷۱، کتاب الایمان، باب الکبائر وعلامات النفاق، قدیمی)

(۲) قال الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْخَرُوا لِمَنْ قَوْمُ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا جُورًا مِنْهُمْ، وَلَا تَنْسَاءُ نِسَاءَ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ حُجْرًا مِنْكُمْ، وَلَا تَقْرَبُوا أَمْوَالَهُمْ بِالْإِثْمِ، إِنَّهَا هِيَ الْوَسْطَىٰ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزِلْنَ فِي الْأَيَةِ سُورَةَ الْمَعْتَجَةِ ۝۱۱﴾

(۳) "عن عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: "أول ما كنتم والكذب، فإن الكذب يهدي إلى الفجور، وإن الفجور يهدي إلى النار، ومن لم يترك يترك يترك ويعصى الكذب حتى يكذب عند الله كذراً" متفق عليه" (مشکوٰۃ المصابيح، كتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغيبة والنسيء، ص: ۳۱۴، قدیمی)

اور برتن ہے تو گناہ ہے۔

۱۲۔ یہ بھی بہت بڑا ظلم و گناہ ہے۔

۱۳۔ قادیان کے باپ کی عزت کرنا بھی عورت کے ذمہ لازم ہے، اور ایسے لفظ اپنا حرام ہے۔

۱۴۔ یہ تشوہ و تافہر ملی ہے۔

۱۵۔ میری اگر کوئی مدت مقرر کی ہے تو اس مدت پر مطالبہ درست ہے اور بچوں کی پرورش کا حق بھی ماں کو ہے جب تک لڑکی بالغ ہو اور لڑکا سات سال کا ہو سکے، یعنی اندر المختار (۱)۔ اگر بچوں پر برے اخلاق کا اثر پڑے ہو تو باپ کو حق ہے کہ ماں سے علیحدہ کر لے۔ ایسے حال میں جبکہ بہادر شاہ ہو گیا تو شرعاً خلاق دینے میں مضائقہ نہیں اور طلاق شوہر کی طرف سے ظلم نہیں:

”وإيضائه بواجب، وقيل: الأصح مطره، لإباحة، بل يستحب لمؤدية أوتاركة سنة،
ام“، در مختار (۲)۔

جواب نمبر ۲: جو عورت شوہر کے مکان سے اپنے ’ہزارت‘ کسی دوسری جگہ بھی جائے تو وہ نقدی ہتھکڑیاں نہ شوہر کو فقہ دینے پر مجبور کیا جاسکتی ہے جب تک شوہر کے مکان پر داخل آئے:

”لأنه لا يخرج من بيته مع حق وهي نائمة، حتى تعود ولو بعد سفر“، در مختار (۳)۔
جواب نمبر ۳: بچوں کی پرورش کا حق ماں کو ہے جب تک طلاق نہ ہوئی ہو اور بعد طلاق کے بچوں کے غیر ذی رحم محرم سے ماں نے نکاح نہ کیا ہو اور لڑکا سات سال سے کم ہو اور لڑکی بالغ نہ ہوئی ہو، نیز ماں کے حالات ایسے خراب نہ ہوں کہ اس کی گندھی عادتوں کا اثر بچوں پر پڑ کر وہ خراب ہو جائیں، مگر بچوں کا خرچ بہر صحت باپ کے ذمہ ہے:

”ثبتت الحضانة للأولاد ولو بعد الطرفة، إلا أن تكون مرتدة أو عاجزة أو غير مأمونة
أو متزوجة بغير محرم، الصغير والمعاذنة بشرط حقها بمكاح غير محرم، أي الصغير، وتعود

(۱) دراجع ص ۴۴۳، رقم الحاشية: ۱

(۲) الدر المختار مع رد المختار: ۲۲۷، ۲۲۸، کتاب الطلاق، سعید

(۳) الدر المختار علی تنویر الأضواء: ۵۷۶۱۳، باب النفقة، سعید

کرس۔ فقہ: اللہ اعلم۔

مشرف احمد غنی، جامع مسجد فتح پور، دہلی۔

از دارالعلوم دیوبند

المجوابہ حامداً ومصلیاً:

بیوی کی یہ روٹی شوہر کے ساتھ مذموم اور حرام ہے، غیر فرزوں کے ساتھ اگرچہ کھول کر نہیں
بیس کر بائیں کرتی ہے تو اس کے شوہر کو حق ہے کہ مناسب سمیے کرے اور سزا دے، بد بانی پر بھی سزا دینے کا حق
ہے (۱)۔ جو عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے گھر سے اپنے والد کے گھر یا کسی اور جگہ چلی جائے تو اس کا نفقہ
شوہر کے ذمہ واجب نہیں جب تک وہ شوہر کے مکان پر واپس نہ آجائے (۲)۔ اگر شوہر کے مکان پر ہے اور
بد بانی کرتی ہے، دیکھنا نہیں مانتی تو تنہا کار ہے، لیکن نفقہ شوہر کے ذمہ ہے، اگر شوہر کو محبت پر قدرت نہیں
دیتا ہے تو ایک قول پر نفقہ واجب نہیں، کذا فی رد المحتار (۳)۔ فقہ: واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند۔

(۱) قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَالَّذِي تَخَالَفَنَ بَيْنَ ذَٰلِكُمْ فَصَاحِقٌ لِّمَا هَٰؤُلَاءُ مِنْ أَفْوَاجٍ﴾ (نساء: ۳۴)۔

قال الجصاص: ﴿فَصَاحِقٌ لِّمَا هَٰؤُلَاءُ﴾ یعنی خواہوں یا نہ خواہوں، ﴿وَالَّذِي تَخَالَفَنَ بَيْنَ ذَٰلِكُمْ﴾
اسن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: ہجر الکلام، وقال سعد: هو الجماع وقوله: ﴿وَالَّذِي تَخَالَفَنَ بَيْنَ ذَٰلِكُمْ﴾
ابن جریر عن عطاء قال: الضرب غیر المرح بالمسواک وتحرده۔ (أحكام القرآن: ۲/۱۰۱۲، قدیمی)
(۲) "وإن نسرت، فلا نفقة لها حتى تعود إلى منزله"۔ (فتاویٰ العالکبریہ: ۵/۵۱، الباب السابع
عشر فی الفقات، الفصل الأول فی نفقة المروحة، صحیح)

(و کذا فی الہدایہ: ۳۲۸/۲، کتاب الطلاق، باب النفقة، شرکۃ علمیہ ملتان)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۳۱۳، باب النفقة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(و کذا فی مجمع الزہیر: ۳۸۸/۱، باب النفقة، دار احیاء التراث العربی بیروت)

۳: "لا نفقة لاحد عشر" وخلاصہ من بیہ بعد عن حق، وهي الشاقة، حتى تعود

للعروج، لانها لو مانعت من العطاء، لم تكن بأسوة، (الدر المختار)، "فہدہ فی السراج بمنزل الزوج -

بیوی کا طلعہ و مکان کا مطالبہ اور نشوونگی صورت میں نشقہ

سہ ماہی [۱۵۷۱]۔ دمہ نے فیہ کے ساتھ نکاح کیا اور بعد فتنی کے فیہ کو اپنے مکان میں لے جا کر اسی مکان میں رکھا جس میں حامد کے ماں باپ بھائی وغیرہ رہتے تھے۔ دستور کے مطابق خیر بھی لکھی اپنے داماد نے لے لیا۔ آتی جاتی ہے، جس کی وہ فیہ سرکاری میں ہوئی مگر اس سرکار شہر کی بد فتنی اور بد فتنی کی وہ سے بہت رش اور عدم رہتا تھا۔ قزوین سرکاری پوز سرسوال و انوں کے مشورہ سے والدین کے گھر کوئی اور مکان کے بعد آرام و ڈیمانہ نام میں اس نے اپنے والدین سے سرسوال و انوں کی بد فتنی کو ظاہر نہیں کیا۔ بعد میں جمعہ سے بعد میں سرسوال جمعہ کو فیہ کو لے لیا۔ فیہ کے والد نے کہا کہ بیوی و فتنی ہے آپ کی انہیں انھیں راز کے بعد جانے کی۔ دو کوئی چلے گئے۔

مگر اب فیہ کو فیہ راجح واد کی پھر چاکری مکان میں رہتا ہوا اور مجھ کو پسنہ سے سبب ان کی بد فتنی کے اس نے اپنے والدین سے ظاہر کر دیا کہ اس سر کے ساتھ اسی مکان میں رہتا نہیں جانتی، مجھ کو پسنہ مکان میں رہنے پر اس کے ساتھ رہنے میں مجھ کو سخت طیف ہوتی ہے۔ میں ان کے فتنہ و عادت کی طیف برداشت نہیں کر سکتی۔ پھر سب حامد اپنی زمین کو لے گیا اور اپنے سر سے لے لیا کہ عبادت میں تو کل سواہی زمین کو لے لیا۔ اس کے سر سے کہیں نہیں لیا کر رہا اس اور کسے رکھو گئے۔ لے لیا کہ جہاں پسند رہتی تھی اس طرح اس مکان میں رکھ کر کار۔

حامد کے سر سے کہا کہ خیر لکھی ہے کہ اب میں اس سر کے ساتھ ایک مکان میں رہ کر نہیں رہوں گی۔ مجھ کو پسنہ مکان میں رکھیں تو فتنی وہی رہے کہیں کوئی فتنہ آفریں کو ایک مکان میں رکھو اور اس کی کچھ فتنہ میں کوئی فتنہ و عادت رہاں میں ہے۔ حامد نے اپنی بد فتنی کو لے لیا۔ اس کے سر سے کہا کہ قرضہ اختیار ہو تو پھر میں کو پسنہ مکان میں رہتا رہاں ہے۔ دمہ نے اس سے مطالبہ کیا اور چلا گیا اور پھر کچھ لے جانے کا نام نہیں لیا۔ بعد اس کی شادی کر دی اور فیہ چھوڑ دی۔ اپنے والدین کے پاس بیٹھی رہی۔

۱۔ وغیرہ علی و علیہا خیرہ۔ روزنامہ معارف ۱۵۷۲، باب الشغاف، معہد

۲۔ وکدافی الفتاویٰ العالیہ ۱۵۰۱ الفصل الاول فی شغاف الزوجہ و شغافہ

۳۔ وکدافی الفتاویٰ لابی حمان علی شغاف الفتاویٰ العالیہ ۱۵۰۱، باب الشغاف، رشیدیہ

رہا گزشتہ شش سال نقد سونہر کی صورت میں اس کا جو بی بی نہیں ہوا (۱)، اور عدم سونہر کی صورت میں ملکی مدت سے ساقط ہو گیا، اس پر مطالبہ کا حق نہیں رہا، اگر فقہائے فاضلین نے معاشرت طر فیض سے نقد کی کوئی مقدار متعین ہو جائی تو ضرور اس کے مطابق کا حق پائی رہتا ہے اور وہ بھی مدت سے ساقط نہ ہوتا:

"والنفقة لا تنصب دماً إلا بالنقضاء أو الرضاء، أي اصطلاحاً على غير معنى أصلاً، وأما عدمه، فغلب ذلك لا لزومه شيء، اهـ" شرمختار۔ "(قوله: والنفقة لا تنصب دماً، مانع): أي إذا لم ينفق عليها، بل غلب عليها، وكان حاضر أو غائب، فلا يثبت بها حق فيسقط بمضيق الدم، فإن في النفقة: ود كرمي الغاية، مع بيانها في المدعيه: أن نفقة ما دون الشهر لا تسقط، فكأنه جعل النفقة معاً لا يمكن الاحتراز عنه، وإنما سقطت بعضي من الزمان، لما تسكت من الأحكام أصلاً، اهـ" رد المحتار: ۱۹/۱۸۱ (۲)۔ فقہ وافتدایانہ فتاویٰ الطبر۔

ترجمہ: العبد محمود علی القادری، محکم مکتبی مدرسہ مظاہر علوم بہار، ۱۹/۱۱/۶۰ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ، صحیح: محمد الطلیف۔

تأشیرہ کا نقد۔

سوال (۱۶۵۶)۔ کرامت علی کی زوجہ، ۱۹۶۰ء سے اپنے باپ کے گھر ہے اور مقدمہ بازی کر کے عدالت سے ملنے میں روپے نان نفقہ کے مقرر کرائے، زوجہ آئے تو گھر آیا تو کسی ہے، صرف اپنے باپ کے قمر بیٹھے ۳۰ روپے ماہوار کا مطالبہ کرتی ہے کہ عدالت کا حکم ہے جبکہ حق زوجیت بالکل بند ہے۔ انکی صورت

= (رد المحتار علی الدر المختار: ۵۹۹/۳، ۶۰۱، باب النفقة، سعید)

(و كذا في البحر الرائق: ۳۲۸/۳، باب النفقة، وشيخه)

(و كذا في الفتاوى المالكية: ۵۵۴/۱، الفصل الثاني في السكنى، وشيخه)

(۱) بتقديم تخريجه تحت عنوان: "تقديم زوجة في ۲۰ روپہ (نقد)"

(۲) (رد المحتار علی الدر المختار شرح توفیر الأوصار: ۵۹۵/۳، باب النفقة، مطلب: لا تنصب النفقة دماً إلا بالنقضاء أو الرضاء، معاً)

(و كذا في الفتاوى المالكية: ۵۵۱/۱، الفصل الأول في نفقة الزوجة، وشيخه)

(و كذا في البحر الرائق: ۳۱۲/۳، باب النفقة، وشيخه)

(ب) اس عدول ظنی سے نفقہ ساقط نہیں ہوگا۔ (۱) ۲۰۷: ۶ (۱)۔ شبہ یقینی میں مساوات اس وقت ضروری ہے جب دونوں ساتھ ہوں، اگر ایک اپنے مکان پر ہو اور دوسری سفر میں ساتھ ہو تو یہ مساوات ضروری نہیں (۲)۔

(ج) اگر وہ مکان ہے مگر بائیں نہ چھوڑ دے، بلکہ حسب مصالح و مواقع بڑی لمبائی کے پاس بھی آتا ہے اور نفقہ بھی ادا کرتا ہے (۳)۔

(د) اصل یہ ہے کہ یہ شخص اپنا خرچہ خود برداشت کرتے، بعض اسباب کے ماتحت ثروت لینے خاص صورتوں میں وہ مردوں پر نفقہ لازم آیا ہے، بیٹا اگر والد اسباب و محتاج اور باپ جائیداد غیرہ سے (تو باپ کو نفقہ دینے پر واجب ہے) (۴)۔

۵۰۰: ۵۰۰۔ باب النفقة، مطلب: لا تجب علی الأب نفقة زوجة ابیه الصغیرہ۔ ۵۰۰: ۵۰۰ (سید)
 ۵۰۰: ۵۰۰۔ "او انت المہاجر الیہ أو المکرم معہ، أو مع اجنبی بعد لیثقی، فلہا النفقة" فی ساء علی المہجرین۔ ۵۰۰: ۵۰۰۔ "لیس لد المہجر بہا نفقہ الذی مال، فاعتزلہا عن" (الزیر المحتار مع رد المحتار ۳: ۵۰۰، باب النفقة، مطلب: النفقة حاکمہ ومشتق، سید)
 ۵۰۰: ۵۰۰۔ (۱) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۰۰: ۵۰۰، باب المہاجر فی النفقة، الفصل الأول فی نفقة الزوجة وشیدہ
 (۲) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۰۰: ۵۰۰، الفصل الأول فی بیان من یتحقق النفقة، إدارة القرآن کریمی
 (۳) "ولہ أن یسافر بعض سائر ذریعہ بعض" وإذا قدم من السفر، لیس للأخوی أن یطلب من الزوج أن یمکن عہدہ مثل ما کان عندہ نسی سافر بہا" الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۰۰: ۵۰۰، الباب المحتار عشر فی النفس، وشیدہ

رو کذا فی رد المحتار ۲۰۵: ۲۰۵، باب النفس، سید
 (۴) کذا فی الفتاویٰ لفتاویٰ خیرہ ۲۴: ۲۴، کتاب النکاح، باب القسم، إدارة القرآن کریمی
 (۵) "تجب علی الرجل نفقة امرأۃ المسلمة والأذیمۃ والفقیرۃ والعبدۃ، دخل بینا أو تہ بدخل، کثیرۃ کانت المرأۃ أو صغیرۃ" الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۰۰: ۵۰۰، الفصل الأول فی نفقة الزوجة، وشیدہ
 (۶) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۰۰: ۵۰۰، الفصل الأول فی بیان من یتحقق النفقة، إدارة القرآن کریمی
 (۷) کذا فی فتاویٰ امامی حنفی علی ہامش الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۰۰: ۵۰۰، کتاب النکاح، باب النفقة، وشیدہ
 (۸) "و یحبر الولد المومنین علی نفقة المومنین، مستحب کانا أو ذعیب، فدر اعنی لکس و"

۲۔ کہ باپ اپنی بیوی کی بی بی کو فرچہ برداشت نہیں کر سکتا، غربت کی وجہ سے عاجز ہے تو اس کے بیٹے کے ذمہ لازم ہے کہ بی بی والدہ کو فرچہ برداشت کرے جبکہ مدار ہے (۱)۔

۳۔ ان حالات میں مالدار بیٹے کے ذمہ دیکھی ضروری ہے کہ باپ کی نصیحت و نصیحت کا انتظام کرے۔

۴۔ جبکہ باپ مفلس ہے اور بیٹا مدار ہے تو اس کے ذمہ لازم ہے کہ سوتیلی ماں اور سوتیلی بہنوں کا بھی فرچہ دے، ضامی ۶۷۳: ۲ (۲)۔

۵۔ حسب وصیت بیٹے کے ذمہ لازم ہے کہ باپ کی غربت کا کلی طور رکھے اور غفلت سے (۳)۔

۶۔ بالکل بی بی کا فریضہ ہے کہ اپنے شوهر و بھتیجہ کی پاسداری کرے اس کو رخصت نہ دے، سلطان نسو کو اپنا، کاجا، پھوڑ کر شوہر کے ساتھ دوسرے شہر کے سے شوہر کی طرف سے زیادہ ضرر کا اندیشہ ہے تو اس بات میں شوہر اس کو مجبور نہیں کر سکتا (۴)۔

۷۔ بی بی صاحبہ کی مالی حالت کے موافق بیٹی ہے جو بی بی کی حالت میں مندرجہ بہ فقہ اللہ باری تعالیٰ فرمے۔

۸۔ العیون محروم و غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۹۔ باب صحیح، بندہ و ملہ اتمام الدین غفرلہ عن دارالعلوم دیوبند۔

۱۰۔ لم یقدر، داب الخفاف، الفتاویٰ العالیہ، ۵۶۳: ۱، الفصل الخامس فی نفقة غوی، لأرجاء، رشیدیہ،

دو کتا فی فتویٰ قاسم، خان غنی، داب الخفاف، ۳۳۸: ۱، فصل فی نفقة الوالدین و غوی لأرجاء، رشیدیہ،

دو کتا فی الفتاویٰ العالیہ و خاتمة ۳۳۸: ۲، الفصل الثالث فی نفقة دوی، لأرجاء، بذرة القرآن، کرمی،

(۱) راجع الحاشیة المسماة آنفاً،

(۲) "و عیبه نفقة زوجة ابیه و قوم ولده" (الدر المختار) "و مظاهر الاحیوال، المذہب عدم وجوب نفقة

امراء و الاولاد، حیث لم یکن بالان غلة، وأن الزوجات مطلقاً عن روباہ نس یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ،

در المختار، ۲۱۶: ۳۔ بہ النفقة مطالب بقیة زوجة الأب، مجدد،

۳، راجع، ص: ۳۳۸، و لہ الحاشیة: ۴،

(۳) "و منسلت عن امرأة اسکھا زوجها فی بلاد الملوك و الملحدین، تم امتعت، فقلت مہ اسکنی لی

بلاذ الإسلام عوفاً علی دینہا، و یظهر لی ان نجا ذلک، لأن بلاد الملوك فی زماننا شبهة بلاد الحرب"، =

پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

یہی اگر مٹا دیکر وہی مرتکب اور قاجرہ ہو تو تب بھی شوہر کے ذمہ اس کو طلاق دینا واجب نہیں، محض مستحب ہے۔ جبکہ طلاق دینا واجب نہیں، رکھنا درست ہے تو اس کا نفقہ واجب اور اگر وہ بھی لازم ہوگا (۱)۔ اور واجب کی ادائیگی پر اگر وہ واجب کاملہ یا مکمل ظاہر ہے، لہذا امام صاحب کی یہ بات ایسی نہیں کہ جس کی وجہ سے ان کو ظلمہ دیکھا جائے، البتہ کہنے کا فرق ہے، اگر اس طرح کہا جائے کہ زانیہ اور شرابی یعنی نوبان نفقہ دینا واجب اگر وہ واجب ہے، تو اس کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ ثواب اس کے زانیہ یا شرابی ہونے کی وجہ سے ہے، اسی مطلب کی وجہ سے نابالغ متغیر یوں پر تشویش ہے، بلکہ اس کا مطلب وہ ہے جو مقرر نے بیان کیا ہے اور اس پر کوئی اشکال نہیں، لہذا اگر امام صاحب بھی مستحق کا شوہن برلن: "یہ تو پھر شر پر تشویش نہ ہو" نہ لایا جب علی الزوج تعلیق الفاحرہ"۔ در مختار (۲)۔

امام صاحب کا یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ راجع کل آزادی عام حیات میں ہے، ولاد اپنے والدین کی اطمینان نہیں کرتی، بیویاں اپنے شوہروں کی اطاعت نہیں کرتیں، حتیٰ کرنے اور مادہ پیٹ کرنے کے نتائج عامۃً اچھے ظاہر نہیں ہوتے، متعدد عداوت اور سزا تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے، لیکن اس کی وجہ سے ہر قسم کی رکاوٹ کر کے اپنی طرف سے ہر مصیبت کی آزادی و اجازت دینا بھی کسی حال میں درست نہیں۔ حسب استعداد و صلاحیت ہی عن امنہ لازم ہے، اگر مصیبت و کفر کی تغییر باتھ سے قہر نہ ہو تو زبان سے کثیر لازم ہے

(۱) "لا تنفق لأحد عشر" وخرج من بينه بغير حق، وهي الباشرة، حتى تعود . لہذا

بالحر وج، لانها لو مانعة من الوطء، لم تكن ناشرة۔ (الدر المختار)۔ "فقد في السراج بمنزل الزوج ولقد نه علي وطنها كرهاً" اردو المختار: ۵۷۲، باب النفقة، معبد

رو کذا فی فتاویٰ قاضی خان: ۱، ۳۴۲، باب النفقة، رشیدیہ

(۲) (الدر المختار، ۳/۵۰، کتاب النکاح، معبد)

(رو کذا فی الدر المختار، ۳/۵۱۶، کتاب النکاح، فصل فی البیوع، معبد)

(رو کذا فی الفتاویٰ العالیہ المکرمیہ: ۳/۵۲، کتاب المکرمیہ، اثبات الثلاثون فی المنکحات، رشیدیہ)

الجواب جامعاً ومصلحاً:

اگر شوہر نے اصرار لیا تھا کہ جب تک میرے شوہر کو اتنا نفقہ نہ دے گا وہ بیزار رہوں گا، تو بیوی کو مطالبہ کا حق ہے (۱)، اور اگر کوئی معاہدہ نہیں لیا تھا تو ان ایام گذشتہ کا نفقہ طلب کرنے کا حق نہیں (۲)۔ فقط واللہ
بسم اللہ تعالیٰ العزم۔

درہ الحدیث و فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۱۰/۱۳۹۹ھ۔

زوجہ کا تحت اور زیادت

سوال [۶۵۸۲]۔ ہمہ روز کی زوجہ کچھ روز سے اپنے شوہر کے ساتھ ہر وقت بے کار اور لالچی باتیں نکال کر جھگڑا کرتی رہتی تھی، آج رات دن اپنے شوہر سے جھگڑتے کے درمیان یہ کہا کہ مجھ سے ورم سے زن

(۱) "استدانت علی الزوج قبل الفرض والترامی فانفقت، لا ترجع بذلك علی زوجها، بن تکران
منطوقه لا لاشق، سواء كان الزوج غائبا أو حاضرا، ولو انفقت من مائها بعد الفرض أو الترامی لها
أن ترجع علی الزوج"، الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق، الفصل الأول فی نفقة الزوجہ:
۵۵۱/۱۔ (رشیدیہ)

قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَأُولَئِكَ مِنَ الْعَاهِدِينَ بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا﴾ یعنی واللہ اعلم بإجابات الفرقاء بما عاهد
اللہ علی نفسه من السر والنجوى فی القرب، فالزوجة اللہ تعالیٰ إلیہا، وأحكام القرآن للحجصاص:
۲۹۹/۳، مطب: التران قمع فی العقول دارالكتاب العربی.

"الكبریة إذا طلبت النفقة، وهي لم تزك إلى بيت الزوج، فنها ذنك إذا لم يطالبها الزوج
بالنفقة"، الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۵۳/۱، الفصل الأول فی نفقة الزوجة، (رشیدیہ)
او کذا فی الدر المختار ۵۵۵/۳، باب النفقة، سعید

او کذا فی الفتاویٰ الشاندار حامیہ: ۲۸۳/۳، الفصل الأول فی بیان من یتستحق النفقة، (ذرة
القرآن کراچی)،

(۲) إذا خاصعت المرأة زوجها فی نفقة ماضی من الزمان قبل أن یفرض القاضی لها النفقة وقيل أن
تصر صا علی شيء، فإن القاضی لا یقضی لها بغيره ماضی عندنا"، الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق،
الباب السابع فی التفقات، الفصل الأول فی نفقة الزوجة، ۵۵۱/۱، (رشیدیہ)

شہرہ والے تعلقات میں سے نہیں ورثہ میں یہ تعلقات شتر کرتی ہوں اس کے بعد کسی بہن نہ ہو اپنے سیدہ بھی
نئی اور ہیں وہ کریمات آزادوں سے عداوت شرع کراہ کرتی رہی اور اس درمیان میں زہد یعنی مسلسل مہذب
کوشش رکھانے کی کراہید وہاں تک کہ زہد نے اس کے مکان پر جان کر اس کو اپنے ساتھ چھنے کے لئے کہا
نہیں وہ اس سے رخصت کر کے کو حیات نہ ہوئی اور اس نے اس کا روبرو کیا۔

دعویٰ یہ ہے کہ زہد اس سے جدا کی نہیں چاہتا اور سندہ کی طرف سے اب تک کوئی ایسی کوشش نہ ہوئی
جس سے اس کے لئے فائدہ سمجھنا جاتا درود بھانہ نہ چھڑا رہی کوشش کرتی ہے اور وہ اب تک ساجد زہد کی پر قائل
نہی ہے۔ تو کیا نہ وہ پرتعہدت بنانے کی کوئی ذمہ داری ہے یا نہیں؟ صورت مسئلہ میں یہ یہ کہنا چاہیے؟ نیز
بندہ فقہی مستحق ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

بندہ دانتہ میں یقیناً غریب اور تنگوار ہے، وہ فقہی مستحق نہیں اب تک شوہر کے مکان پر رہا میں نے
چلنا ہے (۱)۔ شوہر کو چاہیے کہ بندہ سے اس وقت سے کہ تم کو کیا تکلیف ہے اگر وہ کوئی معقول بات کہے تو
اس کا تقاضہ کرے ورنہ اہل خانہ ان کے ذریعہ اس کو اپنے مکان پر لے کر کوشش کرے (۲) اور یہ بھی کہہ سکتا
ہے کہ اگر بندہ نہ آئی تو میں دوسری شادی کروں گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ الدیہ محمود نفیر۔ دور العلوم، رابع ہمار، ۱۴۲۳ھ/۱۳۹۹ھ۔

(۱) اول مشنرت، لاملعقة لہما حتی تعدا ہنی مر لہ، الفتاویٰ لعالمکیرہ، ۵۳۵، (۲) اناب المربع

عشر فی النفقات، الفصل الأول فی نفقة الزوجة، (۳) بندہ

او کذا فی تبیین الحقائق، ۳۰۳/۳۰، باب النفقة

او کذا فی البدایہ کتاب الطلاق، باب النفقة، ۳۸۰/۲، نہ کہت علیہ ملتان

(۲) قال لہ تعالیٰ: انراشی تحالون شریہن، یعطوہن وایجرہن فی المصاحح (۳) ۳۳

قال العسمة الحصاص: "فقط علیہن" یعنی عورتوں پر باؤ عقیقہ، ابو ایجرہن فی

المصاحح (۴) قال: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما: حجر لکلام، وقال سعید حجر المصاحح، قونہ

ابو ایجرہن وہن، وروی ابن جریر عن عطاء قال: الحصرہ غیر المروح بالسواک وبعود، (۵) احکم

القرآن، ۹۹/۲، قدیمی

بیوہ اور یتیم جو تندرستی کو برکات دینا

سورۃ النور [۲۴: ۱۰-۱۱]۔ زید کے چار بھائی ہیں پہلی بیوی سے تندرستی، بعد کی دوسری بیوی سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا، سب شادی شدہ ہیں۔ پہلی بیوی کی لڑکی بیوہ ہے، دوسری بعد کی بیوی کا انتقال ۹۴۰ء میں ہوا، جب ہی سے پہلی بیوی کی لڑکی ندمت کر رہی ہے، اس کو رہنے کے لئے مکان نہیں ہے، نہ وہ سے زید اپنے مکان میں سے اس لڑکی کو اس کے رہنے کے لئے مکان دینا چاہتا ہے، وہ شخص دوسری بیوی کی اولاد کو نافرمان ہے اس پر بہت باپ کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ نہیں ہے۔ زید کا اپنی بیوی و لڑکی کو اپنی زندگی میں مکان دینا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

پہلی مرحومہ بیوی سے پیدا شدہ بیوی کو اس کی ضرورت و حاجت نیز اس کی خدمت کی وجہ سے زید کی شہادت کے لئے مکان میں سے رہنے کے لئے مکان دینا شرعاً درست ہے (۱)۔ دوسری بیوی سے پیدا شدہ اولاد کو شہرہ کرنا یا تقسیم پہنچانہ تو قصود نہیں ہونا چاہئے، ورنہ ظلم اور گناہ ہوگا (۲)۔ جب بیوی لڑکی اپنے والد کی خدمت کرتی ہے اور حاجت مند ہے، تو دوسری بیوی کی اولاد کو نافرمانی نہیں کرنا چاہیے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد المذنب و الخوارع لعلوم دین و دنیاء ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱/ "لجب، الخلفۃ مائراھا علی الحر، الخلفۃ، بعم الأنتی، " (الرحمۃ، " (قولہ) "بأنواعھا، من الطعام، الکسوة، والسکی، " (رد المحتار، ۶/۳، متنب، لصیور، وانکسب نفقہ فی کسبہ لاعلیٰ، بیہ، سعید:

(وکذا فی المہذب، ۳۳۱، باب الخلفۃ، شرکب، علیہ ملتان)

(وکذا فی فتاویٰ قاضی خان علی حاشیہ الفتاویٰ العاتکہ، ۲/۳۹۶، فصل فی نفقۃ الأولاد، وحیدہ)

(۲) "عن انس رسی اللہ تعالیٰ عہ، قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، "من قطع میراث ورنہ، قطع اللہ میراثہ من العیۃ یوم القیامۃ، " (مشکوۃ المصابیح، ۲/۱، باب الوصایا، قریبی)

دوسری من حاجۃ، ص: ۹۴، باب الخیف فی الوجیۃ، میر محمد)

"وحمل وحب صی محنت کل الحال لہوند، حار فی القصد، ویکون أنما فیما مینع، " (فتاویٰ

قاضی خان، ۲/۳، فصل فی شہۃ الوالد تولدہ، وحیدہ)

بیوی کا علیحدہ مکان کیلئے مطالبہ

مسئلہ [۲۵۸۴]: زید کی الیہ اپنے بیٹا علی علی بن زید اس کو دین مرتبہ لینے کے لئے عیہ و عمرہ اس کے والدین نے بھیجا اور نہ خود بھی زید کے گھر آنے کے لئے تیار ہے، اور کہتی ہے کہ زید کے ساتھ دوسری الیہ کی موجودگی میں نہ رہوں گی، اس کو حاق و پردہ دیا جیسے نہ: مکان میں رکھو جب، رہوں گی۔ اس کا ان واقعہ زید کے اعدا و حسب ہے یا نہیں؟

الحواب جامعاً و مصلیاً:

جب تک شوہر کے گھر والہیں نہیں آئے گی، عقد کی سختی نہیں ہوتی (۱)۔

تفہیم: اپنی زوجہ کے لئے ایک کمرہ، ایسا جدا مکان ہونا ضروری ہے جس میں کسی دوسرے کا تعریف نہ ہو، باقی محسن، حسن خانہ، بیت الخلا، باروچی خانہ سب مشترک ہوں جو کہ دوسری بیوی یا شوہر کی والدہ، بہن وغیرہ کے استعمال میں ہو تو کوئی مفاد گد نہیں (۲) اس سے زائد مستقل علیحدہ مکان کا مطالبہ غلط ہے۔ فقط والدہ سے نہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد عفی عنہ، وزیر العلوم ریویند۔

الجواب صحیح: زیدہ الخاتم الدین عفی عنہ، دارالعلوم ریویند۔

(۱) "لائقۃ لأحد عشر: مرفقة، ومقتلة لیسہ..... وخارجة من بیتہ بصیر حق، وهي النافقة حتی

نعمہ" (الدر المختار: ۵۶۳/۳، باب النفقة، معہ)

وكدالفي الفتاوى العالمكمية: ۵/۱-۵. الفصل الأول في نفقة الزوجة، رشديه،

وكدالفي الفتاوى التناويرية: ۱۹۰/۳. الفصل الأول في بيان من يستحق النفقة، إدارة القرآن كراچی،

وكدالفي نہیں الحقائق: ۳۰۳/۳، باب النفقة، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) "فحب السکنی لہنغیہ فی بیت خال عن کعبہ وأهلہا إلا أن تختار ذلک۔ مرأة أبت أن تسکن مع حسرتها أو مع أحبائها کأمة وغیرہا، فإن کان فی الدار بیوت، و فرغ لہا بیت، وجعل لہنغیہ غلقاً علی حدہ، لیس لہا أن تطلب من الزوج بیتاً آخر"؛ الفتاوى العالمكمية: ۵۵۶/۱، جاب السابغ فی الطقات، الفصل الثانی فی لسکس۔ (رشیدیہ)

وكدالفي الدر المختار: ۵۶۳/۳، ۶۰۰-باب النفقة، معیدم۔

بیوی سے بدگمانی کی بناء پر نفقہ بند کرونا

سوال (۱۶۵۵): بیگم جانی یوسف خان کے نکاح میں چودہ سال سے ہے، پانچ اولاد ہے۔ میرے شوہر نے مجھ پر بدکاری کا الزام لگا کر ثبوت میں دیکھی تیل گرم میں سے انگوٹھی نکالنے کے لئے حکم دیا، خدا کا شکر ہے کہ میں اس امتحان میں کامیاب رہی، اس کے بعد بھی بلا تصور مار پیٹ اور بدگمانی سے پیش آتا ہے۔ دوسری شادی کر لی ہے، اب پانچ سال سے مجھے اور بچوں کو گھر سے نکال دیا ہے، میں بیوہ والدہ کے پاس مقیم ہوں، نہ میرا خیال ہے نہ بچوں کا، فاقے گزرتے رہتے ہیں، ادھر وہ دنیاات میں کئی درخواست دے چکی ہوں، انرا کہیں کبھی بھی شوہر کی بدگمانی سے ڈرتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ شوہر لوگوں میں کہتے ہیں کہ میں طلاق دے دوں گا، اگر کہنی دلے رکھنے کا فیصلہ کریں گے تب بھی طلاق دوں گا، میں چاہتی ہوں کہ طلاق نہ ہو، اور میرا شوہر میرے بال بچوں کے جان و مال کی فکر لے اس صورت میں کیا کروں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

تصور سے بری اونے کا جو فیصلہ اختیار کیا گیا ہے (گرم کڑا ہی سے انگوٹھی نکالنا) شرعاً یہ طریق غلط ہے، اگر تصور پر کوئی موجود نہ ہو تو جس کو تصور واد قرار دیا جاتا ہے اس کا قسم کھالینا تصور سے برادگی کے لئے شرعاً کافی ہے (۱)۔ شخص بدگمانی کی وجہ سے ایسا رویہ اختیار کرنا کہ بچوں اور بیوی کو الگ کر کے خرچ بند کر دیا جائے، یہ شرعاً

قال العلامة ابن نجيم: "وبما ذكر البيت دون الدار! لأنه لو سكنها في بيت من الدار مفرداً وله خلق، كذاها، لأن المقصود حصل، كذا هي الهداية. وقد انقصر على الغلق، فأفقد أنه لو كان الخلاء مشعر كآ بعد أن يكون له غلق يخصصه ليس لها أن تطالبه بمسكن آخر". (البحر الرائق، كتاب الطلاق، باب النفقة: ۳۴۸/۳، رخصيه)

(و كذا في مجمع الأئمة، كتاب الطلاق، باب النفقة: ۱۸۵/۲، ۱۸۶، مكتبه خوارزميہ كوثہ)

(۱) "عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضى الله تعالى عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "البيتة على المدعى، واليمين على المدعى عليه". (مشکوٰۃ المصابيح: ۳۲۷/۲، باب الإلصقة والشهادات، الفصل الثاني، للمدعى)

(و مجمع الترمذی: ۲۳۹/۱، کتاب الأحکام، باب البیتة علی المدعی، سعید)

درست نہیں بلکہ گمراہ اور غلط ہے۔ جو شرعی ہے۔ وہ بلاشبہ بھی مجرم کفر طلاق دینے یا بھیجی نظم اور گناہ ہے۔
 تاہم اگر شوہر طلاق دے تو طلاق بائن ہو جائے گی۔ مجرم یا عمدت کا خرچہ اور میرا نام لازم ہوگا (۱)۔ بچوں کا
 خرچہ ہر حال پرچہ کے ذمہ ہے۔ طلاق کی جائے جب نہ ان پر سب (۲)۔ فقط واللہ بحاکمہ تعالیٰ العظم۔
 حررہ المہر محمد بن خضر۔ دارالعلوم دیوبند ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء۔

الجواب صحیح۔ بخارہ محمد بن حامد بن علی بن محمد۔

یا شریک کا نفقہ نہیں

سوال ۱۵۹۶: مسافر ہندہ اپنے خاوند کے گھر سے خود بخود نکل کر دوسری جگہ چلی گئی اور خاوند کے
 پاس رہنے سے نکاح ترقی سے آیا بصورت نہ آنے خاوند نے گھر میں خرچہ حق جو بھی ہے یا نہیں؟
 الجواب حامداً ومعیناً:

اگر عورت نے صرف سے زیادتی سے شوہر کے گھر سے خارج ہو چکی ہو تو نفقہ نہیں۔ اگر عورت نے فلاسفہ لیب

۱۱. "المعدة عن الطلاق تستحق النفقة والكفر". (الفتاویٰ المالکیریہ ۱/۲۵۵. الفصل الثالث فی نفقة المعتدة. رشیدیہ)
 روکنہ فی الفتاویٰ الدار خبیہ: ۲۲۳-۲۲۴. الفصل الثاني فی نفقات المطلقات. إدارة الفرقان کراچی:

روکنہ فی مجمع الزاہر ۱/۶۵. باب النفقة. دار احیاء التراث العربی، بیروت
 والمهر بتأکد واحد معنی ثلاثۃ: المهر. والحلوة الفصحیة. وموت أحد الزوجین

(الفتاویٰ المالکیریہ ۱/۲۰۳. الفصل فی الثاني فبما تأکد به المهر والمعدة. رشیدیہ)
 روکنہ فی ذخیر المختار: ۲۰۳. باب المهر. معید

روکنہ فی فتاویٰ خاصی حذر علی هامش الفتاویٰ المالکیریہ: ۳۹۶-۳۹۷. فصل فی الحلوۃ وثاکد
 المهر. رشیدیہ)

۱۲. "نفقة الأولاد الصغار حتى الاب لا يساويها فيها أحد". (الفتاویٰ المالکیریہ ۱/۵۹۰. باب
 السابع فی النفقات. الفصل الرابع فی نفقة الأولاد. رشیدیہ)

روکنہ فی الفتاویٰ الدار خبیہ: ۲۲۳-۲۲۴. الفصل الثالث فی نفقة غری الأرحام. إدارة الفرقان کراچی:
 روکنہ فی ذخیر المختار: ۲۱۲-۲۱۳. باب النفقة. معید

حتى تعود إلى من منزلها، إلخ (۱۶)۔

حرر: انجیر کو وٹلوسی عفا اللہ عنہ، یعنی بدرستہ ہر مہر سہار پور۔

الجواب صحیح: ہندو عید انرمن مفتی عنہ، صحیح: عمدہ واصلہ، ۲۹/ نومبر ۱۹۵۶ء۔

ہاں کا فقہ بیٹے پر

سوال (۱۵۸۷): کمزید اپنے والد صاحب کو بیٹھ پانچ روپیہ ہوا اور بتایا، جب سے کمزید نے والد سے نہیں بکھڑی کی جب سے ملکہ کوئی افتخار کی، اتفاقاً ایک مرتبہ جب کہ زید روپیہ مذکورہ والد کو دے گیا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور یہ جواب دیا کہ میں تو آپ سے دس روپیہ لوں گا، پانچ نہیں لوں گا، حالانکہ والد مذکور کوئی غریب غلامس آدمی نہیں، صاحب حیثیت ہے، ایک اور لڑکا بھی ہے جو تقریباً تیس چالیس روپیہ ہوا، نہ تاسے نہ شائش ہے اور زید کی والدہ مختصر تجارت بھی کر رہی ہیں اور اہل سے یہ حال ہے کہ زید صاحب خیال ہے جس کی وجہ سے اس روپیہ دینے کی کجی نہیں ہے اور پانچ روپیہ پر والد صاحب راضی نہیں ہوتے، تقریباً دس مہینہ کا عمر گذر گیا جب سے یہ جھگڑا ہو رہا ہے۔

بہن کی حالت میں جو شرع شریف کا حکم ہو بظاہر دیا جائے اور اگر کسی طرح مصیبت برداشت کرتے ہوئے اور اپنے بال بچوں پر تنگی کرتے ہوئے اس روپیہ میں تو اس پر و راضی ہوتے ہیں وگرنہ اس شرط پر کہ اس روپیہ کے حساب سے پہلے سے باقی کیا ہوا۔ جس کے ادا کرنے کی مجھ میں کسی شرع کھجائش نہیں، اس کا عمر بھی زیادہ کم شرع شریف کے مطابق بین فرم دیں۔ جی تو ہوا۔ والد صاحب کا ناراضی دور گوارہ نہیں ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر دونوں لڑکوں میں والد اور زید ہونے کے اعتبار سے زیادہ فرق ہے، تو والد کے نقد میں بھی

(۱) الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۱۶، ۵۱۷، الباب السابع عشر، الفصل الأول فی نفقة الزوجة، (شعبہ)

و کذا فی النہدیۃ: ۳۳۸۲، کتاب الفلانی، باب النفقة، معتد بہ کہ کتاب غلبہ ملتان)

و کذا فی تبیین الحقائق: ۳۰۳/۳، باب النفقة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

و کذا فی مجمع الزہر: ۴۸۸، باب النفقة، دار احیاء التراث العربی بیروت)

فرق دیا یعنی جب حیثیت و اسب ہوگا (۱)۔ سب زید خود بھی صاحب مال ہے اور اس میں اتنی کچھ کمی نہیں کہ والد صاحب کو اس روپے مانگ دے اور والد کا گھر اس کے رہیں پر و قوف بھی نہیں، جبکہ وہ خود صاحب حیثیت ہے اور اپنے خرچ خود برداشت کرتا ہے تو پھر زید کے ذمہ اس روپیہ نہ واجب نہیں، بلکہ اپنی استطاعت کے موافق والد کی خدمت کرتا رہے۔ اس میں کوئی نہ کرے مگر والد استطاعت سے زیادہ طلب کرتے تو اس کے نہ دینے سے زید پر (۲) غلطہ اللہ بھگتے تو حق و علم۔

نور الاحیاء، مشکوٰۃ، ص ۱۸۸، معنی ۷، درمختار علوم، ۱۱/۲۱۲، ۵۵۵۔

الجواب صحیح، ص ۱۷۷، غفرلہ، معنی ۷، درمختار، صحیح طبع المصنف، ۲۲/۲۱۲، ۵۵۵۔

نارستہ والد و کائنات

سال ۱۶۵۸: زید اچھے لہو و لہجے والی نظرت ۲۳ برس سے سزاوار پٹی چشم سے دیکھتا

رہے۔ اور تین ہفتہ پہلے رہے۔ اس سال وہ آنکھ پر زید والدہ نے ایک ٹکٹ باز بند سے تعلق دیا، پھر زید نے پھر بھی زید فریق و خرابات سے بھاڑا۔ جبکہ پندرہ مرتبہ تربیت ٹکٹ باز۔ سے اپنی نظرت کثرت سے والد و کائنات پاتا تو وہ دل و لہو سے دل و سر پر کھڑے کے ہو کر کیا کہ تم دام کا رہی۔ سے باز آ جا، ورنہ آنکھ و خرچ و بکایہ کردہاں کا

۱۔ قان کن لستغیر (ہذا)۔ جلدہا، قان فی الغی، ولا حر سہلک تصایا، کتاب الفقہ علیہما عین المسو، هذا ابتغوا فی البیاس تذاویا یسیرا، اسی ابتغوا فیہ تہو ونا فاحشا، بحسب ان یتعارفا فی فقر الخلق، البحر الرائق، ۳۵۰/۲، باب الفقہ، وغیرہ

و کذا فی الفتاویٰ المانکبریہ، ۵۱۶/۱، الفصل الخامس فی نفقة ذوی الارحام، و شہیدیہ

و کذا فی رد المحتار، ۶۴۳/۳، باب النفقة، مطلب صاحب الفتح، من اهل الاحیاء، معبد

۲۔ "سب غنی موسر یسار العطرۃ الفلقة لأصولہ الفقراء"، والد، المختار، "لستغیر فی ایجاب نفقة ابو لدین محرد الفقراء"، رد المحتار، ۶۴۱/۳، ۶۴۳، باب النفقة، مطلب صاحب الفتح، من اهل الاحیاء، معبد

و کذا فی نین الحقائق، ۳۴۷/۳، باب النفقة، دار الحکمت لعلہ سروت

و کذا فی فتح القدیر، ۳۲۶/۳، باب الفقہ، مشیقی العالی الحسی مشر

و کذا فی البحر الرائق، ۲۵۸/۳، باب الفقہ، وغیرہ

تبادلے اولاد کا تان و نقتہ

سوال (۱۵۹۰): ہمارے والدین اپنے باپ دادا کے جتنی دکانات میں رہتے تھے، کیا میں ان کو بھی تالہ لپی کے دوران اپنے باپ کے دکانات میں رہنے کا شریعتی حق ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

تالہ لپی اور دکان کھانا پکڑنا، رکن سکن والد کے ذمہ ہے، جبکہ خود اسی تبادلے کے پاس مال نہ ہو، جیسا کہ کتبہ فقہ میں مذکور ہے (۱)۔ لیکن والد نہ تھا تو علم۔
مرہ العہد کو مغرب دارالعلوم دیوبند ۱۳۹۳ھ/۱۳۹۳ھ۔

الجواب صحیح: ذمہ و تکالیف الدین علی من دارالعلوم دیوبند ۱۳۹۳ھ/۱۳۹۳ھ۔

بد چلن بیوی کو طلاق نہیں گئی مگر اور خرچہ کی وہ مستحق ہے یا نہیں؟

سوال (۱۵۹۱): بیوی اگر بد چلن ہو جائے اور شوہر کے کھربے سے بھاگ جائے تو اس صورت میں شوہر اگر خلاق و پیرے کا مہر اور عدت کا خرچہ شوہر کو یا شوہر ہی ہوگا یا صرف مہری دینا ہوگا؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

مہر بھی پورا دینا ہوگا (۲) کہ عدت کا خرچہ بھی دینا ہوگا، بیوی کی اس ناماقی حرکت کو بدعت عدت

= باب النفقة. معبد

(۱) کذا فی التتاریخ المدلکیر: ۵۶۰، الفصل الرابع فی نفقة الأولاد، وشیدہ

(۲) کذا فی التتاریخ مدنی: ۲۳۳/۳، الفصل الثالث فی نفقة ذوی الأرحام، إدارة القرآن کراچی

(۳) "لولہ، وطفله الفقیر": ہی تحب النفقة والسکین، والنکرة لولده الصغیر الفقیر، "الحر الرافی،

کتاب الطلاق، باب النفقة: ۳۴۰/۳، وشیدہ

(۴) کذا فی النہر الفانی، کتاب الطلاق، باب النفقة: ۵۱۸/۴، وشیدہ

(۵) کذا فی رد المحتار، باب النفقة: ۶۱۳/۳، معبد

(۶) "المہر بتاکید" احد معان ثلاث: الدخول، والحلوة بالصحة، وموت أحد الزوجین، سواء کان

مسمیاً أو مہراً المثل حتی لا یسقط منه شیء بعد ذلک إلا بإبراء من صاحب الحق، "الفتاویٰ العالمگیریہ، -

کا قرینہ تھا کہ نوک (۱) اہل بیت پر جویر کے ۵۰۰ سال بعد سے تو حدیث کا شروع ہوا تھا (۲) اہل بیت
و ائمہ اربعہ کو ملی عمر۔

۱۔ امام محمد باقرؑ اور اعلوم یونان ۹۵۰ھ

۲۔ آپؑ حج بیتہ الحرام اندرون فی ۸۵۰ھ اعلوم یونان ۹۵۰ھ

اور: کو کیا فائدہ اٹھو پڑا لازم ہے؟

—۔ دلیل (۱۵۶۱): فقہ حنیف کے رہنے والے ائمہ کی صورت میں "نہ سے بلدیوں سے"

کچھ سے دونوں ایک طریق کا اندرونی خود گردی کرے تو فقہ حانی (۱) کو کیا فائدہ اٹھو پڑا؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

اولاً: ہائے کمال اللہ علیہ (۱) ائمہ شریعت کا یہ تصور ہے (۳)۔ لکھنا اللہ سبحانہ تعالیٰ امر۔

ثانیاً: امام محمد باقرؑ کا یہ قول: "میں اپنی حد سے نظام عالم پہنچاؤں گا" کی قید ۲۰۰ھ

الجباب صحیح: "میں اس کو پڑاؤں گا" کی قید ۲۰۰ھ

الذات السامع فی الشہر، الفصل الثانی فیما یتکلیف المہر: ۳۰۴۔ رشیدیہ

روکدہ فی رد المحتار، باب المہر: ۱۰۶، ۳۔ رشیدیہ

روکدہ فی دایع الصانع، کتاب النکاح، من شرائط الشہر، بیان ما یجوز کذب المہر: ۵۸۲۔ رشیدیہ

۲۔ "الوہبوز المندہ فی لعدہ قولفت من الروح، لا یحفظ تغیرہ" المہر النوری، کتاب الطلاق، باب

للعقۃ: ۵۱۵۱۔ رشیدیہ

روکدہ فی الفتاویٰ العالمگیریۃ، الذات السامع الفصل الثانی فی نفقۃ المعدۃ: ۵۸۶۔ رشیدیہ

روکدہ فی الفتاویٰ فامس، خان علی حامد فی الفتاویٰ العالمگیریۃ، فصل فی نفقۃ المعدۃ: ۳۲۰۔ رشیدیہ

۳۔ "و لمعدۃ الاکات" لاسودیب لعدہ من حکم رمانا و سوز رمانا لا یتحو النفقۃ" الفتاویٰ

العالمگیریۃ، الذات السامع عشر فی نکاح، الفصل الثانی فی نفقۃ المعدۃ: ۵۸۶۔ رشیدیہ

روکدہ فی انوار التالیف، کتاب الطلاق، باب النفقۃ: ۳۳۸۰۶۔ رشیدیہ

روکدہ فی الفتاویٰ المرآۃ فی شہرہ فی الفتاویٰ العالمگیریۃ، الفاسح عشر فی الطلاق: ۱۴۱۶۔ رشیدیہ

۴۔ "النفقۃ یعنی لعدۃ ما یغفرہ لایمان علی عیالہ، و یشرع فی الطعام و الکسوة و المسکى، کذا"

والدین اور اولاد میں کس کا نفقہ مقدم ہے؟

سوال ۶۵۹۳: اگر کسی شخص کی آمدنی ہاں بچوں اور والدین پر وہ کے لیے کفالت نہ کرے تو شرعاً کیا حکم ہے، کوئی مقدم ہے؟
الحواب حامداً ومصلیاً:

فقہی تشریح سے سب کے نفقات واجب ہوا کرے اللہ پاک برکت دے (۱)۔ غلطہ اللہ سبحانہ تعالیٰ الخ۔
حررہ العبد المحمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۶/۷/۱۳۸۷ھ۔

پاگل کی بیوی کا نکاح منسوخ کر دیا تو نفقہ

سوال ۶۵۹۴: زید نے اپنی بیوی کا نکاح ۱۹۵۹ء میں کر کے ساتھ ساتھ اپنی بیوی کی بیعت سے
کے بعد دیگرے دو بیویاں پیدا کیں۔ اگر ان بیویاں کو بیعت اور بیعت کے بعد بیعت کے پہلے میں
محبوب ہے، چند سال کے بعد سر کی ایک عدالت نے کہا کہ اس کی بیوی کا نکاح منسوخ قرار دیا، اور دیگر کی
= مسند محمد بن النبی - زید بن الخطاب مع رد المحتار: ۳/۵۷۳، باب النفقة، مطلب: النفقة
جامع مشرق، سعیدہ

(و کذا فی البحر الرائق: ۳/۴۹۳، باب النفقة، و سیدہ)

(و کذا فی فتح القدیر: ۳/۳۸۶، باب النفقة، مصطفى البابی الحلبي مصر)

(۱) "ان كان الأب فقيراً ولم يكن كسواً، والابن فقيراً كسواً، فقال الأب للقاضي: ان ابني يكتسب
صالحاً، وان يتفق عليّ، فالقاضي يضر في كسب الابن: فان كان فيه فضل عن قوته يُجبر الابن على نفقة
الأب منه، وإن لم يكن فيه فضل عن قوته، فلا شيء عليه بالحكم، ولكن يؤمر من حيث التنبه. هذا
إذا كان الابن وحده، وإن كان له زوجة وأولاد صغار، يُجبر الابن على ان يدخل الأب في قوته، ويجعله
كأحد من عياله، ولا يجبره على ان يعطى شيئاً عنى حدة". (الفتاوى العالمگیریہ: ۱/۵۰۵، الباب
السابع فی النفقات، باب النفقة، الفصل الخامس فی نفقة ذوی الأرحام، و سیدہ)

(و کذا فی الدر المختار مع رد المحتار: ۳/۶۲۱-۶۲۳، باب النفقة، مطلب: نفقة الأهل، سعیدہ)

(و کذا فی فتاویٰ قاضی خان علی هامش الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱/۵۰۳، باب النفقة، فصل فی نفقة
الوالدین، و سیدہ)

کفر خرق وغیرہ اور اگر تہنیت تو زیر تہنیت کا چہرے یا نہیں۔ فقط والسلام۔

سلیمان ازاد بر۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

غیر مجرم عورت کو بلا پردہ رکھنا اس کے ساتھ ظلمت کرنا منع ہے، اگر عورت اور اس کے شوہر کے درمیان مصالحت کی توقع نہ تھی اور تحقیقات زیادہ خراب سرچنے تھے تب زیر نے طلاق دلائی ہے تو اس میں مصلحت نہیں، البتہ اس کے گھر سے لانا اور کسی غیر نے گھر بھاننا اس کو جائز نہ تھا (۱)۔ لہذا زیر کو تنبیہ کی جائے اگر وہ اس عورت سے کسی قسم کا غیر شرعی تعلق نہ رکھے اور گزشتہ سے صدق دل سے توبہ کرے تو اس کا حق پائی بند کرنے کی ضرورت نہیں، اور نہ اس کا حق پائی بند کر دیا جائے (۲)۔

اگر وہ توبہ کرے اور تائب ہے، اس لئے زیر اس کے ساتھ سلوک کرتا ہے اور کوئی بری نیت نہیں

(۱) "عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا یلایس رجل بعد امرأة تب لا أن یکون ناکحاً، أو ذة محرم" رواہ مسلم، (مسکوۃ المصابیح، باب الطریق إلى المحظرة ومیان العورات، الفصل الأول، ص: ۲۶۸، قدیمی)

"المخلوۃ بالاجبة حرام" (اندر المختار، کتاب المحظر والإباحة، فصل فی النظر والنظر والنظر)

(۲) ۳۶۸/۶، سعید

(۱) مکذ فی الإنشاء والنظائر، کتاب المحظر والإباحة، ۲۳۹/۳، إدارة القرآن کراچی

(۲) "عن یسیر بن یسیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا یحل للرجل أن یتزوج امرأة فوق ثلاث لیال" مسکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب ما ینهی عنہ من النہا حر النہ، الفصل الأول، ۲۶۸، الحسن (ردود مازار لاہور)

"قال المحقق: "وخص للمسلم أن یعقب علی أربعہ ثلاث لیال لقلته، ولا یجوز عوفها، إلا إذا کان الہاجر ان فی حق من حفرق اللہ تعالیٰ، فیجوز فوق ذلک" (مرقاۃ المفاتیح شرح مسکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب ما ینهی عنہ من النہا حر والنہا حر، الفصل الأول، ۵۸۸/۸، رشیدیہ)

(۳) کذا فی فیض القدیر، رقم الحدیث، ۹۵۲۸، ۲۵۰۰/۱۲، مکتبۃ نواز مصطفی الباز الیاس

دوسری صورت یہ ہے کہ تین لفظ سے تین طلاق رہے مثلاً یوں کہے: "اُنْب طالق، اُنْب طالق، اُنْب طالق، اُنْب طالق" (تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے)۔ اس صورت میں بھی تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں، لیکن اگر شوہر کہے کہ میں نے پہلا لفظ خبیثہ طلاق کہا ہے، دوسرا تیسرا لفظ خبیث طلاق نہیں کہہ سکتا کیونکہ خبیثہ طلاق کہا ہے تو دوسرے شوہر کا قول مستبر ہو گا اور لفظ "تجھے بھی تین طلاق واقع ہو جائے گی" (اور غیر مذکور یہاں اس صورت میں قیاسی طلاق واقع ہوں)۔

"وإذا قال لامرأته: أنت طالق وطالق وحسن، ولم يعقده بالشروط، فإن كانت منه حوله طاعتاً فلا، وإن كانت غير مدحونه طاعتاً واحدة، وحل فإن لامرأته: أنت طالق، اُنْب طالق، اُنْب طالق، فقال: فضال، عيبك، أو أولى، لطلاق وبالذات والتأنيب، طلقاً، وهي فضلة، طاعتاً فلا، وكذا في فتاوى قاضي خان، ۱/۱۰۷، "المهذب"، ۲/۲۵۱ مختصر (۱)۔ "مكرر فقط الحلاق، وقع الكل، وإن نوى التأنيب، أي وقع لكل فصلاً، وكذا إذا قال: (أشبهه) وإن لم ينو استنماؤه ولا تأنيباً، فإن الأصل عدم التأنيب، ۱/۱۰۷، "در مختار وشيخ"، ۲/۱۰۷، ۱۰۷۔ مقلد کے لئے اس قدر کافی ہے۔

حدیث کی ایک روایت بھی کہتا ہوں، مزید تحقیق کا شوق ہو تو علماء و برہمن کا مطالعہ کیجئے:

"انس مائلک بمن حذرک لسان: حماد وحلی بنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فضال: بن عسی طلق امرأته فلاناً فضال: إن عمت عصى الله وأثم الله، وأثم أع الشيطان، ولم يجعل له مخرجاً فقلت: كيف ترى بنی رجلاً يحلها؟ فقال: من يخادع الله بخدعه"۔

— (وگدافی بدائع الصنائع: ۲/۹۸/۳، فصل فيما يرجع إلى السراة، دار الكتب العلمية بيروت)

(وگدافی تبیہ الحقائق: ۳/۶۰۶۔ فصل فی الطلاق قبل اہ حول، دار لکتاب العلمیہ بیروت)

(۱) (فتاویٰ امعا حکیرة: ۳/۵۵۳، ۳/۵۵۶، الفصل الأول فی: لطلاق الصریح، وشہیدہ)

(۲) (الدر المختار مع رد المحتار: ۳/۳۹۳/۳، باب طلاق غیر المدحول بہا، سعید)

(وگدافی عمودی المدحکیرة: ۳/۵۵۵، الباب الثاني فی إيقاع لطلاق، الفصل الأول فی الطلاق الصریح، وشہیدہ)

ہواتی ہے۔ ایسا ہے۔ پھر ان عورت کے لئے اس کا بھگنا پہلا شام سے کرتے ہیں۔ کیا حال ہی یہ عورت درست ہے، یا یہ عورت پہلے شام کے لئے طلاق ہوئی، نیز امید کرتے کرانے، انوں کا کیا حکم ہے؟ اس حال میں اس قصہ کو رواج پر ممتنع رہا ہے۔ ورنہ اگر مرد نہ ممانعت فرما کرے۔

محمد رشید احمد دہلوی: انسیت۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

تین طلاق کے بعد مرد نے شخص سے اس شرط پر نکاح کیا کہ وہ ایک رات کے بعد طلاق دے گا۔ اور اس کے لئے پھر روپے دینے کا وعدہ کر لینا مرد کو یہی ہے (حرام کے قریب ہے)۔ اگر حدیث پاک میں اس شخص پر لعنت لگی ہے (۱) اور جب کہ وہ ان شخص طلاق دے گا۔ تو وہ عورت تین طلاق دینے والے پہلے شوہر کے لئے حلال بھی نہیں، دینی روئے۔ بدستور حرام رہتی ہے (۲)۔ فَلَکُمُ اللّٰهُ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ۔

خلو سے سچائی کی تقریب اور خالہ کی شریک

سوال [۲۰۰]: غصہ سے بھیجی کی قرابت کیا ہے؟ میں عورت کو دوسرے خاوند کے عذاب میں شریک کیا۔ اور روز رات بچے کے بعد طلاق مغلط دینی قاعدہ عدت کے خاوند اول نے ساتھ بچہ بھگنا کرنا چاہ کر ہوا یا نہیں؟ خجانی کھرا اختیار کرنے سے بعد سے بھیجی جتہ ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

غصہ سے بھیجی کا ماحول یہ ہے کہ مرد عورت سے کسی قربانی کی جلد تعلق ہو جائے جہاں بوسہ نہ کرنے میں کوئی مانع نہ ہو، نیز شرعی وجہ بھی کوئی مانع نہ ہو (۳)۔ اگر پہلا نہ طلاق مغلط (تین طلاق دے دے)

۱: "وَأَرْوَعُ الْحَبَرِ عَنِ عَمْرِو بْنِ قُلَافَةَ: إِنْ رَمَى الْمَرْءُ الْمَرْءَ مَرَّةً وَحَدَّثَ عَنْهُ لَمَّا كَانَ فِي الْمَحْضِ وَالْمَحْضِلِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُمَا حِلًّا"۔ ابواب النکاح، باب ما حدیثی المحض والمحضل، ۱۰۰، ۲، سعید

۲: "عَنِ عَمْرِو بْنِ قُلَافَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ حَلَّ طَائِفًا مِنْهُمَا فَرَجَحَتْ، وَحَدَّثَ عَنْهُ لَمَّا كَانَ فِي الْمَحْضِ وَالْمَحْضِلِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُمَا حِلًّا لَوْ رَجَحَ الْأُولَى، قَالَتْ: وَلِأَيِّ سَبَبٍ؟ قَالَ: لِأَنَّ الْأُولَى حَتَّى تَذْهَبَ غَسْبَةُ الْآخِرِ وَيَرْوِقَ غَسْبُهَا"۔ ابن ابی شیبہ، ذمہ المسلمون لا یرجع إليها رجعتا حتی تنکح غیرہ، ۳۲۳، ۱، إسناده ۳، "وَالْحِلُّ وَالْإِلْحَامُ حَتَّى كَسَمَوْهُمَا بَعْدَ لَوْ لَمْ يَذْهَبْ غَسْبُ الْآخِرِ، وَطَبَعِي كَوْنُهُ ذَلِكَ عَقْلًا، وَسَمِعْتُ كَبِيرَ دَعْرَجَةَ الْأَهْلِيَّةِ، وَالْأَهْلِيَّةُ: ۳۲۴، ۱، باب المهر، سعید

۳: "وَقَدْ سَمِعْتُ الْقَدِيحِي الْعَلَامِيَّ يَقُولُ: ۳۰۳، ۱، الْفَضْلُ لَمْ يَنْصِبْ بَيْنَهُمَا حِلًّا، وَنَبِيْدِهِ: ۳

یہ بعد ازاں کے اور یہ شخص سے اس عورت کا تعلق ہو گا اور وہ ہوسٹری کر کے علاقہ میں سے تو اس کی عدت تمام ہونے پر پہنچے مگر عدت دو بار نکاح درست ہو گا (۱) لیکن اگر دوسرے خاندان کے بھی ہوسٹری نہیں کی، یعنی عدت نہیں ایسا بلکہ محض ضروت سمجھ کر کے طلاق دیا جی ہے تو اس سے وہ پہلے خاندان کے سے حلال نہیں ہوئی، اس سے بدستور نکاح مرام ہو گا (۲)۔ فقہ اللہ تعالیٰ ہم سے۔

حررہ العبد محمد رفیع الدار، دارالعلوم راجہ پور، ۱۲/۵/۱۳۹۹ھ۔

حلال میں صحبت شرط ہے

سوال [۱۶۰]: حلالہ کا نکاح نہ ہو مگر جبراً علاقہ کی گئی کیا آپ کچھ شہر مٹائی سے اس میں

نہایت تشویش کی آگاہی سورت میں حلالہ درست ہو یا نہیں؟ عورت اپنے چچا شہر کے نکاح میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟
جواب: شخص آزاد ہو تو تحریری۔

۱۔ نوکذا فی فتاویٰ خاصہ ج ۱ ص ۹۶۰، الفصل فی الحلوۃ و نکاح الصبر، و تنبیہہ

۲۔ "و ان کان الصلائی نكاحاً فی الحرۃ او نسیت فی الامۃ، لم یحل لہ حتی ینکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً، و یدخل بہا، ثم یطلقہا، و یسوت عینہ" (الفتاویٰ العالیہ ص ۱۱۳/۵، و تنبیہہ)

۳۔ نوکذا فی تیسرے الحقائق ص ۱۲۱، فصل فی ما تحل بہ المطلقۃ، دار الکتاب العربیہ بیروت

۴۔ نوکذا فی الفتاویٰ الشارحیۃ ص ۶۰۳، الفصل الثالث و العنونی فی مسائل المطلقۃ، بآراء القرآن کور جمی

۵۔ "و شرعاً ان یطلقہا لم یزوج النکاحی، لانہ ثبت بشارہ الکتاب و بایسۃ المنہج و بالإجماع، انما النکاح

قبل النکاح لیس ذکر بعد محض علی المرأۃ حیثاً لا لکلام علی "الإلزام" دون لإعادۃ و اما السنۃ

فما روی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رفاۃ بن سہیل القرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلق امرأۃ نسبت

بسن و حب، فبیت علیہا، فزوجت بعدہ بعد فی حسن بن الزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فحانہ فی رسول

المصنسی اللہ علیہ و منہ فخالۃ، انہا کانت محبت و رفاۃ، فطلقہا ثلاث تطلیقات، فزوجت بعدہ بعد

الرحمن بن الزہیر و انہ - و اللہ - لبس بعدہ الا مثل ہذہ الہدۃ

عینہ" اما الإجماع، فان الامۃ اتفقت علی ان المدخول بہ شرط الحلی بالزوج، و ینسب الحقائق

۱۲۹۳، ۱۲۹۴، باب الرجوع، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ، دار الکتاب العربیہ بیروت

۶۔ نوکذا فی البحر الرائق ص ۹۳/۳، باب الرجوع، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ، و تنبیہہ

۷۔ نوکذا فی الفتاویٰ العالیہ ص ۳۰۱، الباب السادس فی الرجوع، فصل فیما تحل بہ المطلقۃ، و تنبیہہ

الحواب حامداً ومصلیاً:

اس سے پہلے شوہر کے لئے وہ حلال نہیں ہوئی بلکہ حرام ہی رہی۔ پہلے شوہر سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا (۱۱)۔ اے اللہ سبحانہ تعالیٰ اعظم۔

ترجمہ محمد رفیع

نکاح اشرطہ تحلیل واجرت وتوقیت مستند

مسئلاً (۱۶۰۲) ماہنامہ حاکم باللہ تعالیٰ۔

۱۔ زید مطلقاً سے نکاح کرنے کے لئے حیلہ کرنے پر جب مطلقہ کا نکاح حرام ہے، وہ یہ دے کر کہ تاجہ تیرا بیوی ہے، شوہر میں اور شوہر ختم ہونے پر طلاق دینا امر علی نہ کرے، چنانچہ تاجہ نے شرطیں مذکورہ میں کو پوری کی۔ اب دریافت ہے کہ یہ نکاح ان دو بار وہی عورت سے شرعاً جائز یا نہیں؟

۲۔ زید مطلقہ سے نکاح کی غرض سے اس کا نکاح حرام ہے مطلقاً، حتیٰ بلا قیض مدت و بغیر شرط وہی کے نہیں اجرت برابر قرار ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ شرعاً اس مطلقہ کا نکاح سے زید دوبارہ نکاح کرنا درست ہے یا نہیں؟

۳۔ نکاح مستحاضا ہے یا نہیں؟

۴۔ زید اجرت دے کر تیرے سے بندہ نکاح کرنا کرنا ہے اب بندہ مذکورہ سے شرعاً نہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور محض بخل کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ معاملہ مذکورہ اگر شرعاً ناجائز ہے تو جو لوگ اس کے پورے قائل ہیں اور تعمیر جو اڑا رہے ہیں، ان کا شرعاً کیا حکم ہے اور خود انہوں نے ان سے کیا متاثر ہے؟

مسائل مذکورہ سے کہاجواب دلائل مع حوالہ کتاب و فقہی تقریر فرما کر فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۔ لا یصح مطلقاً بھا فی حالات لوطی، و شب لم تھ، حتی یضامھا غیر دو بعضی عدلہ،

والد المعنای ۳۰۹، ۳۱۰، باب الزیجۃ، سعد،

و کذا فی لیس الحنفی، ۱۶۲، ۱۶۵، فصل فی ما یحل بہ المطلقۃ، دار الکتب العلمیۃ بیروت،

و کذا فی البحر الرائق ۳۹۳، باب الزیجۃ، فقہ فی ماتن بہ المطلقۃ، (شعبہ)،

و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ، ۳۰۳، الباب السادس، فصل فی ما یحل بہ المطلقۃ، (شعبہ)،

اور بشرط تحلیل نکاح امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک منعقدی نہیں ہوتا، اور زوجہ اول کے لئے اس نکاح سے وہ مطلقہ طلاق بھی نہیں ہوتی، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بشرط تحلیس نکاح ہوتا ہے، لیکن زوجہ اول کے لئے طلاق نہیں ہوتی۔ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بشرط تحلیل نکاح مکروہ تمیمی ہوتا ہے اور شرط کی پابندی زوجہ حنفی پر لازم نہیں ہوتی، ہم بشرط تحلیل نکاح اور جواز کر کے اگر طلاق دے، بیجا توعدت گزارنے کے بعد زوجہ اول کے لئے طلاق ہو جائے گی (۱)۔

وبعد دلائل ثلاثۃ فیسعی تحت قولنا کفر: "وکبرہ بشرط التحلیل للاولیٰ".
 (۲) ۲۶۰/۲۔ وقان فی البحر قلا عن فتح القدر: "ولاشک أن النکاح معالاً بطل بالشرط
 (۳) "أجل تزوج امرأة التحلیل ولم بشرط ذلك، یصل للاولی، ولو شرط، یکره ویحل عند أبي حنيفة
 وزهر. وقال ابو یوسف: لیس النکاح، ولا التحل. وقال محمد: صح النکاح، ولا یحل". (خلاصہ الفتاویٰ
 ۱۲۱/۲، الحسن الثانی فی المحلل، نوع منہ، رشید ۱۴)

"إذ تزوجت المطلقة ثلاثاً تزوج، وكان من قصدهما التحلیل، إلا أنهما لم بشرط ذلك
 بلول، حلفت للزوج الأول، وبشرط الإحلال بالقول وأنه تزوجها لذلك، فالنکاح صحيح فی قول أبي
 حنيفة وهو رحمهما الله تعالى، وتحلل للأول، ولكن یکره ذلك للأول والثانی. وقال أبو یوسف رحمه
 الله تعالى، النکاح فاسد، ولا تحلل للأول. وقال محمد رحمه الله تعالى: نکاح الثانی صحيح، ولا تحلل
 للأول"، (فتاویٰ التتبع اخینہ، ۲۰۲۳، مسائل للمحلل وغيرہا، إدارة القرآن کراچی)

(۱) کذا فی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۵۷۰، ۵۷۵، فصل فیما تحلل به المطلقة وما یحلل به، (رسیدہ)

(۲) "کبرہ بشرط التحلیل للاولیٰ"۔ وقان ابو یوسف رحمه الله تعالى لا یعتقد النکاح بشرط
 التحلیل للاولیٰ، ولا تحلل له، لأن هذا فی معنى شرط التوفیت، فیکون فی معنى المنعۃ فیطل، ولهذا
 قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: "لا تؤتی بمحلل ولا محلة إلا رجعتما". وقان ابن عمر رضي
 الله عنهما "لا یز الا زاسین ولو مکثا عشرين سنة"، وقال عثمان بن عفان رضي الله عنه: "ذلك
 السفاح"، ولهذا، لعمد رسول الله صلی الله علیه وسلم، وقال محمد رحمه الله: یصح النکاح، ولا تحلل
 للأول، لانه لیس بتوفیت للنکاح، ولكنه اسحلی بالمحظور ما هو مؤخر شرعاً، فیحالف بالحرمان
 کفصل السموت، ولا یبی حنفیة فبونه علیه الصلوة والسلام، "لأن الله المحلل والمحلل له"
 وهذا الحدیث یقتضی صحة النکاح والحل للأول والکراهیة، ولأن النکاح لا یبطل بالشرط۔

جس اُن نکاح بغیر شریعت ہوا ہے اور عمرہ نے اس عورت سے جماع کر کے اس کو طلاق دینی ہے۔
تو جہد مت زیادہ نکاح اس عورت سے کیجیے، اور اگر مدت کی تعمین کر کے نکاح کیا تو بغیر جماع کے طلاق دے
دینی تو زیست اس کا نکاح صحیح نہیں۔

۳۔ نکاح کر کے "و نکاح انتہ باطل" ۱ھ۔ "حدیدہ: ۲، ۲۹، ۳۰۔

۴۔ نکاح صحیح، مطلق ہے جیسا کہ جواب نمبر ۳ میں عبارت ہدایہ ص ۱۸۸ ک پ ۱۵ اس ہے اور اس کی
صورت میں وہ عورت زید کے لئے حلال نہیں ہوتی جیسا کہ جواب نمبر ۳ میں عبارت تعمین سے معلوم ہوتا ہے
در نظر و مکتل۔ دونوں مستحق لعنت ہیں اور تحت تنہا ہیں جیسا کہ جواب نمبر ۲ میں عبارت تبع النحر سے
ظاہر ہے۔ جو کہ اس کے جواز کے قائل ہیں، و تحت مطلق پر ہیں، ان کو مسئلہ سمجھا دیا جائے اور ان سے توبہ کر لی
جائے۔ اگر وہ باوجود مسئلہ معصوم ہونے کے اپنے عقیدہ کا سہہ برقرار رکھے، اصل سے باز نہ آئے کس تو ان سے قصص تعین
کر دی جائے اگر یکھٹہ لغو ہو۔ اور زید نے اس عورت سے نکاح کر لیا ہے تو اس کی تفریق کرادی جائے، پھر چونکہ
شریعت سے نکاح کیا جائے اگر وہ نہ مانے تو اس سے بھی قطع تعلیق کر دیا جائے۔ نقدہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد محمود ٹکنونی مدظلہ عتہ، محسن مفتی مدرستہ عربیہ اسلامیہ، پور ۲۳/۶/۱۳۵۲ھ۔

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ۔ منہج عبد الحنفیہ، مدرسہ نظام العلوم، لاہور، ۲۳/ جنوری، ۱۳۵۶ھ۔

تعمین طلاق کے بعد عدت کے اندر نکاح نہ ہونی سے حلال کیا کہ تسلیم

مسئلہ ۱۰۶۰: ۱۔ زید نے ہندو سے نکاح کیا اور چند روز کے بعد زید نے ہندو دیاؤ کو تین حقوق

مغلطہ دے دی، ہندو کی طلاق کی عدت ختم ہونے سے پہلے ہی عمر نے ہندو سے عدت لی۔ کہ اندر نکاح کر لیا، اس
کے بعد عمر نے ہندو کو تین طلاق مغلطہ دے دی، ہندو کا نکاح نامیہ لی۔ کہ ختم ہونے سے پہلے ہی بھاریہ نے بیعتی
ٹھا۔ اس نے نکاح کر لیا، ہندو سے۔ اب وہ عدت حسب مہر ہے کہ یہ نکاح شرعی مذہب کی نہ۔ پر درست
ہو یا نہیں؟ اور مسئلہ کا کھرا کیا ہے؟ اگر شرعی مذہب کے اس قسم کا نکاح کسی نے چاہا اور نہ کچھ ہیں کہ ضرور اس قسم

(۱) ردالمحتار، ۲، ۳۱۴، کتاب النکاح، ص ۱۶۷، حنفیہ (مفتی)

(۲) کذا فی المغنی، ۲، ۲۹۴، القسم السابع، المحرمات بالطلقات، شبہہ

۱ کذا فی الدر المختار، ۲، ۳۱۴، کتاب النکاح، باب المحرمات، سعید

نکاحی نہ ہوگی بلکہ اسے منکحہ کہیں گے۔ اور یہاں پر عداوت ہی اذکار ہے نہ اقرار ہے۔

۸۰۔ فتویٰ کے ذریعہ عدت میں نکاح ناجائز ہے اور عدت کے لئے نکاح صحیح اور شرط ہے:

”لا یجوز عسرہ۔ اور اگر عدت میں زوجہ غریبہ، زانیہ، یا عدت کے بعد نکاح کرے، تو اسے نکاح اشد ہے۔“

۸۱۔ منکحہ کی حالت میں نکاح صحیح ہے۔

نکاحی اور عدت نام کے قول پر فتویٰ دینے کے لئے بہت ہی اہمیت و اثر ہوئی ہے۔ عدت ہے اور نکاح
وہاں اس کے لئے شرط ہے۔ نکاح میں منکحہ کی حالت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح اشد ہے۔
اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔
عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔
اور عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔ عدت میں نکاح صحیح ہے۔

۱۰۱۔ فتاویٰ المدینۃ العلمیۃ، ۲۰۸، القسم السادس، المحرمات الذی یسوغ بواحقہن نکاح (مستندہ)

اور کتاب المدینۃ العلمیۃ، ۱۱۳، الفصل التاسع فی نکاح، فیما بعد وادکامہ، دار الفکر، کراچی

۱۰۲۔ کتاب المدینۃ العلمیۃ، ۲۰۸، الفصل التاسع، دار الفکر، کراچی

۱۰۳۔ شرح غفرہ، ۲۰۲، ص ۲۵۰، کتب خانہ، کراچی

۲۔ زیچ نے اپنے دوست خالد سے رات حلالہ نکدو کا کفار کرادیا، خالد نے نفرت کے بعد مباشرت بھی کی تو یہ نکاح دلیہ و درست قرار پائیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ حالت نیش میں دی ہوئی طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے اگرچہ ایسا کرنے سے شوہر انتہاء رنج و تپ ہے (۱) اس طرح نیش طلاق ایک بی بیع بھی قائم ہے، مگر ابھی واقع ہو جاتی ہے (۲) اس لئے صورت مسئلہ میں طلاق ملغوظ ہوگئی (۳) البتہ حلالہ کے اس کو برکھنے کی کوئی صورت نہیں ہے (۴)۔ حلالہ کے لئے ۱۰۰ روپے

۱ (۱) "وإذا طلق الزوج امرأته في حالة الحيض، وقع الطلاق، لأن النشبي عند لمسه في غير ۴، وهو ما ذكرنا فلا يعدم مشروعيتها" (البدعيہ: ۲۵۴)۔ کتاب الطلاق، شركة علمية مطابع

"والمدعي من حيث انقضاء أن يغني المدحول بها وهي من ذوات الأقران في حالة الحيض، أو في غير جامعها"۔ وكان الطلاق والغاؤه (الفتاوى العالمكبرى: ۳۳۶۱)۔ کتاب الطلاق، رشديه

۲ (۲) "وإذا في باب النشبي"۔ (۲۵۴-۲۵۵)۔ فصل في طلاق البدعة، دار الكتب العلمية بيروت

۳ (۳) "وإن البديعي الذي يعود إلى العدة أن يطلقها فلا تأملي طهر واحد يكفها واحدة أو بكلمات منفردة"۔ فإذا فعل ذلك، وقع الطلاق، وكان عامياً (الفتاوى العالمكبرى: ۳۵۵)۔ کتاب الطلاق، الباب الأول في تفسيره وركنه وشرطه، رشديه

۴ (۴) "وإذا في الدر المختار: ۳۶۳/۳۔ باب طلاق غير المدحول بها، سعيد

۵ (۵) "وإذا في باب النشبي"۔ (۳۶۴)۔ فصل في إبطال طلاق البدعة، دار الكتب العلمية، بيروت

۶ (۶) "وكرر لمط الطلاق، وقع الكن، وزمى التاكيد فبين" (الدر المختار: ۳۶۳/۳، باب طلاق غير المدحول بها، سعيد)

۷ (۷) "وإذا في الفتاوى العالمكبرى: ۳۵۵/۱، الفصل الأول في انقضاء الصريح، رشديه

۸ (۸) "وإذا في الفتاوى المتاجر خانبة: ۲۹۸/۳، إبطال الطلاق وتكرار العدة، إدارة القرائن كراچی

۹ (۹) "وإن كان الطلاق لا تأملي الحرة فتنسب في الأمة، لم نحل له حتى ينفك زوجاً كان صحيحاً، ويدخل بها، ثم ينفك أو يموت عنها" (الفتاوى العالمكبرى: الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما ينصل به: ۳۷۱، رشديه

ہے، ویسا پر گز نہ کیا جائے، اس سے نکاح درست ہوگا، نہ دوسرے آپ کے بھائی صاحب کے لئے حلال ہوگی (۱)، جب بچہ پیدا ہوگا تو اس وقت مدت شرم ہوگی (۲)، اس کے بعد کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح کیا جائے۔ نکاح میں یہ شرط نہ ہو کہ وہ شخص پھر طلاق دے دے ورنہ یہ کام موجب لعنت و غضب ہوگا (۳)، وہ شخص نکاح کے بعد بھوسہ کی کرے، پھر اگر وہ مر جائے یا طلاق دے دے تو اس کی عدت گزار کر آپ کے بھائی سے نکاح کی اجازت ہو سکتی (۴)۔ فقہاء و الفقہاء و الفقہاء
حررہ العبد محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۳/۳/۸۸ھ

(۱) "الذم بحور بشر جل أن يزوج زوجة غيره، وكذلك المعتدة، كذا في السراج سواء كانت العدة من طلاق، أو وفاة أو دخول في نكاح فاسد." (الفتاوى العالمگیریہ ۲۸۸/۱، الباب الثالث في بيان المحرمات، القسم السادس المعروف التي يتعلق بها حق المهر، وشيخه)
(۲) "وإذا لم يولد المختار: ۵۱۹/۳، باب العدة، مطلب هي النكاح الفاسد والباطل، معيد)
(۳) "وكذا في الفتاوى المتأخرات: ۱۱۱/۳، الفصل التاسع في النكاح الفاسد وأحكامه، إدراة الفرقان كراچی)
(۴) "وفي حق الماحل وضع حينها." (المختار: ۵۰۱/۳، باب العدة، معيد)
(۵) "وكذا في نبيس الحقائق: ۲۵۲/۳، باب العدة، دار الكتب العلمية بيروت)
(۶) "وكره بشرط التحليل للأزواج: أي يكره الزوج بشرط أن يحلها له بريد به بشرط التحليل بالقول، بشرط البني صمى الله عليه وسلم "لعن الله المحلل والمحلل له" (نبيس الحقائق: ۱۵۳/۱، باب الرجعة، دار الكتب العلمية بيروت)
(۷) "وكذا في الدر المنثور مع رد المحتار: ۳۲۱/۳، باب الرجعة، معيد)
(۸) "وكذا في الفتاوى العالمگیریہ: ۳۷۵/۳، باب الرجعة، فصل فيما حل به المطلقة، وشيخه)
(۹) "وإن كان الطلاق ثلاثاً في النكاح، ونسب في الأمة، لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً، ويدخل بها، ثم يطلقها أو يموت عنها." (الفتاوى العالمگیریہ: ۳۷۵/۳، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما حل به المطلقة وما يتصل به، وشيخه)

(۱۰) "وكذا في نبيس الحقائق: ۱۵۹/۳، فصل فيما حل به المطلقة الخ، دار الكتب العلمية بيروت)

(۱۱) "وكذا في الفتاوى المتأخرات: ۹۰۳/۳، الفصل الثالث والعشرون في نكاح المحلل، إدراة الفرقان كراچی)

حلالہ کے لئے شوہر نکاح پڑھا سکتا ہے

سوال (۱۶۰۶)۔ میری دہائی اور میری درمیان بیٹھ لڑائی بھگڑا رہا تھا، ایک دوسری اور پٹائی کی نوبت آئی، میرے لاکھ بھانے کے باوجود بیوی باز نہیں آتی تو میں نے یہ شرط لگا دی کہ "اگر آج کے بعد تو نے دہائی صعبہ کے ساتھ بھگڑا کیا تو تجھے حین نہیں چھ طلاق" اور جس روز میں نے یہ شرط لگائی، اس دن بھگڑا میں مار پٹائی کی نوبت نہیں آئی، حسن اتفاق سے ایک سال تک بھگڑا موقوف رہا، اور ایک شخص دن دہائی صاحبہ اور بیوی کے درمیان بھگڑا ہوا دیکھا، لیکن مار پٹائی کی نوبت نہیں آئی۔ کیا اس بھگڑے کے بعد میرے بیوی کو طلاق ہوئی یا نہیں؟

۲۔ کیا سابق شوہر اپنی مطلقہ بیوی کا نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ اور نکاح دہائی میں کوہو بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ کیا نکاح کے علاوہ گواہوں کا ہونا لازم ہے۔ یا ایک گواہ سے بھی کام چل سکتا ہے؟

نیرودھہ کے ذریعہ حلالہ

سوال (۱۶۰۷)۔ ۳۔ کیا نیرودھہ کو ردخول کرنے میں خلوت صحیح ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں؟

بیہوا تو جرم نہ

الحجاب حاملہ و مصلیاً:

۴۰۱۔ ... شروط پائے جانے پر طلاق مطلقہ واقع ہوگئی (۱)، عدت طلاق تین ماہواری گزرنے پر اگر مطلقہ دوسرے شخص سے نکاح کرنے پر رضامند ہو اور سابق شوہر (طلاق دینے والا) نکاح پڑھائے تب بھی درست ہے۔ اگر وہ وہی مطلقہ اور شوہر اپنی مجلس میں موجود ہوں اور سابق شوہر ایک گواہ کی موجودگی میں نکاح پڑھائے تب بھی نکاح ہو جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ اصل ایجاب وقبول تو اس مطلقہ اور شوہر پر پڑے کیا ہے

(۱) "وإذا انفصلت إلى الشرط، وقع عقب الشرط انفصالاً، مثل: أن يقول لامرأته: إن دخلت الدار فانت طالق" الفتاویٰ العالمگیریہ ۲/۴۰۲، الباب الرابع، المصل الثالث فی التعلیق، (شعبیہ)

او کذا فی الہدایۃ، ۲/۳۸۵، باب الأیمان فی الطلاق، شرکتہ علمہ مدانی

و کذا فی البحر الرائق، ۲/۵، کتاب الطلاق، باب التعلیق، (شعبیہ)

اور نکاح پڑھانے والے اور نیک اور فحش یا بدیہوں میں نکاح کے قواعد ہو گئے (۱) اچھا یہ ہے کہ وہ گواہ مستقل ہو۔
ہوں اور اس کے سامنے عورت اور مرد دونوں خواہ اجنب یا قریبی نہ ہوں۔

۳۔ اگر جسم کی حرارت محسوس ہوتی ہے اور نہان کی لذت حاصل ہوتی ہے تو یہ بھی حلال کے لئے کافی ہے (۲)۔ فقہ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد وغفرلہ دارالعلوم، باندہ انارک، ۱۳۶۲ھ۔

خدا کے لئے زوجین کا دخول میں اختلاف

مسئلہ [۶۶۰۸]: عیدالودو نے اپنی منکوحہ مدخلہ بیوی کو طلاق معطلہ دی (عورت کے ساتھ ایک شیر خواہ بچہ بھی عیدالودو سے ہے)۔ بعد ازاں مطلقہ کا نکاح ریاض الدین سے ہو گیا۔ عدت ختم ہو جانے کے بعد ریاض الدین نے ایک شب اپنے نکاح میں رکھ کر طلاق دیدی، اور عدت ختم ہونے پر شوم اولیٰ عیدالودو سے نکاح کر لیا گیا۔ ریاض الدین نے ایک شب اپنے نکاح میں رکھ کر دوسرے دن صبح کو قیاس طلاق دیدی، اور طلاق دینے کے بعد یکے بعد دیگرے تین اویسیوں نے ریاض الدین سے دریافت کیا کہ ہم ہسٹری کرتے تم نے طلاق دی ہے یا بس ایسے ہی؟ تو اس نے ہم ہسٹری کا اقرار کیا، مگر سب ریاض الدین کا کہنا ہے کہ میں نے نیچے جو کہوں گے اس کے سامنے اقرار کیا تھا، و مجھ سے کیا تھا، میں نے ہم ہسٹری نہیں کی تھی، بلکہ حرمت نے ہمیں ہسٹری کرنے ہی نہ دی۔

(۱) "وشرط حضور شاہ۔ بن حریس مکلفین سامعین قولہما معاً، فامین مسلمین لنکاح مسلمۃ۔"

والد المختار: ۳/۲۲۰، کتاب النکاح، مجلد

"الزوج منہ الساعۃ العالۃ بمحض شہاد واحد، جاز ان کانت است حاصراً، لانہا تجعل عاقبۃ۔" والد المختار: ۳/۲۵۱، کتاب النکاح، مجلد

(و کذا فی الفتاویٰ العالمگیریۃ: ۴/۹۸، کتاب النکاح، الباب الاول فی نفسیہ شرعاً، رشیدیہ)

(۲) "فی الفتاویٰ المصریۃ: اذ لک ذکرہ بمرقۃ و ادخلہ فرجہا، فإن وجد الحريرة، دخل، و الا فلا"

(الفتاویٰ العالمگیریۃ: ۴/۳۳، الباب المبادس، فصل فیما نحل بہ المطلقۃ و ما یصل بہ، رشیدیہ)

(و کذا فی البحر الرائق: ۳/۹۴، کتاب انطلاق، باب الرجعة، فصل فیما نحل بہ المطلقۃ، رشیدیہ)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۳/۱۶۵، باب الرجعة، فصل فیما نحل بہ المطلقۃ، دار الکتب العلمیہ بیروت)

ریاض الدین کے والد اور والدہ اور خودی ریاض الدین نے بھی کہا کہ جس ان قریبہ سے پہلے میرے ساتھ نکاح کر لیا گیا، اس شب کو مجھے خبر پائی، مگر مرنے کی وجہ سے قریبہ تک نہ آئے، یا میرا صرف دین والاں کو کھلانے کی غرض سے نکاح کر لیا گیا، مرنے کے بعد میری بھی ریاض الدین نے ہی تھی۔ دریاخت طلب امر یہ ہے کہ حلال و درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

تمہیں خلاق کے بعد مدت نذر دوسرے شخص سے ہم ہستری ہو کر جب اس کی طرف سے طلاق ہوا، مدت تمام ہو جائے تب شوہر اول کے لئے دوبارہ نکاح کی اجازت ہوتی ہے، مگر شوہر پہلی نے جماع نہ کیا ہو تو شوہر اس کے لئے ہرگز ہرگز حلال نہیں ہوتی ہے (۱)، جماعت بول کر ہم ہستری کا اثر مرنے سے بھوت کا گن مستقل ہوتا ہے اور شوہر اول کے لئے حرام ہی رہتی ہے، اس کا وہاں مستقل ہے۔ اس کو ذہن نشین کرانے کے بعد آخرت کا خوف دل کر میں عورت سے قسم دریاخت کیا جو ہے، اگر وہ کہے کہ ہاں شوہر پہلی ریاض الدین نے نکاح کے بعد مجھ سے ہم ہستری کی ہے، پھر کچھ کو حلالی دی ہے، تو اس کی مدت تمام ہونے پر ان کا نکاح دوبارہ شوہر اول علیہا نواد سے درست ہے، ریاض الدین کا بیان جو مختلف نقل کیا جاتا ہے وہ قابل التفات نہیں:

(۱) "عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: طلق رجل امرأته، فتزوجت زوجاً غيره، فطعها وكانت معه مثل الهدية، فلم يصل منه إلى شيء، فترده، فلم يلبث أن طلقها، فأتت النسي صلياً فعدله وسلم فقالت: يا رسول الله! إن زوجي صلياً فليكن معه إلامثل الهدية، فلم يغفرني إلا لله واحداً ولم يصلني شيء، فافحل لزوجي الأول" فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا تأخذهن لزوجك الأول حتى يذوقن الآخر عسله، ثم يذوقن عسله". صحيح البخاري: ۹۱۳۔

کتاب الطلاق، باب من قال لامرأة: أنت علي حرام، فليتمی

"وَوَكَانَ الطَّلَاقُ ثَلَاثاً فِي الدِّعْوَةِ وَتَيْنِ فِي الْأَمَةِ، ثُمَّ تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَكُونَ زَوْجاً غَيْرَهُ، نِكَاحاً صَحِيحاً، وَبَدَلَ مِنْهَا، ثُمَّ يَطْلُقُهَا أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا". (الفتاوى المالكية: ۳/۱۰۳، ۳/۱۰۴، كتاب الطلاق، كتاب السلاس في لرمعة، فصل فيما تحل به المظنقة وما يوصل به، وشيخه)

درکتہ فی الدر المختار: ۳/۹۰، ۳/۱۰۳، باب: لرمعة، حیدر

”قبل الخروج الناس: كان سكاك فاسد، اوسم ادس، ہوا، گناہ، والحقول لہا۔ ویو فان
الزوج انزل ذلك فالتقول لہ فی حق نفسه“۔ درمختار۔ ”دع ان اناسی جاء بها
وانکر الحماح، حلت لالأول“ غناسی: ۵۹۶/۲ (۱)۔ فتاویٰ ہند احمد۔

حررہ العبد محمد رفیع، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۵/۱۳۹۲ھ۔

الجواب صحیح: جندہ نظام الدین غنی، ۱۶/۵/۱۳۹۲ھ۔

حالات میں مباشرت کا اقرار پھر انکار

مسوال [۲۶۰۱]: ہمارے بڑے معارف حسین نے اپنی بیوی کو طلاق مطلق دیدی لیکن پھر رجوع
کرنا چاہتا ہے تو مولوی صاحب سے پوچھ کر عدت پوری کر کے ایک باطل بائزر کے ابراہیم سے نکاح کر دیا،
عقد کے بعد اس کے ساتھ ایک کمرہ میں رات گزار دی، سویرے غسل کیا، پھر اس کو طلاق دیدی۔ اور چند عالموں
کے سامنے اقرار کیا کہ میں نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے جس کے ثبوت ہو جی ہیں۔ پھر عدت پوری ہونے
کے بعد معارف حسین نے نکاح کیلئے آدمیوں کو جمع کیا، اس وقت ابراہیم (محفل) نے مسجد میں چند عالموں کے
سامنے بیان کیا کہ میں نے اس کے ساتھ مباشرت نہیں کی، پھر ایک مولوی صاحب نے۔ جو انکار کے وقت
موذونہ تھے۔ نکاح پڑھایا۔

لیکن اب ابراہیم اقرار کرتا ہے اور قسم تھا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ محمد کے
چند لوگوں نے ابراہیم سے پوچھا کہ عالموں کے سامنے کیوں اقرار کیا؟ اور اب اقرار کرتے ہو تو جواب دیا کہ مجھ
نولوگوں کے سامنے اقرار کرنے میں شرم غصہ ہوئی۔ میرا کا معارف حسین ابھی تک اپنی بیوی کے پاس نہیں
گیا۔ وہ وقت طلب امر ہے کہ معارف حسین کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟ اور اپنی بیوی کے پاس جاسکا ہے یا نہیں؟

(۱) (الدر المختار مع رد المحتار: ۳/۱۳۱، باب الرجعة، مطلب فی حمة إسقاط البعل بحکم شافعی
فساد لسكاك الأول، مسجد)

(۲) کدھی الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳/۳۱۱، الذی السادس فی الرجعة، فقبل فیماتحل بہ المطلقة، رشیدیہ،

(۳) کدھی الفتاویٰ: ۲/۲۲۲، کتاب الطلاق، فصل فیماتحل بہ المطلقة، رشیدیہ،

الجواب حامداً ومصلحاً:

اور ہم نے رات گزارنے کے بعد جو سستی کا اثر کر لیا تھا تو وہی اثر اوجھڑتا ہے، اس کے بعد جب اس نے انکار کیا تو وہ انکار معتبر نہیں (۱)، آپ کے لڑکے کا نکاح دوبارہ صحیح ہو گیا، اس کو مباشرت کا حق حاصل ہے فقط واللہ اعلم۔

ترجمہ العبد المذنب غفرلہ ووالہم علیہ یومئذ، ۶/۶/۹۳ھ۔

زوج ثانی بادم بارون الثالث ہے

سوال (۶۹۱۰): زید نے اپنی بیوی منصب کو ایک غلامی بکن یا تھا، چند روز کے بعد پھر نکاح کر کے اس کو اپنی زوجیت میں۔ کیا یہ پھر ایک سال کے بعد زید نے اپنی بیوی مذکورہ کو دوبارہ نکاح کر دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا بغیر طلاق کے دوبارہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

جب تین طلاق دی گئی خواہ ایک شخص کی یا الگ الگ اور خواہ تیسری عقد میں خواہ دوبارہ عقد کر کے (زوجہ ثانی کے نکاح سے پہلے) تو اب بغیر طلاق کے دوبارہ نکاح کی اجازت نہیں رہی (۲)۔ اب اس کا ایک

(۱) "قال الروح الثاني كمن التكاك الماسد۔ اوله ادخل بها وكذبت۔ فالتقول بها ولوفان الزوج الاول ذالك، فبالقول له هي حق نفسه" (الدر المختار) "ادعت ان الثاني جماعها وانكر الجماع، حلت للاقول"۔ (رد المحتار: ۳/۱۷۳، باب الرجعة، مطلب في حيلة إسقاط التحليل بحكم ماله في فساد الكاح الأول، سعد)

(۲) وكذا في التناوي العائليكية: ۱/۳۷۳، كتاب الأساس في الرجعة، فصل فيما تحل به المطلقة وما يصل به (رشديه)

(۳) وكذا في التبر الفائق: كتاب الطلاق، فصل فيما تحل به المطلقة: ۳/۳۶۱، رشديه

(۴) وفان طلقها الزوج بعد الثنين فلا تحل له من بعده بعد الطلقة الثالثة إلا حتى تتكبح به وتزوج وهو ما غيرہ (تفسير الحلالي: ص ۲۵، سورة البقرة، قدیمی)

(۵) وكذا في الفناوي العائليكية: ۱/۳۷۳، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، رشديه

(۶) وكذا في البحر الرائق: ۳/۹۳، كتاب الطلاق، فصل فيما تحل به المطلقة، رشديه

بہن خلاق کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر کے اس سے بعد والد خال خلاق نے نکاح سے باز رہے چار سو چوبیس سال کے نکاح میں آنے کی تعجبی خلاق ختم ہو کر بھوہ ختم خلاق کا اختیاء ہو گیا، اور ختم دو خلاق و ختم سے محفوظ نہیں ہو گیا۔

الحاصل زوج ثانی باہم مادیات الثلوث ہے (۱) اور خود عقد کرنا باہم دونوں اثلوث نہیں۔ اس میں بھی امام محمد رحمہ اللہ اولیٰ کا اختلاف ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ زوج ثانی باہم مادیات ثلوث نہیں، لہذا اس سمبست میں بھی عقد ثانی کے بعد زوجہ اولیٰ صرف باہم مادیات ثلوث میں ایک اثلوث ہے۔

«كَلِمَاتُهَا زَاكِيَةٌ، وَانْفُسُهَا ذُكُورٌ وَحَيٌّ، وَخَلْقُهَا وَتَنْصِبُ عَلَيْهَا
سَمَاءً نَارًا وَحِجَابًا زَاكِيًّا، وَفِيهَا مِثْقَالُ ذَرَّةٍ، وَفِيهَا مِثْقَالُ ذَرَّةٍ، وَفِيهَا مِثْقَالُ ذَرَّةٍ» (الحج: ١٧-١٨).

حرره: الفيد، مود، تقريز، و العلوم و عربيه: ۱۳۰۱، ۹۳-ج.

الجواب صحیح ہے وہ نظام ابدین علیٰ غرہ و راء العلوم ہو رہا ہے۔ ۱۹۳۷ء

غیر مذکورہ قوانین خلافی کے بعد حلالہ کی ضرورت

سوال (۱۶۱۱) :- میرے اپنے بڑی کو بیوقوف قرار دے رہا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ میں اس غلط چکر میں پھنس چکا ہوں۔ میری یہ باتیں حقائق سے واقف کرنے والے کو صحیح حاصل ہو جائے گی۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ میرے بڑے بھائی کے ساتھ کچھ نہیں کیا گیا۔ کیا یہ میری خود مرضی حاصل ہو سکتی ہے؟

۴۔ اسی نے اپنی زوجہ گدھستی اور خوت مجھ سے قبل گناہ یا صریح گناہیں طلاق منکر کی کہے دیے۔

١٠ (راجع الملحق مع هذا العدد ٣٦٢، في الحاشية ١، ص ٢٤١، في الحاشية ١٠).

١٠١: السعد الزبيدي، ١٤٣: كيمياء الإطلاق، قصص فيها حكاية السجدة: مشهد ١

[illegible]

المكتبة في مدينة الرياض

نہ ہوتے تو نہیں؟

الحجاب حائماً ومصلیاً:

۱۔ جب عمر نے شرائط کو منظور فرمایا تو اب شرائط کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں زہد کو اپنی لڑکی پر ایک حلاق بائن واقع کرنے کا اختیار ہوگا، بشرطیکہ ایجاب نکاح عورت یا اس کے وراثتی طرف سے ہو اور مرد نے اس کو قبول کیا ہو، لیکن اگر ایجاب نکاح مرد کی طرف سے ہو، اور پھر لڑکی یا اس کے وراثتی نے شرائط پیش کیے ہوں تو مرد اس کا اس وقت تک پابند نہیں جب تک کہ وہ نہ تو ان شرائط کو منظور نہ کرے:

"نکحہا عسی ان امرہا یدھا صبح"۔ (فقہ: صحیح) مفید: ما اذا ابتدأت المرأة فقلت: زوجت انسی من عسر ان امری یدى، امسالى هذا الزوج، لا تطلق، ولا یبداء الاکریدھا"۔ (نصاب: ۲/۶۶۷)۔

مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہو تو "الحلیۃ الشافعیۃ للحنبلۃ العاجزۃ" مصنفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مطالعہ فرمائیں (۲)۔

۲۔ مسئلہ کی چند صورتیں ہیں: تجدید عولہ کو اگر اپنی طلاق صریح یا بائن یا نہائی بیہ طلاق دی ہے تو تجدید نکاح کا فی ہے، ان حالات کی ضرورت ہے اور نہ عدت کی۔ اور اگر تین طلاق متفرق طور سے دی ہیں تب بھی یہی حکم ہے۔ اس صورت میں ایک طلاق سے عورت بائن ہو گئی، اور دوسری تیسری طلاق ملو ہو جائے گی، بلا حلال و عدت تجدید نکاح کا فی ہے۔

(۱) (النداء المختار مع رد المحتار ۳/۲۹۳، باب الامر بالبد، قبیل العتبیۃ، معبد)

"اذا تزوج امرأة على انها طالق، جاز النكاح وبطل الطلاق وقال أبو الميث هذا إذا بدأ الزوج وقال نكحتك على أنك طالق، وإن ابتدأت المرأة فقلت: زوجت نفسي منك على أني طالق، أو على أن يكون الأمر ببدی، أطلق نفسي كالمباشرة، فقال الزوج: لبيت، حاد النكاح، وبطل الطلاق، ويكون الأمر ببدھا" (رد المحتار ۳/۲۹۳، کتاب الطلاق، مطلب فی العتبیۃ والصح: معبد)

(۲) (دکذا فی الفتاویٰ العالمگیریۃ ۳/۳۹۶، کتاب الحلال: الفصل المساع فی الطلاق، حلیۃ آخری، رشیدیہ، ۲) (الحلیۃ الناجزۃ، ص. ۲۱، نفیض طلاق بولت النکاح: دار الإیضات کرمچی)

"وان قرئ بوصف نحو: أنت طالق واحدة، واحدة، واحدة، أو خير نحو: أنت طالق

طالق طالق، نانت بالاولی لا یلی عدہ، ونم نفع الثانیہ"، شامی، مختصر: ۷/۲۶۲ (۱)۔

ابنہ اگر تین طلاق تک گفتہ دیکر مثلاً یوں کہا: "أنت طالق" یا "مطلقک ثلاثاً"، تو طلاق مغلطہ

واقع ہو جائے گی، اور بلا حلالہ شریعہ دوبارہ نکاح درست نہ ہوگا، تحقق قول یہی ہے اگرچہ بعض حضرات نے

غیر بدخول کیسے طلاق مغلطہ کی صورت میں حلالہ کی شرط نہیں رکھی ہے، لیکن تحقق دین ہمارے خدا تعالیٰ نے فتح

القدر میں اس پر شدید دفرمایا ہے، شامی میں ہے:

۳ وقد بالغ المحقق فی الجہام رحمہ اللہ تعالیٰ فی ردہ حیث قال فی اخیاب شریعة:

لا فرق فی غی غلٹ، ہی اشتراط السحل ہیں کون فی مطلقہ مدخولاً بہا أولاً، العصریح إطلاقی النقص،

وقد وقع فی بعض الكتب أن غیر المدخول بہا تحل بلا وجہ، وهو ذلہ عظیمۃ مصادمة للنقص

والإجماع، لا یحل للمسلم رآه أن یقله فضلاً عن أن یعتبره لأن فی نقله إشاعة، وعند فہمک

بنتیج باب التسلط، شامی: ۲/۶۲۳ (۲)۔ فقہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ امجد محمود علی عہدہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۷ھ۔

الجواب صحیح: بند نظام الدین علی عہدہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۷ھ۔

مراثی سے حلالہ

سوال (۱۶۱۴): طلاق مغلطہ میں مطلقہ عورت کا مراثی حلالہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور مراثی کر

مراثی کے لئے کو کچھ ہیں، اور اگر مراثی حلالہ کر سکتا ہے تو طلاق بھی دے سکتا ہے یا نہیں؟

محمد صدیق، پیکر ارحم ربی، وفات، ۱۳۸۷ھ، آبادیونوری۔

(۱) (الدر المختار مع رد المحتار: ۳/۳۸۶، باب حلالہ غیر المدخول بہا، سعید)

(والفتاویٰ العالمیہ: ۳/۱۱، الباب السادس فی الرجعة، الفصل الرابع فی الطلاق قبل المدخول، وشیدہ)

(و کذا فی بدائع الصنائع: ۵/۳۹۸، فصل فیما یرجع الی المرأة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) (رد المحتار: ۳/۲۸۵، کتاب الطلاق، باب حلالہ غیر المدخول بہا، سعید)

(و کذا فی فتح القدیر: ۳/۷۷۷، فصل فیما تحل بہ المطلقہ، مصطفیٰ البابی الحلبي، مصر)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمیہ: ۳/۱۱، الباب السادس، فصل فیما تحل بہ المطلقہ، وشیدہ)

معتبر ہے یا نہیں؟ اگر معتبر نہیں تو کیا یہ مرتبی اپنی بیوی سے جس کو اپنے مرتبہ میں طلاق دے گا یا نہیں؟ اگر معتبر ہے طلاق کر سکتا ہے یا نہیں؟ یا یہ طلاق خارج ہوگی، اور زوج ثالث سے نکاح کر کے جب طلاق کرے گا پڑے گا۔

۵۔ اگر مرتبی نے طلاق عورت سے شادی کر کے جماع کر کے تین طلاق دیدیا تو عدت اس طلاق کے بعد سے شمار کی جائے گی یا جب وہ بائع ہوگا پھر سے طلاق دے گا اور عدت اس وقت سے شمار کرنا ہوگا، یا جب طلاق کا فی ہوئی، بلوغت کے بعد پھر سے طلاق دینے کی ضرورت نہ رہے گی؟ عدت کے شمار کرنے کے لئے وقت تعیین مسلسل تحریر ہوئے۔

۶۔۔۔۔۔ انام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فتاویٰ کے نزدیک کتنے برس کے لڑکے ہر بائع کا فتویٰ ہے اور بائع ہونے کی کیا علامت ہے؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

۱۔ بائع کی حلاقی نہیں ہوتی اگرچہ وہ مرتبی ہو، یہی صورت نسواں میں اس مرتبی کی حلاقی واقع نہیں ہوتی:

"لا ینکح مطلقہ بذلالت حتی یظاہر غیرہ ولم یبرحقاً، هو العانی من تسویم، مہر، ولان یضمنہ بعد تسویم لان مطلقہ غیر واقع، درمنفی عن قنات حانیۃ، طبع" درمختار وشمسی: ۱/۸۳۲۔
۲۔ حرام نہیں ہوتی بلکہ جماع کر سکتا ہے۔

۳۔ زمانہ مرتبہ کی طلاق، لکل غیر معتبر ہے، پہلے شوہر کے واسطے حلال ہونے کے لئے بعد بائع طلاق ضروری ہے (۲)۔

(۱) (الدر المختار مع رد المحتار: ۳/۴۰۹، ۱۰، باب الرجعة، معین)

(۲) وکذا فی الفتاویٰ العالمگیریۃ: ۱/۳۷۳، باب السادس، فصل فیما تحلی بہ المطلقة، وحبلیہ

(۳) وکذا فی الفتاویٰ السناویخانیۃ: ۳/۴۰۳، الفصل الثالث والعشرون فی المسائل المتصلة بنکاح

المحلل، ومنتصل بہ بنکاح المحلل، (إدلة القرآن کراچی)

(۴) (راجع الحاشیۃ المتقدمة آنفاً)

۴ یہ طلاق بھی معتبر نہیں، جناح کر کے بعد بلوغ طلاق دینے سے کاتو شوہر اولیٰ کے لئے حلال ہو جائے گی۔ سن اور شخص کی ضرورت نہیں۔

۵ جب بالغ ہو کر طلاق دے گا تو اس وقت عدت کا اعتبار ہوگا (۱)، مگر اتنی ہی نہ طلاق معتبر ہے نہ اس کی طلاق سے عدت واجب ہوتی ہے، نہ اس سے وہ عورت مراثی پر حرام ہوتی ہے، نہ شوہر اولیٰ کے لئے حلال ہوتی ہے (۲)۔

۶ شکوکہ ہوتے تھے، یا انزال ہوئے تھے، یا اس کے جناح سے استقر ارحل ہو جائے، مرد کے لئے یہ ملائیس بلوغ کی ہیں، اگر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو خفیہ کے نزدیک ۵۸ سال پورے ہونے پر بلوغ کا فتویٰ دینا چاہیے۔

”برخ الغلام بالاحتلام والاحیاء والانزال، ونفقته فانبلوغه حصة عشر سنة، ونفقته“ تكملة: ۸۹/۱ (۳)۔ فقہاء اللہ سبحانہ تعالیٰ علیہم۔

حررہ العبد محمد کنگوی صین مفتی مدرسہ مظاہر علوم۔

الجواب صحیح: سید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ ہند، ۱۸/۹/۵۹ھ۔

(۱) ”ابتداء العدة هي الطلاق عقيب الطلاق، وعلى الوفاة عقب الوفاة“۔ (الفتاویٰ العالمیہ المکرمہ، ۵۳/۱، الباب الثالث عشر فی العدة، الباب الثالث عشر فی العدة، ونبیہ)

(و کذا فی الدر المختار: ۵۴۰/۳، کتاب الطلاق، باب والعدة، سعید)

(و کذا فی تبیین الحقائق: ۲۶۰/۳، باب العدة، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) (راجع: ص: ۳۹۹، رقم الحاشیہ: ۱)

(۳) ثم أجد في تكملة ودان مختار، وقد قال العلامة المحقق: ”بلوغ الغلام بالاحتلام والانزال، والحجارة بالاحتلام، وانعوض الحبل، فإن لم يوجد فيهما شيء لحني يتم لكن منهما خمس عشرة سنة، به يفتي“، (الدر المختار مع رد المختار: ۵۳/۴، کتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام بالاحتلام، سعید)

(و کذا فی بدائع الصنائع، کتاب الحجر، معرفة البلوغ بالاحتلام، ۱/۲، ونبیہ)

(و کذا فی الفتاویٰ العالمیہ المکرمہ: ۶۱۵، کتاب الحجر، الفصل الثاني فی معرفة حد البلوغ، ونبیہ)

(و کذا فی البحر الرائق: ۵۳/۸، کتاب الحجر، فصل فی حد البلوغ، ونبیہ)

کا بالغ ہونے کے ذریعہ طلاق

سعدان (۱۶۶۱۴) : تعلقی یعنی غلط طلاق کے بعد دوسرے کا طلاق ایک بالغ ڈاکے سے کر کے بچہ اس سے طلاق دانا بعد عدت کے صحیح ہے۔ پہلے شہر سے نکال دیا جائے گا کہ بچہ یا لڑکی کو نکال دیا جائے اور عدت کے پانچ مہینے تک وہاں سے قول کے مطابق کیا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر بچہ کا بالغ یا بالغ ہونے کے قریب ہو تب بھی اس کی طلاق جائز نہیں ہوتی۔ اگر بچہ یا لڑکی کو نکال دیا جائے اور عدت کے پانچ مہینے تک وہاں سے قول کے مطابق کیا صحیح ہے یا نہیں؟

حررہ دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۶۶۱۴: ۸۸: ۹۰ھ۔

اگر بچہ یا لڑکی کو نکال دیا جائے اور عدت کے پانچ مہینے تک وہاں سے قول کے مطابق کیا صحیح ہے یا نہیں؟

اگر عدت کے پانچ مہینے تک وہاں سے قول کے مطابق کیا صحیح ہے یا نہیں؟

لاستغناء (۱۶۶۱۵) : اگر بچہ یا لڑکی کو نکال دیا جائے اور عدت کے پانچ مہینے تک وہاں سے قول کے مطابق کیا صحیح ہے یا نہیں؟

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۶۶۱۵: ۸۸: ۹۰ھ۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۶۶۱۵: ۸۸: ۹۰ھ۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۶۶۱۵: ۸۸: ۹۰ھ۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۶۶۱۵: ۸۸: ۹۰ھ۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۶۶۱۵: ۸۸: ۹۰ھ۔

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند ۱۶۶۱۵: ۸۸: ۹۰ھ۔

شرعی طور پر فیض چاہتا ہوں، اگر شریعت بغیر حلالہ و جازت نکالتے تو میں نکالت کرتا ہوں۔

۱۔ نیز یہ معاذ دین جہ سال ای طرح رہا کہ زہ نے رنجش کے سبب عورت سے رخصت ہو کر جوں نہیں کیا۔ چنانچہ مورخہ ابن تیمیہ الدوقی (۷۵۳ھ) کو زہ نے ایک جلد کی صورت بنا کر عفا سے شہوپ اور مشہور لیا، بلکہ عفا کو آپس میں موندتہ جنت و نظردیا، چنانچہ ایک مخلص نے فتویٰ مولانا عبدالحی صاحب فی اس صورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے فتویٰ دیا کہ نکاح بغیر تحلیل عند الشافعی جائز ہے اور با حلالہ کر دیا ہے۔ صورت فتویٰ مولانا عبدالحی صاحب فی یہ ہے

”سوائے ایک شخص اپنی عورت کو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے کر مطلق کر دیتا ہے تو کوئی ایک صورت ہے کہ جس سے وہ شخص بغیر تحلیل دوبارہ اس عورت کو اپنی بیوی بنا کر رکھ سکتا ہے۔“

تو اس کا جواب فتویٰ عبدالحی صاحب میں لکھا ہے کہ ”اگر احتمال و عفا نہ واقع ہو، مگر سالانہ یا سہ ماہیہ تو اس کی صورت بغیر تحلیل یہ ہے کہ عورت اس کے پاس آ سکتی ہے بغیر تحلیل، اگر احتمال منہ سہ ہو کہ چوں کہ اسے شافعی و امامتہ حقانی کے نزدیک یہ طلاق مطلقہ ہی ثابت نہیں ہوئی، اس واسطے بوقت ضرورت شہید تحلیف مذہب دوسرے کی کرنی جائز ہے، چنانچہ دینی اختتام و خیر کے معاملہ میں مذہب امام مالک رحمہ اللہ حقانی کی ہی تعلیم و توفیق کرتے ہیں، اسی طرح عورت سہ ماہیہ کی ثابت بھی۔“

ملی پند: نتیجہ اس کی طرح چار باج تحلیل بیان کی گئی ہے کہ تحلیف عند الشافعی و عند مذہب غیر کی جائز ہے، ثابت کر کے کیا پایا ہے کوئی شافعی امام مذہب عالم سے اختلاف کرتے نکاح کر دیا جائے۔

۳۔ اور جس نامہ شخص نے یہ فتویٰ دیا ہے۔ یہ نکاح بغیر تحلیل کر دو، بعد نکاح با تحلیل کر دیا ہے، اس صورت کو مد نظر رکھتے ہوئے کر دیا جائے اور احتمال منہ سہ زائدہ کا بھی فی الواقع موجود تھا کہ اگر نکاح نہ کیا جاتا تو وہ عورت خود کفنی کرتی اور چھوٹی چھوٹی اولاد پیدا کر دیتی۔ اور ای صورت سے آپ بڑی بات ہے کہ سبب تصریح اختلاف میں باپ سے کہتی ہے کہ اگر تو میری ماں سے دوبارہ نکاح نہ کرے گا تو میں نکاح نہ کر دوں گی، یہ کہیں ملے گا دل کی غرض یہ کہ بظاہر نہ نہ برادری کا واقعہ معرض صدور میں نے کا احتساب تھا، اس واسطے اس نامہ شخص

نے فتویٰ دیا ہے یا ہے۔

۴۔ چوں کہ بغیر حلال نکاح کر دینے میں ہم لوگ لٹنی باشندگانِ زید نے زید سے زکب و شرب کر دیا ہے اور عالم سے بدظن ہو گئے ہیں کہ ہم کو اس نے حرام کر دیا ہے۔

۵۔ کیا یہ معاملہ کانِ صحیح ہو گیا یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو نہیں اور اگر صحیح نہیں تو زید کے ساتھ تعالٰیٰ اکل و شرب کیا ہے؟ اور جس عالم صاحب نے فتویٰ دیا ہے اس کا کیا حال ہے؟ یسیراً نبی جبراً و عند اللہ نجراً عظیماً بحوالہ الکتاب الفقہیۃ العربیۃ المعتمدہ
الجواب حامداً و معصیاً:

یوقتِ غرورتِ شدیدہ شرائطِ مخصوصہ کے ساتھ حالتِ مخصوصہ میں (کہ اس سب کی تفصیل آپ پتھل میں موجود ہے) عمل کرنا تو بعد کی چیز ہے، اولیٰ تو یہ: کیا ہے کہ صورتِ مسئلہ میں شافعیہ یہ مذہب ہے بھی یا نہیں؟ شافعیہ کی معتبر کتاب "شرح منہاج الطالبین" میں ہے:

"وإن قال: أنت طلاق، أنت طلاق، أنت طلاق، ومثل ذلك من هذا فخصي كأن سكت منها فوى سكتة التنفس ونحوها، فثلاثه من قال: أريد التاكيد، لم يقبل، ولدتين، وإلا، أي وإن لم يتخلل فصل، فإن فصد تاكيداً بعد الأولى لها، فواحدة؛ وإن التاكيد، في الكلام معهود، والتكرار من وجوه التاكيد، أو استيفاء، فثلاثه، لا، والسط في الحاشية وغيرها، ۲/۳۷، ۳۳۷ (۱)۔"

(۱) "وقی المہذب، وقال فی الأم - بعد قوله: وإن قال للمدحول بها: أنت طلاق، أنت طلاق، أنت طلاق، "يبلغ الثلاث، لأن النطق الثاني والثالث كاللفظ الأول، فإذا وقع بالأول طلاق، وجب أن يقع بالثاني والثالث مثله"، المہذب مع شرحہ المجموع، باب عدد الطلاق والاشاء فيه فعل: إذا قاله للمدحول بها أنت طلاق أنت طلاق أنت طلاق: ۲۱۸، ۲۵، در الفکر؛

"وإن كان الطلاق ثلاثاً في الحرة وشئ في الأمة، لم نحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحاً صحيحاً، ويدخل بها، ثم يطلقها أو يموت عنها"، الفتاویٰ الحائمیہ: ۲/۴۲، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما یحل به المطلقة، رجمہ؛

وکذا فی تبیین الحقائق: ۳/۱۲۴، باب الرجعة، فصل فیما یحل به المطلقة، دار الکتب العلمیۃ بیروت۔"

کرنا میں اور بعد مدت و کالم دوسرے شخص سے وہ عورت نکاح کرے، پھر اگر وہ ۱۰۰ دن تک عورت سے یہ سب یا
 مر جائے (بشریکہ) یا نہ کی عورت یا غلطی ہو تو عدت گزار کر اس عورت کا زہر سے نکاح درست ہوگا (۱)۔
 اور جب تک تفریق میں سہلی نہ کریں گے تو یہ سب کن و مثل جہاد میں گنہگار نہ ہوگا نہ کرتے رہیں گے۔
 ان کے لمبا مجمع ہمارے جس میں نکاح کر لیا ہے اعلان کرتا وہ جب ہے کہ مجھے معلوم نہیں تھا میں نے مسئلہ غلط بتایا،
 اس پر کہتا ہوں۔ اگر باوجود خوشی کے زیر اس عورت سے ملحدہ نہ ہو تو برادری کے لوگوں کو ان سے ترکہ تعین
 کر دینا چاہئے۔ فقہاء و علماء کا ان کا فی الحقیقہ علم۔

حرر والعید محمد قاسمی، مبین مفتی مدرسہ نظام علوم سہارنپور، ۱۶/۶/۱۳۵۵ھ

الجواب صحیح، سعید احمد نقوی، صحیح: عبداللطیف، مدرسہ نظام علوم سہارنپور، ۲۵/۶/۱۳۵۵ھ

تین طلاق کے بعد توبہ سے حلال نہیں ہوتا

سوال (۴۰۱): میں نے دوست نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دے دی، اس کے بعد دوسری عورت سے
 بیوی کی طرف سے توبہ کی وجہ سے ہم نے کہا تو جواب دیتے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ شرک کے گناہوں کو معاف
 کر دیتے ہیں (توبہ کے بعد) تو ہم نے بھی طلاق کے بارے میں اتفاقاً سے توبہ کر لیا ہے، اللہ تعالیٰ اس گناہ کو
 بھی معاف کر دیں گے۔ اس مسئلہ میں قرآن کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

توبہ کا حاصل یہ ہے کہ اس مرد کو یا کفر چھوڑ دے۔ (۲)۔ یہ مطلب نہیں کہ توبہ کا لفظی زبان سے کہنا
 ۱: "وإن كان الطلاق ثلاثاً هي العرة وتضمن هي الأمل، لم يعد من بعد حتى تنكح زوجاً غيره، كذا
 صحيحاً، ويدخل بها، ثم يظفها أو يموت عنها"، (الفتاویٰ المالکیریہ، ۳/۱۱۳، باب الرجعة، فصل
 عید نحل بہ المطلقہ، رشیدیہ)

(و کذا فی تنویر الأبصار مع المر المحدث: ۳/۱۱۳، باب الرجعة، سعید)

و کذا فی: الفتاویٰ الثانیہ وغیرہ: ۳/۱۰۶، الفصل الثالث والعشرون فی المبتذل المطلقہ نکاح
 المحدث وما یصل بہ، إدارة القرآن کرچی)

۲: "أنقوة الصريح، قدم بالقبول، والاستعاض باللبس، والاستعاض باللبس، لا يعود إليه (۱)،" (نسخة الفاضل

ص ۵۵، الحقائق ہندوستان)

[illegible]
$$x_{n+1} + \lambda_n x_n = A_n(x_n) + B_n(x_n), \quad n=0, 1, 2, \dots$$
[illegible]

تین طریقے بعد میں کے لئے جاہل ضروری ہے

[illegible]

١٠٠ - قال له اني اخرجك لانك لا تقبل ان تصوم علي تنك المعصية وانك علي ذل
 عود اليها فقال له انت انا الذي علي صفة صوم ١٢٠٠ قال له انك علي صفة صوم

[illegible][illegible][illegible]

و قد تذاكر نجيب الخنجر ١٠٠٠ باب في جمعه. انتهى في نسخة من المتكلمة في الكتب العلمية ص ١٠٠.

میں بھی تھو اٹھیں، ان کے دل کو بھی تو میں نہیں کر کے باغوں، ان کے گلے کے پھول کے بعد ان کی عورتوں کی طرف
دوڑتی، جس پر ان کے منہ سے ہاتھوں کا گرجا ہے تو جاہلوں نے ان کو لالچ کرنا شروع کیا۔

الجواب حمامياً ومطلياً

خمس مرتبہ صحتِ اندامیں خالق دینے سے حفظ ہو جاتی ہے (۱) چار مرتبہ کھانہ نہ چاہئے جس کی صورت میں یہ بے کردہ صورتِ ثبات نہ رہے گی۔ غرض یہ چار خاندان شریعت کے مطابق تھیں اور ان میں سے ایک ہے۔ چار ان کو اقل ہے۔ باقی ہے۔ چار صورتِ صحت نہ رہے۔ جب اس صورت کو نکالیں تو ختم حقائق دینے والے سے بہت دور ہو جائیں گے۔ ختم ہوتے ہیں۔

[illegible]

نور و نور محمد، شکوای علی، تحقیق در باره اشعار نظم، چهارم، ۱۳۴۰، شماره ۵۰۰.

[illegible]

تحریر و تقریرات: امیر امیر

سورہ [۱۱۱]، پہلی پانچ آیتوں کے تحت، افسانہ نگار نے اسے اس طرح بیان کیا ہے:

و توكيد لفظ العذابي و فتح لکن و این را می خنایند، و نیز: بالعموم المحض: ۳/۳۶۳، باب طلاق غیر
المدخل بها، بعد

وكد في التناوي العنكبورية ٣٥٥٠، الباب الثاني، الفصل الأول في تعلق الميرج، رجبه.

وكتب في الثاني من تاريخ ١٨٣٠ م. يوم تسلم في محضر الخلاف ما بيننا والعدد بدار القربى محضر محضري.

١٢ (آخر الحديث: على سبيل الاستحسان، لا سيما في ما يتعلق بالحقبة المعاصرة).

[illegible]

وكذا في المبادئ العامة ١٠٣/٣، الفصل الثالث والعشرون، المبدأ التاسع -

تصحيحاً و مبدلاً من: إدارة الموارد البشرية

کرائے عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، دو مرد ملے شہد و عاقدہ کے تحت وہ آپ روزے بعد طلاق کرتا ہے، پھر عورت کی عدت گزرنے کے بعد خود اس سے نکاح کریتے ہیں۔ یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟ اور ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ میرے مخلص جواب فرمائیں گے تاکہ یہاں کے مسلمانوں کو بدعت حاصل نہ ہو۔

صدرالرحمن آزاد

الحجاب حامدؐ ومصليا:

ان شریعہ پر نکاح کرنے کو وہ آپ روزے بعد طلاق دینے کا طریقہ بھی اور نہ ہے، اگرچہ ایسے نکاح کے زریعہ انوں کے بعد طلاق اسے پہلے سے عورت شہرہ وال کے لئے حلال ہو جائے گی، جب کہ عدت گزرے۔ اگرچہ وہ نکاح یا نہ کرے۔ کہ اسے السعہ الزانیہ (۱) و الزانیہ (۲) و الزانیہ (۳) فقط و فقط نہ حلال ہے۔

نور الاحد محمد و غفر۔ (والاعلم و بے ہند)

نکاح بشرط تحلیل

سہ ماہ ۱۴۱۲ھ: ما نؤرخہ و حکمہ اللہ تعالیٰ

۱۔ زید مطلقہ ثلاثہ سے نکاح کرنے کے لئے تیار کرنے کے لئے مطلقہ ثلاثہ عورت سے پہلے کرے

(۱) "حکم بشرط التحليل يقول: أي كرهه لزوج لثاني بشرط أن يحل للأول بل قال نور حـ

علي أن يحلل له، أو قلب العراف ذلك . ونسرد القول كما ذكره كراهة التعريم، لغاوي

الاسماني والبرمكي وصححه مرفوعاً: "عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: التحليل والتحليل ثم"

وهو هذا بشرط الزهـ قال الإمام الشافعي والشرط حائرا حتى إذا أتى الثاني طلاقاً، أحرده

القاسمي على ذلك وبحث للأول "البحر الرائق" ۹: ۱۶۰، ۱۶۱، لعل فيما يحل به المصلحة (مستند)

(۲) "وكرهه لزوج لثاني بحرية، لتحديث" لعل في التحليل والتحليل ثم بشرط التحليل (وحيث

بالأول" (تتويج الاختصار مع لبر المختار ۱: ۱۹) "في الرجعة، بعد"

(۳) "رحم نروح مرفوعاً من به التحليل، ولم بشرط ذلك، يحل للأول بعد، ولا يكره، وليست فيه

شيئ، لم شره حكره، يحل عدلي حيفة ورفر رحمه الله تعالى، (الفتاوى العاتمة ۱: ۱۶۱، ۱۶۲)

۴: ۵: كتاب الماتر في الرجعة، نفس لبر المختار في المصلحة، (مستند)

بإطلاق اسم الزوج في النكاح، لكن فيه مناقشة. ووجه آخر في شروع الہدایۃ علی طلب، أو بالأحداث المشہورۃ؛ لأنها يجوز بها الزيادة على النص (وكان المراد العقد، وإن كان المؤدی فلا إشكال)، ولم يخالف في ذلك إلا سبعة من المسجوب۔

وهی المسبوط: هذا قول غير معتبر، ونوقض به قاصر، لا يملك فضائله، وفي المنية: إن مسجوباً رجع عنه إلى قول الجمهور، فمن عمل به سوء وجهه، ومن نفى به ضرر، وفي الحلاۃ: فعليه نعمة لله، والحلاۃ والثمان أجمعين، مجمع الأنهر: ۱/۴۳۸ (۱)۔

اور بشرط تحلیل نکاح امام ابو یوسف کے نزدیک مستحق نہیں ہوتا اور زوج اہل مکہ کے لئے اس نکاح پر وہ مطلقہ حلال بھی نہیں ہوتی اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بشرط تحلیل نکاح ہوجاتا ہے لیکن زوجہ اول کے لئے حائض نہیں ہوتی اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بشرط تحلیل نکاح مکروہ تحریمی ہوتا ہے اور شرط کی پابندی زوجہ ثانی پر نہیں ہوتی تاہم بشرط تحلیل نکاح اور جماع کر کے اگر طلاق دے دے گا تو عدت گزارنے کے بعد زوجہ اول کے لئے حلال ہوجائے گی۔

وسط دلائل الثلاثة التي يلجى تحت قول المكثر: "وذكره بشرط التحليل للأول"۔
 ۱/۲۹۵ (۲)۔ وقال في البحر نفلاً عن فتح القدير: "وإذا ثبت أن النكاح مما لا يثبت بالشرع
 استدل به بطل الشرع، وضح هو وجه إطلاق هذا، وإن لا يجبر على الإطلاق"۔ بحر:
 ۱/۲۹۵ (۳)۔ اور تھیں مدت کی وجہ سے یہ نکاح موقت ہے جو کہ باطل ہے۔

۲۔ اگر متقرر نہ کرنا جائز ہے اور اجرت کی شرط کرنے والے پر حدیث شریف میں لعنت وارد ہوئی

(۱) (مجمع الأنهر، باب الرجعة: ۱/۳۳۸، دار إحياء التراث العربی بیروت)

"عمر عائشہ رضی اللہ عنہا: "وعلق طلق امرأتہ ثغماً، فترجعت، فطلق، فسئل النبي صلى الله
 معالي عليه وسلم: تحمل لأمر؟ قال: "لا، حتى يذوق عسلها كساذق الأول"۔ (تصحیح البخاری،
 کتاب الطلاق، باب من أجاز طلاق ثلاث: ۵۹۱/۲، قدیمی؛

(۲) (البيين الحنفی، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحمل به المطلقة: ۵/۲۵۰، دار الكتب
 العلمیۃ بیروت)

(۳) (البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحمل به المطلقة: ۹۸/۳، رشیدیہ)

ہے اور اجرت وارث بھی نہیں ہوتی۔

”نہما لمن مع حصول الحمل؛ لأن النكاح ذلك واشترطه في العقد هناك للمرأة في إعادة
تسمي في الموطأ لمرحى الخمر، فإنه إنما يطرأها بغير رضا الزوج، وهو قهراً حمية، ولهذا قل
عليه انصافاً في الحلال: “هو النكاح المستعار“ وإنما كان مستعاراً إذا سبق تسمي من المطلق، و
هو محمل الحديث، وقيل: أراد به طائفة الحمل من نكاح المتعة والمؤقت، وسماه محلاً وإن
لم يحل؛ لأنه بنفسه يظن الحمل منه، وأما طائفة الحمل من مربيته لا يستوجب النكاح، اهـ“
نبی احفظائے: ۲/۲۵۹ (۱)۔

”فإن تزوجها بشرط التحليل كرهه نبي يكره التزوج بشرط التحليل بالقول، بأن قال:
تزوجتك على أن أحملك له، أو قالت: لمرأة قالت: لحواله عليه السلام: “تعي الله التحليل
والتحليل“، أما لو تزوجت بغيره، ولم يشترط بغيره، فلا حرج فيه، وقيل: امر رجل ماجور
بذلك، وتأويله الفع: إذا بشرط الأجر، اهـ“، مجمع الأنهر: ۲/۱۳۹ (۲)۔

اس آیت کاغیر شرطت ہوا ہے اور محمد نے اس عورت سے جماع کر کے ہی کو طلاق دینا ہے تو
بعد مدت زید کا نکاح اس عورت سے صحیح ہے اور اگر مدت کی تعیین کر کے نکاح کیا یا بغیر جماع کے طلاق دینی صحیح
تو نیز اس کا نکاح صحیح نہیں۔

۳ ... ناجائز ہے۔ ”و نکاح طئعة باطل، اهـ“، ہدایہ (۳)۔

(۱) (تبيين المطلق، باب الرجعة، فصل فيما نحل به المطلق: ۱۲۵، ۱۲۶، دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) (مجمع الأنهر، باب الرجعة: ۱/۳۳۹، ۳۴۰، دار إحياء التراث العربی بیروت)

(و كذا في البحر الرائق، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما نحل به المطلق: ۳/۹۷، (رشدیہ)

(و كذا في تبیین الحقائق، باب الرجعة، فصل فيما نحل به المطلق: ۳/۱۹۵، دار الكتب العلمية بيروت)

(۳) (الهدایة، كتاب النكاح: ۳/۲۱۲، مکتبہ شریعت علمیہ)

”و بطل نكاح متعة وموقت وإن جهلت المدة أو طالت في الأصح“۔ (رد المحتار: باب
المحرمات ۵۱:۳، معید)

(و كذا في مجمع الأنهر، باب الرجعة: ۱/۳۳۹، ۳۴۰، دار إحياء التراث العربی بیروت)

(و كذا في الفتاوى العاتكة، كتاب النكاح، القسم التاسع: المحرمات بالطلاق: ۲۸۲، (رشدیہ)

۴۔ نکاح منع باطل ہے، جیسا کہ جواب نمبر ۳ میں عبارت ہدایہ صراحتاً اس پر وال ہے اور ایسی صورت میں وہ عورت زید کے لئے طلاق نہیں ہوئی جیسا کہ جواب نمبر ۴ میں عبارت نہیں سے معلوم ہوا ہے اور مکمل رد دونوں مستحق عدلت ہیں اور سخت گنہگار ہیں جیسا کہ جواب نمبر ۲ میں عبارت وسع الاہر سے ظاہر ہے۔

جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں، ان کو مسئلہ سمجھا دیا جائے اور ان سے توبہ کرائی جائے، اگر وہ باوجود مسئلہ معلوم ہونے کے اپنے عقیدہ کا سمد و اور توبہ باطل سے باز نہ آئیں تو ان سے قطع تعلیق کر دیا جائے۔ لفظ والدہ بھارت خانی اعلیٰ۔

حرر والمحمد محمود انگلری عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار، پورہ ۱۲۲۰ھ تا ۱۲۶۰ھ

والجواب صحیح، سعید احمد غفرلہ، صحیح، عبداللطیف، مدرسہ مظاہر علوم بہار، پورہ ۱۲۶۰ھ تا ۱۲۸۰ھ، عفا اللہ عنہ۔

نکاح حیثیت تکمیل

سوال (۱۶۱): زید نے اپنی مطلقہ ہندو سے بعد انقضاء عدت یوں کہ کہ اگر تو کسی سے نکاح

کرے اور وہ تجھے طلاق دے دے تو میں پھر تجھ سے عقد کروں گا اور اگر تو اس کے پاس خوش رہ نہ پائے تو بھی مجھے منحور ہے اور میں بروہ حال میں تیرے نکاح میں آؤں گا کیونکہ تیری بے بسی پر رحم آتا ہے۔

چنانچہ حسب وعدہ اس نے ہندو کے نکاح میں ہندو کی لیکن ہندو نے شوہر مانی سے اس شرط سے نکاح کیا کہ تیری زواجیت سے خارج ہونے کا مجھے اختیار ہو گا یعنی جب چاہوں گی اپنے اوپر طلاق عائد کروں گی۔ چنانچہ نکاح کے وقت شوہر مانی نے یہ شرط منظور بھی کی۔ اب ہندو نے حسب شرط شوہر مانی کے نکاح سے خارج ہو کر ہندو انقضاء عدت شوہر مانی سے عقد کیا۔

۱۔ کیا یہ نکاح نہ ہر خفی میں جائز ہو گا یا نہیں؟

۲۔ کیا شوہر اول مکمل اور شوہر مانی مکمل کے گناہ کا مرتکب سمجھا جائے گا یا نہیں؟

۳۔ شوہر اول نے اگر واقعی ایک نیت سے اس کی بے بسی پر رحم کر کے یہ کیا ہے تو وہ مستحق اجر ہو گا؟

فی الواقعہ۔

الاجواب جامعاً ومفصلاً:

اگر شوہر طلاق سے ہم بستری کے بعد ہندو نے حسب شرط اپنے اوپر طلاق دینی ہے تو شوہر اول سے اس کا نکاح درست ہے، بغیر ہم بستری یہ سب سمجھ کر کیا ہے تو صحیح نہیں بشرطیکہ شوہر اول نے تین حلاقوں کی ہواں، مائرتین طلاق سے کم دی تھیں تو بہر صورت صحیح ہوگا اور یہ شرط کہ تیری ذمیت سے خارق ہونے کا اختیار ہوگا صراحۃً شرط تحلیل نہیں، اگر صراحۃً تحلیل کر لی جاوے تو یہ کر دہ اور تجویز ہے جس سے گناہ ہوتا ہے۔

اور تھکن و محنت۔ ہر دو وعید کے متعلق ہوتے ہیں کہ اگر عرصہ حد شرط نہ کی جائے بلکہ دل میں بہت تحلیل ہو تو اس سے گناہ نہیں ہوتا، بلکہ جرم نہ ہے :

و"كسره" (مسكح) بشرط التحصيل للآثار، أي يخرج شرط أن يحصل له برزخ
بشرط التحصيل بالقرآن، أي نزلت عليه، أو قالت "نزلت" ذلك وأما قوله "ذلك
على نفسه" فليكن بشرط التقوى، فلا عبرة به، ويكون الرجل عاجزاً عن ذلك، فيعصده الإصلاحي.
هـ. "زبغ" (١٢٥٩/٢) - فقط والله تعالى أعلم.

تردد العبد محمود شلتوتی غفرلہ عنہ علیہ السلام منقش در درجہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۲ء۔

جواب صحیح ہے مگر نکاح سے قبل اس قسم کی شرط لگانے پر تحصیل ہے۔ جب تک معافیہ کی صورت اور عیوب و اقوال کی صورت نہ لکھی جائے۔ اصل تفویض کی صحت پر عقیدہ اہل بیت مشکوک ہے اگر کسی مامور سے دریافت کرے یہ تفویض کی ترتیب حسب تصریح مفتی صاحب عارف واقع کرنا صحیح ہو جو ورنہ اس کی تفصیل کو کہ پھر تصریح معذور کرنا چاہیے۔ فقہ اللہ اعلم۔

سید احمد خٹرا، مفتی اعظم، عظیم العلوم سہارنپور۔

الجواب: نعم، هذا الكافي، طرر به جواد.

(١) (تيسير الحقائق، كتاب الفلاح، باب الم جعة، ١٥٣، دار الكتب العلمية بيروت).

(وَكَيْفَ أَهْلِي الْبَحْرِ لِرَفْقَةٍ فِي هَاتِهِ الرَّجْعَةِ) (٤٧)، رُسُلُهُمْ؛

أو كما في شهر الفخار كتاب الطلاق، باب الزوجة فصل فيما تحل به المطلقة، ٢٢٣،

طلاق کی نیت سے نکاح

سوال [۶۶۱۲]: ایک شخص نکاح اس نیت سے کرتا ہے کہ نفسانی خواہش ایک آدمی میں پورا کر کے طلاق دے اور اس کا ارادہ نکاح کرتے رہے تو کیا اسکی نیت کرنے والے کا یہ نکاح درست ہوگا؟ یا نکاح منہد جیسا ہوگا؟ اگرچہ غریب تو مگر نکاح ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

مذہب میں تو نکاح منعقد ہو جائے گا (۱)، مگر نیت صحیح نہ ہونے کی وجہ سے مستحق و عیہ ہوگا (۲) بلا وجہ طلاق دینے والا مرد جس سے (۳)۔ البتہ اگر کسی نے اپنی بیوی کو طلاق مغلطہ دیدی، اسب وہ پریشان سے، اس کا ہر دیران ہے، اس کی پریشانی اور ویرانی کو دور کرنے کیلئے کوئی شخص اس عورت سے نکاح کرنے اور ایک دو رات رخصت کر طلاق دیدے تو انشاء اللہ ناجز ہوگا بشرطیکہ طلاق کی شرط نہ پائی جائے (۴)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد رفیع قرطبی دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۳ھ

(۱) "وَقَدْ بَيَّنَّا فِي الْقَوْلِ الْأَوَّلِيِّ أَنَّ طُلُقَهَا بَعْدَ تَهْنِئَةٍ فَإِنَّهُ حَازِلٌ، لِأَنَّ الشَّرْطَ الْمَطْلُوعَ بِدَلٍّ عَلَى اسْتِغْنَاءِ مُؤْنَدَاءٍ وَسَطْلٍ الشَّرْطَ كَمَا فِي الْقِسْطِ، وَتَوَيَّزَ حَيْثُ وَفِيَ نَيْتِهِ أَنْ يَغْنَمَ مَعَهَا مَدَّةً نَوَاهَا، فَالنِّكَاحُ صَحِيحٌ، لِأَنَّ التَّرْكِيبَ إِسْمًا يَكُونُ بِأَنْ يَمْلِكُ" وَالْبَحْرُ الرَّائِقُ، كِتَابُ النِّكَاحِ، فِصْلُ فِي الْمَحْرَمَاتِ ۱۹۰/۳، رَشِيدِيہ

(۲) "وَكَذَا فِي الْمُهْرِ الْفَاتِي، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْمَحْرَمَاتِ، ۳۳۸/۱، اِمْدَادِيہِ مِلَّانِ

(۳) "وَأَمَّا لِأَمْرٍ مَا بُوِيَ:" كَيْ جَزَاءُ الْمَدَى نَوَاهَا مِنْ حَيْرٍ أَوْ شَرٍّ، أَوْ حَرٍّ أَوْ عَمَلٍ نَوَاهَا، أَوْ جَنَّةٍ دُونَ مَالٍ يَنْبَغِيهِ، أَوْ بَعْضٍ مَعْرُوفٍ لَهُ، فَلِهَذَا بَيَّنَّا تَعَانِشَهُ الْمَدَّةَ مِنَ الْقَوْنِ وَالرَّدِّ وَالْغُوبِ وَالْغُفَّارِ" (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، المحدث: الآؤل، حدیث البیہ: ۹۹۰، ۱۰۰، رَشِيدِيہ)

(۴) "الْبَحْثُ الْحَالِ إِلَى إِفْءِ الطَّلَاقِ" اِرْدَالِ الْمُحَرَّرِ، كِتَابُ الطَّلَاقِ ۳۲۹، صَحِید

(۵) "أَمَّا إِذَا اخْتَصَرَ، ذَلِكَ لَا يَكُونُ، وَكَانَ الرُّجْعُ مَأْجُوزًا لِقَصْدِ الْإِصْلَاحِ" (اَلْمُذْهِبُ الْخَالِصُ، "اَقُولُ: لِقَصْدِ الْإِصْلَاحِ" أَيْ إِذَا كَانَ قَصْدُهُ ذَلِكَ لَا مَجْرَةَ قَصْدِ السُّهُوِّ وَنَحْوِهَا" (وَرَدُ الْمَحْذُورِ، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الرُّجْعَةِ، مَطْلَبُ حِيلَةٍ لِإِسْقَاطِ عِدَّةٍ لِلْمَحْذُورِ ۱۵۰۳، صَحِید)

(۶) "وَكَذَا فِي الْمُهْرِ الْفَاتِي، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الرُّجْعَةِ، فِصْلُ فِيمَا تَحِلُّ بِهِ لِلْمُعْتَلَقِ ۳۲۳، اِمْدَادِيہِ مِلَّانِ

(۷) "وَكَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ، كِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ الرُّجْعَةِ، فِصْلُ فِيمَا تَحِلُّ بِهِ الْمُسْتَنْفَعَةُ ۹۷۲، رَشِيدِيہ

حلالہ کے بعد میاں بیوی کا نکاح جبکہ طلاق کے وہاں منکر ہوں

مسئلہ (۱۹۱۲۲)۔ زید علی بیوی کے گزند و آفات کیلئے پرانی سیاحہ تھا۔ وہیں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرا کر اپنی بیوی کو طلاق دیدی، بعد مدت کے وہیں پولیس میں ہی عدالت کیلئے پیشید و طریقے سے دو گواہ ایک نکاح پڑھائے والا پڑھ کر اسے نکاح پڑھوایا، عمر نے استعمال کر کے طلاق دیدی۔ اب زید مع اپنے بچوں اور اس عورت کے اپنے وطن آ گئے، اب زید اور عورت ہر سے کہتے ہیں کہ تمہارا نکاح پوشیدہ طور پر پڑھو اور زید پابند سنوۃ و صوم نہیں ہے اور تمہارے کہہ میں نے اپنی بیوی کا طلاق کر لیا ہے اور تمہارا نکاح پڑھنا ہے۔ عورت بھی شریعت کی پوری پابند نہیں، انہیں قسم کھاتی ہے کہ عورت یہ نکاح پڑھا اور اس نے استعمال کر کے طلاق دیدی۔

مگر نے طلاق دے والے نکاح کے گواہوں کے پاس اور نکاح پڑھانے والے اور اسے عمر کے پاس خط لکھے، وہاں اس اور نکاح پڑھانے والے کی طرف سے لاطمی کا جواب آیا اور عروبان سے لاپتہ ہے۔ اب معلوم طیب بات یہ ہے کہ شریعت کے اعتبار سے زید اور اس کی بیوی کی بات قابل تسلیم ہے یا نہیں؟ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

الجواب جامعاً و مفصلاً:

”و چونکہ زید اور اس کی معقدہ بیوی کو اگر حرام کاری سی مطلوب ہوئی ہے تو دوبارہ نکاح پڑھوانے کی کیا ضرورت تھی، جبکہ طلاق پر وہیں میں دی تھی، البتہ نکاح کے بھی ساتھ ساتھ۔ اب لئے ستر یہ ہے کہ دو گواہوں کے سامنے زید اور بیوی دونوں خود ہی نکاح کا عہدہ قبول کر لیں مثلاً بیوی کہے کہ میں نے اپنا نکاح اپنے گھر پر آپ سے کی، بشوہر کہے کہ میں نے آپ کو اپنے نکاح میں قبول کیا۔ پس اس سے نکاح ہو جائے گا (۱)۔

۱) النکاح یعقد بالایجاب والقول: فإذا قال لہذا: انکحک مکدا، عذلت: قد قبلت۔
یسم النکاح: الخ۔ (الفتاویٰ العالیہ مکرمہ، کتاب النکاح: الباب الثانی فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد بہ)۔ ۴۰۰ و ۴۰۱

دو گواہوں کی فتویٰ فاضلی حاشیہ الفتنی، کتاب النکاح، الباب الأول، الفصل الأول: ۳۲۰، ۳۲۱ و ۳۲۲

دو گواہوں کی فتویٰ حاشیہ، کتاب النکاح، الفصل الأول فی الألفاظ، لیسر یعقد بہا النکاح: ۴۰۰ و ۴۰۱ اور: القرآن کریم

حالات کے تحت غائب اور گویوں نے جو اعلیٰ حجاب کی تمکین سے سزاؤں کو نہ کیے کی تھی تاکہ اس بات پر غلط نہ ہو۔
 کہ جب سے انہوں نے کہہ کر نہ کیا ہو۔ غلط رائے بتاتا ہے تعالیٰ اعظم۔
 ترجمہ: بعد محمولہ فقرہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۲ھ۔

حجاب کی صورت

سوال (۱۶۲۵): بعض خواتین زبردستی غیرہ نکاحی غمر سے بلاشرطاً یہ کیا۔ چونکہ ہم ان کے والدین سے
 ان کو نکاح کی اجازت سے دینی تھی تاہم دینی کی وجہ سے امام صاحب نے خود نکاح اور نکاح اول و دوم
 صاحب کو عادت کی جائزہ انہوں نے ایجاب و قبول کرایا۔ بعد روزوں میں مقررہ بہت بھی ہوئی۔ تو رسول یہ ہے کہ
 صلہ جائز ہے یا نہیں؟ اور امام صاحب کا کہیں اور گویہ درست ہے یا نہیں؟ ورنہ ان شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
 الجواب جامعاً و مفصلاً:

گزشتہ روز جمعہ و نویں موجود تھے ان کے سامنے امام صاحب نے حجب و قبول کرنا ہے ورنہ
 مراد بھی ان کے علاوہ موجود تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔ بعد وصیت تو ایجاب و قبول کرنے والے قرار دیے جائیں گے
 اور امام صاحب اور ایک مرد یہ دونوں شاعراً و اقارباً دیے جائیں گے۔ پھر مقاربت بھی صحیح ہوئی۔ اگر زبردستی
 دونوں وہاں موجود نہیں ہیں، بعد صرف بعض سے ایجاب و قبول کرنا ہے اور صرف ایک آدمی اور تو خود زبردستی
 کے والدین یا کوئی اور۔ یا کوئی بھی نہیں تھا تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوا، نہ ہی مقاربت درست ہوئی، نہ ہی اپنے چہرے
 شہر کیسے و حل ہوئی (۱)۔

بہ دوہرہ کہ اگر کم روز گویوں کے سامنے ایجاب و قبول نہ کیا جائے (۲)۔ جو کوئی غلط ہوئی اس سے

۱: (۱) روح البیان، العاقلۃ المحضرات ہند و اہل حجاز، مکاتیبہ و احادیث، لاہیا ج ۱
 جلد ۲، (۲) الاصل فی التفسیر منی حضر، ج ۱، ص ۱۰۰، الدر المعثور، کتاب النکاح، مطلب لہ
 عصف لہو صبی لہام: ۳۰۳، ۳۰۴، ص ۱۰۰، غدیہ

۲: (۲) نظر ایضاً مجموع الاہل، کتاب النکاح، ۳۰۱، ۳۰۲، غدیہ

۳: (۳) کتاب النکاح، ۳۰۲، ۳۰۳، شرکۃ علمہ ملتان

۴: (۴) تالیفہ، کتاب النکاح، الاصول، شامدین حوی، الخ، (۵) الہدیۃ، کتاب النکاح، ۳۰۲، ۳۰۳،

شرکۃ علمہ ملتان

تو بدستغفار کیا ہے، تو اہام صاحب بھی تو یہ استغفار کریں (۱)۔ تندرہ میں قسمی چیز میں عیث احیا کرتیں، ایسی حالت میں ان اہام صاحب کو مرگتے کی ضرورت نہیں۔ لفظ واللہ تعالیٰ عزم۔ حررہ العبد محمد خضر، دارالعلوم دیوبند ۱۳۶۹ھ۔ ۵۹۳۔

مطلقہ عکالتہ کا نکاح بغیر حلالہ کے

سوال نمبر ۱۰۰۰: ایک شخص نے مطلقہ عکالتہ یا مطلقہ باندہ سے نکاح دیا، عدت میں نہ آیا، لیکن نہ اس عورت سے صحبت کی نہ غلوۃ سمجھ اور نہ ہاتھ لگایا۔ نیز عورت نے بھی عدت دینے کے خیال سے قبل نہ سرا، کسم و زلف ان کپڑے، نمکی کا استعمال نہ کیا۔ آپ ختم عدت عدت کے بعد دوبارہ عدت والے نکاح سے صحبت خواتین سے نہ کرے؟ اور مرد پر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ نکاح صحیح نہیں برائے نکاح است واجب ہے اور بعد عدت دوبارہ نکاح آپ کے تب بہت مشکل ہوگی (۲)۔ لفظ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حررہ العبد محمد خضر، مصلحی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

محقق: عبدالمطیف مدرسہ مظاہر علوم بہار پور۔

= وانظر أيضاً ملخص الأبحر، كذب النكاح ۲۱۱ھ، ۳، عذرية

(وگناہی نہ المحتار - کتاب النکاح، مطلب: الغصاف کبیر فی العلم ۳، ۲۱، ۲۲، معید)

(۱) "تو تو میں یعنی حواؤ یا بضم ہاء، نہ یستظر اللہ بعد اللہ عفو اور عمامہ فالواجب علی کل مسلم ان یتوب الی اللہ حیث یصلح و حیث یجسی"۔ سبہ الغافلین باب الآخر من التوبة، ص ۶۰، مکتبہ حقیقیہ سنارو

"والعفو علی الزانیة من طبع المعاصی واجب، وبها وجبة علی الفور لا یجوز تأخیر، سواء كانت المصيبة صغيرة أو كبيرة"۔ شرح التواری علی صحیح مسلم، کتاب التوبة ۴، ۳۵، قدیمی۔
 (۲) "وگناہی روح المعاصی تحت آیت ما یأثم الذللی"۔ تو تو الی اللہ توبہ نقضاً ۵۹۲، ۵۹۳، سبہ،
 "۳"۔ "و یجسد معبر السبیل فی نکاح فسد، وهو الذی فقد شروطاً من شرائط الصلح کمنہ، الفح"
 (نہد المحتار) "زقونہ کسہود، وفتنہ سروج الزانیین معاً، و نکاح الآخر فی عدۃ لأخت، و نکاح۔"

تین ضائق کے بعد خیر خالہ کے نکاح میں رکھنا

سوال [۱۰۱۰]: ایک شخص بے روزگار رہے گا ہے، عیس واد ہے، اس کی بیوی بھی مزدوری سے غنئی کی حالت میں گمراہ وقت بسر کر رہی ہے، روز میں گھامیوں کی وجہ سے ہاتھ نہیں کھاتا۔ خود ہاں اشدنی ہونے کی وجہ سے اور بھانج کے اشتغال دانت سے متعدد مرتبہ محظوظ ہو چکا اور ایک دو بار حسن حلاق نے اسے دے چکا ہے، کچھ بھی ساتھ رہتا ہے، جب اس سے پوچھ لیا تو کہتا ہے کہ نہ میں نے دل سے حلاق کی شہیت تھی بلکہ جہاد کے کھنے سے ڈرانے کے لئے ایسا کہہ رہا ہے۔ اس صورت میں فرمائیں کہ شرعی کیا حکم ہے اور بناؤ گی کوئی صورت شرعی لکھی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر محال غنویں میں تین دفعہ حلاق سے ملے تو چاہے بہت بھونکے کھنے سے وہی حلاق فقط و آخر کوئی داپ خیر خالہ کے ساتھ رہنا چاہے نہیں (۱)، بیوی کو چاہے رقت حلاق سے تین یا پوری سزا دوسرے

— متعدد — مل يجب علی القاضي التفریق بینہما الخ۔ برہ المعتبر، باب السہر، مطلب فی الکحاح لغتد ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴

نہیں (۱)۔ فقہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرزہ العبد محمود غنی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۶۱ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین غنی عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۶۳ھ۔

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید، نائب ملکی، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۶۳ھ۔

بیوی کو تیسری خلاق میں شہیہ ہونے کی صورت میں نکاح میں رکھنا

سوال (۱۶۲۷): ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی، بعد میں بیوی چاہتی ہے کہ جس پہ شہر کے ساتھ رہوں اور وہ شخص بھی اپنے نکاح میں مانا پوچتا ہے جس کی بیوی تھی۔ اور طلاق کے تحقیق دونوں شہرہ بیوی کہتے ہیں کہ وہ طلاق کے بارے میں تو یہ ہے مگر تیسری طلاق کے بارے میں مخالف ہے کہ وہی ہے یا کہ نہیں؟ اور یہ وقت طلب امر یہ ہے کہ اس واقعہ کو چھ سات ماہ اوچکے ہیں۔ اب وہ عورت نکاح میں آ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر مالم گمان یہی ہے کہ صرف وہ طلاق ہی ہیں، تیسری طلاق کا دل گمان نہیں، شک کے درجے میں ہے اور کوئی ایسا شخص جو وہ نہیں ہے جس کے سامنے طلاق دی ہو تو اب وہ بارہ نکاح کی اجازت ہے (۲)۔

(۱) "قال فی الذخیرۃ: ولو قال لها "مرطال یا" أو قال: "نظرت یا" ان حکم النبی وکان الإمام ظہیر الدین یعنی بالوقوف فی هذه الصورة ملایة" (رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح، معلب من الصریح الاقفاط المصححة: ۴۲۸/۳، ص ۵۲۸)

"اور ویسے ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لہ طلق امراتہ فی حال النجیض، امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یراجعہا، ولم یسأله: من یؤی الصلح اولم یسأله: ولو کانت الیہ شرعاً لساہ، ولا امر احده الا بعد ولوع الطلاق، فعدل علی وقوع الطلاق من غیر نية" (ایضاح الصالح، کتاب الطلاق، فصل فی شرطہ، تیس فی الکتابۃ: ۴۲۲/۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۲) "قالی خیر ابن ساعدۃ عن محمد رحمہ اللہ تعالیٰ: اذا شک فی أنه طلق واحدة أو ثلاثاً، فلی واحدة حتی یمسک فی أو یکون اکبر ظنہ علی خلافہ، فان قال الزوج: عزمت علی أنها ثلاث، أو علی عدی علی أنها ثلاث أضع الأمر علی اشدہ، فأخبرہ عدول۔ حضوراً ذلک المجلس۔ وقالوا: کانت واحدة، قال: اذا"

لیکن اگر خاب گران تیسری کا بھی ساتھ ہو تب طلاق کے نکاح سے پرہیز کیا جائے (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حرر والعب محمد غفرلہ دارالعلوم دیوبند، ۱۴/۲/۹۵ھ۔



۱۔ کنوا عدولاً صديقهم و احد بقولهم: كذا في الذخيرة، والفتاوى العالمگیریة، كتاب الطلاق، الباب المنسحب في مدح الطلاق، الفصل الأول، مطلب: إذا شك أنه مطلق واحد أو ثلاثاً: ۳۴۱، وشيخه، (۱) قال الله عز وجل: ﴿إِنْ مِنْكُمْ طَلَقٌ فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَكُونَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾ (سورة البقرة: ۲۳۰) "فلا تحل له من بعد ذلك الطلاق" (یعنی تنکح زوجاً غیرہ)؛ اسی تنزوج زوجاً غیرہ، ویحامیها، فلا یحکم فی مجرد الفقد عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: جاءت امرأتنا عائدة القرطبي إلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، فقالت: إني كنت عند رفاعه، فطلقني قبل طلاقه، فسزوجني عبد الرحمن بن الزبير وما معه إلا مثل هدبة العرب، فسمي إلى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: "أتريدين أن ترجعي إلى رفاعه، لأخني تنولي عسبله ويدوق حبليلك" (زور: النعماني سورة الفرقة: ۱۳۰) (دار إحياء التراث العربي بيروت).

۲۔ عن عائشة رضي الله تعالى عنها أن رجلاً طلق امرأته ثباتاً، ثم رجعت، فطلق، فاستأنى صلى الله تعالى عليه وسلم: أتعمل للأول؟ قال: "لا، حتى يدوق عسبلها كذا قال الأول" (صحیح البخاری، كتاب الطلاق، باب من أجاز طلاق الثلث، ۹۱۲، قدیمی).

۳۔ "وقدما الطلقت الثلاث، فحكمها الأصلي هو رول المالك، وروال حل المحللة أيضاً، حتى لا يجوز له أن يك حيا قبل التزوج بزوج آخر" (بدائع الصنائع، كتاب الطلاق، فصل في حكم المطلق البائن: ۳۳۰، ۳۳۱، دار الكتب المصرية بيروت).

۴۔ وفي ذلك حديث من سمع رضي الله تعالى عنه أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: "إذا طلق لرجل امرأته ثلاثاً، فزوجت بزوج آخر، لم يعمل للأول حتى يلق من عسبله ويدوق من عسبلها" (المبسوط للسرخسي، كتاب الطلاق، الجلد الثالث، الجزء السادس، ع: ۱۰، عقاريه).

۵۔ وكذا في الهداية، كتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فيما تحل به المطلق: ۳۹۹، ۴۰۰، مدني.

۶۔ وكذا في الفتاوى العالمگیریة، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة، فصل فيما تحل به المحللة

باب ثبوت النسب

(ثبوت نسب کا بیان)

اقول بدت حمل

الاستغناء: [۱۶۲۸]: نرید کا کالج ہندو کے مرقمہ ۵۲۰ نرید کی الحیا ۸۰ کو ہوا، ۲۰ مری رہو رجب ۸۳۰، کو ہند کے نرید کی تولد ہوئی کیا۔ اسے عرصہ میں پیدا کرنے والی نرید کی ہائی جا سکتی ہے، جب کہ کالج کے صرف ایک مہینہ کے بعد ہی ہندو کے حمل کی ہر ہو پ تھا اور یہ نے بھی اپنا من ہونے سے انکار کرو تھا؟ نرید کی تولد ہونے پر جو دانی تھی، اس کا کہنا ہے کہ بچہ پورے نو مہینہ کا ہے۔ ایسی صورت میں نرید کا کالج ہندو سے ہوا کیس؟

لجواب حاملاً ومصلاً:

کم سے کم چھ ماہ میں بچہ پیدا ہو سکتا ہے (۱) اور یہاں تو چھ ماہ سے زیادہ وقت ہو گیا۔ ان کا یہ کہنا کہ پورے نو ماہ کا ہے شرعاً محبت نہیں کہ بچہ کو تا جائز قرار دیا جائے۔ تجدد زیادہ شہادت کے بعد اپنی بیوی سے محبت کرینکا ہے اور شہادت سے چھ ماہ گذرنے کے بعد بچہ پیدا ہوا ہے تو نرید کو کار کا حق نہیں (۲) اور اسلامی عقائد

(۱) "اکثر ملة الحمل ثمان، وأقلها مئة أشهر وجمعاً، الخ" (الدر المختار مع رد المحتار، باب النفقة، فصل فی ثبوت النسب: ۵۳-۵۴، معبد)

(۲) وکذا فی البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب: ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶

ایسے نکاح میں شریک ہوتے والے لوگوں کا نکاح کفار (۱۰) کفر و اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد رفیع عطا اللہ عن، معین منشی مدرسہ مظاہر علوم بہار بنوریہ، ۲۶/۴/۱۳۶۶ھ۔

نکاح کے چھ دن بعد جو بیگی پیدا ہو اس کا نسب

سبب ال (۱۶۳): زید کی بیوی کو نکاح کے چھ دن یا اس دن کے بعد بیگی پیدا ہوئی تو یہ بتایا جائے کہ یہ

بیگی میری جائز اولاد ہے اس بات کی تصدیق زید کی بیوی بھی کرتی ہے، لیکن کچھ لوگ اس بیگی کو ناجائز کہتے

ہیں۔ وہ یا فت طلب امر یہ ہے کہ ان میں کس کی بات درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

صورت مسکون میں اس بیگی کو زید کی بیگی نہ سمجھا جائے، دو دن زید کی تصدیق کرتے ہیں (حق پر نکاح

اور جو لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں وہ حق پر ہیں، کدافی، نہادیہ: ۱۵۶/۲:

تو ایہ حدیث بہ اسلفۃ اشہم فیما بعد، بنت مسند، اعتراف بہ التزوج لو سکت (۲)۔

وکدافی طرح فوق مذکورہ: ۲۵۹/۲ (۳)۔ فقہ امامیہ ج ۱ ص ۱۸۷۔

حررہ العبد محمد رفیع عطا اللہ عن، مدرسہ مظاہر علوم، ۲۶/۴/۱۳۶۶ھ۔

الجواب صحیح، بندہ نظام الدین غنی عنہ، مدرسہ مظاہر علوم، ۲۶/۴/۱۳۶۶ھ۔

سمات آٹھ ماہ گذرنے پر پیدا شدہ بچہ کا نسب

سبب ال (۱۶۴): زید کنبی میں رہتا تھا جب زید گھر آیا تو زید کے تے کے بعد ۸ ماہ وہاں

کی اہلیہ کے بچہ پیدا ہوا تو زید کو شہداء اس کے معوم کرنے پر بندہ نے اپنے دیور کا بتلایا، چاہے تو شوری کا بتلایا

تھا مگر جب برادری کے لوگوں نے زور دیا تو زید دیور کا بتلانا لگی۔ تو یہ بچہ کس کا ہے؟ کیا اس میں دیوبندی اور

بریلوی کا اختلاف ہے؟ دو شخص شریعت کو نہ مانے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

(۱) کفایت النہی، ۴۴۱/۵، کتاب النکاح، ذکر الإحصاء کراچی،

(۲) النہادیہ، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ۵۳۲/۲، شوکہ علیہ،

(۳) شوح النوقیہ، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ۱۵۳/۲، سعید،

(۴) کدافی الفتاویٰ المدنیہ، کتاب النکاح، باب ثبوت النسب، ۵۱۳/۱، رشیدیہ،

الجواب حامداً ومصلحاً:

ان حالات میں اس بچی کو ناجائز نہیں کہا جائے گا وہ اپنے باپ کی ہے (اگر فقط والد علم۔

حررہ اربعہ محمود غفرلہ۔

الجواب صحیح، بندہ نظام الدین عثمانی عفی عنہ، دارالعلوم دہلی ہند۔

ناجائز حمل کس کی طرف منسوب ہو؟

سوال (۱۶۲): ایک شادی شدہ عورت ہے جس کا شوہر پردیس میں رہتا ہے، اس کے بیت میں

ناجائز حمل ہے، دریافت کرنے پر اس نے رپورٹ حاصل بتلایا ہے اور اس کا رپورٹ بھی شادی شدہ ہے، وہ انکار کرتا

ہے، اب اس عورت کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے، اب اس عورت کو کس کے لڑکے لگایا جائے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

عورت و مرد اگر دونوں ہی اقرار و اتفاق کر لیں کہ یہ بچہ ناکا ہے تب بھی بچہ کا نسب زانی سے ثابت نہ

ہوگا: "لأن الولد للفرأش وللنساء الحجر، الخ"، کما فی الحدیث (۲)۔ فرأش کا تحریر ہے تک شوہر سے نسب

منحکی نہیں ہوتا جب تک ان کا تہہ ہو (۳)۔ موجودہ صورت میں بہتر یہ ہے کہ اس عورت کی شادی کسی دوسرے سے

(۱) "بمقام النکاح مقامہ (بای الدعوی) فی البات النکاح، ولہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: "الولد

للفرأش وللنساء الحجر"، وکذا "وتزوج المشرقی بمغربیہ، فجاءت بولد بنبت النسب وإن لم یوجد

الدعوی حلیفۃ لوجود سبہ، وهو النکاح"، (بدائع الصنائع، کتاب النکاح، فصل ثبوت النسب:

۲۰۳/۳، دار الکتب العلمیہ بیروت)

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "الولد للفرأش وللنساء الحجر" (صحیح البخاری

کتاب الأسکام، باب القضاء علی الغائب: ۱۰۲۵/۲، قادیسی)

(۱) وسنن أبی داؤد، کتاب الطلاق، باب الولد للفرأش: ۳۱۷۱، "امدادیہ ملتان)

(۲) (صحیح البخاری، کتاب الأسکام، باب القضاء علی الغائب: ۲۵/۱، قادیسی)

(۳) وکنہ فی سنن أبی داؤد، کتاب الطلاق، باب الولد للفرأش: ۳۱۷۱، "امدادیہ ملتان)

(۴) ومشکوۃ المصابیح، باب اللعان، انفصل الثالث: ۲۸۷۳، قادیسی)

(۵) "النکاح المصحب وما ہو فی سبہ من النکاح الفاسد، والحکم فیہ أنه بنبت النسب من غیر دعوة" *

کروائی جائے (۱) نہ جمیع مایع نہ

اگرچہ بھی تک پیدائی نہیں ہو، صرف حاملہ ہے تو ثبوت نسب کی بحث قبل از وقت ہے۔ بعد طلاق عدت ختم ہونے سے پہلے عورت کا دوسری جگہ نکاح درست نہیں (۲)۔ حاملہ عدت و نسب حمل ہے (۳)۔ قبل عدت جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ ثابت النسب ہوتا ہے (۴)۔ فقط اللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ انجمہ محمد غفرلہ دارالعلوم، بونہ، ۹/۱۲/۹۰ھ۔

حاملہ مفروضہ سے پیدا شدہ بچہ کس کی ہے؟

مسئلہ (۱۶۳۸): ایک عورت اپنے زہد و خاندانہ چھوڑ کر ایک دوسرے شخص کے ساتھ فرار ہوئی۔ جس وقت عورت فرار ہوئی تھی اس وقت حاملہ تھی اور فرار ہونے کے دو تین ماہ بعد لڑکی پیدا ہوئی، بعد ازاں کے

- ولا یستحق معجزہ العی، وإنما یستحق بالذات (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ۵۳۶، ۱، رشیدیہ)

و کذا فی الفتاویٰ النصار حنیہ، کتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ۸۱۳، ۱، إدارة القرآن کراچی
(۱) "لا یستحق للرجل ان یتزوج زوجة غیرہ" و کذا لک المحدثہ، "الفتاویٰ العالمگیریہ، الباب الثالث فی المحرمات، القسم السادس: المحرمات الذی یحقق بہا حق القبول" ۲۸۰، ۱، رشیدیہ
(و کذا فی لفظہ الاسلامی، وأدلة، الفصل الثالث: المحرمات من النساء، باب العزاة العزوجة، کتاب النکاح: ۱۶۶، ۲/۱، رشیدیہ)

(و کذا فی بدائع الصنائع، کتاب النکاح، فصل فی شرط ان لا یتزوج منکوحہ الغیر، ۵۰۳، ۲، دار النکب المصنعة بیروت)

(۲) فإن الله تعالیٰ جازولات الأعمال جلہن أن یضعی حملہن، سورة الطلاق، ۴
"وعدة الحامل أن تضع حملها، کذا فی النکاح"، الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ۵۲۸، ۱، رشیدیہ)

و کذا فی بدائع الصنائع، کتاب الطلاق، فصل فی عدة الحامل، ۱۹۴، ۲ - ۲۴۳، دار النکب المصنعة بیروت
(۳) "کل امرأة وجبت علیہا العدة، فإن سجدت بعد طلاق من الزوج"، الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ۵۲۹، ۱، رشیدیہ)

خاندان نے اس کو طلاق دے دی۔ تب سواں یہ بے کرہ کی خاندان کی مائی چائے گی یہ جس کے ساتھ فرار ہوئی تھی اس کی ہوئی؟

اس جواب حاتمنا و مصلیٰ:

ایسی صورت میں ان کی پہچان نہ کی مائی چا دے گی (۱)۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ عبدالحکیم و مکتوبی علی بن عبدالمظاہر علوم سپاہیہ، ۱۳/۵/۲۰۰۷ھ۔

ابواب صحیح: سعید حمزہ غفرلہ، صحیح: عبدالحفیظ، ۱۳/۵/۲۰۰۷ھ۔

نکاح فسد میں ثبوت نسب

سوال [۱۶۳۹]: مطلقہ مطلقہ سے بغیر طفل نکاح کے بعد جو دل پیچہ ہو ان کے ثبوت نسب سے

متعلق حسب ذیل چند عبارتیں نظر سے گذریں۔

۱- "إلا حنفياً فلائلاً، ثم ترو حياً قبل أن تسكح روحاً غيره، ومعاذ من ماله، ولا يسمه من بعد سكح، وانصب نامت، وإن كان يعلمان بمساو النكاح، ثبت النسب أيضاً عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى، كذا في التتارخانية قالوا: إن حنفياً فله صري، عند مجرى ۵۵۰ھ فی ثبوت النسب (۲)۔

۲- "ويثبت نسب ولد منقولة ولده لأقل حبيبات، لا يثبتهما إلا بدعوة، واعتبر من أن الزوج إذا طلق مشبهة معتدة من هلاقي ثلاث، أو على مائ، فأنك مودة، لا يثبت له وإن انفذه، مصر عنى ذلك في كتاب الحدود، الخاية، ۵۷۳ھ، فصل فی ثبوت النسب (۳)۔

۱: "وإذا تزوجت المعتدة بزوج آخر، ثم جاءته بولد، فإن حوت من سكين منذ طلقها الأول فومات، ولا خلاف من سنة أشهر منذ تزوج الثاني، فتركه لأول، فليح: "الغناوي الغناكية، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب: ۵۳۸ھ، رطبديه،

(وكله فی البحر الرغوة، كتاب الطلاق، باب ثبوت النسب: ۶۳-۶۴، رطبديه)

۲: كذا فی المحيط الشرحی، الفصل السابع عشر فی ثبوت النسب: ۵۱۳ھ، الغناويه،

۳: الفتاوى الغناكية، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب: ۵۳۰ھ، رطبديه،

۴: الفتاوى، كتاب النكاح، فصل فی ثبوت النسب: ۵۹۲ھ، جامعہ مله بدھلی،

صورت میں جب کہ زوجی مذکور فوت ہو چکا ہے تو اس کا بھی یہ نہیں کہ فرماؤ نکاح جانتا تھا؟ نہیں؟ تمہارے بعد؟
 ائمہ دینی میں: ۱۵۷۰ھ میں حکیم الامت نے نکاح محرم میں عدم ثبوت نسب کا فتویٰ دیا ہے (۱)۔ لہذا مع فلاں کے
 صراحۃً تحریر فرمائی کہ نسب ثابت ہو گا یا نہیں؟ صاحب ہدایا نے جس قول کو ترجیح دی ہے اس کا بھی کمال غایت
 فرما کر تحریر فرمایا میں۔

انحراب حامداً ومصلیاً:

مطلقہ مفقود سے بغیر تحلیل نکاح شریعتاً منع اور نکاح قاسد ہے۔ عدم طہر یا حرمت کی صورت میں
 یا اتفاقاً نسب ثابت ہو جاتا ہے، علم یا حرمت کی صورت میں اختلاف ہے امام صاحب ثابت مانتے ہیں،
 سائیں زبیر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ پھر فتح اور قاضا میں فقہاء کے دو قول ہیں بعض نے امام صاحب رحمہ اللہ
 تعالیٰ کے قول پر فتویٰ دیا ہے اور بعض نے صاحب زبیر رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر:

لا أحد أبداً يشبه العقد. أي عقد النكاح عند: أي الإجماع كوصف محرم مكحول،
 وفلان، أي عند الحرة عند، وعبد القوي، وخلاصه. لكن لا يخرج في جميع الشروح من
 الإجماع. فذكر العتري عليه رأيي، فانه قاسم في تصحيحه لكن في الفيسفارة عن المتعسران
 عن قولهما سقطوا. وحرره في نفع: أي يشبهه النكاح، ولا يشبهه عند، كما مر.

در معتبار۔

خالد العلامة بس عہد من رحمہ اللہ تعالیٰ: "لا یونہ کو طہر و محرم نکحوا" کی فقہ
 عینیہ، اصل میں محرم و فقیل الحرة نسبا و رضاعاً و صہبہ و اختیار ای کہ نہ تو عقد علی
 و نہ وجہ لا ہر او معتد بہ او مطلقہ ولات اولیٰ علی حرمہ اولیٰ زوج محرمیہ او امہ لا ہر
 سہبہ، اولیٰ زوج العبد لا ہر ابن سہبہ، اولیٰ زوج جد سہبہ، عقدہ ہر جنہوں، او جمع میں انہیں فی
 عقدہ ہر جنہوں، او اخیراً، لم یکن معاً بعد تہزوج، ہونہ لا حد بالانطلاق علی الاشیاء، انما حد
 وضاہم، ہم امہ عند، عند، الا ان شہبہ ہر اشہبہ، انما کان معاً علی تحریمہ و وجہ

معمرۃ علی الثانیۃ بحر ۱۵۰ در مختار، الجوز: ۱۵۸: ۱۶۱۔

”تو ہم منجمع الفتاویٰ: الزوج للطفقة ثلاثاً، وحسب یعلمان بمسجد الککاح، وولدت، فی
العدو: انه واجب التحذ عنه، وبین السب خلافاً لهما، کما فی الزوج منجوزاً، ودخل یح.
منحة الحائض حالیه شعر: ۱۵۰/۱۵۱ کتاب الحدود (۲)۔ والمسته، مذکورة فی فتح القدر:
۱۵۸: ۱۶۱۔ ”وف. د. الککاح فی ذلک: أی فی ثبوت السب کصحیحہ، فہستانی، ۱۵۱
در مختار، اور ثبوت السب (۱)۔

یہاں تک کہ ثبوت سب کے متعلق کلام ہے، بہرشت کے متعلق سولہ دوی کے جوہر سے دریافت
کا انکار تو کیا ہے، علامہ حسینی رحمہ اللہ تعالیٰ!۔ حیر میں فرماتے ہیں۔

”وبسب جہر اٹل فی ککاح فاسد۔ الوطی: لا یغیر۔ وثم یزید علی المستی، ویکلی واحد
مہمنا نسخہ ونو تعمیر محض من صحبہ، دخل بہا أولاً، ونسب العدة بہ، الوطی، لا یخلو
نقط لای، الانسبوت من وقت الثغیرین، وبین سب احباً لا دعوة“ در۔ ۱۵۰/۱۵۱ منجم
”دعوة“ وبین سب) أم لا لارت فلا یست فیہ، وکذا الککاح، لوفوف علی أی معودة، ۱۵۰
نسی، ص. ۳۳۱ (۵)۔

اور جاری اثر ثبوت سب میں ہے:

”ومن فبال لعلاء، حوامی، ثم مات، فجاءت أم العلاء، وفالعت أنا، ثم جاء علی امرأته،

(۱) انظر المختار مع رد المختار، کتاب الحدود، مطلب فی بیان شبهة النقد: ۳۳/۳، ۲۲، سعید

(۲) ومنحة الحائض علی حاشی البصر الرافق، کتاب الحدود، باب الوطی، المذی یوحسب الحد والذی
لا یوحسب، ۲۱/۵ رشیدیہ

(۳) فتح القدر، کتاب الحدود، باب الرطی الذی یوحسب الحد والذی لا یوحسب، ۲۵۹/۵، مصطفی
البانی الحنفی مصر

(۴) الدر المختار، باب العدة، فصل فی ثبوت السب، ۵۳۰/۲، سعید

(۵) انظر المختار مع رد المختار، باب المهر، مطلب فی الککاح للمفسد، ۱۳۱/۳، ۱۳۳، سعید

وہم اسے برائے، وفي التمر: جعل هذا جواب الاستعانة، وبقياس أن لا يكون لبايعير مثله، لأن له من كذا نص بانكاح صحيح بنت بانكاح الفاسد، ومنه قد عرفت شدة ومكث بايعير، فممكن قبله إنزال بانكاح، وانه لا يستحسن أن النسبة فيما بدلت كانت معروفة بالمعربة، ويذكرها أم العلماء، وانكاح صحيح هو المنعزل كقولك وصلاً وعادة، اهـ (۱۵)۔

اس پر امام اعلیٰ فرماتے ہیں:

”واعتبر في شأن سفي أن لا يكون لها العبرات في الاستحسان لبعدها لأن هذا انكاح يثبت به الفقه، فيثبت منه الضرورة، وهو صحيح فبسبب دور استحقاق الزم وأوجب بأن انكاح دور، وهو الفصل ليس بصحيح، بل انكاح موصوب استحقاق الزم، وانكاح ليس به، بل لماتت انكاح بطريق الافتضاء، ليست ماهر من بوزمه اني لا يملك عنه غير محله، اهـ، عناية (۲۱۳۱۳)۔“

و کہ فی فتح القدير: ۳۱۳۱۴ (۲) و بیس استحقاق: ۲۶/۳ (۶)۔ و البحر الرائق: ۱۷۹، ۱۸۰، و رد المحتار: ۵۷۱، ۵۷۲، و انبیاة: ۵۹۱، ۵۹۲ (۷)۔
”وفيه، وبنت بسبب في انكاح الفاسد لا لا حظا، عني، و ثبوت في الواح في الفاسد، فهو قوله، فتح المعين، باب المهر ۲۵۱۶ (۸)۔“

(۱) (الهداية، كتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ۳۳۶، ۳۳۷، شرحه علمه معان)

(۲) (الهداية شرح الهداية على هامش فتح القدير، باب ثبوت النسب، ۳۹۶، ۳۹۷، مصطفى الباشا النجفي مصر)

(۳) (فتح القدير، باب ثبوت النسب، ۳۹۶، ۳۹۷، مصطفى الباشا الحلبي مصر)

(۴) (بيبين الحقائق، كتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، المكتب العلمية بيروت)

(۵) (البحر الرائق، كتاب الطلاق، باب ثبوت النسب، ۳۳۶، ۳۳۷، شرحه)

(۶) (رد المحتار، باب الفداء، فصل في ثبوت النسب، ۵۹۱، ۵۹۲، معيد)

(۷) (الهداية شرح الهداية، باب ثبوت النسب، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ومبايع)

(۸) (فتح المعين، كتاب انكاح، باب المهر، ۲۴۱۶، معيد)

اور شامی کے ۲/۳۵۹ میں لکھا ہے: "إن کتاب المحارم باطل لا فاسد" (۱)۔

اور بھی اسی شامی کے ج ۲ ص ۳۵۹ میں لکھا ہے:

"کتاب المحارم باطل، لوفاً منه، وبالظاهر فی الشر، وبالناظر ما وجدہ کفہ، ولہذا لیس النسب، وذا العدة فی کتاب المحارم" (۲)۔

ان عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحبین رہنما اللہ تعالیٰ کے قول پر اعتماد کر کے نہ صرف بالذکر کی بطاعت کی بناء پر بائیں زید و مندر و مفرق کرار کیا ہے اور عدم ثبوت نسب و عدم وجوب عداوت اور عاشقہ بنی، نسب الرشاد کی اس عبارت کی موافق: "وإن کتابی عند المدحول بطل، بحسب الأهل من المسلمین" (۳)۔

مقرر شدہ میر میں سے کچھ بیان یہ پرانا مقرر اور اسے کرتونی دیا جائے گا، یا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر اتفاق نامہ کی بناء پر ثبوت نسب وہ وجوب عداوت اور مقرر شدہ میر میں سے کچھ میرا یا اور عدم کسی کی حالت میں مراثت میں سے کچھ اٹانے پر فتویٰ دیا جائے گا۔ یسیراً بانفصیل و بالتذیل، نوحہ و اعناد اللہ بالآخر الحریث۔

الحجواب حتامداً ومصلیاً:

ذکر فاسد و محض کے متعلق فقہاء کی عبارات مختلف ہیں کسی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں کوئی فرق نہیں، کسی سے فرق بھی معلوم ہوتا ہے، چنانچہ اس شامی نے باب النسب (۴) ثروت النسب (۵) و وجوب العدة (۶) کتاب النکاح (۷) وغیرہ میں اس پر کلام کیا ہے۔ چنانچہ جو بھی مختلف ہوئی ہے، درمختار:

(۱) رد المحتار، باب المیر، مطلب فی النکاح الفاسد، ۳: ۱۳۲، معید

(۲) رد المحتار، المصدر السابق

(۳) الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب احوال، ۱: ۳۳، رشیدیہ

(۴) رد المحتار، باب المیر، مطلب فی النکاح الفاسد، ۳: ۱۳۲، معید

(۵) رد المحتار، باب العدة، فصل فی ثبوت النسب، ۴: ۵۸، معید

(۶) رد المحتار، باب العدة، مطلب فی النکاح الفاسد و الناطل، ۳: ۵۶، معید

(۷) رد المحتار، کتاب النکاح، مطلب فی بین مہق العقد، ۴: ۲۲، معید

”کساح المحارم مع الطب بعد العزل فاسد، إن الدخول فی الکساح الفاسد، موجب للعدة وثبوت النسب“۔ رد المحتار: ۶۵۹/۲۔ باب العدة (۱)۔ فقط والله سبحانه تعالیٰ اعلم۔

حرره العبد المذنب لدار العلوم، یونس، ۱۸/۱/۱۳۹۲ھ۔

بغیر نکاح کے عورت رکھنے سے اس کی اولاد ثابت النسب نہیں

سوال (۶۰۰۶): کمر نے بغیر نکاح کے عورت رکھی ہے اور کچھ دنوں کے بعد وہ کی شادی ہوئی ہے تو تبرقاضی بن کر کہا جائے اور زیچہ کا نکاح پڑھاتا ہے، سوال یہ ہے زیچہ کا نکاح صحیح ہو یا نہیں؟ نیز کمر کی اولاد بت النسب ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

تبرکہ بغیر نکاح سے ہوئے عورت کو رکھنا تحت معصیت ہے (۲)، اس کے باوجود اس نے جو زیچہ کا نکاح قاضی بن کر پڑھایا تو اس کی غلط حرکت کی وجہ سے وہ نکاح غلط نہیں ہو، بلکہ وہ نکاح صحیح ہے (۳)، زیچہ کی اولاد بت النسب ہوگی (۴)۔

۱۔ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فی الکساح الفاسد والباطل: ۵۱۶/۳، معید

۲۔ کذا فی الفتاویٰ العالیہ السعویہ، کتاب الطلاق، الباب الخامس، ثبوت النسب: ۵۴۰/۱، رشیدیہ

(۳)۔ ”عن حابر وحسن اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”ألا یبیکن رجل عند امرأة ثبت إلا أن یکون ما کما أو ذاً معروماً“۔ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر إلى المحظورة، الفصل الأول: ۲۲۹، قدیمی

(۴)۔ نکاح پڑکے والوں کے سامنے ایجاب و قبول سے متقدم ہوتا ہے، اس لیے نکاح صحیح ہے، الکساح بعد العقد منسأ، بإیجاب من أحدهما وقبول من الآخر“۔ الدر المختار، کتاب النکاح: ۴/۳، معید

(و کذا فی الہدایۃ، کتاب النکاح: ۳۰۵/۲، شرکتہ علمیۃ ملتان)

(و کذا فی البحر الرائق، کتاب الطلاق: ۱۶۳/۳، رشیدیہ)

(۵)۔ ”قام الکساح مقامه، أي الدخول فی إثبات النسب، ولهذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ”الزولد

للعمرأۃ وللأعاهر الحصر“۔ وکذا لو تزوج المستوفی بمعریۃ، فجاءت مولد، ثبت النسب وإن لم یوجد المدخول حقیقۃ لوجود مبد، وهو الکاح“۔ (بدائع الصانع، کتاب النکاح، فصل فی ثبوت النسب

۳/۱۰۷، دار الکتب المعنویۃ بیروت)

المجواب حامداً ومصلياً:

زمانے نسب ثابت نہیں ہوتا۔ "عن عمر بن شعیب عن ابيه عن عذہ رضى الله تعالى عنہ قال: فنام رجل فقال: يا رسول الله! ان فلان ابني مدعيت يا محمدی المجاہدۃ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا دعوة فی الاسلام ذهب امر المجاہدۃ، لو ان فلان راى وولدہ را شعر" (روۃ ترمذیۃ) "۱۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۲۸۶ (۱)۔

لیکن جو شخصے نکاح کی وجہ سے حرام ہو جائے ہیں وہ سب نہ کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔

"وکتبت (حرمة مصاهرة) بانوطی خلافاً لکن أوعی شبهہ أوزما، کما فی فتاویٰ قاضی حنابلہ عن شمس الدین (۲) ۲۸۶ (۱)۔ فقط الله سبحانه تعالیٰ اعلم۔
حرمة المصاهرة تشترک مع حرمۃ النکاح، لیکن مفتی مدرسہ نظام العلوم سید، پتور۔
المؤید صبح، بزم عبد العظیم، مدرسہ نظام العلوم سید، پتور۔
صبح سعید، بزم فخر، مفتی مدرسہ نظام العلوم سید، پتور۔

اولاً وراثۃ میں ثبوت نسب

نسب ال [۲۶۳]۔ فی نیل الاولیاء، ما اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرام

(۱) (مشکوٰۃ المصابیح، باب اللعان، الفصل الثالث، ۲۸۶، ۲۸۷، قہقہہ)

(۲) فی داوۃ، کتاب الطلاق، باب الولد لغيره، ۱۰، ۱۱، ۱۲، بعدہ بہ ملتان)

"ان اخصی احسب، ثبت فی الارلی شبهة الفصل، لا فی الثانية ای شبهة، لعل، التمهیدہ
زنا، واندر السحتار، کتاب النکاح، مغلط، احکمہ لعد کور فی بابہ اوی من العلم، کور فی غیر بابہ،
الحج، ۲/۲۳، ۲۳، سعید)

(۳) (الفتاویٰ العالمگیریہ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثاني، المحرمات
بمشہورہ، ۲/۲۳، ۲۳، سعید)

"کما فی فتح الثدیر، من بحث ان الزنا موجب المضاہرۃ، ونستدل لمدت حرمة المضاہرۃ
بانوطۃ المحرمات، المحرمات، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ۱۶/۳، ۱۶، سعید)

(۴) (کف، فی فتاویٰ قاضی خان عینی، فتاویٰ العالمگیریہ، باب المحرمات، المحرمات، تصدیقہ،
۳/۱۹، ۱۹، سعید)

حرای لڑکے سے اپنی لڑکی کو منسوب کرنا

سوال: ۱۶۲۳: ایسے لڑکے سے متعلق برادری میں شہرت ہے کہ وہ حرای ہے، کیا اس لڑکے سے جو اپنی لڑکی منسوب کر سکتے ہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔
الجواب: حاملاً ومصلیاً:

جس عورت نے کائن نہ کیا، وہ اس سے پیدا شدہ بچہ کر۔ لی، زنا ہے (۱) اگر بغیر دلیل کے کسی کو حرای کہنا حرام ہے (۲)۔ اگر اس لڑکے کا شرعی طور پر والد موجود ہے اور اس نے نسب کا انکار نہیں کیا تو بلاشبہ ثابت منسوب ہے (۳) اس سے اپنی لڑکی کو منسوب کرنا درست ہے۔ اللہ اعلم۔
حرره العبد محمد خفراہ دارالعلوم دیوبند، ۱۳۹۶ھ۔

مشترکہ لونڈی سے پیدا شدہ بچہ کا نسب اور جاریہ، زنی، منکوحہ کا فرق

سوال: ۱۶۲۴: ۱۔ اگر ایک لونڈی (۱) و میمن کی شہرت میں غمی اور اس کا بچہ پیدا ہوا، اور اگر (۲) "عن عمرو بن شعب عن ابي عبد الله رضي الله تعالى عنه قال: فاهو رجل، فقال يا رسول الله ان فلاناً ابني عامر بن ثامه في الجاهلية، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: 'لا دعوة في الاسلام لثعب امر الجاهلية، انولد لغير ابي، وللداهر المحمر'" (مشکوٰۃ المصابيح، باب اللعان، الفصل الثالث، ۲۵۶، قدیمی)

(در سنن أبی داؤد، کتاب المظانی، باب الولد لغير ابي، ۳۱۰، حدادہ ملتان)

(در صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الفحص عن النسب، ۴۰۶۵۰۳، قدیمی)

(۲) اگر تمہارا بچہ کسی عورت سے نکاح کے واسطے پیدا ہوا ہے تو وہ "نولہ" یا "ولد الرنہ" کہلاتا ہے یا اس امرنا، وامہ محضہ، بخدا، لأن قذفها مالوناً، کذا فی الترمذی ناشئاً (انتہای العاصم کتبہ، کتاب الحدود، احباب السامع فی حد القذف والتعزیر، ۶۳/۲، رشیدیہ)

(و کذا فی فتح القدیر، کتاب الحدود، باب حد القذف، ۳۲۲/۵، مصطفیٰ البانی الحلبي، معصر)

(و کذا فی المحرر المراقب، کتاب الحدود، باب حد القذف، فصل فی التعزیر، ۸۰، رشیدیہ)

(۳) "بِقَامِ الْمَكَاحِ قَامَهُ زَيْدٌ الْمَحُولُ فِي بَيِّنَاتِ النِّسْبِ، وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "انولد للفراس، وللداهر المحمر، الخ" (مصابيح المصابيح، کتاب النکاح، فصل فی ثبوت النسب، ۶۰۷۰۲، دار الكتب العلمية، بيروت)

دونوں نے اکٹھا دعویٰ کیا تو نسب دونوں سے ثابت ہو جائے گا۔ اور یہ لوہڑی دونوں کی ام ولد ہوگی اور وہ دونوں پر دونوں کے لئے نصف میر و اجنب ہوگا، مزید اس سے کہ گانہ وہ اس سے نہ اشراقی نورانی ترجمہ قدرتی، ص ۸۳۔ (۱)۔

معر: ۶۔ اشکال یہ ہے کہ آیا لوہڑی سے درخص کیسے جماعت (محبت) کریں گے، ایک وقت میں دونوں محبت کریں گے تو کیا زنا کا حکم نہیں لگے گا؟ کیا ایک وقت دونوں کی محبت ہو کر ہوگی؟ اگر ہوگی تو کیونکر؟ دونوں کا نسب پر کفر ثابت ہوگا جب کہ ایسی شخص ہو اور دوسرے سیدہ کیا اس زمانہ میں لوہڑی خریدنا جائز ہے؟

۲۔ ایک شخص نے اپنے زانیہ سے محبت کی اور ایک رقم اس کو دیدی جو پہلے ملے کر چھ تھا، مثلاً پانچ روپے، پانچ سو روپے، کیا یہ میر کی رقم بلائی جا سکتی ہے اور اس پر زنا کا جرم ثابت ہوگا یا نہیں؟ اور حد جاری کی جائے گی یا نہیں؟ زانیہ درجہ دہش کیا فرق ہے؟ جاریہ اور منکوحہ میں کیا فرق ہے؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

۱۔ مشترکہ لوہڑی سے اس کے کسی کوئی کوئی جماعت کی اجازت نہیں (۲)۔ اگر وہ دلی ہالہ کر لی تو وہ لازم نہیں، لأن المحدود تنسوا، بالنسب (۲)۔ اور جب کہ دونوں نے دلی ہالہ کر لی اور پھر نسب کے

(۱) اشراق الوری، کتاب العلق، باب الاستیلاء، ص ۴۲۰ (معیذ)

(۲) "لأن البضع لا یصل، لا تکمال ملک البین أو مدک انتکاح، ویدل لاجل رضاء الحارۃ المستترکة، والکتابہ"، الفتاویٰ لافکار خانہ: ۳۸۷/۳، کتاب العتاق، العجل الثانی عشر فی اموات الاولاد، إدارة القرآن کراچی،

(۳) "المحدود تنسوا بالنسب"، (الأنباء والنظائر، الفن الأول، الموع الخانی من الفواعل، القواعد السادسة، ص ۲۷۰، قدیمی)

(و کذا فی قواعد الفقہ، ص ۶۰، انصاف پبلشرز کراچی)

(و کذا فی التہذیب، کتاب الحدود، باب الوضی الذی یرجب الحد الذی لایوجہ، ۵/۱۳۶، شرکت علمیہ ملتان)

"لا حد بل لازم شبهة المحلل، أي المملک، وتسمی شبهة حکمیة ووطء الشریک
أي أحد الشریکین الحارۃ المستترکة" (الدرا المختار، (قولہ ووطء الشریک)، لأن مملکہ فی -

ابن علی میں تازا مائتذکرہ چکا ہے۔ تو اس کے کفر نہ ہونی کی صورت ہے؟

۲۔ اب پرواہ ہو جاتی ہے کہ کیا قسم ہے؟

الجواب حامداً وأو صديداً:

۱۔ اب پرواہ نکاح کر دیا جائے (۱)۔

۲۔ شریعہ العقیدہ کی بناء پر پرواہ (۲) ثبوت النسب ہے (۲)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ و اجبر محمد بن محمد بن غفرلہ۔

(۱) "ولو اصاب احدہما نسہ اى فی دار الحرب، لم یمن حتی یحبس ثلاثاً او تمسک ثلاثاً أشهر قبل اسلام الآخر اقامة بشرط المرافقة بقاء النسب، ویست بعدہ لدخول غیر المدخول بها"، (المختار)؛ قال الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ: "وقوله، ویست بعدہ: اى لیست هذه المدة عدلاً: لأن غیر المدخول بها داخلہ لحبس هذا المحکم، ولم یمکن عدلاً، لا یخص شک المدخول بها، وهل یحبس لعدة بعد مضي هذه المدة؟ فإن كانت المرأة حریة، فلا؛ لأنه لا یعد عسی الحرب، وإن كانت فی العسکة، فخرجت إلینا، فیمت الحبس هذا، کما یمکن عند اى حبیبة رجعہ اللہ تعالیٰ، خلافاً لهما، النج"، (رد المحتار، باب نکاح الکافر، مطلب: النبی والمحمول لیس بأهل لإیضاغ فطلاق، بل للفرق، ۳/۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

(١) قرآن، تهافت، كس عمر، الجلاله تنقيح، مغلف عنده، ص: ٥٧٩.

جواباً ایل کہ نہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور نہ کسی اور نبی کے لئے:

الحسن بن علي بن عبد الله بن أبي حمزة، صاحب كتاب في فضائل علي بن أبي طالب، له كتاب في فضائل علي بن أبي طالب، له كتاب في فضائل علي بن أبي طالب.

وَمِنْهُمْ مَنْ يَدْعُو إِلَى الْفِتْنَةِ لِيُقْتَلَ بِهِمْ وَيَقُولَ الشَّيْطَانُ لَهُمْ قَاتِلُواهُمْ بَاطِلُ الَّذِي هُمْ يَدْعُونَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

$\varphi(\tau) = \tau^2 + 2\tau + 1$

مذکورہ بالا تمام مسائل کے لیے شرعی حاکم کے پاس رجوع کرنا چاہیے۔

توڑ ڈالنا، اچھی شہرت دلانا، معاف کر دینا، سزا دینا، جلا کر کھانا،

وَمِنْ مَن يَعْبُدُ الْإِصْنِدَ وَالْجَدُّ وَالْأَبْنَائَ "كَم" وَجِهَتِ: أَحَدُهُمَا أَوْ فَرْدٌ أَوْ مَن يَعْبُدُ الْإِصْنِدَ وَالْجَدُّ وَالْأَبْنَائَ

تفاوت میان $\frac{1}{2} \log_2 3$ و $\frac{1}{2} \log_2 4$ برابر است با $\frac{1}{2} \log_2 \frac{3}{4}$.

یعنی مجھے وہیں تک صرف جان بوجھ کر اپنی نسبت کرنے و یہاں سمجھنا نکالتا تھا۔ اجماعاً نہ کہ اسے انہی ہے۔

اور اس کو مہمان نہ سمجھئے، جو نے لڑنا چاہا، کہ ماضی نرنا ہے، لہذا ایسا شخص مرطلب حرام ہے۔ اور اس میں تلوکس بھی

ہے۔ حال میں جو اعدا، کھٹے مکھے ہیں وہ وہی اعدا نہیں جن کی یاد و برنامہ ٹی ٹی کی اعزّت دینی چاہئے۔ لندن عالم

تعلیم نے نئے عہدے بنائے، ملائی کوٹج میں عائد ہوئی تھی۔ درجہ کے لئے اسے فراہم کرنے کا ارادہ نہیں

٣- محمد، إمام أحمد بن حنبل ٢ - ١٠٠ في الحديث ١٩٨٣، ٢: ٢١١، حيث أوردت

افتریس، بیروت:

١٢: مسكود الصابج، - ذ العن، - لعل الأرض ٢٩-٢٠، قدیمی،

۱۰۰- انبی شوقہ دایہ فی الخرج منقہی الی غیر انہ . . . کتاب الادب امدادیہ مفت :

المصدر: كوفيتير، ٥٠١: ٥٦، إرفقه الحديث - ٩٣، مكتبة طراز مصطفى البارودي، الرياض.

٢٠٠٥: محمد سعيد الحميد بن حبيب، رحمه الله تعالى، ١٩٠٥: رقم المجلد ٢١٩، ١: إحياء التراث

الحمد لله رب العالمين

٢٠ امرئ القيس شرح مستوفى المحقق: كتاب المعاني، الفصل الاول : ١-٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٣، ١٤، ١٥، ١٦، ١٧، ١٨، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١، ٣٢، ٣٣، ٣٤، ٣٥، ٣٦، ٣٧، ٣٨، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥، ٤٦، ٤٧، ٤٨، ٤٩، ٥٠، ٥١، ٥٢، ٥٣، ٥٤، ٥٥، ٥٦، ٥٧، ٥٨، ٥٩، ٦٠، ٦١، ٦٢، ٦٣، ٦٤، ٦٥، ٦٦، ٦٧، ٦٨، ٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٢، ٧٣، ٧٤، ٧٥، ٧٦، ٧٧، ٧٨، ٧٩، ٨٠، ٨١، ٨٢، ٨٣، ٨٤، ٨٥، ٨٦، ٨٧، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٢، ٩٣، ٩٤، ٩٥، ٩٦، ٩٧، ٩٨، ٩٩، ١٠٠، ١٠١، ١٠٢، ١٠٣، ١٠٤، ١٠٥، ١٠٦، ١٠٧، ١٠٨، ١٠٩، ١١٠، ١١١، ١١٢، ١١٣، ١١٤، ١١٥، ١١٦، ١١٧، ١١٨، ١١٩، ١٢٠، ١٢١، ١٢٢، ١٢٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٢٦، ١٢٧، ١٢٨، ١٢٩، ١٣٠، ١٣١، ١٣٢، ١٣٣، ١٣٤، ١٣٥، ١٣٦، ١٣٧، ١٣٨، ١٣٩، ١٤٠، ١٤١، ١٤٢، ١٤٣، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٦، ١٤٧، ١٤٨، ١٤٩، ١٥٠، ١٥١، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٤، ١٥٥، ١٥٦، ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩، ١٦٠، ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، ١٦٤، ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧، ١٦٨، ١٦٩، ١٧٠، ١٧١، ١٧٢، ١٧٣، ١٧٤، ١٧٥، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ١٧٩، ١٨٠، ١٨١، ١٨٢، ١٨٣، ١٨٤، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٧، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠، ١٩١، ١٩٢، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٥، ١٩٦، ١٩٧، ١٩٨، ١٩٩، ٢٠٠، ٢٠١، ٢٠٢، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٠٧، ٢٠٨، ٢٠٩، ٢١٠، ٢١١، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٤، ٢١٥، ٢١٦، ٢١٧، ٢١٨، ٢١٩، ٢٢٠، ٢٢١، ٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٤، ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٢٧، ٢٢٨، ٢٢٩، ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢، ٢٣٣، ٢٣٤، ٢٣٥، ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٨، ٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، ٢٤٢، ٢٤٣، ٢٤٤، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٥٤، ٢٥٥، ٢٥٦، ٢٥٧، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٧، ٢٧٨، ٢٧٩، ٢٨٠، ٢٨١، ٢٨٢، ٢٨٣، ٢٨٤، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٨، ٢٨٩، ٢٩٠، ٢٩١، ٢٩٢، ٢٩٣، ٢٩٤، ٢٩٥، ٢٩٦، ٢٩٧، ٢٩٨، ٢٩٩، ٣٠٠، ٣٠١، ٣٠٢، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٠٥، ٣٠٦، ٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٠، ٣١١، ٣١٢، ٣١٣، ٣١٤، ٣١٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩، ٣٢٠، ٣٢١، ٣٢٢، ٣٢٣، ٣٢٤، ٣٢٥، ٣٢٦، ٣٢٧، ٣٢٨، ٣٢٩، ٣٣٠، ٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٣، ٣٣٤، ٣٣٥، ٣٣٦، ٣٣٧، ٣٣٨، ٣٣٩، ٣٤٠، ٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧، ٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٢، ٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٠، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٦٣، ٣٦٤، ٣٦٥، ٣٦٦، ٣٦٧، ٣٦٨، ٣٦٩، ٣٧٠، ٣٧١، ٣٧٢، ٣٧٣، ٣٧٤، ٣٧٥، ٣٧٦، ٣٧٧، ٣٧٨، ٣٧٩، ٣٨٠، ٣٨١، ٣٨٢، ٣٨٣، ٣٨٤، ٣٨٥، ٣٨٦، ٣٨٧، ٣٨٨، ٣٨٩، ٣٩٠، ٣٩١، ٣٩٢، ٣٩٣، ٣٩٤، ٣٩٥، ٣٩٦، ٣٩٧، ٣٩٨، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤٠١، ٤٠٢، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤٠٦، ٤٠٧، ٤٠٨، ٤٠٩، ٤١٠، ٤١١، ٤١٢، ٤١٣، ٤١٤، ٤١٥، ٤١٦، ٤١٧، ٤١٨، ٤١٩، ٤٢٠، ٤٢١، ٤٢٢، ٤٢٣، ٤٢٤، ٤٢٥، ٤٢٦، ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٠، ٤٣١، ٤٣٢، ٤٣٣، ٤٣٤، ٤٣٥، ٤٣٦، ٤٣٧، ٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٤١، ٤٤٢، ٤٤٣، ٤٤٤، ٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٥٢، ٤٥٣، ٤٥٤، ٤٥٥، ٤٥٦، ٤٥٧، ٤٥٨، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١، ٤٦٢، ٤٦٣، ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٦، ٤٦٧، ٤٦٨، ٤٦٩، ٤٧٠، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣، ٤٧٤، ٤٧٥، ٤٧٦، ٤٧٧، ٤٧٨، ٤٧٩، ٤٨٠، ٤٨١، ٤٨٢، ٤٨٣، ٤٨٤، ٤٨٥، ٤٨٦، ٤٨٧، ٤٨٨، ٤٨٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٤٩٢، ٤٩٣، ٤٩٤، ٤٩٥، ٤٩٦، ٤٩٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٢، ٥٠٣، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ٥٠٧، ٥٠٨، ٥٠٩، ٥١٠، ٥١١، ٥١٢، ٥١٣، ٥١٤، ٥١٥، ٥١٦، ٥١٧، ٥١٨، ٥١٩، ٥٢٠، ٥٢١، ٥٢٢، ٥٢٣، ٥٢٤، ٥٢٥، ٥٢٦، ٥٢٧، ٥٢٨، ٥٢٩، ٥٣٠، ٥٣١، ٥٣٢، ٥٣٣، ٥٣٤، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٧،

نہ ہو اور چاہتے ہوئے بھی وہ بیٹا نہ بنے یہ بتائے ہو گئیگا کہ ہے۔ عالم ہو یا جاہل، سب کو یوں تا قیامت قرار دینا بھی زیادتی ہے۔ اب بھی ایسے خاندان موجود ہیں کہ جن کے پاس شجرہ منکھولہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد المذنب وغفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/۹۱ھ۔

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غنی عی و دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/۹۱ھ۔

چچا کو باپ کہنا

سوال [۱۱۵۶]: ایک شخص کے چچا کے ہیں ایک لڑکے کا انتقال ہوا جس کے جنم سے
ہیں تو اسے چچا کے یہ سن رہے ہیں۔ چچا ہی ان کے کھانے پینے اور بانس کے ذمہ دار ہیں۔ اور بھتیجیوں کو اپنی
املاک کی حرج رکھتے ہیں اور وہ بھتیجی بھی چچا کو باپ کہہ کر طلب کرتے ہیں تو اس طرح ان بچوں کا بچا کو باپ
کہہ کر طلب کرنا شرع سے جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟
الجواب حامداً ومصلیاً:

چچا کو باپ کہہ سکتے ہیں خصوصاً جبکہ وہ پرورش وغیرہ کے بھی ذمہ دار ہیں۔ اس میں شاکہ کوئی قوت
نہیں ہے۔ (الحدود والعلم بعدہا) کی جامعہ ج ۱، روح المعانی: ۱/۲۶۲، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
حررہ العبد المذنب وغفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/۹۱ھ۔
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غنی عی و دارالعلوم دیوبند ۱۳/۴/۹۱ھ۔
کسی بزرگ کی طرف اپنا نسب منسوب کرنا

سوال [۱۱۵۷]: جس میں چچا ہے برادری والے اپنے کو شہادت نامی کہتے ہیں اور قصائی
برادری اپنے کو شہادت کہتے ہیں تو اس طرح ہم لوہار برادری اپنے کو شہادت کہلا سکتے ہیں یا نہیں؟ ہر ایک

= (رواق القصائد: ۱۱-۵۹۱۰۵۹، رقم الحديث: ۶۳۰، (۱۳۰۰ھ) مصطفیٰ الباز: مكة المكرمة)

ومستند أحمد بن حنبل: ۱۰۰۱، (رقم الحديث: ۱۹۸۸۳)، (دراجع التراث العربي بيروت)

۱۱۰۱ (روح المعانی: (سورة الانعام: ۷۳-۷۴)، (دار احیاء التراث العربی بیروت)

راجع للمفصل، (تفسیر خازن: ۲، ۸۵)، (مخطوط کتب خانہ کونہ)

در النجاء لاحکام القرآن: ۱۶۷، ۱۷۰، (دار الکتب العلمیہ بیروت)

نکس ہو سکتا؟

ام لوگ نہ ایں بندہستانی میں، ہماری برادری کا ایک نام ہونا چاہئے، جیسا کہ دوسری قوموں کا ہے، آپ ہماری برادری کا ایک نام تجویز کریں جو باشرع ہو جس سے، دینی قوم کا ایک وجود، صدیوں سے ہماری قوم ایک ایک نام لکھی ہے، کوئی دھار کوئی بڑھی، کوئی شیخ، ہر ایک دے ہیں، ہمارا ایک مستقبل بن جائے۔ یہ کام آپ کا وزیر العیون پر کر سکتا ہے۔ امر: یہ یاد دہانی ملنا ایک آں لکھ جسے تو اپریل سے ہوا ہے، اس سے پہلے یہ معاملہ لے کر لڑا جانا چاہئے، ہر لوگ دونا چاہتے ہیں جو باشرع ہو۔

۱۔ کیا ان کے نسب سے ہر لوگ اپنے کو شیخ دادا دینی کہلا سکتے ہیں؟

۲۔ کیا آپ کے جواب کو مذمت کی تجویز سے ہر لوگ شیخ دادا کہلا سکتے ہیں؟

۳۔ کیا شیخ مسلمان کہہ سکتے ہیں جیسا کہ بہت پور میں مولانا شیخ غلامیٹ کہلاتے ہیں اور حدیث

سکھاتے ہیں، اسی طرح ہر لوگ صنعت سکھاتے ہیں۔ کیا تمام لوگ شیخ دادا کہلا سکتے ہیں؟

محمد یوسف، آزاد باڈی، نکس، مظفر گڑھ۔

الاجوب حامداً و مصلیاً:

حضرت دادا علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر تھے، ان کی امت دادا کہلائے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت میرزا کہلاتی ہے۔ حضرت اسرائیل علیہ السلام کی امت اسرائیلی ہے۔ اگر ان کی طرف نسبت کر کے اپنے آپ دادا کہلا سکیں گے تو علامہ فاضل اس طرف جانے کا کہ آپ ان کی امت میں ہیں، ایک جہ سے عام حدیث بھی دادا کہلاتے ہیں، ہر لوگ ان کا تاج کرتے ہیں دادا کہلاتے ہیں، جیسے حضرت امام ربیعہ رحمہ اللہ کو دادا کہلاتے ہیں، انسانی ہیں جنہیں ہے کہ لوگ آپ کو یہ سمجھیں کہ آپ علی نہیں، بلکہ دادا ہی ہیں، انہیں نے آ۔۔۔ دادا دادا کہلائی نہیں تو پھر یہ شہ نہیں ہوگا۔ اور حضرت دادا علیہ السلام وہی ہے کہ دادا اپنے زور دیا کرتے تھے اس اعتبار سے دادا کہلاتے ہیں ان کی طرف بھی نسبت ہو سکتی ہے۔

شیخ عظیم ام تہت تو سب سے ہیں جو کسی قوم میں ابولہجہ ہوا ہر لوگ اس قوم میں اس کی بات پر اعتماد کرتے ہوں، اس کی بات پر شیخ کہتے ہیں، صوبہ آرمینیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جہو میں شیخین حضرت بابا بکر صدیقی، حضرت سر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہہ سکتے ہیں، انہیں میں شیخین حضرت اسیر بکری اور حضرت محمد ابن یونس رحمہ اللہ

میں اس لفظ کرارہ کی تفسیر میں لکھی ہوئی ہے (۱)۔ نسب نامہ میں اس پر کافی بحث ہے (۲)۔ انھوں نے از سبب اسی متعلم کے لئے تصنیف کی گئی ہے (۳)۔ سیدہ صدیقی، اندرونی، انصاری وغیرہ کا لفظ انصاف سے لئے اہل عرب میں بھی موجود تھا اور اب بھی ہے۔ کتب حدیث میں اسانید میں کثرت راویوں کے نام کے ساتھ قبائل کی نشانیں مذکور ہیں، سامنے رجال میں تحقیقات نسب میں بکری، عمری، انصاری، اسوی، خزرجی، اویسی، قرظی وغیرہ الفاظ ملتے ہیں حتیٰ کہ صحاح ستہ میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

اہل تہذیب دوسرے طریق سے بھی ہو سکتا ہے اور دوسرے طریق بھی عرب و عجم میں شائع ہیں۔ عمراس طریق کو بھی متعارف نہیں کیا جاسکتا۔ بعض خاندانوں کے ساتھ ایک لقب ہوتا ہے جو خاندان کے ہر فرد کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

بعض (گوت) اپنی حققتوں کے ساتھ جیسے "نصاب" بعد مص، الکاف، خیط، ادنیہ و انفس اپنے عہدوں اور کاموں، اوکس، بیج، حکیم، بیڑ، کڑ، وغیرہ کے ساتھ مشہور ہوتے ہیں، بعض گوت بھی جیسے بعض کے ساتھ مشہور ہو جاتے ہیں جس کو وہ خود پسند نہیں کرتے بلکہ اس سے ناگوار ہوتے ہیں۔ لیکن اگر انساب سے بحث کرنے والے حضرات بعض اختیارات سے ان وصف کو ترک کرنے پر مجبور ہیں۔ نیز اگر ملک عرب میں امتیاز و تخلص کے لئے ایک طریقہ رائج ہو اور شریعت کی طرف سے اس طریق پر مسلحوں کو مجبور و مجبور نہ کر دیا گیا، تو دوسرا طریقہ اختیار کرنا بھی ممکن نہیں، بہت فکر و تخیل انتہائی مذموم و ممنوع ہے (۴) اور اس اختیار کی وجہ سے دوسروں کو تشویر و تخیل

(۱) راجع معارف القرآن للقمی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ سورۃ الحجرات ۱۳-۱۴، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳

کھٹا ہٹ کر چڑھیں (۱)۔ اس میں نبی کی کئی نعمت اور احکام شریعت کی پابندی سے آواز ہو جانے جنم میں جو نے کے لئے تو کافی ہو سکتا ہے مگر خدا کے عذاب سے تحفظ کے لئے کافی نہیں ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اہل خاندان کو نام نہام خطاب فرمایا کہ نبی کی قربت کو اپنے لئے ذریعہ نجات نہ سمجھو، بلکہ ذریعہ نجات الہی ان کی عمل صالح ہے، ان کو قربت نبی کی صوفی تو بعض اہل قربت اہلبیہ وغیرہ بھی مانتی ہوتے (۲)۔ البتہ ایمان و عمل صالح کے ساتھ شرافت نبی کی عداوت بھی میرے ہو جائے، تو نور علی نور ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حرمہ العبد محمد وغفر لہ۔

- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "يقول الله تعالى: (الْكِبْرِيَاءُ رُدْنِي، وَانْعُطْأُ إِزَارِي، فَبَسْ نَارُ عَنِّي وَاحِدًا مِّنْهُمْ مَّاءٌ، اذْخُلْنِي النَّارَ)" (مشکوٰۃ المصابیح، باب الغضب والكبر، الفصل الاول: ۳۳۳/۲، قدیمی)

(۱) قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ﴾ یعنی تعالیٰ عس النسخہ بالانس، و هو احتقارهم والاستهزاء بهم، كما ثبت في الصحيح عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أنه قال: "الكبر بطن الحنى وعضن النسي" والمراد من ذلك احتقارهم واستصغارهم، وهذا حرم، فإنه قد يكون المحقر أعظم قدراً عند الله تعالى وأحب إليه من الماخز منه المحذوق له، ولهذا قال تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ ثُمَّ يَكُونُ أُولَٰئِكَ مِنْكُمْ﴾ (سورة الحجرات: ۱۲/۴۷، دار الفیحاء بیروت)

(۲) وكذا في روح المعاني: [سورة الحجرات: ۱۳]: ۱۵۶/۲۶، دار إحياء التراث العربی بیروت

وكذا في أحكام القرآن للجصاص: [سورة الحجرات: ۱۳]: ۶۰۲/۳، قدیمی

(۳) وقوله تعالى: ﴿إِنْ أَكْرَمَ مَكْرَمَ عَسَىٰ أَنْ أَتَاكُمْ مِنْهُ﴾ أي إذا تفاخروا عند الله تعالى بالصغرى لا بالأحساب، وقد روت الأحاديث بذلك عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، قال البخاري: "عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: أي الناس أكرم؟ قال: "أكرمهم عند الله أتقاهم". قالوا: ليس عن هذا نسألك، قال: "أكرم الناس يوسف بن الله، ابن سي الله، ابن سي الله بن خليل الله" قالوا: ليس عن هذا نسألك، الخ "إن الله لا يسألكم عن أحسابكم ولا عن أسبكم يوم القيامة، إن أكرمكم عند الله أتقاهم" (تفسير ابن كثير، سورة الحجرات: ۱۳، ۱۴)

کرتے ہیں کہ مجاہد تہمتا، جائز سے، قلم نہ دھتایا جائے کہ ان کا اپنے آپ کو نہایت ہی بڑا ہے۔

باب الحضانة

(پرورش کا بیان)

حق حضانہ کس کو درپے ملتا ہے؟

سوال ۱۰۲۵۹۔ ایک شخص اچھا نیک ہے اور وہ بچے بعد مجوزے اپنے لڑکا اور اپنی بیٹی کو پرورش دیتا ہے۔ اس کا مقصد دنیاوی فائدہ ہوتا ہے اور اس کا مقصد دنیاوی فائدہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ہاں، اگرچہ اس نے بچے کو خیرات میں وقف کر دیا ہے، مگر اس سے حق حضانہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ہاں، اگرچہ اس نے بچے کو خیرات میں وقف کر دیا ہے، مگر اس سے حق حضانہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ہاں، اگرچہ اس نے بچے کو خیرات میں وقف کر دیا ہے، مگر اس سے حق حضانہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

اگرچہ اس نے بچے کو خیرات میں وقف کر دیا ہے، مگر اس سے حق حضانہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ہاں، اگرچہ اس نے بچے کو خیرات میں وقف کر دیا ہے، مگر اس سے حق حضانہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ہاں، اگرچہ اس نے بچے کو خیرات میں وقف کر دیا ہے، مگر اس سے حق حضانہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

جواب۔ ہاں، اگرچہ اس نے بچے کو خیرات میں وقف کر دیا ہے، مگر اس سے حق حضانہ ختم نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس سے وقفہ خالی کر دیا اور بچے کو خیرات میں وقف کر دیا۔ کیا اس سے حق حضانہ ختم ہو جاتا ہے؟

الحضانة ۱-۵۵۵ ۵۵۶ بعد العرفة والخاصة اور غیرہ احادیث اور فتاویٰ

حسب مقتضایہ علم السید، وقدرتہ سمیع، وہ یقیناً لایہ تغافل والدر المنظار، کتاب الطلاق، باب

الحضانة ۱-۵۵۵ ۵۵۶ بعد

وکتا فی النحر الوسیع، کتاب الطلاق، باب الحضانة ۱-۵۵۵ ۵۵۶ بعد

وکتا فی النحر الوسیع، کتاب الطلاق، باب الحضانة ۱-۵۵۵ ۵۵۶ بعد

نکار کیا ہے اگر وہ اس لئے کا ذاتی رحم غرض نہیں تو اس کو حق ہے (۱)۔ فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود کثوفی حفظہ اللہ فقیر معین شفیق مدرسہ نظام برکلمہ بہار پور ۱۰/۵/۵۸ھ۔

انجواب صحیح حیدر اعظمی، سچے مہد الکلیف، ۱۳۰۳ھ دی ۱۰/۵/۵۸ھ۔

مطلقہ کو حق حضانہ کب تک ہے؟

سوال: ۱۶۶۱: زید حسب اپنی بیوی و طلاق، بدست قوان کی اس بیوی کے طعن سے جو اولاد و صغیر: دس ان کی پرورش کا حق کن کو مناجا ہے اور کن عمر تک، مثلاً ایک شخص کی تین اولاد ہیں ایک تقریباً دو ماہ، تہ اور دوسرا از کا تقریباً چھ ماہ، چار ماہ کا اور تیسری لڑکی دو تقریباً چھ ماہ چھ چھ سال کی ہے۔ آج کل نقد و نقد کا زمانہ ہے، اس لئے زید یہ چاہتا ہے کہ اپنی اولاد کو اسے سب سے کم عمر والے کو اپنی تربیت و عمر دانی میں رکھے۔

اس لئے شریعت میں کہاں تک توجہ کی ہے؟ نیز فوری طور پر اگر زید پرورش کا حق کسی طرح نہ رکھے مگر موجودت کے بارے میں رکے اور لڑکی کم سے کم کئے عمر میں زیر اپنی مطلقہ بیوی سے حاملہ کر سکتا ہے؟ یا باوجود؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

حسب تک زید کی یہ مطلقہ بیوی کسی ایسی شخص سے نکاح نہ کرے تو خواہ بچس کی والدہ کو حق

۱۔ "أحق الناس بحضانة الصغير حين قيام الاحتياج أو بعد العرقلة الأم . . . فإن ماتت أو غرقت

فالأخت لأب وأم . . . وبسبب بطلان حق الحضانة لهؤلاء النسوة بالزوج إذا تزوج بنجس، فإن

تزوج بنفس وجب محرم من الصغير كالعدة إذا كان زوجها أحد الصغير، أو الأم إذا تزوجت بعد انصاف

لا سطل حقها، كذا في فتاوى فاضل حان، الفتاوى العاتکبیرة، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی

الحضانة: ۵۴۰۱، رشیدیہ

۲۔ کہ فی مجمع الأنهر کتاب الطلاق، باب الحضانة: ۳۸۱/۱، دار احیاء التراث العربی بیروت

۳۔ کذا فی الفتاویٰ المختار، کتاب الطلاق، باب الحضانة، مطلب: لو كانت الإحرة أو الأعجم غیر منسوب

۵۶۵۳، رشیدیہ

حق ضمانت

— [۱۶۰۱]: ایک شخص کو نکاح ایک بیوہ اور اس سے جو بچہ ہو اس کے ساتھ ملا کر یہ ہیں، بعد ازاں یہ بیوہ سال کے نو کیوں کا دوا دینی پھر لڑکیوں کو لینے کے لئے آبا کو یہ دینی لڑکیوں ہیں اور دوا حق ہے لڑکیوں کو نہ تو یہ دوا اس مدت میں ان لڑکیوں کی پرورش میں جو خرچ دوا ہے شریعت کے لحاظ سے کون دے گا؟ کیا یہ خرچ لڑکیوں کا چچا اور دیر کے؟ جو جس کے پاس دونوں لڑکیوں پرورش پائی ہیں، اس کا حق تھا اور لڑکیوں کا زکراۃ اللہ کے نکاح کے وقت چچا آبا سے کیا قسم ہے؟ ان کو فرمائیے مع حوالہ سب معتبر بیان کیجئے۔ فقہ۔

الْحَبَابُ وَالْمُزْمَلَةُ:

تو کیوں کاہلی نکالنے کے لئے دوا ہے۔ ماں نہیں اور حق پر دوش صاف ملانے کو ہے۔ اور جب ماں نکلی ایسے شخص سے نکاح کرے۔ جو تو کیوں کا کافی دھرم کرتے ہوں ماں کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ جائز تائی نہ ہو تو داری کی ہوتا ہے۔
 پھر یہ کہ اگر بچہ خال کو، پھر بھی کھڑا اور حق تو کیوں کے مستحقا ہونے تک نہ رہتا ہے۔ جس کا تادم ۹۰ سال ہے۔

[illegible]

”واللهي على النكاح - لا اله الا الله - العصبه بحسه بلا واسعه انني على نونيب الاربث والاه“.

سو پہلے وہ کہہ کر ان ایڑیوں کے نیچے کا خطہ نہیں

الشيخ تاج الدين الصغير وصهره في حجره جالس بينهما كالصنف ونحوه، وقته وأعمال

١٠٠ : في المصنفات - كتاب النكاح، باب الحضانة، ٢/٣٥٣-٣٥٤، ٥٠٠ : سعيد

(٤) النور المختار، مكتب النيك، د. يات النور، مطلب في فريقي النيكاج، ١٣٩٣هـ، ص ١٤١.

مکتب الانہر: ۱۳۱۱ھ - ۱۳۱۲ھ - ۱۳۱۳ھ - ۱۳۱۴ھ

۱۔ غم میں نرکا، ۲۔ رقی قادیان، ۳۔ مجمع الانہر، ۴۔ ۱۳۱۱ھ

مذہب شیعہ میں لڑکی کی حضانت کے متعلق تین اقوال ہیں ۱۔ سات ماں، ۲۔ نو سال، ۳۔ شادی تک

قوبہ والی کہانی اور معتزلہ کے شروع ۱۳۱۴ھ میں ۲۵۲

شوہر کے بعد زوجہ کے مذہب کی پابندی لازم نہ ہونے کو جو تخریجاً یا بایں ان کا مذہب یہ ہے کہ مذہب
مذہب میں ہو، تین تفصیل مذکور ہے یعنی سات سال بعد اس سے پیشتر لڑکی ہو، لہذا مذہب شوہر کے کا اختیار
حاصل ہے تو پھر زوجہ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے کی یا نہ اورت کہ اس سے مذہب زوجہ کی حمایت اور
اس کی پابندی کا اعتراف عدالت نے تسلیم کیا، اور لڑکی کے ازلیہ میں کوثر ہو بہت قویا، دیکھا کہ آج ہے اور
عدالت میں ایک کچھ قلم ہو جائے گی۔ بیویوں نے شیعہ مذہب کے مطابق ازلیہ کو تسلیم کرتے اور عدالت سے
ایسے کر دے، اور لڑکی بھی اس کے موافق ہے، پھر یہ کہ مذہب میں سات سال سے پیشتر لڑکی لڑکی کو اپنے کا
اختیار حاصل ہے، واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ ابوہریرہ، ترمذی، مشکوٰۃ، تین مکتوبات میں جو جامع بیان ہو۔

انجیل، صحیح، مسند احمد، فقہ حنفی، مدد، مکتبہ دارالافتاء

بچے کے نزدیک ایسا مکار خیر شوہر سے وصول کرنا، اور ترقی حضانت

سوال (۱۶۲)۔ ایک عورت اپنے نکاح سے پہلے طلاق کر کے پھر عدالت میں مذکور ہوئی ہے

۱۔ پھر عدالت میں نہیں آتی، یہ عورت سرکاری عدالت سے ایک حکم کے پاس پیش کر کے اپنے کسب

۱۰۱۔ مکتب الانہر، والدہ المصطفیٰ شرح المصطفیٰ، عدلیہ، مجمع الانہر، کتاب الطلاق، باب

الحضانة، ۱۳۱۳ھ، دار احیاء التراث العربی بیروت۔

۱۰۲۔ اصول الحضانة، کتاب طلاق، باب الحضانة، مصنف، لڑکی کے لاحد، اور الاحد وغیرہ مونس لہج

۱۳۱۳ھ، سعید

۱۰۳۔ الریة الحق، مولانا السبکی، امام یعقوب علیہ قلب الشکر، فہمیدہ، مدخلہ، حارثہ

کتاب اعلام، الخ، مجمع لا یجوز مع ملقبی الاہل، ولان، لہجہ کئی، اہل مولانا، مد نظر الہ

۱۰۴۔ حقوق بی علامہ حارثہ، الخ، مکتب الانہر، کتاب الطلاق، باب الحضانة، ۱۳۱۳ھ، دار

التراث العربی بیروت

ہی تھی ہے، فقہ نے مہر نکاح پر ہی پوری ویشل کی مگر کوئی حد نہ لگائی تھی۔

اس صورت کا ذکر کیا ہے، جس میں اس نے جو اس نے ساتھ سے پوسے تھے وہاں ہر طرح کے کلام سے یہ بڑے بھیجے کے ذمہ سے نہ سمجھ کر بھیجے کے ویشل مگر اندر بعد میں ان بات سے عکس و عکس کاغذ بھی شامائے کئی ہے پائیں کہ اگر یہ صورت پتہ میں نہ لگے تے غیر عورت سے کرے یہ وہ بھیجے مانی کی ضمانت میں آئے ہوں، نہ کی مانی مقلد نہ وادہ کی اس طرح سے ملتی ہے یہ نہیں؟

الجواب حامداً و مؤیداً:

مشرع نے نکاح وصال کو بھی (۱) ایسی چیز میں مہر و دوا کی حد نہ لگائی ہے جو نکاح کے لئے لازم ہے، اس صورت میں جب عہد و وصال کی درست سے (۲) آمد کو کاغذ شروع نے امر ہے جو ہے جو نکاح و وصال کے لئے ہے، ان کو پناہ کیلئے نہ لگے، اگر کسی والدہ یا کسی اور کو اس پر عادت نہ لگے کہ یہ محرم سے نکاح کرے تو حق ضمانت اس سے نہ کہہ کر کوئی حق حاصل ہوگا (۳)۔ لہذا کہہ کر نہ کہہ

۱۔ اذا جامع صبغ المرأة ووجد في هذه مائتي من النومان فحين يشر من الفاضل لها الشقة وحين ان
عشر اصحاب عسى شي جان فاضل لا يفتني به ستة مائتي عداً، والفتوى اعلم بکیر، کتاب الطلاق،
الفصل الأول في نفقة الزوجة ۲۵۱، رشیدیہ۔

۲۔ لا تصح حقة منب إلا لفقه، واوله في: الحج، البحر الرائق، کتاب الطلاق، باب لعله
۳۰۹، رشیدیہ۔

۳۔ کذا فی بیس الحقائق، کتاب الفدا، باب المہر ۳۰۳، در المنکب اعلمیہ بیروت،
اوکد فی مجمع التفتیر، کتاب الطلاق، باب المہر ۱۰۴، دار جدید، بیروت،
۱۰۱۱، ما جالہ من اصل اولہ المکتبۃ، ۱۰۱۱، دار المکتبۃ۔

۴۔ تصدق عسی الروح قبل ان یمن من التواضع فاضل، والزوج بدلت علی روحہ، علی مکی
مصدقہ، لا یفتی، ۳۰۶، ان الروح عداً نہ جامعاً والی فاضل من التواضع التواضع لا یمن عسی، اب ان توجع
عسی التواضع، الفتاویٰ اعلم بکیر، کتاب الطلاق، الفصل الاول فی نفقة الزوجة ۲۵۱، رشیدیہ،

۵۔ در المنکب من الحقیقۃ لیلۃ، المہر و التواضع الا مہر من مائتی الحج، الفتاویٰ اعلم بکیر،
کتاب الطلاق، کتاب المہر، عسیہ النجاة ۲۵۱، رشیدیہ۔

باب المتفرقات

زوجہ و یوش کا حکم

س۔ سوال نمبر ۱۰۱۱: جو شخص ایسے ہو کہ اس کی بیوی غیر آدمی سے ملتی ہو اور ہمیشہ دوتے پٹے اور کھانے کی شے فروکش کرنے کا صلہ کرتی ہو اور غاوند اس کا اس امر کے خلاف نہ ہو، بلکہ خود بھی بیوی کے پاس سے کھانا پتہ ہو تو ایسے شخص کے لئے شریعت کیا کہتی ہے اس سے اس کی بیوی کو طلعہ نہ کرے دوسری جہ نکاح کرے جائز ہے یا نہیں، جب کہ اس کی بیوی بھی اس کی اس حرکت کے خلاف نہ ہو۔
الجواب حامداً ومصلیاً:

ایسا شخص شرعاً و یوش ہے (۱) اور عورت کو بھی شرعاً جائز نہیں کہ باجائز کام میں شہر کی طاعت کرے (۲)۔ بروہی کے وائر ناموں کو چاہئے کہ جس طرح جو اس کو اس حرکت سے روکیں اگر وہ پڑنا تو اس اور عورت کو حرام پر مجبور کرے، دو عورت کو چاہئے کہ کسی طرح رائج سے یا ذرا کر طلاق حاصل کر لے (۳) اس کے بعد نہ سے آزاد کر عورت کو دوسری جگہ نکالے نہ نہ کرے (۴)۔ فقہ و اللہ بھانے توئی ہم۔

حررہ انجیل محمد و فقہ اللہ عنہ مقلد ہر علوم سہارن پور۔

(۱) "عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "کلنہ قد حرم اللہ عنہم النجسۃ، منہم الحمیر، والماعز، والذی یضر فی اہلہ الحبیبۃ" (مشکوۃ المصابیح، ۳/۸۱۲، کتاب الإمارة والنفشاء، باب الصبر، قدیمی)

(۲) "عن النعمان بن سمرعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخلق" (مشکوۃ المصابیح، ۳/۸۱۲، کتاب الإمارة والنفشاء، قدیمی)
(۳) "وإذا لم یکن فی الزوجان واحد من لا یفہم حدود اللہ، فلا یأمن بان اللہ یفسد ما بہ بدل یحللہا بہ" (الہدایہ، ۳/۸۱۲، باب المحتج، مکتبہ شرکت علمہ ملتان)
(۴) دو کلام فی اختاری، لد الکمبریہ، ۳/۸۸۱، کتاب النکاح فی الحلی و ما فی حکمہ، رشیدیہ

(۵) قال اللہ تعالیٰ فی ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یسح الکتب اہلہم (سورۃ البقرہ، ۲۳۵)

بالفحکا نکاح جبراً، پھر طلاق اور پھر طلاق سے انکار

سوال [۱۱۸]۔ مسماۃ ریکس کی عمر بائیس سال تھی جب کہ یہ اپنے ماؤں کے یہاں ٹی ہوئی تھی، ماؤں نے ایک جگہ سے کچھ روپیہ لے کر مسماۃ ریکس کو نکاح کرنے کی کوشش کی، مسماۃ ریکس کو جب یہ معلوم ہوا، اس نے انکار کیا کہ میں نکاح کی اجازت نہیں دے سکتی اور تم کو یہ اختیار نہیں بلکہ میرے والد کو یہ حق حاصل ہے۔ غرض ماؤں نے بلا اجازت جبر نکاح کر کے ان کے حوالہ کر دیا۔ غلطی میں مسماۃ نے پہننے کی ہر چھ کوشش کی اور درپٹائی تھ۔ کی نوبت آئی، لیکن پھر بھی اپنی طاقت سے جبراً مسماۃ سے جناح کیا، غرض مسماۃ کسی طرح راضی نہیں۔ شوہر نے عام شادی پر کہہ دیا کہ مجھے اس عورت نے غلط کر دیا ہے، اس نے اس کو طلاق دینے کی اور یہ اتفاقاً ۱۵/۵/۶۱ امرتیا استمان کئے۔

عام پٹنارت میں بھی طلاق ہوئی، لیکن تحریری طلاق نہیں دی گئی، اس بات کے کوئی موجود ہیں۔ اب دریافت یہ ہے کہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ شوہر بتا رہے ہیں کہ میں نے طلاق نہیں دی۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

مسماۃ نے جس طرح کہایا جواب قبول سے پہلے نکاح سے انکار کیا اگر ایجاب قبول کے بعد بھی کہہ دیا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں جیسا کہ سوال سے ظاہر طور پر معلوم ہوتا ہے تو شرط یہ نکاح ہی نہیں ہوا (۱)، پھر شخصی اور اس کے بعد ہمسری جو کچھ بھی ہوئی سب ناجز ہوئی۔ اگر ایجاب قبول کے بعد اس نے انکار نہیں کیا بلکہ خاموش رہی اور اپنی قسمت پر صبر کر کے، اپنی درخصت ہوئی تو نکاح صحیح ہو گیا، پھر شوہر نے جو طلاق پائی چھ مرتبہ

(۱) "ولا جبر علیہا البکر علی النکاح لانقطاع الولاية ما یمنوع" (والد المختار)، "وقوله البکر، أطلقها ففعل ما إذا كانت تزوجت قبل ذلك، وإطلقت قبل زوال الكثرة، فتزوج كما تزوج الأبكار" (رد المحتار: ۵۹۳، باب الرئی، سعید)۔

"لا یجوز نکاح اسد علی باللغة صحبة العلق من اب او سلطان بغير لانها بکرة كانت او شياً، فإن فعل ذلك فانکاح موقوف علی جهزتها، فإن اجازته جاز، وإن دله بطل"، (الفتاویٰ العالمگیریہ: ۳۹۷، باب الزواج فی الارلیہ، وشیدیہ)۔

دو کذا فی تہنہ الحلالی: ۳۵۴، باب الاولیاء والاکناف، دارالکتب العلمیہ، بیروت)۔

وہی تو اس سے مطلق ہوئی (۱) اور جب کہ اس طلاق پر شرعی نواہجی موجود ہیں تو یہ اس کا ذکر شرعاً معتبر نہیں (۲)۔ ان مصلحتوں کو دیکھ کر اس کے نکاح سے بہر صورت تڑا رہے۔ نکاح اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے کہ وہی عقد مدد رسد و العلوم پر بند۔

الجواب صحیح: بندہ فہم المذنبین منہ، دارالعلوم، بندہ ۱۳۸۰ھ ۹۵۰ھ۔

طلاق کے بعد نکاح کی کوئی ہوجانے پر بھی مطلقہ کو اپنے گھر پر رکھنا

مسئلہ ۱۱۱۵: کسی شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر پچھتوئی ہے اس سے منہ جلتا

ہے اس عورت نے دوسرے خاندان سے نکاح کیا ہے اس عورت سے الزانیہ کی ان تریوں کی وجہ سے رتی ہے۔ فقہاء اسلام۔

بیتہ منہ اور اولاد نکاحاً یا جماعاً نہ ہو۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اسی عورت سے ناجائز فوراً کو اپنے گھر پر رکھنا منع ہے (۳) اس کو بھی بیوی کی صورت حال کے خاتمہ

۱۱۱۵: التکرار لفظ الطلاق، وقع النکاح، وبنی علی التاکید ذی، الفہم الصحیح ۳۱۳، باب طلاق غیر
احمد خاں بہ: بعد

”سوف یلزم انہ طلق و حلق و طالق، وہ یعلقہ بالشرط، ان کتاب مدحہ، خلقت لئلا، الفتاویٰ

العالمگیریہ، ۱۵۵، باب الذی فی ابطاع الطلاق، الفصل الاول فی الطلاق الصریح، راجعہ:

در کذا فی الفتاویٰ الشریعہ، ۳۸۹، تکرار لفظ و یدفع العدد، إدارة القرآن کراچی:

۲: ”اولاً، شیعہ، شاہدان علی رجل انہ طلق امرأه ثلاثاً، وجعل الزوج والمعد ذلک، فرق بیہما، لأن
لشہادۃ عدس الشہادۃ قبل من غیر دعوی، الفتاویٰ الشریعہ، ۳۸۹، الشہادۃ والدعوی
و الحصرۃ فی الطلاق، إدارة القرآن کراچی،

در کذا فی رد المحتار غنی لدر المحتار، ۱۲۳، ۱۲۵، باب ارضاع، بعد:

در کذا فی مباحث (۲) ۲۹۰، کتاب لہجہ، مکتبہ عارف، کولہ:

۳: ”و ان کان لطلاق ثلاثاً فی الحرف نفس فی الیام، نہ محل بہ حیث تکبیر و حایمہ دیک خاصہ و
بدخل بہا، نہ یقتضی اربعہ عورت علیہا، الفتاویٰ العالمگیریہ، ۳۸۹، الباب السادس لرجعة فصل“

کے گھر پہنچا دے۔ فقط۔

العبد محمود عفا اللہ عنہ، معین مفتی دارالمرقاہ علوم سہارنپور، ۲۸/۴/۱۴۰۵ھ۔

صحیح معید احمد غفرلہ، صبیح: عبد اللطیف، ۲۸/ربیع الثانی، ۱۴۰۵ھ۔

تین طلاق کے بعد ساتھ رہنا

سوال (۱۶۱): ایک شخص بے روزگار و بیچارہ ہے، عین مدار ہے، اس کی بیوی بھی سز دوری سے بھگی کی حالت میں گزارا کرتی رہی ہے، دونوں میں کلمہ ہونے کی وجہ سے بچاؤ نہیں ہوتا، خود جامل وضع کی ہوئے کی بیوہ سے اور بیوان کے اشتعال دلانے سے متعدد مرتبہ ٹکڑا ہو چکا، اور ایک دو بار تین طلاق قصداً سن چکا ہے، پھر بھی ساتھ رہتا ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا تو کہتا ہے کہ میں نے دل سے طلاق دی نہیں تھی، بلکہ بھاری کے کہنے سے ذرا نے کے لئے ایسا کر دیا ہے۔ اس صورت میں فرمایا کہ شرعی کیا حکم ہے؟ اور بناؤ کی کوئی صورت شرعی نکلتی ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجواب حامداً ومصلیاً:

اگر سب انظروں میں تین دفعہ طلاق دینی ہے، چاہے بھاری کے کہنے سے دی ہو تو حلالی مقصد ہوگی (۱)۔ اب بغیر حلال کے ساتھ رہنا جائز نہیں۔ بیوی کو چاہئے کہ وقت طلاق سے تین ماہوں کی گزار کر دوسرے شخص سے بابت عدہ شائع کرے (۲)۔ سب انظروں میں طلاق دینے کے لئے نیت کا ہونا اور دل سے عدہ

= فیما تحیر بہ المطلقۃ، و شہدہ،

دو کذا فی تبیین العفتی ۴۳:۳: باب الذر حمة، الفصل فیما تحیل بہ المطلق، دار الکتب العلمیہ بیروت؛

(و کذا فی الدر المختار علی تنویر الامام: ۳۰۹:۳، باب الرجعة، معید)

(۱) "لو طلق: أنت طالق و طلق و طلق، ولم یلقہ بہ لشرط، ان کانت مدسولة، طلقت ثلاثاً"، الفتاویٰ

العالمگیریہ: ۳۵۵:۳، الباب الثانی، الفصل الاول فی الطلاق الصریح، و شہدہ،

"کر کمر لفظ الطلاق وقع لکل، وان نوى التأكيد ذین"، الدر المختار ۳۰۹:۳، باب طلاق

غیر المدخول بہ، معید)

(۲) کذا فی الفتاویٰ الباتر حاتبة: ۲۸۹:۳، تکرار الصلای و بلای العدد، بذرة انوار کوجہی)

(۳) "ان طلق الرجل امرأه طلاقاً بائناً أو رجعیاً أو ثلاثاً، أو ولعت الفرة بینهما بغير طلاق، و هی حرة =

رہے کرتے چ کے بھائی سے کہ کاکئی تھیں نہ رہے وہ انگ بگ رہے اور بچوں کی پرورش فی جہان کو بھی خرچ
رہے رہیں تو اس کی اجازت ہے مگر آپ نہ کہان میں نہ رہیں کبھی تنہائی میں نہ لیں (۱)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
لما بعد محمد و خیرلہ و اراحمہ و ارحمہم اجمعین ۱۳۷۶ھ

طلاق کے بعد پندرہ سال تک ہم بستر ہی کرتا رہا

سوال (۲۶۸): زید بیوی و طلاق، خدا سے چکا تھا مگر پندرہ سال تک میں سے ہم بستر ہی کرتا رہا
اور بچے پیدا ہوتے رہے۔ شرعی حیثیت سے اس کو کیا سزا دی جائے اور کیا صواب کیا جائے؟
الجواب حامداً و مصلياً:

میں نے سخت بزم کا رنجاب کیا ہے، مگر اس کی اصل برائی شرابا مہو نہیں، اس لئے وہ برائیاں ہی
ہاں تھیں۔ نیز اقامت سے وہ ہر گز کام میں مبتلا ہے، سب فائدہ ان اور اہل بستی و اہل ذوق کوں نفاذ ہے، ان
اس کا کل دریافت نہیں کیا، اب کیا کام ہے؟ آج جو یہ مسئلہ نماز رہا ہے، خود انہوں میں جدائی کر لی جائے، جو
لوگ جدائی کرنے پر توجہ رہیں، پھر جدائی نہیں کراتے، ابھی تمیز رہیں، اللہ تعالیٰ: ﴿وَلَا تَرْكِبُوا إِلَىٰ طَرَفِ
مَسْجِدِ الْإِبَادَةِ﴾ (۲۶) ﴿فَعَلَا فَعَدَّ﴾۔۔۔ مذکور مع مقدم غلام میں پج (۲۷)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
ترجمہ: بعد محمد و خیرلہ و اراحمہ و ارحمہم اجمعین۔

پھر قیام تیرہ نکاح کے بعد طلاق

سوال (۲۶۹): مسئلہ مذاق میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی بیایات بیوی کو

۱۔ "وَلَا تَقْرَبُوا مَا نَسَبَ إِلَى اللَّهِ فَالْيَا بَ وَاحِدٌ فِيمَا هِيَ تِلْكَ بَعْضُ ذُنُوبِهِمْ وَبَيْنَهُمَا حَبْرَةٌ، حَتَّى
لَا تَنفَعُ الْخُلُوفُ بِهِ وَبَيْنَ الْأَحْبِيَّةِ" واللہ تعالیٰ العاکمیرہ ۵۳: ۵۴۔ الب التراجیح فی العداد، رشیدیہ
ہو کذا فی فتاویٰ فاسی خاں علی جمیع الفتاویٰ العالمگیریہ: ۱۳۵۵۔ فصل فیما یحرم علی المحدثۃ، رشیدیہ
دو کتا فی فتح المسند: ۲۵۵۔ فصل رعی المسننہ والمنقرہ عنہا زوجہ الخ، مصطفیٰ البانی
الحنفی مصر:

(۲): سورہ زہود (۱۱۳)

(۳): سورہ الزمہ (۴۸)

طلاق دینے سے پہلے سمجھنا چاہیے اگر نہ دے تو اہل سنت اہل کفر کاچ ہے اس پر بھی مکتبہ دہلی و بیروت کا ستر عجمہ کرے اس پر بھی کافی ہے وہ ضرورت کے مطابق ماریٹ کی بھی اجازت ہے۔ پھر ہمیں نہ دے تو ایک عداوتی دے کر چھوڑ دے۔ مثلاً یہ حدیث کے لئے کافی ہو جائے اسے سب عریضے استعمال کرنے کے بعد حال قطعاً اپنے کے لئے فرمایا کریں آپ کا یہ فرمانا ۱۰۰ سال سے خالی نہیں یہ تو بطور مشورہ ہے یہ پھر اچھوڑ دھم۔ اگر بطور مشورہ ہے تو یہ غریبے و مشرکین کے بغیر یہی کوہل قسطنطنیہ دیا جائے، مولا ہے؟ اگر اچھوڑ دھم ہے تو پھر یہ بات کہیے درست ہوئی؟

۲۔ آج کل کاہ، حول اس مسئلہ میں پھر عرب سے بے ڈارا، ای بات پر ملک طلاق دے دیتے ہیں۔ اس میں کس سلسلہ میں اپنے لیے بات کا انبیاء فرم میں تو طریقہ احسان ہوگا؟

الحاج اب حامداً ومصلیاً:

۱۔ وہ چیزیں ہیں ایک ہے کسی شکی ممانعت ایک ہے اس ممانعت کے باوجود اس کو امر و عجم میں کوئی تلافی نہ ہوئے غور کیا جائے کہ حقوق کو انفسال و مباحات نظر کیا گیا ہے تو بہت چیزیں ہیں (۱) اور عداوت بدلی (ایک ہم میں طلاق دینا) کوئی دقت نہیں آتا ہے۔ اس سے باوجود اس کوئی شخص نہیں کہ ایک وقت ایسا نہ تو واقع ہو جاتی ہے اس پر انکار ہو اور تمہارے امور کا اتفاق ہے جیسا کہ حکام اشراف میں ہمراہت موجود ہے (۲) تو میں طلاق کی ممانعت انراہت کے باوجود عداوت واقع ہو جاتی ہے۔ مولا کی طلبش اپنے اساتذہ پر بھی ہوتا ہے۔

۱۔ "عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن امی صبی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: انما طلاق ابی فہم ورجل الطلاق" ومن امی دود۔ باب فی کراهیۃ الطلاق: ۳۰۲۰، امدادہ:

ومن امی ما جاز انوار الطلاق: ۱۳۵۱، قدیمی:

۲۔ "الکتاب والسب وجمع السب کوجب ایفاء الذلت معاویہ کان معصیۃ" (الحکم والقرآن: ۳۸۹، ذکر النجس: لایقع الذلت معاً، دار الکتاب العربی بیروت)

"وذهب جماعة من العلماء من انما طلاق من بعدہ منہ الاور عن الصحیح و لکوی و غیر صحیح و صحاحہ و الشافعی و اصحابہ و أحمد و اصحابہ و اصحابہ و ابو حنیفہ و اصحابہ و کثرون عن من خلق امرأۃ ثلاثاً و نفس و لکنہ یأثم" عمدۃ القاری لمحقق العسی: ۳۳۰۲۰۰، باب من حر فطلق النکاح، احمد بن داود بیروت:

”لا یحب علی الزوج مطیق الفاحشة“ (۱) اور یہ کے ذمہ اس کا گناہ بھی نہیں لیکن اس حالت میں زید کے لئے افضل یہی ہے کہ اس کو طلاق دے۔ بشرطیکہ اس کا مہر پورا کرنے اور اپنے نفس کو معصیت سے روکنے پر تہ و تدبیر نکلا ہی تبہ الخافہ (۲)۔ فتاویٰ احمدیہ جلد ۱۲، ص ۲۳۸۔

زوجہ شوہر کو والدین کی بے عزتی پر مجبور کرے اس کو حلاق

سوال ۱۹۷۹: ایک شخص جس کی شادی تقریباً چار سال پہلے ہوئی تھی تو اس طلاق ہو کر اپنے شوہر کی عزت پر یاد دہانی ہے، حملہ سرل والوں کو ڈنکے مارا ہے، ایک روز اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں گھر کا سب سامان لے کر کھلی سبے ہوئی کے ساتھ اپنے بہنوئی کے یہاں چلی گئی۔ پتہ شوہر کو نہ بتایا ہے کہ پہلے اپنے والدین کو جو قصداً کر گھر سے نکالوا ان سے کلام مت کرو، جب کہ شوہر کا کہنا ہے کہ والدین کی بے عزتی مجھ سے نہیں ہوئی تو چاہے وہ فائدہ۔ اب دریافت طسب مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت کو طلاق دی جائے یا نہیں؟

(۱) العلم المختار ۳/۵۰۰، کتاب النکاح، سعید

(۲) فتاویٰ القادی العتکمریہ ۳/۵۰۵، کتاب النکاح، باب المتفرقات، رشیدیہ

[و کذا فی اندر المختار ۶/۵۲، کتاب الحظر والإباحہ، فصل فی البیع، سعید]

(۲) قال القلیب وجمہ: ”یحییٰ لزوج من ان یشک فی غیرہ فلا یرضی بالفاحشۃ، إذ علم بہا من رجل ار امرأۃ فیسعہ عن الفاحشۃ ان استطاع معہ بدہ، فان لم یستطع فلیکبرہ بلسانہ۔ فان لم یستطع فلیکبرہ بقلہ۔ وروی زید بن اسلم: رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”ان الغیرۃ من المؤمنین والجداء من النہاق“ قالوا: ”ان یعود المرء حل بالفاحشۃ فی اہلہ ویرضی بہا، وفیل، اجزاء من یجمع بین رجل و نساء، ثم یخلعہم لیباعدی بعضہم بعضاً“ قال القلیب وجمہ: ”نعم اللہ تعالیٰ“ ما فیجالی، اللہ والی رسولہ من الدیون، تعالیٰ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم، انہ قال: ”نعم اللہ تعالیٰ والدیون“ قالوا: ”ان یرضی لرجل بالفاحشۃ امرأۃ، و کذا لک امرأۃ بالفاحشۃ الزوج“ انہ العافیہ۔

اللب الناس والیسوی فی الغیرۃ من یسئل العافیہ، ص ۶۱، رشیدیہ

تفریق سے قرچہ شادی کا مطالبہ

سوال [۹۷۹]: زید اور بندہ کی شادی کو ہمالیہ کا عربہ ڈونگیا، انسانی قیامت کو ایک سال کا ہو گیا۔ ایک روز دونوں کے اراکین جمع ہوئے۔ دونوں طرف سے متفقہ طور پر یہ بات منظور کی گئی کہ جو فیصلہ ہو جائے۔ دونوں طرف سے ایک عالم دین اور تین سحرزادہ اشخاص کو حکم بنایا گیا۔ ان چاروں حضرات نے ترکی سے اس کی پیروی کی۔ ان کے بعد تفریق کا فیصلہ کر دیا جس کی رضا مندی زید اور اس کے وارثین نے بھی کی۔ اور کہا کہ ہم تو بیکس ٹیٹا کے فیصلہ منظور ہے۔ اب اس کے وارثین کہتے ہیں کہ شادی میں جو وہ ہزار روپیہ خرچ ہوئے تھے، پڑی والوں سے واپس لے جائیں۔ تو ان صورت میں طلاق واقع ہونی چاہیے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

آرٹھلے تفریق کی رو سے قرچہ خلاق واقع ہوئی (۱)۔ ہزار روپیہ کا ختم لے لیا۔ جس کی تو ان کے منہ پر علم ہے اور تفریق ان دو ہزار روپیہ پر صحت نہیں۔ وائٹریہ واقع ہوئی۔ لکھ، اللہ تعالیٰ ہم سے۔
حزبہ اربعہ محمودی عن (۱) اور محمودی بندہ۔

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غنی عن (۱) اور (۱) اور (۱)۔

طلاق کے مظاہر اور راجعی ہونے میں اختلاف

سوال [۹۸۰]: زید کا پڑا بیٹا اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ زید نے اپنی منجورہ طلاق غلط دے دی ہے اور اس پر چند وارثین رہ گئے۔ اور یہ ثابت کیا ہے کہ جس نے جو شرط طلاق لکھی تھی۔ یہ طلاق راجعی دی ہے اور یہ بھی چند وارثین رہ گئے۔ اور یہ بیٹی بھی اس معاملہ سے بالکل بااقت ہے۔ ان کو بھی نہیں۔

ع طلاق (۱)۔ (۲)۔ (۳)۔

اور تھلہ فی مدح الصابح ۱۱۰۳ فصل فر رکن الطلاق۔ دار التکتب العلمیہ بیروت

اور تھلہ فی البحر الرائق ۱۰۰۳۔ کتاب الطلاق، ریسندہ

۱۱۰۳ والاولی ذکرہ الحصاص۔ و شرط ان مکون ذات الحکم، سالحا لخصما، لاد بصرۃ الخاصی فما

سہما، فی غیر ذلک، ان فی الحکم، ما یشرط فی الخاصی، فیہ الحصاص ۱۰۰۳۔ کتاب القضاء،

ما لہ الحکمہ، دار التکتب العلمیہ بیروت،

خوبصورت بڑی کالاج ویکر طلاق و لونہ

سوال ۱۶۸۰۔ دیہ کو بندہ نے بیک کیا کہ تمہاری بیوی پر صورت ہے، میری بڑی خوبصورت ہے۔ اگر تم اپنی بیوی طلاق دے دو تو میری بڑی کی شادی ہم سے کر دیں گے۔ مزید بیکانے میں بھیجا، بندہ نے خطا متکرا کر دیہ سے حسن طلاق سمجھا لیا۔ یہ خطا دیہ کی غار نے دیہ کی جیب سے نکال کر چھڑک پھینک دیہ، دیہ کی بیوی کے چہرے پر اس کو اس کا کوئی مہم نہیں۔ بندہ نے اپنی بڑی کی شادی دیہ سے کرنے سے انکار کر دیا، دیہ کے ہونے پر نامہ سے شرعی قسم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

دیہ نے اس لالچ سے طلاق دیدی، بہت برائیہ، ایسا کرنا گناہ ہے (۱)، دیہ کو قہراً و استغفار واجب ہے۔ طلاق مغلطہ واقع ہوگئی (۲)۔

بشریعت ترک کرنا ہے، نہ بغیر طلاق کے دوبارہ اس سے تفاتیق کرنا جائز رہی (۳)۔ بتو نے جو

۱۔ "عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "انقضت الحلال اثنی کذا" وحلی الطلاق۔ (سنن ابی داؤد: ۲۹۶۱)۔ کتب الطلاق، معبد

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "انقضت الحلال اثنی کذا" وحلی الطلاق۔ (سنن ابی داؤد: ۲۹۶۱)۔ کتب الطلاق، معبد

۲۔ (وما وجبہ) فیہ وہ صحیح و سطر اکی الاصل راجع بغير اثنی الحلال۔ (فتاویٰ العالمگیریہ: ۳۳۶۱)۔ کتب الطلاق، کتاب الاول فی تصحیح و رد کلامہ، رجبہ،

۱۰ کد، فی رد المحتار: ۲۶۹۳)۔ کتب الطلاق، معبد

۳۔ (رجل قد لامرأته) ابن خالق، ابن خالق اثنی کذا، اصل غلط ہے۔ (رد المحتار: ۳۵۰، ۳۵۱)۔ کتاب والمثالیہ، صنف فتنہ، فی القضاء غلط قال: "والقبری بعد کذا"۔ (۳۵۰، ۳۵۱)۔ کتاب

۱۰ کد، فی رد المحتار: ۲۶۹۳)۔ کتب الطلاق، معبد

۱۰ کد، فی رد المحتار: ۲۶۹۳)۔ کتب الطلاق، معبد

۳۔ (وإن کون الطلاق ثلاثاً فی الحرة) وشری فی الامۃ، ثم لعنہ، حتی تنکح زوجاً غیرہا۔ (۳)

حرکت کی اس کی مماثلت حدیث میں نہ مل سکتا موجود ہے (۱)۔ فتاویٰ اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حرر والہ عبد محمّد وغفرلہ، دارالعلوم دیوبند، نیمہ رمضان، ۱۳۹۷ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد لقمان الدین مفتی عن دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۹/۹۷ھ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کثرت سے طلاق دینا

سوال (۱۶۸۱): حضرت ام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازواج کثرت سے کی ہیں اور طلاق بھی

دنی ہے۔ ایک صاحب نے اس کی جب پرستار کی کہ عورتیں از خود برضا مندر حصول شرف سلسلہ نسب کا بن کے گئے

حضرت ام صاحب کو آمارد کر فی تمہیں اور چارے زائد کو ایک وقت میں رکھا جا سکتا، اسی لئے طلاق: عدے کر

ان سے نکاح کرنا چاہے جس کی چیز سے کثرت نکاح: کثرت طلاق ہوتی۔ دوسرے روایتی نے کہا کہ حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کثرت نکاح سے منع فرمایا، لیکن مسنون ہے کہ ان حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے فی نہ ان میں داخل کرنے کے شرف امیران کی بخیر و نیات کے لئے انہوں نے ایسا کیا۔ بتو کے،

آئیہ یہ توضیحات درست ہے؟

ایک عامی جو کہ سب اسلام کی آفاقیت کو بے حساب، لیکن وہی یہ بھی ذہنیت کی شرک استے میں

محمول ہوتی ہے، اس لئے نکاح و نجات کا مدار عمل پر ہے نہ کہ نسب پر اسی تصور نے اسے ام حسن رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے متعلق سوئے ظن میں مبتلا کر دیا ہے، کیونکہ طلاق ورجہ طلاق میں مغلطی عمل ہے جو حضرت ام سے اس

مغلطی عمل کو کیوں اختیار کیا؟ اور پھر اسے پوریادھر اور والدہ کی ذمہ داری سے بھی مرثوبہ۔

صحیحہ، وید علیہا، ثم یعلقہا، ثم یصرف عنہا۔ (الفتاویٰ العالمگیریہ، ۱/۳۷۳، کتاب النکاح،

الرباب، لیس فی المرجعة، فصل فیما نحل بہ المطلقة۔) (۲)

اور کذا فی الدر المختار، ۳/۳۹۹، ۱۰۶۱۰، باب الرجعة بعد

و کذا فی الشیخہ، ۲/۳۹۹، باب الرجعة، فصل فیما نحل بہ المطلقة، حرر کذا عبدہ علیہ السلام،

۱۱۱ عن انس بن مالک عن النعمان بن عبد اللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا تنسل المرأة طلاقاً

احتیاجاً لتسترع حقیقتها، ولتکف، فإنما لها ما قدر لہا" (مسند انس، ۱/۳۹۹، کتاب النکاح، باب

فی المرأة تسال زوجھا طلاقاً، امیر، ۱/۳۹۹، ص ۱۰۶)

(و جامع الترمذی، ۲/۲۶۱، باب الطلاق والتلعان، ص ۱۰۶، ما جاء فیما تسال المرأة، فطلاقاً احتیاجاً، ص ۱۰۶،

دوسرے نوادک کہ جب یہ حقیقت معلوم ہوئی تو وہ بھی پشیمان ہوئے۔ دوسرے شوہر سے ۱۳۱۵ھ پہنچا ہوا وہ شرع کی رو سے حرام ہوئی۔ برادری نے شوہر کا بی بی اور بی بی کو برادری سے خارج کر دیا، مگر وہ اب بھی بہت بصری پر وزن دیتے ہیں۔ لہذا ہمیں اسے متعلق شرعی تو ہی یہ ہے؟

ہمیں نے مسماہ بائبر سے اپنا نکاح طائی کیا اور وہ طائی، زور کھانہ، یا کسی اور کے زور کو بے کر کے نکاح نکال دیا، مگر یہ غلط بھی نہیں، زور و طلاق دے دی وہ بچاری غم کی وجہ سے نکاح کر لی، تحقیق و تحقیق تک اس نے نہیں کی۔ برادری نے یہ خدمت انجام دی اور بی بی نے اپنی دوسری شادی کر لی۔ بی بی کا ایک دوست تھا جس نے کہ خدا بد ہوئی، مگر طوطا چٹو بی بی نے اس سے سزا تو من بعد نہ دشمنی کی اور وہی نقصان کیا، بی بی کے بچاؤ، وہ بی بی کی بہت ہوئی تھی، جب نکاح کے لئے بلایا تو یہ شیطان صفت انسان اس کے ساتھ جا کر سرسراواں کے ساتھ بکاڑا یا مار پندرہ سو روپے رشوت کے لئے گرفتار کیا، چھڑا دی۔ بی بی اپنے بچاؤ اور بی بی کی حیثیت نکاح کر کے یہ بھسم کر کیا وہ دوسرے شوہر میں رہتا تھا، جب اسے پتہ چلا تو سوائے مہر کے کیا دے گا۔

الغرض اس کی کارگزاری نہایت متاثر نہ اور شیطانیت سے بڑی ہوئی ہے اور دوسرے شوہر کوئی سے تو مہر ملا ہے، لہذا ایسا شخص شریعت کی رو سے کسے ہے؟ کیا لائی حرکات دے جس سے اسلام کا مہر مہر ہے؟ اور کہا، نکاح کیا جائے؟ کیا وہ برادری میں رہنے کے قابل ہے؟ مجھے ملے جواب دے، تاکہ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

اپنے انی خلاف کے تو میں تفرق و اختلاف نہایت قبیح، مذہب سے جس کو سب ہی پتہ ہے۔ یہ تواریخ سے کہنے کی بات ہی نہیں۔ شوہر نے طلاق نہ دی ہو اور شرعی طلاق بھی نہ ہوئی ہو، وہ دوسری جائزہ نہ کر دیا جائے تو یہ شرعی نکاح نہیں، بلکہ حرام کاری کا، وہاں وہ جس کا دین و آخرت میں سخت مہل ہے (۱) اور اب

۱: قال اللہ تعالیٰ: وَلَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرْبِ، إِنْهَ كَانَ لِحَاجَةٍ وَإِنَّ سَبِيلَهُ رَسُولُهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۳۲

"أَمَّا لِحَاجَةٍ مَكْرُوهَةٍ الْغَيْرِ وَمَعْنَاهُ، فَإِنَّهُ عَمِلَ فِيهِ لِحَاجَةٍ الْعَدُوِّ، إِنْ عَلِمَ أَنَّهَا طَعْنٌ، لِأَنَّهُ لَا يَنْفِرُ

أَحَدٌ سِوَاهُ، فَلَمَّا يَعْنِي أَصْلَهُ قَالَ: فَعُنِيَ هَذَا الْبَعْدُ مِنْ فُسَادِهِ وَبِإِصْلَاحِهِ الْعَدُوِّ، وَلِهَذَا يَجِبُ لِحَدِّهِ

الْعِلْمُ بِالْحَاجَةِ، وَهِيَ، كَمَا فِي الْقِسْمِ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱

طلاق دینا بھی اللہ تعالیٰ کو مانا پسند ہے (۱)۔ نور عیسیٰ کو حق زور و لوط کو ناپا اور نکال دینا بھی ظلم ہے۔ سخت محنت و مشقت، رشتہ پیمانہ مرے (۲) دوسرے کی ملکیت کو ہلاسی کی اجازت کے فروخت کر دینا چاہنا اور ظلم ہے (۳)۔

عقل کو تو میرا دماغ سے جکا لئے گی۔ ہاں وہ مجھے غم تو مٹا دے گا مگر دماغی مہمات اس کے مخالف فیصلہ راجحی سے جاب بھی اس میں کوئی اثر نہیں ہو سکتی۔ ہاں کونسی طاقت ہے جس سے اس کی سمجھ بڑھ جاتی ہے؟

(١) عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ما عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: ان بعض الحلالين في
 في عز وجل للطلاق (وسنن أبي داود ٢٠٦٠١، ٢٠٦٠٢، ٢٠٦٠٣، ٢٠٦٠٤، ٢٠٦٠٥، ٢٠٦٠٦، ٢٠٦٠٧، ٢٠٦٠٨، ٢٠٦٠٩، ٢٠٦١٠، ٢٠٦١١، ٢٠٦١٢، ٢٠٦١٣، ٢٠٦١٤، ٢٠٦١٥، ٢٠٦١٦، ٢٠٦١٧، ٢٠٦١٨، ٢٠٦١٩، ٢٠٦٢٠، ٢٠٦٢١، ٢٠٦٢٢، ٢٠٦٢٣، ٢٠٦٢٤، ٢٠٦٢٥، ٢٠٦٢٦، ٢٠٦٢٧، ٢٠٦٢٨، ٢٠٦٢٩، ٢٠٦٣٠، ٢٠٦٣١، ٢٠٦٣٢، ٢٠٦٣٣، ٢٠٦٣٤، ٢٠٦٣٥، ٢٠٦٣٦، ٢٠٦٣٧، ٢٠٦٣٨، ٢٠٦٣٩، ٢٠٦٤٠، ٢٠٦٤١، ٢٠٦٤٢، ٢٠٦٤٣، ٢٠٦٤٤، ٢٠٦٤٥، ٢٠٦٤٦، ٢٠٦٤٧، ٢٠٦٤٨، ٢٠٦٤٩، ٢٠٦٥٠، ٢٠٦٥١، ٢٠٦٥٢، ٢٠٦٥٣، ٢٠٦٥٤، ٢٠٦٥٥، ٢٠٦٥٦، ٢٠٦٥٧، ٢٠٦٥٨، ٢٠٦٥٩، ٢٠٦٦٠، ٢٠٦٦١، ٢٠٦٦٢، ٢٠٦٦٣، ٢٠٦٦٤، ٢٠٦٦٥، ٢٠٦٦٦، ٢٠٦٦٧، ٢٠٦٦٨، ٢٠٦٦٩، ٢٠٦٧٠، ٢٠٦٧١، ٢٠٦٧٢، ٢٠٦٧٣، ٢٠٦٧٤، ٢٠٦٧٥، ٢٠٦٧٦، ٢٠٦٧٧، ٢٠٦٧٨، ٢٠٦٧٩، ٢٠٦٨٠، ٢٠٦٨١، ٢٠٦٨٢، ٢٠٦٨٣، ٢٠٦٨٤، ٢٠٦٨٥، ٢٠٦٨٦، ٢٠٦٨٧، ٢٠٦٨٨، ٢٠٦٨٩، ٢٠٦٩٠، ٢٠٦٩١، ٢٠٦٩٢، ٢٠٦٩٣، ٢٠٦٩٤، ٢٠٦٩٥، ٢٠٦٩٦، ٢٠٦٩٧، ٢٠٦٩٨، ٢٠٦٩٩، ٢٠٧٠٠، ٢٠٧٠١، ٢٠٧٠٢، ٢٠٧٠٣، ٢٠٧٠٤، ٢٠٧٠٥، ٢٠٧٠٦، ٢٠٧٠٧، ٢٠٧٠٨، ٢٠٧٠٩، ٢٠٧١٠، ٢٠٧١١، ٢٠٧١٢، ٢٠٧١٣، ٢٠٧١٤، ٢٠٧١٥، ٢٠٧١٦، ٢٠٧١٧، ٢٠٧١٨، ٢٠٧١٩، ٢٠٧٢٠، ٢٠٧٢١، ٢٠٧٢٢، ٢٠٧٢٣، ٢٠٧٢٤، ٢٠٧٢٥، ٢٠٧٢٦، ٢٠٧٢٧، ٢٠٧٢٨، ٢٠٧٢٩، ٢٠٧٣٠، ٢٠٧٣١، ٢٠٧٣٢، ٢٠٧٣٣، ٢٠٧٣٤، ٢٠٧٣٥، ٢٠٧٣٦، ٢٠٧٣٧، ٢٠٧٣٨، ٢٠٧٣٩، ٢٠٧٤٠، ٢٠٧٤١، ٢٠٧٤٢، ٢٠٧٤٣، ٢٠٧٤٤، ٢٠٧٤٥، ٢٠٧٤٦، ٢٠٧٤٧، ٢٠٧٤٨، ٢٠٧٤٩، ٢٠٧٥٠، ٢٠٧٥١، ٢٠٧٥٢، ٢٠٧٥٣، ٢٠٧٥٤، ٢٠٧٥٥، ٢٠٧٥٦، ٢٠٧٥٧، ٢٠٧٥٨، ٢٠٧٥٩، ٢٠٧٦٠، ٢٠٧٦١، ٢٠٧٦٢، ٢٠٧٦٣، ٢٠٧٦٤، ٢٠٧٦٥، ٢٠٧٦٦، ٢٠٧٦٧، ٢٠٧٦٨، ٢٠٧٦٩، ٢٠٧٧٠، ٢٠٧٧١، ٢٠٧٧٢، ٢٠٧٧٣، ٢٠٧٧٤، ٢٠٧٧٥، ٢٠٧٧٦، ٢٠٧٧٧، ٢٠٧٧٨، ٢٠٧٧٩، ٢٠٧٨٠، ٢٠٧٨١، ٢٠٧٨٢، ٢٠٧٨٣، ٢٠٧٨٤، ٢٠٧٨٥، ٢٠٧٨٦، ٢٠٧٨٧، ٢٠٧٨٨، ٢٠٧٨٩، ٢٠٧٩٠، ٢٠٧٩١، ٢٠٧٩٢، ٢٠٧٩٣، ٢٠٧٩٤، ٢٠٧٩٥، ٢٠٧٩٦، ٢٠٧٩٧، ٢٠٧٩٨، ٢٠٧٩٩، ٢٠٨٠٠، ٢٠٨٠١، ٢٠٨٠٢، ٢٠٨٠٣، ٢٠٨٠٤، ٢٠٨٠٥، ٢٠٨٠٦، ٢٠٨٠٧، ٢٠٨٠٨، ٢٠٨٠٩، ٢٠٨١٠، ٢٠٨١١، ٢٠٨١٢، ٢٠٨١٣، ٢٠٨١٤، ٢٠٨١٥، ٢٠٨١٦، ٢٠٨١٧، ٢٠٨١٨، ٢٠٨١٩، ٢٠٨٢٠، ٢٠٨٢١، ٢٠٨٢٢، ٢٠٨٢٣، ٢٠٨٢٤، ٢٠٨٢٥، ٢٠٨٢٦، ٢٠٨٢٧، ٢٠٨٢٨، ٢٠٨٢٩، ٢٠٨٣٠، ٢٠٨٣١، ٢٠٨٣٢، ٢٠٨٣٣، ٢٠٨٣٤، ٢٠٨٣٥، ٢٠٨٣٦، ٢٠٨٣٧، ٢٠٨٣٨، ٢٠٨٣٩، ٢٠٨٤٠، ٢٠٨٤١، ٢٠٨٤٢، ٢٠٨٤٣، ٢٠٨٤٤، ٢٠٨٤٥، ٢٠٨٤٦، ٢٠٨٤٧، ٢٠٨٤٨، ٢٠٨٤٩، ٢٠٨٥٠، ٢٠٨٥١، ٢٠٨٥٢، ٢٠٨٥٣، ٢٠٨٥٤، ٢٠٨٥٥، ٢٠٨٥٦، ٢٠٨٥٧، ٢٠٨٥٨، ٢٠٨٥٩، ٢٠٨٦٠، ٢٠٨٦١، ٢٠٨٦٢، ٢٠٨٦٣، ٢٠٨٦٤، ٢٠٨٦٥، ٢٠٨٦٦، ٢٠٨٦٧، ٢٠٨٦٨، ٢٠٨٦٩، ٢٠٨٧٠، ٢٠٨٧١، ٢٠٨٧٢، ٢٠٨٧٣، ٢٠٨٧٤، ٢٠٨٧٥، ٢٠٨٧٦، ٢٠٨٧٧، ٢٠٨٧٨، ٢٠٨٧٩، ٢٠٨٨٠، ٢٠٨٨١، ٢٠٨٨٢، ٢٠٨٨٣، ٢٠٨٨٤، ٢٠٨٨٥، ٢٠٨٨٦، ٢٠٨٨٧، ٢٠٨٨٨، ٢٠٨٨٩، ٢٠٨٩٠، ٢٠٨٩١، ٢٠٨٩٢، ٢٠٨٩٣، ٢٠٨٩٤، ٢٠٨٩٥، ٢٠٨٩٦، ٢٠٨٩٧، ٢٠٨٩٨، ٢٠٨٩٩، ٢٠٩٠٠، ٢٠٩٠١، ٢٠٩٠٢، ٢٠٩٠٣، ٢٠٩٠٤، ٢٠٩٠٥، ٢٠٩٠٦، ٢٠٩٠٧، ٢٠٩٠٨، ٢٠٩٠٩، ٢٠٩١٠، ٢٠٩١١، ٢٠٩١٢، ٢٠٩١٣، ٢٠٩١٤، ٢٠٩١٥، ٢٠٩١٦، ٢٠٩١٧، ٢٠٩١٨، ٢٠٩١٩، ٢٠٩٢٠، ٢٠٩٢١، ٢٠٩٢٢، ٢٠٩٢٣، ٢٠٩٢٤، ٢٠٩٢٥، ٢٠٩٢٦، ٢٠٩٢٧، ٢٠٩٢٨، ٢٠٩٢٩، ٢٠٩٣٠، ٢٠٩٣١، ٢٠٩٣٢، ٢٠٩٣٣، ٢٠٩٣٤، ٢٠٩٣٥، ٢٠٩٣٦، ٢٠٩٣٧، ٢٠

” (إزبقاعه صاحب، عند العدة لإخلاق الأئمة، أكمل، وفيه:) فإنه انكسار، (الاصح حظوظ،
 التي معه، (والحاجة) كريمة، ولكن: ” (المس، المعن:) ٣٠ - ٢٢، كتب النضال، سعيد:
 ” (عن عماد، من عمر، روى الله تعالى عنهم، فإن: ” (عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، أن:)
 والممر، في:) (مشكرة، المسابح، كتب الإبرار، والقضاء، باب روق، (أولاد، وهداياهم، الفصل الثاني،
 ص: ٢٢٩، فذهبي.)

[illegible]

القول رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من أخذ من الأرض غلما، فإنه ينفقه يوم القيامة من مع أرضه". (مشكاة المصابيح، ٢٣٠١، باب الغصب والعدية، قديمي)
 "عن أبي حنيفة البرقي عن عبد الله بن قيس بن أبي حمزة عن النبي صلى الله عليه وسلم: "ألا الاطمئنان، ألا لا يجل
 دل مؤثر الأقطاب نفس مع". (مشكاة المصابيح، ٢٥٥١، باب الغصب والعدية، قديمي)

یہاں تک کہ آپ کی تواریخ و اسباق بھائی بھائی کی ہوتی تھی۔ آپ نے وہ بولی بولی کی تھی جو غرضیوں سے دریافت کر لیں کہ ان تواریخ پر ان کا آپ نے بھائی بھائی کی تھی۔ یہاں تک کہ آپ نے "تاریخ عثمانیہ" نامی کتاب لکھی۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔

ترجمہ: محمد رفیع، ۱۳۸۵ھ، ۱۹۶۵ء

یہی کتاب ہے کہ حقائق دینی تواریخ پر مبنی ہے

اس کتاب میں ۱۳۸۵ھ میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔

محمد رفیع، ۱۳۸۵ھ

اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔

اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔

اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔ اس کتاب میں جو تاریخیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض تاریخیں لکھی ہیں۔

۳۔ اس سے بھی نکاح مقرر نہیں ہوا۔

۴۔ کبھی باکو کے ساتھ تھیں، جہاں ہمارے (۱۹۱۰ء)۔

۵۔ یہ بھی مصیبت تھی (۲)۔

۶۔ یہ شوہر کی لڑائی تھی، اس کو پائے کے لڑائی غور سے مطلق دیے (۳)۔

۷۔ یہ سچ کی قسم ہے جس نے میرے غور سے مصیبت سے چھوڑ دیا، مشکل ہے۔

۸۔ مصیبت میں مبتلا رہنے کے لیے میرے دوست کو اٹھارہ لے، اس سے آمری لڑائی

لے لے۔

۹۔ میرے ٹھکانے کے ساتھ دو نوٹریز ہیں، وہ میرا غائب ہونا میرے لیے ہے، اس کا نتیجہ دونوں

جہاں میں چلا کرتے ہیں (۴)۔ فقط اللہ ہی جانتا ہے۔

مرد و العہد مجھ، قزاق، ۱۸۸۱ء۔

غور سے کا انجو کرنا اور روپیہ لے کر اس کو طلاق دینا۔

سورانی (۱۸۸۵ء) : خاندان سے کہہ کہ میں تمہیں دینی سارے چاہتا ہوں، آپ مجھ سے پانچ سو

۱: اس میں حاضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نا، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "الا لا یبذل رجل عہ امرأۃ
فیہ الا ان یكون لاکفول" أو ذمیرہ "والصحيح ليس" ۲: ۱۵۱۶، کتاب النکاح، کتاب معراج الحلوة
بالأجنبية، والعمول علیہا فخری

(۲۲) اربع، ص ۹۰۰، رقم العاشیہ ۱۰

۳: "إذ أعاد الیہ الاموال ووجه النفس، علیہ الامر بالعرف ورجوعی عن المکر، والضرر فیما مضی، فیہ

فبان لم تنس عی، لاسحب السطی علیہ، لان ابرو ح لندانی عہ، والایہ عی، هذا انفسہ

نشر، "انما منشی عیہ لثوری، فیما ان یضغی" : مجموعہ رسائل الکدی ۱۰۰۰، فتح المعنی

والکس، طاعة ابرو حة ملو ح (حقیقہ) ادارہ لغز ان کونجی

دو کذا می، نشر المسخار ۲۹۹۳، کتاب، مطلق، سعید

دو کذا می البحر المرائی ۲۰۰۳، کتاب الفلانی، رضیہ

(۴) اربع، ص ۹۰۰، رقم العاشیہ ۱۰

بیوی کو طلاق اس کی بہن سے نکاح کسی صلیحت سے

— [۱۰۹۱] : بیوی بیوی تمہارے ۱۳۱۲ سال سے ٹیٹا کی مرضی ہے اس سے کوئی کام نہیں ہوتا اور اس کے لئے کچھ ہیں اور بچوں کی کوئی محبت نہیں ہے اس لئے میری بیوی یہ چاہتی ہے کہ مجھے آزاد کرے میری چھٹی بہن سے عقد نکاح کر لیں اس سے کوئی پریشانیوں اور بوجھ نہیں گی۔ یہ نکاح جائز ہو سکتا ہے نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

فریادی کی درخواست ہے اور اس کی تیار داری نیز بیوی کی پرورش کی ضرورت ہے کہ مریض بیوی کو طلاق سے مزید مدت اس کی زیادہ بہن سے آپ نکاح کر لیں تو شرعاً اجازت ہے (۱)۔ یہی بیوی سے ملے ہوئے ۱۰۹۱ء کا (۲)۔ فقہ الاسلامیون ائمہ حرہ المحدثون شرح زاد المعاد ج ۱۰ ص ۹۴۱۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

(۱) "أولاً طلاق امرائہ طلاقاً بائناً أو رجعاً، فمحل له أن يتزوج بأختها حتى تنقض عدتها" (الهداية، كتاب النكاح، فصل في بيان المهرجات ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸،

کتاب الرضاع

(رضاعت کا بیان)

حرمت رضاعت کا ثبوت

مسوال (۱۶۸۷): سہمی زید نے اپنی لڑکی کی منکلی اپنی حقیقی بمشیرہ ہندہ کے کڑے سے کر دی ہے اور منکلی کی رسم ایک منخل میں پوری کی گئی، مختار مشہد واروں کو دعوت کھلانا اور اپنی بمشیرہ کو اپنی حوزہ پر کپڑا وغیرہ دینا سب کچھ کر دیا۔ اب عرصہ آٹھ نو دن کا ہوا کہ بمشیرہ کے تقاضہ پر سہمی زید نے اپنی لڑکی کے کھان کا دن مقرر کر دیا۔

آج آٹھ روز بعد سہمی زید کی بیوی مسماۃ خدیجہ نے بیان دیا ہے کہ عرصہ حیرہ مائل کا ہوا جب کہ مسماۃ ہندہ کا لڑکا یعنی سہمی بکر جس کی عمر اس وقت تقریباً ایک سال کی تھی، میں نے اس کو دودھ پلا دیا تھا۔ اس کی صورت یہ بیان کرتی ہے کہ پانچ شام ہندہ کا لڑکا میرے گھر مور با تھا اور میری لڑکی جس کی عمر بھی تقریباً ایک سال کی تھی سوئی ہوئی تھی کہ اچانک لڑکا رونے لگا، میں نے سمجھ کہ شاید کہ میری لڑکی ہے، اٹھا کر پستانوں سے لگایا، لڑکا دودھ پینے لگا، غور کرنے پر دو عین مشہد کے بعد مضموم ہوا کہ وہ میری لڑکی نہیں ہے بلکہ وہ مسماۃ ہندہ کا لڑکا ہے، اس پر میں نے بلند آواز سے کہا کہ میں نے غلطی سے لڑکے کو دودھ پلا دیا۔ اس وقت ہندہ کے گھر میں مسماۃ خدیجہ کی ساس اور تندہ بھی ہوئی تھیں، ان کو سنا کر بہ وافر بلند کہا تو انہوں نے کہہ کر تم نے بڑی سخت غلطی کی۔

اب مسماۃ خدیجہ کی ساس ہندہ سے بیان کیا گیا تو انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ: ”ہم نے ایک آواز سنی کہ میں سننے دودھ پلا دیا۔“ اس کے مواہم نے کچھ اور نہیں سنا اور نہ کوہ کہا، اس کے بعد یہ بات بھی نہ ہوئی حتیٰ کہ منکلی وغیرہ ہو گئی۔“

نیز مسماۃ خدیجہ نے اپنے شوہر سے تقریباً دو گھنٹہ بعد جب اس کا شوہر گھر آیا تو اس نے بھی یہی بیان دیا کہ مجھ سے میری بیوی نے اس وقت کہا تھا اور میں نے جواب دیا کہ ”ہاں غلطی کی جب اس سے سوال کیا گیا

ثبوت رضاعت سمانہ

سوال [۱۸۸]: میرا بھتیجہ خان نے زوجہ اور نایب النساء کے انتقال کے بعد دوسرا عقد میرا النساء سے کیا۔ میری خاتون جو ایک کارِ برکت النساء، بہت نسب النساء کا ہے، نو ماہ کی عمر میں یتیم ہو گیا، یعنی اس کی والدہ (بہت النساء) کا انتقال ہو جاتا ہے اور میرا نایب، جس کی عمر اس وقت چالیس برس کی ہے اور بیوہ ہو چکی ہے اس کا دواہہ بچہ غلغلہ ہو چکا ہے اور وہ میرا خاتون کی پرورش کرتی ہے۔ میرا خان کی پرورش گائے کے دواہے سے ہوتی ہے مگر بعض اوقات میرا خان جب رانا ہے تو بلا عرض غاموش کرانے کے میرا نایب اپنی چھاتی اس کے منہ میں دے دیتی ہے، یعنی شہادت نہیں ضرور ایت ہے کہ میرا نایب کے دواہے پر دیا جاتا ہے۔ اب اس وقت میرا نایب کا انتقال ہو چکا ہے اور میرا نایب کی نواسی خاصہ دس میرا خان کا عقد کرنا چاہتا ہے۔

حال یہ ہے کہ کیا یہ عقد واجب صحاح شہادت کے قائم رہ سکتا ہے؟ یعنی شہادت اس وقت کوئی نہیں۔ نوٹ: ہائی بھی رضعت نہیں ہوتی۔

الجواب: حامداً ومصلحاً:

ترجمہ: اس مسئلہ میں ایک ماہر اور عادل جو ان کی شہادت دے دے تو خیر، میرا خان کا عقد باسروے صورت "سوال میں درست نہیں ہوا، تفریق واجب ہے، اور یہ کہ رضعت نہیں ہوتی اس سے میرا وراثت بھی واجب نہیں۔ اگر ایسی شہادت ہو تو جو نہیں دے سکتا، شہادت ہے تو میرا خان اس امر میں وراثت کی تصدیق کرتا ہے تب بھی میری قلم ہے یہ طے۔ باسروہ بھی تصدیق کرتی ہو، اور اگر نایب کرتا ہے، اور باسروہ بھی نایب کرتی ہے تو نکاح صحیح ہے۔ اگر باسروہ اس وراثت کی تصدیق کرتی ہے اور میرا خان نایب کرتا ہے تو باسروہ کو چاہئے کہ میرا خان کو قسم دے کہ میرا نایب اس میں نہیں، اگر وہ قسم دے تو نکاح قائم ہے ورنہ

— "وإن كان المصخر واحداً أو زواجاً في عقد أنه صادق، ولا أولى أن يسرد: وأجله بالثقة، وأجله بالإسناد

فيل العقد أو بعدد، ولا يجب عليه ذلك" (الفتاویٰ العدائیکبریۃ، کتاب الرضاع، ۱، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵)

۱) کذا فی البحر الرقوع، کتاب الرضاع، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲،

میرے علم میں یہ شہادت جھوٹی ہے۔

اگر حلف کر لے تو تفریق واجب نہیں اور اگر حلف نہ کرے تو تفریق کر دینا جائے گی اور اگر دونوں کذب کرتے ہیں جب بھی تفریق واجب نہیں، مگر خطا اور افضل یہی ہے کہ تفریق کر دی جائے۔ "والرضاع حجة حجة المال، وهي شهادة عدلين، أو عدل و عدلتين، اهـ۔ در مختار (۱)۔

منی الهندية: تزوج امرأه، فقلت امرأه: أرضعتكما، فهو على أربعة أوجه: إن صدقاهما، فسد النكاح، ولا مهر لها إن لم يدخل. وإن كذباها، وهي عدلة، فالتزوه بالمعفوفة، والأفضل له إعطاء نصف المهر لو لم يدخل، والأفضل لها أن لا تأخذ شيئاً، ولو دخل فالأفضل دفع كذبها والنفقة والسكنى، والأفضل لها أخذ الأقل من مهر النثل والمسمى، لا النفقة والسكنى، وبسبب المقام معها. وكذا لو شهد غير عدول أو امرأتان أو رجل وامرأة، وإن صدقها الرجل وكذبها، فسد النكاح، والمهر بحقه. وإن بالعكس لا يفسد، ولها أن تحلفه ويقرى إذا نكح، الخ". شامی: ۲/۲۳۸ (۲)۔ فقہ الاسلامی علی ما فی العلم۔

ذریعہ الحد محمود گنوی عقائد احمدیہ، ص ۱۰۸/۵۵۵۔

محقق: سید احمد غفرلہ، الجواب الحج: عبد اللطیف، دررہ مظاہر علوم سہارنپور، ۱۰ شعبان ۱۳۵۵ھ۔

کمزور بچے کا دودھ کب چھڑایا جائے؟

سوال ۱۶۲۹۰: ایک بچہ پیدائش کے روز سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہے، اس کی عمر چالیس

(۱) (۱) الدر المختار، باب الرضاع: ۲۲۳/۳، معہد

(۲) (۲) وكذا في البحر الرائق، كتاب الرضاع: ۳۰۵/۳، وشيخه

(۳) (۳) وكذا في التاتارخانية، كتاب الرضاع: ۲۳۰/۳، بإدارة القرآن كراچی

(۴) (۴) وكذا في المحيط السرماني، الفصل الثالث عشر في بيان أسباب التحريم، نوع مد: ولا يقبل في

الرضاع إلا شهادة رجلين، الخ: ۱۹۵/۳، ۱۹۶، مكتبة عقارية كراتي

(۵) (۵) (۲) (در المختار، باب الرضاع: ۲۲۳/۳، معہد

(۶) (۶) وكذا في البحر الرائق، كتاب الرضاع: ۳۰۶/۳، وشيخه

(۷) (۷) وكذا في الفتاوى العالمكيرية، الباب الثامن في النكاح الفاسد وأحكامه: ۳۳۷/۱، وشيخه

سنان کی ہوگی۔ اس پر گوشتوں کا عارضہ ہے اور بہت لافڑ ہے اس کا دوا کب چھڑایا جائے؟ بچہ کی کمرہ کی ک
وجہ سے کچھ عرصہ تک اور بھی اس کی والدہ کا دوا دیا جائے گا کہ بچہ یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلحاً:

بہرورت و حائے سنان تک کی تمنا نہیں ہے اس سے زائد قطعاً: چ کرے اگر دوا ہی زائد مستحبہ:
۶۶۴/۶۶۵ (۱)۔ فتاویٰ دارالافتاء دہلی۔

حدود العید کی: منگو، سی عفا اللہ عنہ، مبین مفتی مدرستہ ہر علوم مبارکپور، ۶۶۴/۶۶۵۔

الجواب صحیح: عبدالحق غفرلہ، صحیح: عبدالحق، مظاہر علوم، ۶۶۴/۶۶۵۔

حرمت رخصت کے ثبوت کے لئے شہادت کے شرائط

سوال (۶۶۶): عیدانو حداد و مشورہ نوقی آپس میں والدین نے نسبت مے کی، جب عید لو حد کو
اس کو علم ہو تو اس نے انکار کر دیا۔ یہ سچ سے چارہ یا بی سرائی مشترک بات ہے اور یہ دوا خالہ زادین بھائی
ہیں اور عید الواحد تین چار سال تک برابر اچھا کرتا رہا۔ تین ماں نے ایک بار عید واحد سے بلا واسطہ
دریافت کیا، تو عید الواحد نے جواب دیا کہ میں یہاں نہیں رہتا کیونکہ میں اپنے اپنی چھوٹی بہنوں کا بوجھ اپنے
کندھوں سے اٹھانا چاہتا ہوں۔ اس بات سے مشورہ کی والدہ کچھ امید ہی ہوئی، مگر کچھ عرصہ بعد مشورہ کے
والدین نے فیصلہ کر لیا کہ عید الواحد کی ایک بیٹیہ، مہارے لڑکے کے لئے ماہیت میں مے اور بات چل پڑی۔

درمیان عرصہ میں کچھ شکر بچیاں بھی رہیں، مگر ۱۹۶۸ء میں عید الواحد در کشورہا نو کے والدین ارشد
داروں کے سامنے نسبت طے ہو گئی، عید الواحد نے ۶۸ء کو عقیدہ شخصی کی تحریب انجام دینے پر زور دیا، لیکن ادھر

(۱) "و لم یصح الإرضاع بعد مدته، لأنه حوز آدمی، (الانقطاع به بغير ضرورة حرام علی الصحيح".
"النظر السعدي". وقال ابن عابدین: "لوقوله: ولم یصح الإرضاع بعد مدته" القدر علیہ النقص، وهو
الصحيح كما هي شرح المنظومة، بحر، لكن لم یصح النقص، انما استثنى في حولين حل
الإرضاع بعد مدته، إلى نصف ولا تأكل عند العامة، خلافاً لحلف ابن ثوب" ورداً لمختار، باب
الرضاع، ۲۱۱۰۳، سعید.

(۲) "کذا فی مجمع الأنهر، کتاب الرضاع" ۳۷۶، دار إحياء التراث العربی بیروت.

(۳) "کذا فی تبیین الحقائق، کتاب الرضاع، ۶۳۳/۲، دار الکتاب المعیة بیروت.

ادھر کے سمجھانے سے نرم چڑ گیا اور پھر لڑکے اور لڑکی کے والدین نے سال گذشتہ کے ماہ میہ سے پیشتر شادی کرنے کی بات چکی تھی، جس جب ماہ میہ سترہرب آیا تو بہت عید کے بعد کے سنہ اشادی تھی، عبدالواحد ان باتوں سے غب تک پھر انکا ذکر کرنے لگا۔

عید کے بعد لڑکی کے والد صاحب نے پھر دھڑکی دگ پر ہاتھ رکھ اور اس کی منیخرو اور اپنے لڑکے کی بات کہہ دی اور کہا کہ میرے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ دونوں شادیاں یکے وقت ہوں گی، پھر عبدالواحد کی والدہ نے کہا کہ ہم اپنی لڑکی کی موت آپ کے گھر کرنا نہیں چاہتے، اب صرف اپنی لڑکی بیمار ہے لڑکے کو دیں مگر مشورہ کے والد نے کہا نہیں یہ دونوں باتیں کریں گے۔ اس کے بعد ۶۹ء کا موسم خزاں شادیوں کے لئے ہے چلا۔ عبدالواحد نے جب یہ سنا تو چراغ پا ہوا اور اس نے مشورہ ان کو سے بھائی عبدالرشید سے بلا وسط بات کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عبدالرشید نے کہا: اگر آپ کو جلدی ہے تو تسکین کی تلاش سے ساتھ ہی تمہاری اور مشورہ کی شادی کی جائے گی اور دوسرا عقد ہوگا کیونکہ میرا بھائی ذریعہ نعیم ہے۔

عبدالواحد نے کہا تھا کہ میں اپنی بہن کی بات آپ کے گھر نہیں کر سکتا۔ چونکہ تمہارے والد صاحب اس حد تک بات کے حق میں نہیں ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی گرجہ میں لڑکی کو اپنی بہن بنا دیں، لیکن عبدالرشید نے کہا: اگر ہوں گی تو درودوں پر تمس ہوگی ورنہ ایک بھی نہیں (اور اصل عبدالرشید: وراثت کے والد یہ کہتے تھے کہ عادی لڑکی کو طعنے دینے جاؤں گے وغیرہ، اگر ہم ان کی لڑکی کو نہ سمجھ لائیں سمجھ لے۔)

سہا بنوہاں میں کشور ابا دا اور عہد الواحد ایک دوسرے سے ملنے گئے انکی کو یقین نہ آتا تھا کہ عہد الواحد اس کے ساتھ شری کرے پڑاوا، جو کا لیکن ایک دوسرے سے ملنے رہنے سے عہد الواحد کو کشور ابا نو سے بچا بچا محبت ہو گئی اور انہوں نے شری کو یقین دلایا کہ اب وہ اور کسی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا۔ عہد الواحد کی محبت کے اسباب موجود تھے۔ وقت نہایت سے کشور عہد الواحد کی خالقات تک کشور عہد الواحد سے پیار کرتی آتی تھی جس کا ظہر غیب ذرائع سے عہد الواحد کو ہو چکا تھا، اور کشور کی کہی ہوئی باتیں جو وہ اپنی خال اور والدہ سے کرتی تھی عہد الواحد کے دل وہ غریب بھٹو سے چوٹی رہتی تھیں۔

اب عہد ہوا حد تک عجیب قسم کی تلاش میں مبتلا تھا۔ ایک طرف وہ اپنی بہنیں کی شادی کرانے میں غلطیاں و جھجکاں تھا اور اپنی شادی کھینچنے کرنے پر فیصلہ کر چکا تھا اور دوسری طرف وہ مشورہ کی کھینچ بولی باتیں اور دوس

کی بے لوث محبت اور غایت درجہ کے پیار سے مجبور ہو جاتا اور کچھ میری بہنوں کا خدہ خدہ منفرمانے کا میں کشور باغ کا دل ٹکس توڑوں گا۔" سچ اگر کشور باغ کی مراد میری محبت پر آنے لگی تو خدا میری بھی تمام مرادیں پورے کیا۔ اور مل قانون کے درمیان کشور باغ اور عبدالواحد کے درمیان خط و کتابت بھی نہ ہوتی رہی۔ کشور باغ عبدالواحد سے نہ پائی و نہ برائت رہی کہ اگر آپ کے دل میں ذرا بھی تبدیلی آئی تو میں خود کشی کر لوں گی اور آپ کے نکارے بعد تو میری جان نکل جاوے گی۔

اس سلسلہ میں عبدالواحد نے اسے یقین دلایا اور ساتھ ساتھ اسے سمجھاتا اور تلقین بھی کرتا رہا کہ میری "کشور باغ تمہاری نہی باتیں سوچتی رہتی ہو؟ خود کشی کرنا اسلام میں بہت بڑا گناہ ہے اس کی سزا جہنم ہے۔ یہ کچھ بھی نہیں اور یوں بھی دوبارہی خانہ سے اچھی بات نہیں اس کا مطلب یہ کہ خود کشی کرنے والے کچھ کم بہت اور کمزور دل تھا اور خود کشی محبت کی توہین ہے، گستاخ کا اعلان ہے وغیرہ وہاں پر پابندی تھی کہ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ دوران ملاقاتوں کا علم نرکی کے والدین کو ہو چکا تھا، درجہ جا کر مرگم کو علم ہوا کہ عبدالواحد کشور باغ سے چھٹی محبت کرتا تھا، کیونکہ وہ میدان میں تین چار بار کشور باغ سے ٹھہر جاتا رہا ہے۔

اگست ۶۹ء میں عبدالواحد نے کشور باغ کو بھائی عبد الرشید کو بیعت نامہ یاد دلایا کہ سکنی کی تلاش تو کبھی کی ہو چکی اب تاشدنی فرماؤ تو اس نے جواباً کہا کہ والد صاحب سے بات کی جائے، ابتداً عبدالواحد نے نرکی کے والد کو خط لکھا کہ اگر آپ سی ماہ اگست میں ہماری شادی فرمادیں تو بہتر ہوگا۔ اب چونکہ وہ چوتھا تھا کہ عبدالواحد کشور باغ سے بے محبت بن کر رہا ہے اس لئے اس نے عبدالواحد کے والد کو خط لکھ کر عرض کی کہ عبدالواحد نے مجھے اس قسم کا خط لکھا ہے اس وجہ سے میں انکار کر رہا ہوں کہ آپ کشور باغ کی شادی کی بابت کوئی بات کرنے کی تکلیف نہ کرنا کریں۔ اتفاقاً کہ عبدالواحد کو لیا، جب اس نے اس خط کو دیکھا تو اس کے پیچھے تھے کی زمین نکل گئی اور آنکھوں میں آنسو چھائی اور اسے کشور باغ کی محبت صاف سامنے دکھائی دے گئی۔

پھر اس نے لکھا کہ اس خط کا جواب لکھا کہ مجھے آپ کی یہ بات سے اتفاق ہے میں کشور باغ سے بھرا اپنی زبان اب کی لڑکی سمجھو گا مگر آپ یہاں آنے کی تکلیف کو فرمائیں تاکہ میں دو روز جو مدت سے چھپائے ہوئے ہوں آپ پر ظاہر کر دوں۔ پھر اس کے بعد کشور باغ کے والد عبدالواحد کے پاس آئے اور اس شرط پر دو روز تنہا کا وہ دیکھا کہ گھر میں کسی کو اس کی اطلاع نہ ہو اور قرآن مجید ہاتھ میں نیکر کہیں کہ میں اس راز کو کسی سے نہ

یہ کون کچھ اور جب استراحت کے وقت نے قرآن پڑھا تو اپنے ہاتھ میں لکھرا اس راز کو دہری۔ کہنے کا اثر کر لی تو عبد الواحد نے وہ پرکھ کر ان کے ہاتھ میں دیکھ کر اس میں کھرا لے اس کے نہ پانے پر خود کھلی کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے ساتھ وہ عبد الواحد نے یہ بھی کہا کہ آپ اپنا فیصلہ بدل دیں تو جیسا ہے اور پھر قسمیں میں کہ آپ اس خط کو میری عمر میں نہ لائیں تاکہ وہ کوئی خداوند ام نہ کر سیکے۔ مجھے کھرا کر زندگی بھی کافی مزید ہے۔ وہ خوش و خرم رہے یہ یہ۔ لے عزیز ہے۔

لیکن انہوں نے کھرا جانر سے کو بتایا جس سے کھرا کی والدہ پر غشی طاری ہو گئی۔ سب رونے لگے۔ اور یہیں کہہ کر اٹھ گیا۔ اور جب اس طلاق بدلتی کی قبر عبد الواحد سے کھرا پڑی تو وہاں بھی اپنی سب کچھ ہونے لگا۔ عبد الواحد کا تپ گیا۔ دیکھ میں کرنا کیا چاہتا تھا اور کو کیا کیا۔ غرض وہ بھی کھرا کے والدین کے پاس گیا وہ خوب رو۔

نتیجہ یہ ہوا کہ کھرا نے اپنی عمر میں محمدؐ کو کھرا کے والدہ کے ساتھ ہی شادی کر دی جو کے ٹی لیکن کھرا کی والدہ اب اس ریح کے خلاف سے کیونکہ اسے یمن ہے چونکہ ہم نے اب صرف اپنی زندگی دینے کی بات کی ہے وہ اپنی زندگی دینے سے انکار کرتے ہیں۔ کہ کو کھرا کے بہت سی باتیں کر لی کہ یہی ہیں اور اب جو کھرا ان کے کھرا جاسکے تو طلاق چاہنے کی کھرا کی والدہ دل سے چاہتا ہے اور اس نے اب کھرا کیا ہے کہ وہ کھرا میں اپنی زندگی کی شادی عبد الواحد سے کرال گا۔ اور یہ سب باتوں کا ظلم کھرا کی والدہ کو بھی ہے۔ اب کھرا کے جتنی سہ لڑیہ نے عبد الواحد کو کھرا کا والدہ کھرا ہیں کہ کھرا نے اپنی سال کا دو دو سال کے اندر چاہے۔ اور جیت کر چاہا ہے لہذا آپ کی والدہ کھرا کی رضائی مانا۔ کوئی اس پر سے یہ لگاں اور مت ٹھکر ہے۔ کھرا آپ کے والدہ صاحب کو کوئی قدر کر سنے پر مجبور کریں گے تو اس کا ذمہ آپ پر ہوا کہ یہ ہے میں پند و حلاوت۔

ان حالات و پیش نظر رکھتے ہوئے آپ کوئی کارروائییں ایسی بات تو فرمیں گے کہ رضائی بھائی حسن کا رشتہ نہیں ہو سکتا مگر یہ رضاعت ثابت نہیں۔ اب صرف کھرا کی والدہ کوئی ہیں کہ وہ وہ چاہے۔ اور کوئی کو انہیں۔ اور کھرا کا آپ بھی نہیں ہے۔ کہ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں کہ کھرا نے اپنی خالہ کا دوہ چاہا ہے اور کوئی کو انہیں بھی دے تو اس کا کس طرح اعتبار ہو گا؟ شاہد خاں اور معجز کو ان کی شریعت میں کیا مروت ہے؟

مگر کھرا کھرا کی والدہ اور پاست ہوں نہیں۔

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ تصریح قطعی سے ثابت ہے کہ رضائی بہن سے نکاح حرام ہے ﴿وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ نَوَاصِعِہٖ﴾ (۱)۔
اب بحث طلب بات یہ ہے کہ موجودہ حالت میں صرف لڑکی کی والدہ کے بیانات ہیں اور وہ بھی مذکورہ رائے کے تغیر و تبدل کے بعد، مشورہ کی والدہ ہے خود پیش قدمی کر کے عبد الواحد سے اس شادی کی خواہش اور کوشش کر رہی تھی اس وقت یہ رضاعت کا وقت تھا کہ وہ بچوں سے راہبیں بننا آپ جب کہ عہد احوال یعنی اس کی شادی مشورہ کے بھائی سے نہیں کرنا چاہتا اور مشورہ کے والد اور بہن کی سب رہنمائی ہیں تو اب یہ رضاعت کا مسئلہ اٹھایا گیا ہے، اس سے مشورہ کی والدہ شرعاً ماتم ہے۔ ثبوت رضاعت کے لئے دو عادل، دو بزرگ، شریعت، کم از کم چوبیس کر کے رائے کی شہادت ضروری ہے، یا ایک مرد اور دو عورتیں شہوت دیں، ایک دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوتا۔ اور عقائد میں ہے:

”حجتہ حجة الرجال، وھی شهادة عدلین أو عدل و عدلتین۔ اھ“۔ ”الحی و نو و احدھما المرصعة، و لا یضرب کون شہادۃ علی فحس غصباء، لانه لا نھمة فی ذلك، و صافی شرح الوہدۃ علی التتف من: لانه لا یقبل شہادۃ المرصعة عند انبی حقیقۃ رجمہم اللہ تعالیٰ و اصحابہ رجمہم اللہ تعالیٰ، و انظر لمراد اذا کانت و جدھا اھ“۔ (شمسی: ۲/۵۶۸، ۵۶۹)۔

لیڈ ٹیکس کشمیری والدہ کے بیان پر حرمت کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ الاحمد محمود غفرلہ۔ (دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۹/۸۹ھ)۔

شہد رضاعت کا حکم

سوال: (۱۶۵)۔ عبد القادر اور سہمی نہ تو ان دونوں حقیقی خالہ زاد بہن بھائی ہیں، باطن ہونے کے بعد

(۱) (سورۃ النساء: ۲۳)۔

(۲) (النداء المعتمار مع رد المحتار: باب الزحاح: ۲۳۵/۳، ۲۴۲، معبد)

(و کذا فی البحر الرائق، کتاب الزحاح: ۳/۵۹۵، و شیعہ)

(و کذا فی تنبیہ الحقائق، کتاب الزحاح: ۲۳۳/۴، ذوالکعبۃ الطوسیہ بیروت)

(و کذا فی الفتاویٰ العالیہ، کتاب الزحاح: ۳/۶۱۱، و شیعہ)

(و کذا فی حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار: ۴/۱۰۰، ذوالمعارف بیروت)

الحروف حوامداً ومضياً؛

[illegible]

اگر مزید جاننا چاہیں تو مافیہ کے عقیدہ پر ان کو بھی سمجھائیے کہ وہ شامی کی ہے تو درست ہوگی اور حرمیت
رہنما سے عزت نہیں ہوتی اور وہ ناجو مجاہد ہے وہ مافیہ کے یہاں ہے جس سے اس نے الگ رہائی کر دینا ہے اور
اس نے ملوث نفس رشتہ امت کا جوڑ بھی موندو نہیں ہے لہذا حرمیت رشتہ امت سے نہیں ہوتی۔ لہذا یہ عقیدہ جو
تو بی گناہ ہے۔

7. بر روی اشیاء متحرک، فلش را با زاویه دید خود

بچے کو غلطی سے دودھ پلانے پر بھی رنج و غم کا ختم

نساء ان (۱۰۹۱)۔ مسعودی رقی النساء نے اپنی لڑائی کے جھوک میں اپنے یوں کا گلو، بھر نوروں
 پلا، یہ پانچ چھ منٹ یا تھوکر کے بعد جواس نے، کیا تھا، وہاں کی لڑائی نہیں تھی، جس پر تھا، یہ علم ہوتا ہے ہی اس
 نے فوراً چوٹا نو میٹر دیا۔ اب مسعودی فاروقی انعام کے اس چوٹی کی نسبت شادی مسعودی فاروقی انسانی نوی سے
 ہو چکی ہے انہیں کہو شرق حبشہ سے کیا ہو چکا، فاروقی انعام نے اپنے ورثہ کیوں کا رضائی ہو گیا، انہیں
 تو یا فاروقی انعام کے دیگر بیٹے بنیوں کی اول سے اس کی شادی کا شرف حاصل ہے، جو اب مسعودی سے مستحق
 فرمے، اپنے نکر عمل سے کہ وہ وہ چلا جائے، انکی انسانی اور جھوک میں ہو گئی ارادہ نہ کریں۔

١: إزداد المعدل على البحر المتوسط. كتابه النكح. ١-٢. الفرضان ٢٢٣٣. معبد.

از کتاب فی الجواب، کتاب زیاده، ج ۳، ص ۲۰۱، طبع ۱۳۹۵

(۱) کد الحقی مجسم الاظهر کتاب الفرض ۵۵۹، مخفیہ کوئٹہ

الجواب حامداً ومصلحاً:

یہ پانچ فاروق النساء کی تہا، لاکھ رضاعی بھائی ہو گیا اور اس نواسی کی والدہ کا بھی رضاعی بھائی بن گیا اور یہ نواسی اس کی رضاعی بھانجی ہو گئی، ان دونوں کا آپس میں نکاح جائز نہیں، بلکہ فاروق النساء کی اول دور دراز، جہاں تک ہو چکے، کسی سے بھی اس کا نکاح درست نہ ہوگا۔ جب دودھ کا چھٹی چاہے ایک ہی گھونٹ حلق سے اندر گیا اور خواہ کمیائیت سے (دھوکہ سے یا قصداً) (۱) پلایہ ہو بہر حال حرام ہے، "ولا حل بین رضيع ووند مرضعہ، وابن سفل۔ النج." درمنفی ۳۶۸/۱ (۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد رضا اللہ عنہ من مکتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۲/۵/۱۴۰۲ھ۔

الجواب صحیح سعید احمد نفلہ، مفتی مدرسہ مظاہر علوم بہار پور، ۲۲/۵/۱۴۰۲ھ۔

بچے کے منہ میں پستان دینے سے حکم رضاعت

سوال [۱۶۹۵]: زید کی والدہ نے کسی وقت ۲۱۶ پستان بکر کے منہ میں۔ جو کہ اس کا بھتیجا ہے۔ دیا اور انہی اس عورت کا والد امیر جس کے منع کرنے سے اس عورت نے اپنا پستان نکال لیا۔ تو کیا اب زید کا نکاح بکر کی لڑکی سے شرعاً ہو سکتا ہے کہ نہیں؟ عورت کے یہ الفاظ ہیں کہ: دودھ اس بکر کے منہ میں داخل

(۱) "فلین الرضاع و کثیرہ سوء عندہ۔۔۔" کما یحصل الرضاع بالتمص من الثدي، یحصل بالصب و السعوط۔" وفتاویٰ قاضی خان: ۱/۱۷۱، باب الرضاع، رشیدیہ

"هو مص الرضيع حقیقۃً أو حکماً من ثدی، لادیمۃ فی وقت محصور، و بیت حکمہ بغلیہ و لو فطرۃ، و کثیرہ فی مدۃ: ای الرضاع لا بعدہ۔" (مجمع الأنہر، کتاب الرضاع: ۳۷۵/۱، دار إحياء اشرف العربی بیروت)

(و کذا فی البحر الرائق، کتاب الرضاع: ۳۸۲/۳، رشیدیہ)

(۲) (الدر المنقذ علی هامش مجمع الایہر، کتاب الرضاع: ۳۷۷/۱، دار إحياء التراث العربی بیروت)

"ولا حل بین الرضيع و ولد مرضعہا و ولادہا، لانه و لد الخ"۔ (الدر المختار، باب الرضاع: ۳۷۷/۳، سعید)

(و کذا فی تبیین الحقائق، کتاب الرضاع: ۲۳۷/۱۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(و کذا فی البحر الرائق، کتاب الرضاع: ۳۹۷/۳، رشیدیہ)

المجلس

الجواب حامداً ومهيلاً:

اسپیکر: (۱) جو اسی کے حق میں نہیں ہے وہ بھی تو اس سے بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں ہوں

فصل الثانی : در بیان سیرت ائمه اربعین علیهم السلام

[illegible]

جاء في نسخة - انه ...

شماره ۱ : فصلنامه نقد و نثر نوین

۳۔ روزِ پنجشنبہ کو تھوڑی دیر پہلے علیہ علیہ حضرت مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی نے حضورِ نبویؐ سے ملاقات کی۔

جواب : عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عید النحر کے مناسبتاً عام طور پر زیورہ بنائی جاتی ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

پستان بچے کے منہ میں رہنے سے ثبوتِ حرمت کب ہوگا؟

[illegible]

مفتی اعظم پاکستان نے ۲۰۱۹ء کی تحریک اور انجیل کے بارے میں "کال" کی روشنی میں یہ بات کہہ کر ان کے خلاف تحریکوں کی تحریک کی

سے بالاس وقت تھیں۔ اس نئی شے نے پھر پورے عالم کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس نئی شے کو شہرہ آفاق

[illegible]

نیکس اترام، د محمد طاہر یوسف خاں، د اے ایف ایف کے بانی، نے برصغیر کی ترقیاتی حکمت عملی کے بارے میں کہا ہے۔

U.S. Census Bureau

١ : ر. ٥ : السجدة ، باب الرميح - ١٢٣ - بعد :

وكان في البحر اربعين كذبا ولم يزل في البحر اربعين كذبا

وَلَا تَقْرَأُ لَهُمْ أَهْلًا ۖ

د کابل د پوهنتون د تعلیماتو په کليسا کې - ۱۳۶۰ ل. -

وكتبه في شهر ربيع الثاني سنة ١٢٨٥ هـ بمكة المكرمة

جس عورت کا وہ بچہ کو پلایا جائے اس کے اثرات بچے میں آتے ہیں یا نہیں؟

سوال ۱۶۶۸: ایک عورت اور وہی عورت کے بچہ کو وہ پالتی ہے تو کیا اس عورت کے حالات کا کچھ حصہ ہی بچہ میں آئے گا؟ حالت چاہے بچہ ہوں یا بڑی عورت اور کیا وہ پالتے والی اور جس کو وہ پالتی ہے دونوں کا نکاح جائز ہو گا یا نہیں؟ اور انوں کا رشتہ اور وہ بھی کیا بنا کا ہوتا ہے؟

نجم اب حامد اومصیاء:

وہ پالتے کی حالت میں وہ پالتے سے وہ بچہ اس عورت کو رضاعی بنایا ہوتا ہے اور وہ عورت اس بچہ کی رضاعی ماں بن جاتی ہے اور اس عورت کی جس قدر بھی اولاد ہو، وہ سب اس بچے کے بھائی بہن بن جاتے ہیں، ان سے نکاح حرام ہوتا ہے (۱)۔ انجمنی رضاعی عادات کا بھی اثر ہوتا ہے، یعنی کئے بے توقف عورت کا وہ پالتے سے رضاعی بن جاتا ہے (۲)۔ فتاویٰ اللہ تعالیٰ اعظم۔

حررہ علیہ الرحمہ و تعالیٰ توفیقہ دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۵/۱۳۹۳ھ۔

۱: قال الله تعالى: ﴿وَأَمَّا تِلْكَ الْأُمَّهَاتُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ﴾ سورة النساء: ۲۳

﴿وَأَمَّا تِلْكَ الْأُمَّهَاتُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ﴾ المرصعة أم الرضاع و حرمها عليه، و كذا ما نهى بحرم عليه و لأصل في حدة الجملة قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: "يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب". (ذایع الضمان، کتاب الرضا، الفصل فی المحرمات الرضا، ۱۵/۵/۱۳۹۳، دار الکتب العمیة بیروت)

۲: انظر حده منہم فی صحیحہ فی کتاب الرضا، ۱۰/۵/۱۳۹۳، قدیمی

۳: انبخاری فی صحیحہ فی باب: «وَأَمَّا تِلْكَ الْأُمَّهَاتُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ»، ۶۴۱/۴، قدیمی

۴: اسرحہ اس ماجہ فی صفہ فی باب: «محرم من الرضا» من محرم من النسب، ص: ۱۳۹، قدیمی

۵: "بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نرضع الحفماء، فان النسب بشہ"، المسئلہ لکبریٰ لشیخہ، باب ما ورد فی النسب، ۲۶۳/۷

۶: اولاد کسی لڑکے یا بچہ کی والدہ بنی الحفماء، جو اس والدہ کی والدہ، بسبب غلہ حفظانہ، وغیرہما اولاد، ازاد، ناجیہ، لا تحسن تازیہ، فیما تولد سی، الاولاد: و قولہ: «نسب بعدی یحتمل ان الحسب» لا تحتمل من الاشياء المتعارضة للولد، فیما فی نسب، مشر ما قدیمی، راجعہ اسراف، کتاب الرضا، ۲/۵/۱۳۹۳، قدیمی

کافرہ عورت سے رضاعت کا حکم

سوال (۶۷-۶۸): کافرہ عورت کا دودھ بچہ کو پلا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:

کافرہ عورت کا دودھ گرچہ پاک ہے، بچہ کو پلا، مگر اونیہاں لیکن جب تک دوستے مسلمان بنکر دیندار عورت سے پڑایا جائے (۱)۔ نقطہ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمد غفرلہ، دارالعلوم دیوبند، ۱۵/۱۱/۱۳۹۳ھ۔

الجواب صحیح: بند نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔

بیوی کا دودھ پینے سے نکاح پر اثر

سوال (۶۷-۶۸): ایک باغ آدمی نے اپنی بیوی کا دودھ قصد نہی لیا، یا اس کی بیوی نے بے اختیار ہی

کی، یہاں تک کہ اپنا دودھ غصامہ وغیرہ میں گرا دیا اور وہ غصامہ شوہر نے کھالیا۔ تو ان صورتوں میں نکاح پر کوئی پڑے گا یا نہیں؟ نقطہ۔

عبدالحی۔

۳۱/۱/۱۴۱۳ھ، سعید

(و کذا فی تبیین العقائق، کتاب الرضا ع، ۶۳۳: ۲، دارالکتاب العلمیۃ بیروت)

(و کذا فی البحر الرائق، کتاب الرضا ع، ۳۸۹: ۳، رشیدیہ)

(و کذا فی فتح المعین، کتاب الرضا ع، ۹۵۱: ۲، سعید)

(۱) کافرہ عورت کا دودھ پلانا اگرچہ جائز ہے، لیکن جیسا کہ امتیاز قیاس و قیاسیہ کے تحت کافرہ دہانے سے منع کیا گیا ہے، اسی طرح بڑھانے اختیار کافرہ عورت کا دودھ بھی نہ پلایا جائے۔

”تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ترضع الحنفیۃ، فان ذلک یشبه“ (السنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما ورد فی اللبن، ۷۱۳: ۳)

”ولا یسمی للرجل ان یدخل ولده الی الحنفیۃ، معرض ولده للہلاک، بسبب فله حفظہا لہ،

وتعہدہا، أو لیسوء الأدب، فإنہا لا تحسن مادیہ، حیثاً لولد ساء الأدب، وولولہ الفسادی، یحتمل

ان الحنفیۃ، لا یحتمل من الأسماء، تضارۃ لولد، فیؤثر فی لبہا، فیضر بالنصی،“ (البحر الرائق، کتاب

الرضا ع، ۳۸۷: ۳، رشیدیہ)

الجواب: حامداً ومصلیاً:

یہ دو طرح اور ہیں، حرام ہے اگر کسی نے کھانا پڑوئی اگر نہیں چ (۲)۔ مکتوبہ مذکورہ تعالیٰ علیہ۔
ترجمہ: اگر کوئی کھانا کھائے تو ممکن مفتی مدظلہ العالی کے حکم سے پھر (۱۲)۔ ۱۵۔ ۱۷۔
الجواب: محمد سعید امرفزاں، محمد عبداللطیف، مدرسہ نظام العلوم، لاہور، ۱۳۷۱ھ۔

بیوی کا چہرہ منہ میں لینے سے نکاس پر فرق نہیں پڑتا

سوال (۱۷۸) [۱۷۸] دورانِ حیض میں بے پنی بیوی کی چہرہ منہ میں اس سے کچھ نہیں روپائی
نکاس میں سے فوراً تھوکر دیا یا بلا کچھ تھوکر یا کچھ مال تو امر یہ کھانا اس سے بیرون میں نکال دیا یا نہیں؟
الجواب: حامداً ومصلیاً:

اس سے آپ نے نکاس میں کچھ نہیں نکالا، یہ دستور کا کھانا نہ تھوکتا اور پختہ ہے، تحریر کریں (۲)۔ فقہ
والفرائض، تعالیٰ علیہ۔

ترجمہ: اگر کوئی تحریر، دارالعلوم، پرنٹ، ۱۳۸۱ھ۔

۱. (۱) جلد دوم، الاستیعاب، لغیر صریح، حوا علی التصحیح: القادر، مختار، باب الترجیع
۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔

(۲) کتب فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۳۰۳۔ دار الکتاب العلمیہ، بیروت:

۱. کتب فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۸۹۸۔ بیروت:

۲. کتب فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۵۰۰۔ بیروت:

۳. (۱) فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۸۹۸۔ دار الکتاب العلمیہ، بیروت:

۲. کتب فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۳۰۳۔ دار الکتاب العلمیہ، بیروت:

۱. کتب فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۵۰۰۔ بیروت:

۲. (۱) فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۸۹۸۔ دار الکتاب العلمیہ، بیروت:

۲. کتب فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۳۰۳۔ دار الکتاب العلمیہ، بیروت:

۳. (۱) فی تبیین الخلاف، کتب الترمذی، ۳۸۹۸۔ دار الکتاب العلمیہ، بیروت:

سات سال سے بین منقطع ہونے کے بعد حرمت و رضاعت کا حکم

میں (۱۶۰۵) : مساقہ طہ بیان کرتی ہے کہ مجھے تقریباً سات سال سے بچہ پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی میرے پستان میں دودھ نکلتا تھا، وہ چند ضرورت اپنے بوزنی بچی مساقہ راجہ جواس وقت احمدی سال کے اندر تھی، میرے پستانوں کو روایتیہ مرچہ چوسا لیکن میرے پستانوں سے کچھ نہ نکلا، راجہ کی ولہ نے طامہ بی بی کو اس طہین کرنے پر معترض اسی وقت کیا کہ کسی وقت آپس میں اپنے بچوں بچہوں میں شگاف کرا سکتے ہیں۔ فاطمہ بی بی نے جواباً کہا کہ میرے پستانوں سے کچھ نکلا لیکن نہیں ضرورت کے وقت ہم شریعت معلوم کیا جائے گا۔

راجہ کاماموں محی الدین البتہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے طہ بی بی کے پستان سے ٹیس دار مفید کچھ نکلتا نظر آیا ہے، لیکن میں وقت پر ایک ہمسایہ عالم موسوی احمد اللہ صاحب بلائے میں اور طامہ بی بی کے پستانوں کو دوتا شروع کر دی، لیکن کچھ نہ نکلا۔

دریافت حلب مسئلہ یہ ہے کہ فاطمہ بی بی زہد مظفر احمد اور تان بی بی زوجہ یوسف شاہ پیر نور الدین شاہ کے دو پرصلبی ہیں اور بچہ دختر یوسف شاہ الاطن مساقہ تان بی بی ہے اور بچہ الدین پیر مظفر شاہ الاطن مساقہ فاطمہ بی بی ہے اور یوسف شاہ اور مظفر شاہ مجھے بھی تین۔ اور اشکال دودھ کو دودھ نہ کر رکھتے ہوئے حکم شریعت سے مظفر فراموش۔

مولوی احمد اللہ صاحب نے ایک حدیث زبانی فرما کر ان دونوں میں شگاف جانے کا قرارد یا تھوڑے حدیث یہ ہے : ”جبر عاذا او جبر عسانی او ندامت جبراعت“، یعنی ایک ٹھوٹ ڈانکھوت یا تھن ٹھوٹ پینے سے حرمت مانت نہیں ہوتی ہے، جب ایک ٹھوٹ بھی نہ نکلا تو حرمت نکال کیسے ہوئی؟ لیکن ماموں صاحب مہتمن نہیں ہوئے صرف ماموں نہ حسب کے اعتراض کی وجہ سے جناب والا کی طرف رجوع کرنا بہتر سمجھا گیا۔

الجواب حامداً ومعيناً:

جب دودھ کا طہین کے اندر اترا ۲۴ بیت نہیں من لئے کہ پستان میں ۱۰۰ دودھ جوتی نہیں تو حرمت و رضاعت بھی ثابت نہیں، لہذا اس میں تاویل کی ضرورت نہیں:

"اكثر ان کتاب بعضی نسخہ مدیہ و مشہورہ است و منہ تہ نقول۔ ہم کہیں کسی نسخہ میں
جس نسخہ میں مذکور ہے، و ہم بعد ازیں اس میں جہتہا حدیث لایہا ان بروح بعدہ عبتہ نامی۔
۱۲۰۶ھ)۔ فقہ و اللہ ہی نے تعالیٰ اہم۔
درہ العبد محمد، فقر، دارالعلوم، یونہ۔

نکاح اور تولد کے بعد حرمت رضا عت کا ختم ہوا

سوال (۱۶۰۶): زید نے ہندو سے نکاح کیا اور نکاح کو تقریباً تین سال ہو گئے اور اس دوران وہ
بچے ہندو کے گھر سے پیدا ہوئے۔ تقریباً تین سال کے بعد معلوم ہوا کہ زید نے ہندو کی عاتق کا ہندو
رضا عت میں پیدا کیا تھا جس سے سلسلہ نس جاء نے فتویٰ دیا کہ وہ عت کی بیوی تھی۔ اس کے بعد دونوں خواہ
الک رو یا گیا، لیکن زبانی طلاق نہیں ہو پائی ہے۔ اور اس کے بعد زید نے دوسری شادی بھی کر لی ہے۔
تو کیا زید سے القاطعاً طلاق کھلو نا بھی ضروری ہے یا نہیں، اور کیا زید سے جو دونوں بچے ہندو کے گھر
سے پیدا ہوئے ثابت النسب ہیں یا نہیں؟ اور کیا بغیر القاطع طلاق کے ہندو، سری جیہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
نقطہ و السلام۔

الجواب جامعاً و مصلیاً:

زید کا ہندو سے نکاح انکی حالت میں ہوا کہ حرمہ رضا عت کا ختم نہیں تھا، لہذا یہ نکاح فاسد و ادا ہوئے
پیدا ہوئے اور بہت النسب ہیں (۲)۔ رضا عت کا ختم ہونے پر یہ زبان سے کہہ دے کہ میں نے ہندو سے عت

(۱) رد المحتار، ۶۱۰۳، کتاب الرضا، سعید:

(۲) وکلاء فی المضطرب علی المر المختار، باب الرضا، ۹۳، ۲، دار المعرفۃ، بیروت:

(۳) "ویست نسب ابن المولود فی النکاح الفاسد، و نفس مدہ النسب من وقت الدخول عند محمد
وحسہ اللہ تعالیٰ، و غلبہ فتویٰ"، الفتویٰ العائلیہ، کتاب النکاح، الباب الثامن فی النکاح الفاسد
و احکامہ، ۳۳۰، رشیدیہ:

"لفظہم بعد لا یحلان، وان النسب یست لید، و العادة ان یحل، بحرف"، رد المحتار، کتاب

النکاح، باب النکاح، مطلب فی النکاح الفاسد، ۱۲، ۲، سعید:

زوجیت تحرک کرد یا بچہ غرضت کو از کربندہ و دوسری جگہ لکھا ہے کہ

"ویمبرہ ان - دہاقرہ لاربعہ الشکاح - حتی لا یصل فیہا التبرج - باخر - لا احد البصار کذا
والمستصفا - المستد - ان - تر مختار - الشکاح - ان - نفع حرمة المصداق و موضوع - م - یستد - ان -
"فرقہ - الا ما استار کذا - انی وان - مصلی غایب - کذا - فی - لیراق - و عذرة الشحار - الا بعد
لمرین نقاضی او بعد - کذا - ه -

وحدہ غلبہ سے کہ انکساج لا - راجع بل بعد - وقد صبر حواشی انکساج مار تحت ركة
لان حذرة - لا - النسل بل کناحت - موضوع لا یجہ - کثر کثرت - عذرت - لا - شمس
۱/۲۸۷ (۱) - فقط والله تعالی اعلم -

ترجمہ: احمد محمد مفتی رح، دارالعلوم دیوبند، ۱۳۸۵ھ

ماں کا بچہ کو دودھ پلانا خلاف اکرام نہیں

مسئلہ (۱۰۰۰) : اعشاء (شردو، آنکھ و غیرہ) کی پوند کاری کو علماء حضرات منع فرماتے ہیں اس
لئے کہ یہ اعشاء انسان کے جزا ہیں اور انسان مستحق اکرام ہے اس کا ہر جزو محترم ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس
پر دند محکرت ہیں اور یہ الا بعد - کوئی شخص اگر اپنا کوئی جزو کسی کو دے تو یہ خلاف اکرام ہے۔

حال یہ یہ کہ دانتے سے ماں بچے کو دودھ پلاتی ہے اور وہ بھی قواس کا جزو ہے اور کیوں پلاتی ہے یہ

غالب اکرام کیوں نہیں؟

۳ "والد المرق القاضی بین الزوجین فی الشکاح - بعد - وبنت نسب ویدھا - لأن السبب
بحفاظ فی ذلک - حیاء للولد - فہرکت علی الثابت من وجہ - وتعتبر عذرة النسب من وجہ المدخول عند
محدث رحمہ اللہ تعالیٰ - وعلیہ الصوی - والہدایہ - کتاب النکاح - باب المهر - ۳۳۲ : ۳۳۳ - مکتبہ
ترکۃ عالمیہ منقذ -

۱ : اردو مختار علی الشرح المحدث - کتاب النکاح - فصل فی المعترعات : ۳۱۳ - سعید

(۳) : (سورۃ بی اسرائیل - ۷۰)

الحوادث حاملاً ومصبياً:

حق تعالیٰ نے سنان کو ارامت بخش ہے اس لئے کہ وہ چاہے کا ضمیر اپنے نیا مال کو دیا ہے
 چاہے وہ مال - جسے وہ دھرتی کا مال قرار دیتا ہے تو وہ اس کے لئے وہ بہت بڑا مال ہے (۲)۔ لکھ
 والہ صبر
 فرزندِ اعلیٰ کو کونسی چیز کا مالک معلوم ہو جائے۔

